بستان آصفیہ

حصہ سوم

یعنی

سلطنت آصفیہ کے متعلق مفید و تازہ معلومات کا مرقع

مؤلفہ

مانک راؤ وٹھل راؤ

مولف تفریح الحیات - چکرورتی راجہ اشوک کا جیون چرتر - اقوال بودھ
ویدور نیتی - دستور حکمرانی - مفید الخواتین - حالات و مقالات سقراط

مطبوعہ مطبع انوار الاسلام حیدرآباد دکن

سنہ ۱۳۳۸ھ

فہرست مضامین تاریخ بستان آصفیہ حصہ سوم

H. E. H. Nawab Mir Oosman Ali Khan Bahadur G. C. S. I., G. C. B. E.,
The Nizam of Hyderabad Dn.

نقل

نقل مراسلہ معتمد سرکار عالی صیغۂ عدالت و کوتوالی و امور عامہ (صیغۂ کلیات)

نشان ۱۲۱ / ۱۸۱

واقع ۲۲ آبان ۱۳۱۸ف مطابق

۱۱ رمضان ۱۳۲۷ھ

عـ ۱۴۷ کلیات / ۱۸ ف

مہر
محکمہ معتمدی عدالت و کوتوالی
امور عامہ علاقہ سرکار عالی

حسب الحکم عالیجناب مہاراجہ بہادر یمین السلطنتہ مدار المہام سرکار عالی

از طرف مولوی محمد عزیز مرزا۔ بی۔اے منصرم معتمد

بخدمت معتمد صاحب مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

مقدمہ

خریدی کتاب بستان آصفیہ

مولفہ مانک راؤ صاحب جاگیردار

منظر پیش ہوئے نسخہ کتاب مطبوعہ موسوم بہ بستان آصفیہ مولفہ مانک راؤ صاحب جاگیردار معہ درخواست مشار الیہ باستدعائے خریدی کتاب مذکور واسطے دفاتر سرکار عالی کے لکھا جاتا ہے کہ کتاب مذکور جس کو مولف نے بڑی محنت و لیاقت سے مرتب کیا ہے درحقیقت تاریخ دکن کی ایک بسیط تالیف ہے اور حالات مندرجہ کے لحاظ سے بہت غنیمت و دلچسپ ہے۔ چونکہ ایسے مبسوط حالات کی کتاب معلومات کے لئے ہر ایک دفتر سرکار عالی میں موجود رہنا نہایت مفید و کارآمد ہے۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر دفتر سرکاری میں اس کی یکیک جلد بشرط گنجایش صادر مقررہ سے یا مد خریدی کتب سے خریدی کر کے دفتر میں رکھی جائے۔ لہذا آپ کے دفتر میں حسبہٗ تعمیل ہوا ور دفاتر عدالت ماتحت کو اس امر کے طرف توجہ دلائی جائے قیمت (عـ۵) فی جلد ہے۔

ف۲ اس کا یکیک مثنیٰ دوسرے دفاتر ماتحت محکمۂ ہذا میں تعمیلاً مرسل ہے۔
اور ایک مثنیٰ مانک راؤ جاگیردار صاحب مولف و مصنف کتاب "بستان آصفیہ" کے پاس اطلاعاً مرسل ہے فقط

بشرح دستخط

ام

بعض ولی جذبات کا اظہار

تاریخ دکن مین گزشتہ دس سال کے زمانہ کو اس وجہ سے غیر معمولی اہمیت حاصل ہے کہ اسی مین اعلحضرت غفرانمکان رحمۃ اللہ علیہ (نواب میر محبوب علیخان بہادر آصف جاہ سادس) نے رحلت فرمائی اور اسی مین سریر سلطنت آصفیہ کو اعلحضرت محی الملتہ والدین نواب میر عثمان علیخان بہادر آصفجاہ سابع خسرو دکن خلد اللہ ملکہ نے جلوس فرما ہونے کی عزت و منزلت بخشی - اور اسی مین آپ کی توجہ خسروانہ سے جامع عثمانیہ اور باب حکومت اور بہت سے دوسرے جدید سررشتون کے وجود مین آنے سے ملک اور ابنائے ملک کو ترقی کے زینہ پر قدم رکھنے اور مختلف انواع کی برکات حاصل کرنیکی سعادت حاصل ہوئی -

غرض اہم واقعات اور گوناگون ترقیات و اصلاحات کے لحاظ سے گذشتہ دس سال کا زمانہ بڑے معرکہ کا زمانہ تھا - اگر اس کو امتیازی خصوصتین جن کا بالاجمال اوپر ذکر کیا گیا ہے حاصل نہ ہوتین تو مجھکو ضرورت نہ تھی کہ مین اپنی کتاب بستان آصفیہ کو جو اب سے دس سال پیشتر دو حصون مین شائع ہو کر

سرکاری اور غیر سرکاری طور پر خلعت قبولیت حاصل کر چکی تھی ناتمام قرار دے کر اُس کے تیسرے حصہ کی تدوین کی کوشش کرتا اور اُس کے مواد کی فراہمی میں جو جو دقتین اور دشواریان پیش آئی ہین بخوشی اُن کے انگیز کرنے کے لئے تیار ہوتا۔ بطور امتنان میں اس امر کے اظہار سے باز نہین رہ سکتا کہ ان اوراق کو جس کتاب کا حصہ سوم قرار دیا گیا ہے جب وہ حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر قدر دانان علوم و فنون کے مبارک ہاتھون مین پہنچی تھی تو مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی ۔ اے ۔ جیسا نکتہ رس عہدہ دار معتمدی عدالت وکوتوالی وامور عامہ کی کرسی پر کارفرما تھا گو اب وہ اس دنیا مین نہین ہین لیکن از راہ قدر دانی او مخون نے اس کتاب کے متعلق اپنی رائے زرین جن الفاظ مین ظاہر کی تھی وہ ابھی تک کتاب مذکور اور اُس کے مصنف کے مایۂ فخر و ناز بنے ہوئے ہین اور جن لوگون کو اس کتاب کے دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا ہے اُن کے لئے ہمیشہ وہ چراغ ہدایت کا کام دیتے رہین گے یعنی اُن کو دیکھکر ہر شخص کے دل مین اس کتاب کے مطالعہ کی گدگدی پیدا ہوتی رہے گی ۔ چنانچہ وہ الفاظ بطور تبرک و تفاخر ذیل مین ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہین ۔

"کتاب مذکور جس کو مولف نے بڑی محنت و لیاقت سے مرتب کیا ہے درحقیقت تاریخ دکن کے بسیط تالیف ہے اور حالات مندرجہ کے لحاظ سے بہت غنیمت و دلچسپ ہے ۔ چونکہ ایسے مبسوط حالات کی کتاب کا معلومات کے لئے ہر ایک دفتر سرکار عالی مین موجود رہنا نہایت مفید و کار آمد ہے ۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر دفتر سرکاری مین اس کی ایک ایک جلد بشرط گنجایش صادر مقررہ یا مد خریدی کتب سے خرید کر کے دفتر مین رکھی جائے " (ملاحظہ ہو مراسلہ معتمدی عدالت و کوتوالی

و امور عامہ نشان (۱۳۱۸) مورخہ ۲۲ آبان ۱۳۱۸ف؁ اس کے علاوہ پیشگاہ سرکار سے بھی بعطائے انعام اس کتاب کے مفید ہونے کا اعتراف فرمایا گیا تھا اور اولوالعزم و روشن خیال امرائے ملک مثلاً نواب لطافت جنگ بہادر صدر المہام فوج وغیرہ اور نواب سالار جنگ بہادر سابق مدار المہام سرکار عالی۔ نواب [illegible] جنگ بہادر نے اپنے اپنے اسٹیٹون مین اس کے متعدد نسخے خرید فرما کر اس کی سرپرستی فرمائی تھی۔ جس قسم کی معلومات کی بنا پر مولوی عزیز مرزا صاحب جیسے وسیع المعلومات بزرگ نے اس کتاب کے متعلق اپنی نیک رائے اور عمدہ خیال کا اظہار فرمایا تھا اور سرکار عالی و ذی شان امرائے ملک قدر دانی و سرپرستی کے جانب متوجہ ہوئے تھے۔ اس معلومات کو اس حصہ کی تاریخ طبع تک وسعت دینے کے ہر امکانی کوشش عمل مین لائی گئی ہے اور بعض جدید معلومات جو بستان آصفیہ کے حصۂ اول اور دوم مین درج نہین تھین اُن کو اس حصہ مین جمع کرنے کا خاص طور پر اہتمام و التزام کیا گیا ہے۔ مثلاً اعلیحضرت بندگانعالی متعالی دام ظلہم العالی کی تخت نشینی آپ کے عہد ہمایون کی ترقیان اور اصلاحین۔ جنگ یورپ کے موقع پر حضرت اقدس و اعلیٰ نے یار وفادار دولت برطانیہ ہونے کی حیثیت سے تاج برطانیہ کی جو شاندار امداد فرمائی ہے اُن کے حالات خصوصیت کے ساتھ اس حصہ مین بیان کئے گئے ہین۔ بعض دلچسپ موازین یعنی نقشون کا بھی اس حصہ مین اضافہ کیا گیا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین اور جن سے اس سلطنت ابدمدت کے اقتصادی و انتظامی امور کے متعلق بصیرت حاصل ہونے کی توقع کیجا سکتی ہے۔

چونکہ اکثر اہم اور یادگار زمانہ انتظامات و احکام کے لئے غیر معمولی جرائد

کی اشاعت مخصوص ہوتی ہے ۔ لہذا اس حصہ مین جرائد کی اشاعت کی ابتداء سے اس وقت تک جسقدر غیر معمولی جرایدا شاعت پذیر ہوئے ہین اُن کا خلاصہ بلحاظ تاریخ اور سستہ سلسلہ وار درج کیا گیا ہے تا کہ شائقین کو اُن تمام واقعات پر جن کے بارے مین جرایدغیر معمولی وقتاً فوقتاً شایع ہوتے رہے ہین ایک ہی نظر مین عبور حاصل ہو سکے سرکاری دفاتر کے لئے جرائد غیر معمولی کی انڈکس کا کام دے سکے جس کی مدد سے ضرورت کے وقت دفاتر کے محافظ خانون سے ہر جریدہ غیر معمولی باآسانی برآمد کیا جاسکے ۔

مختلف اور تازہ معلومات کے لئے مجھے جو دریوزہ گری کرنی پڑی ہے اس کے اثنا مین بمغوائے اس شعر کے کہ " بدل کر فقیرون کا ہم بھیس غالب ؛ تماشائے اہل کرم دیکھتے ہین " اکثر لوگون کے کیرکٹر یعنی سیرتون کے مطالعہ کرنے کا بھی مجھکو اچھا موقع ملا ہے جس کی بناء پر بطور شکایت نہین بلکہ بسبیل تذکرہ مین یہ کہنے سے باز نہین رہ سکتا کہ بعض اصحاب نے معمولی معمولی باتون کا جواب دینے کے لئے بھی مجھے حد سے زیادہ پھرایا اور پھر بھی میرے استدعا کو شرف قبولیت بخشنے مین تامل فرماتے رہے یہان تک کہ مین خود بھی تھک کر ان کا پیچھا چھوڑ کے بیٹھ رہا ۔ اللہ غنی ایک ڈاکٹر صاحب سے تو مجھے کوئنین کی پوڑیہ کی طرح تلخ تجربہ ہوا جس کی کسی قدر تفصیل یہ ہے کہ مین ایک روز علی الصباح اُن کے دردولت پر اُن سے کوئی ایسی معلومات حاصل کرنے کی غرض سے گیا جو میرے خیال مین اُن سے نہایت آسانی کے ساتھ بہم پہنچ سکتی تھی ۔ خیریت گزری کہ وہ میری

اطلاع پر نہین بلکہ خود بخود ہی برآمدہ مین برآمد ہو گئے ۔ لیکن میری صورت دیکھنے کے ساتھ ہی اس قدر بگڑے کہ مجھ سے اپنا ما فی الضمیر کہتے بھی اچھا طرح بن نہ پڑا ۔ الٹے پاؤن اُن کے پاس سے واپس چلا آنا پڑا ۔ بعض خدا کے بندے ایسے بھی نظر آئے کہ جنھون نے اپنی مقدور بھر مجھے معلومات بہم پہنچانے مین میری خاصی مدد کی جن کا مین تہ دل سے ممنون ہون ۔

مجھ کو تالیف و تصنیف کی دشت نوردی کرتے کرتے کم و بیش پچیس ۲۵ سال کی مدت گزری ہوگی ۔ مین اپنے اس ربع صدی کے تجربہ کی بنا پر یہ کہنے سے باز نہین رہ سکتا کہ یہان کے اہل مطابع کا طرز عمل مصنفین و مولفین کا حوصلہ بڑہانے والا نہین بلکہ پست کرنے والا ہے اور اُن کے اس طرز عمل مین اصلاح ہونے کے بجائے روز بروز اُسکی حالت بد سے بدترین ہوتی جارہی ہے ۔ یون تو بقول اخبار مشیر دکن یہان وعدہ خلافی کا مرض عام طور پر پھیلا ہوا ہے لیکن مین نے سب سے زیادہ اس مرض مین اہل مطابع کو مبتلا پایا ہے ۔ جب تک اہل مطابع کی وعدہ خلافی کا کوئی معقول تدارک نہین کیا جائیگا اُس وقت تک علوم و فنون کے کتابون کی اشاعت کے متعلق کوئی امید افزا صورت ظہور مین نہ آسکے گی ۔

مجھکو طبع کے متعلق اپنی ہر کتاب کے موقع پر جو جو دقتین اور دشواریان ہمیشہ پیش آیا کی ہین وہی بلکہ اُن سے بھی کسی قدر بڑھ کر اس کتاب کی طبع کے موقع پر بھی پیش آئین ۔ جن سے مین بہ ہزار دقت و دشواری عہدہ برآ ہو سکا ۔ قصہ مختصر یہ کہ اس کتاب کے طبع کا کام

مجھے مختلف مطابع سے لے کر اس کتاب کے حلیہ طبع سے آراستہ کرنا پڑا ہے اس لئے اگر چھپائی میں کہیں کسی قسم کا نقص پایا جائے تو اُس سے بوجوہ متذکرہ صدر مجھے معذور سمجھ کر درگذر فرمایا جائے۔ آخر میں میں اس توقع کے اظہار کی معافی کا خواستگار ہوں کہ یہ کتاب جو بستان آصفیہ کے حصہ سوم کے نام سے پیش کی جارہی ہے اس میں چونکہ بستان آصفیہ کے حصہ اول و دوم سے زیادہ معلومات کا ذخیرہ فراہم کیا گیا ہے اسلیئے اس کو بمقابلہ متذکرہ بالا دونوں حصوں کے قبولیت عام کا شرف زیادہ حاصل ہوکر رہے گا۔ اور مجھ کو اس حصہ کی ترتیب و تدوین میں بہ نسبت پہلے کے دونوں حصوں کی تدوین کے جس قدر زیادہ محنت و جان کاہی کرنی پڑی ہے اُسی قدر اس حصہ کی زیادہ قدر فرما کر ارباب دانش میرے حوصلہ افزائی فرمانے میں دریغ نہیں کریں گے۔

یہاں مجھکو یہ ظاہر کر دینے کی بھی ضرورت ہے کہ میں نے معلومات فراہم کرنے میں حتی الامکان بے حد احتیاط سے کام لیا ہے اور معلومات کا ماخذ تمام و کمال سرکاری رپورٹیں۔ موازنہ۔ سیول لسٹ۔ جرایداعلامیہ مقامی اخبارات یا دفاتر متعلقہ کے عہدہ داروں سے درخواست پیش کر کے حاصل کیا گیا ہے۔ اس پر بھی اگر اہل بصیرت کو کسی قسم کی غلطی نظر آئے تو براہ کرم مجھے مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اڈیشن میں اُس کی تصحیح کی جاسکے۔

یہ ایک قسم کی ناسپاس گزاری ہوگی کہ اگر میں اُن اصحاب کی جناب میں جنہوں نے اس کتاب کے لئے معلومات فراہم کرنے میں میری مدد فرمائی ہے اپنا دلی شکریہ نہ پیش کروں۔ خصوصاً جناب مانک راجہ صاحب

اور دیگر اصحاب کی جنہون نے اپنا نام چونکہ ظاہر ہی شہرت پسند نہین کرتے ہین لہذا مین اداے فرض کے طور پر ایسے سب اصحاب کا عموماً اور بعض کا خصوصاً مثلاً کرم فرمائے قدیم جناب [illegible]ی حبیب احمد صاحب تمنائی کا صمیم قلب کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہون فقط

محلہ حسینی علم حیدرآباد دکن

مرقوم ۴ رجمادی الاول ۱۳۳۸ھ م ۲۶ رجنوری ۱۹۲۰ء

خاکسار

مانک راؤ وٹھل راؤ

مولف بستان آصفیہ

علاقہ دار اسٹیٹ نواب سر خورشید جاہ مرحوم۔

جغرافیہ

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصۂ اوّل صہ ۱۹ -

(۱) — نشان (۲۵) ۲۸ بہمن ۱۳۱۸ف جنگاؤن واقع ضلع عادل آباد کا نام آصف آباد رکھا گیا
(جریدہ ۱۶ اسفندار ۱۳۱۸ف جلد ۲۴ نمبر ۱۵ صفحہ ۲۲۷ جزو اول)

— علاقہ مالگذاری نشان (۹۵) ۲۶ شہریور ۱۳۱۸ف نشان مثل ۲۰/۲ بابتہ ۱۳۱۷ف قصبہ ایدلاپور مستقر تحصیل جمی کنٹہ ضلع کریم نگر کا نام (حضور آباد) رکھا گیا۔ (ج ۱۰ مہر ۱۳۱۸ف جلد ۲۴ نمبر ۴۴ صفحہ ۷۸۲ جزو اول)

— حسب منظوری سرکار مترشدہ ۲۷ ماہ ذیحجہ ۱۳۲۷ھ تعلقہ راجورہ ضلع بیدر کا نام احمد پور رکھا گیا۔ (ج - ۸ اسفندار ۱۳۱۹ف جلد ۲۴ نمبر ۱۲ صفحہ ۲۱۰ جزو اول)

— نشان (۱۱۵) علاقہ مالگذاری ۱۶ مہر ۱۳۱۹ف نشان مثل ۴۰/۱۹ بابتہ ۱۳۱۸ف ضلع ورنگل سوم تعلقدار یلندو کا مستقر مدھرہ قرار دیا گیا۔ اور ڈویژن کہم مدھرہ میں حسب ذیل تعلقات شریک کئے گئے -

ڈویژن کہم - یلندو - کہم —— ڈویژن مدھرہ - مدھرہ - پالونچہ -

(ج - ۲۳ مہر ۱۳۱۹ف جلد ۲۴ نمبر ۴۸ صفحہ ۶۰۸ جزو اول)

(۱) ڈویژن لکشمی پیٹہ کے بجائے ڈویژن چینور قایم کیا گیا۔ اور افسر ڈویژن کا مستقر بھی قصبہ چینور قرار دیا گیا۔

(۲) ڈویژن راجورہ کے بجائے ڈویژن عادل آباد قایم کیا گیا۔ اور ڈویژن افسر کا مستقر بھی عادل آباد قرار دیا گیا۔ صیغۂ مال (ج - ۱۴ر خورداد ۱۳۱۹ف جلد ۳۴ نمبر ۲۴ صفحہ ۹، ۳ جزو اول)

— علاقۂ عدالت، کوتوالی و امور عامہ: صیغۂ کلیات ۲۷ر خورداد ۱۳۲۱ف تحصیل ٹپلور تحصیل علاقہ صرف خاص کے نام سے نامزد کیا گیا۔ (یکم تیر ۱۳۲۱ف جلد ۳۴ نمبر ۲۳ صفحہ ۳۴۳)

— علاقۂ مالگذاری نشان (۴) ۱۴ر آذر ۱۳۲۱ف موضع نرویدپلی تعلقہ محبوب آباد ضلع ورنگل کو حسن آباد سے موسوم کیا گیا (ج - ۲۷ر آذر ۱۳۲۱ف جزو اول)

— علاقۂ مالگذاری نشان (۵) ۱۶ر آذر ۱۳۲۱ف - مواضعات پوتی ورندیکل کو تعلقہ سیڑم سے خارج کر کے تعلقہ گلبرگہ میں شامل کیا گیا۔ (ج - ۲۷ر آذر ۱۳۲۱ف جزو اول)

— حسب فرمان خسروی مترشدہ ۲۹ر شعبان ۱۳۲۹ھ مواضعات جاگیر موضع پورنہ پلی - کلٹر - مدی کنٹہ - متعلقہ محمد علی خاں صاحب جاگیردار موقوعہ تعلقہ جمی کنٹہ ضلع کریم نگر کا نام علی الترتیب معین پور محبوب پور - خواجہ نگر رکھا گیا۔ (ج - ۱۷ر آذر ۱۳۲۱ف جزو اول)

— سید جعفر علی خاں صاحب کرنول والا جاگیردارون کے ۱۱ر شہریور ۱۳۲۱ف جاگیری موضع کنگل حبیب نگر کے نام سے نامزد کیا گیا۔ (ج - ۳۴ر شہریور ۱۳۲۱ف جزو اول)

— بتاریخ ۲۰ر اسفندار ۱۳۲۱ف موضع سرسواس پور کو تعلقہ سدی پیٹھ سے خارج کر کے تعلقہ بھونگیر میں شریک کیا گیا۔ (ج - ۱۰ر فروردی ۱۳۲۱ف جزو اول)

— ۲۵ر خورداد ۱۳۲۱ف کو تحصیل ٹپلور (علاقہ صرفخاص) کا نام تحصیل دھارور سے بدلا گیا۔ (ج - یکم تیر ۱۳۲۱ف جزو اول)

— بتاریخ یکم دے ۱۳۲۱ف - قصبۂ دھارور تعلقہ مومن آباد کو فتح آباد کے نام سے (ج - ۱۴ر دے ۱۳۲۲ف جلد ۳۴ نمبر ۸ جزو اول)

ـــ حسب فرمان خسروی مترشدہ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ موضع سرپور موقوعہ ضلع ورنگل کا نام شجاعت نگر رکھا گیا۔ (ج - ۱۳ اردی بہشت ۱۳۲۳ف جلدہ ۴ نمبرہ جزو اول)

ـــ ۸ فروردی ۱۳۲۳ف تحصیل جمی کنٹہ کا مستقر حضور آباد قرار پایا۔ لہذا جمی کنٹہ کا مستقر بھی حضور آباد قرار پایا۔ (ج - ۴۲ فروردی ۱۳۲۳ف جلدہ ۴ نمبر ۴۶ جزو اول)

ـــ ۶ شہریور ۱۳۲۳ف حسب نشان (۱۶۶) مورخہ ۲۵ امرداد ۱۳۲۳ف ضلع عادل آباد میں دو تحصیلات جدید یعنی اوٹنور اور بوتھ قایم کئے گئے۔ اور اس پر یکم شہریور ۱۳۲۳ف سے عمل ہوا۔ (ج - ۱۳ شہریور ۱۳۲۳ف جلدہ ۴ نمبر ۴۵ جزو اول)

ـــ ۲۸ شہریور ۱۳۲۳ف کو ڈویژن رامایم پیٹھ کا مستقر بجائے قصبہ رامایم پیٹھ کے قصبہ میدک میں قایم کیا گیا۔ اور تعلقہ اندول کو ڈویژن باغات سے خارج کرکے ڈویژن میدک میں شریک کیا گیا۔ (ج - ۱۱ مہر ۱۳۲۳ف جلدہ ۴ نمبر ۵۰ جزو اول)

ـــ نشان (۱۰) ۱۰ آذر ۱۳۲۴ف ضلع نلگنڈہ پر بجائے سوریا پیٹھ کے آیندہ ڈویژن نلگنڈہ کا قیام اور ڈویژن ہائے ضلع نلگنڈہ کے متعلقہ تعلقات کی تقسیم حسب ذیل منظور ہوئی۔

نام تعلقات تحت ڈویژن نلگنڈہ	نام ڈویژن	سلسلہ نشان	نام تعلقات تحت ڈویژن نلگنڈہ	نام ڈویژن	سلسلہ نشان
(۱) بھونگیر (۲) جنگاؤن	بھونگیر	(۳)	(۱) نلگنڈہ (۲) سوریا پیٹھ (۱) میریال گوڑہ (۲) دیورکنڈہ (۳) حضور نگر۔	نلگنڈہ میریال گوڑہ	۱ ۲

ـــ نشان (۱۱) ۱۵ آذر ۱۳۲۴ف ضلع رائچور میں بجائے ڈویژن مانوی کے ڈویژن سندھنور قرار دیا گیا۔

نشان سلسلہ	نام ڈویژن	نام تعلقات تحت ڈویژن	نشان سلسلہ	نام ڈویژن	نام تعلقات تحت ڈویژن
۱	لنگسور	(۱) لنگسور (۲) کشتگی (۳) دیودرگ	۳	رائچور	(۱) رائچور
۲	سندھنور	(۱) سندھنور (۲) مانوی (۳) گنگاوتی۔			(۲) عالم پور

نشان (۱۰۱) ۱۷ خورداد ۱۳۲۴ف کو بروئے اسکیم جدید سررشتہ مال ضلع اورنگ آباد کے لئے ایک جدید ڈویژن کے قیام کی منظوری صادر ہوئی اور اس ڈویژن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نشان سلسلہ	نام ڈویژن	نام تعلقات تحت ڈویژن	نشان سلسلہ	نام ڈویژن	نام تعلقات تحت ڈویژن
۱	ویجاپور	(۱) ویجاپور (۲) گنگاپور	۳	جالنہ	(۱) جالنہ (۲) بھوکردن (۳) سلوڑ
۲	پیٹن	(۱) پیٹن (۲) انبڑ	۴	اورنگ آباد	(۱) اورنگ آباد (۲) کنڑ (۳) خلدآباد

نشان (۱۰۳) ۱۷ خورداد ۱۳۲۴ف۔ بروئے اسکیم جدید سررشتہ مال رائچور کے لئے جدید ڈویژن کے قیام کی منظوری صادر ہوئی۔ مفوضہ تعلقات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نشان سلسلہ	نام ڈویژن	نام تعلقات تحت ڈویژن	نشان سلسلہ	نام ڈویژن	نام تعلقات تحت ڈویژن
۱	رائچور	(۱) رائچور (۲) عالم پور۔	۳	لنگسور	(۱) لنگسور (۲) سندھنور۔
۲	مانوی	(۱) مانوی (۲) دیودرگ	۴	گنگاوتی	(۱) گنگاوتی (۲) کشتگی۔

— تعلقات اور ڈویژن ہائے ضلع عادل آباد کی تقسیم حسب ذیل منظور کیگئی -

نمبر نشان	نام ڈویژن	نام تعلقات تحت ڈویژن	نمبر نشان	نام ڈویژن	نام تعلقات تحت ڈویژن
۱	نرمل	(۱) نرمل (۲) بوتھہ	۳	آصف آباد	(۱) آصف آباد (۲) سرپور (۳) راجورہ
۲	چنور	(۱) چنور (۲) لکشمی پیٹھ	۴	عادل آباد	(۱) عادل آباد (۲) کنوٹ (۳) اٹنور [illegible]

— نشان (۳۸۱) ۲۷ر خورداد ۱۳۲۴ف چونکہ قصبہ کوہیر ڈویژن کے مفوضہ تعلقات کے وسط مین واقع نہین ہے اس لئے آیندہ ڈویژن کوہیر کا مستقر بجائے کوہیر کے بیدر قرار دیا گیا اور یہہ ڈویژن بیدر کے نام سے موسوم کیا گیا -

— نشان (۶۴) واقع ۲۴ر بہمن ۱۳۲۵ف حسب فرمان خسروی مورخہ ۱۰ر ذیقعدہ ۱۳۳۴ھ تعلقہ اوسہ ضلع عثمان آباد کا مستقر بجائے قصبہ اوسہ قصبہ لاتور قرار پایا - تعلقہ اوسہ کا نام تعلقہ لاتور کے نام سے بدل دیا گیا - اور تحصیل کا مستقر بجائے اوسہ کے لاتور مین منتقل کیا گیا -

— نشان (۸۸) واقع ۱۵ر خورداد ۱۳۲۵ف گلبرگہ مین ایک جدید ڈویژن قایم کیا گیا جسکی بناء پر حسب ذیل تعلقات کی تقسیم ہوگی -

موجودہ		منظورہ	
(۱) ڈویژن مہاگاؤن	(۱) گلبرگہ (۲) چینچولی (۳) شوراپور	(۱) ڈویژن گلبرگہ	(۱) گلبرگہ (۲) اندولہ
(۲) ڈویژن شوراپور	(۴) شاہ پور (۵) اندولہ	(۲) ڈویژن شوراپور	(۱) شوراپور (۲) شاہ پور

(۳) ڈویژن گرمٹکال	(۶) سیڈم (۷) یادگیر (۸) کوڑنگل	(۳) ڈویژن گرمٹکال	(۱) سیڈم (۲) یادگیر
		(۴) ڈویژن چنچولی	(۱) چنچولی (۲) کوڑنگل

— نشان (۱۱۱) واقع ۲۷ امرداد ۱۳۲۶ف پیشتر ایک جدید ڈویژن موسوم بہ (ڈویژن چنچولی) قایم کیا گیا تھا۔ اب چنچولی و کوڑنگل۔ آیندہ مستقر ڈویژن بجائے چنچولی کے کوڑنگل قرار دیا گیا۔ اور (ڈویژن کوڑنگل) کے نام سے موسوم کیا گیا۔

— قصبہ مالیگاؤں کا تعلق جو گھوڑوں کے میلہ کی وجہ سے خاص شہرت رکھتا ہے سابق میں ضلع بیدر سے تھا۔ چونکہ قصبہ مذکور بمقابلہ بیدر کے ناندیڑ سے زیادہ قریب ہے لہذا بحکم سرکار اس کو ضلع بیدر صوبہ گلبرگہ سے خارج کرکے تعلقہ قندھار ضلع ناندیڑ صوبہ اورنگ آباد میں شامل کیا گیا۔ (جریدہ ۸ تیر ۱۳۲۷ف جلد ۴۹ نمبر ۴۰)

— یکم آذر ۱۳۲۸ف نشان (۱) صرف گنج کا نام (اعظم گنج) رکھنے کی اجازت دی گئی۔ لہذا حسب فرمان خسروی جدید گنج قصبہ لاتور کو اعظم گنج کے نام سے موسوم کیا جائے۔ جریدہ ۲۸ دے ۱۳۲۸ف جلد ۵۰ نمبر (۱۲)

حالات اعلیحضرت میر محبوب علیخان غفران مکان۔

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صفحہ (۱۱۳) و ضمیمہ کتاب ہذا صفحہ (۱)

— ۱۷ جمادی الاول ۱۳۲۷ھ روز دوشنبہ کو چاندنی بیگم صاحبہ محل اعلیحضرت غفران مکان کا انتقال ہوا۔ اخراجات تجہیز و تکفین کے لئے پانچ ہزار کی رقم منظور فرمائی گئی۔ مکہ مسجد میں جنازہ کی

نماز ادا ہوئی اور حضرت اوجا یے شاہ صاحب کی درگاہ مین سپرد خاک کی گئین - آپکے بطن سے صاحبزادی کلان حضرت نظام النسا بیگم صاحبہ مرحومہ تولد ہوئی تھین -

۔۔ ۱۶ روز یقعدہ ۱۳۲۷ھ م ۳۰ نومبر ۱۹۰۹ع کو بمبئی مین ٹلیبن سی روڈ پر بتوسط مسٹر ہرمز جی (نواب ہرمز جنگ بہادر) سابق معتمد عدالت و کوتوالی اعلیحضرت نے پانچ لاکھ روپیہ مین کوٹھی خرید فرمائی -

۔۔ ۲۲ روز یقعدہ ۱۳۲۷ھ کو حسب الحکم اعلیحضرت حویلی قدیم مین ڈیڑہ سو برہمنون کو عمدہ عمدہ کھانا پکوا کے کھلایا گیا اور فی برہمن دو روپیہ عماں دکشنا دیا گیا -

۔۔ ۱۹ و ۲۰ صفر ۱۳۲۸ھ دو تین روز تک حسب الحکم اعلیحضرت نواب سالار جنگ بہادر کے بارادری مین برہمنون کو کھانا کھلایا جاتا رہا اور دکشنا بھی دیا گیا -

۔۔ وسط ماہ شعبان ۱۳۲۸ھ مین ملک معظم قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم آنجہانی کی یادگار قایم کرنے کی جو تجویز سکندرآباد مین ہوئی تھی اس مین اعلیحضرت نے ایک لاکھ روپیہ کی رقم عطا فرمائی -

۔۔ ۱۷ محرم ۱۳۲۹ھ روز پنجشنبہ کو شب مین اعلیحضرت قدر قدرت کی سواری بسواری عماری بمعیت منجھلے صاحبزادہ صاحب جلوس کے ساتھ نکلی تھی خواصی مین مہاراجہ مدارالمہام بہادر تھے - دیگر امراء و مصاحبین ہاتھیون پر سوار سواری کے ہمراہ تھے پنج محلہ سے ایک خانہ کی مسجد تک سواری جاکر واپس ہوئی

۔۔ آخر ماہ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ مین اعلیحضرت مع محلات مبارک وغیرہ حضرت بابا شرف الدین صاحب قبلہ کے پہاڑی سے برخاست کرکے بغرض قیام قصر فلک نما تشریف فرما ہوئے - ۲ رمضان ۱۳۲۹ھ روز یکشنبہ کو دن کے تین بجے وہین آپ پر دفعتاً غشی طاری ہوئی تھوڑی دیر تک وہی حالت جاری رہی اوسی روز بعد مغرب آپکو غیر معمولی دو چار دست ہوئے اور شب مین اون کا سلسلہ جاری رہا مزاج کی حالت خراب ہوتی چلی جانے سے شب کے ڈیڑہ بجے آپ نے اپنے والدہ ماجدہ قبلہ کو دیوڑہی سے بلوایا مہاراجہ مدارالمہام - صاحب رزیڈنٹ حکماء ڈاکٹر اور دیگر عمایدین حاضر تھے - شب کے تین چار بجے تک اجابت کا سلسلہ جاری رہا - حکیم نابینا صاحب کا علاج رہا - لیکن وقتاً فوقتاً مزاج کی حالت دیگرگون

ہوتی چلی - آخر چلکر ۱۴ ماہ رمضان ۱۳۲۹ھ روز دوشنبہ دن کے ساڑھے گیارہ بجے قفس عنصری سے طائر روح پرواز کرگئی انا للہ وانا الیہ راجعون - اس خبر وحشت اثر کے پھیلنے کے ساتھہ ہی تمام شہر مین ایک کہرام بپا ہوگیا - دن کے دیڑہ بجے آپکی نعش موٹر مین رکھکر قصر فلک نمات دیوڑہی خلوت مین لائی گئی بعدہ میت کی تیاری ہوئی شب کے ساڑھے گیارہ بجے میت کو اوس دروازہ سے جو مخصوص ہے مکہ مسجد لایا گیا - جنازہ کی نماز ادا ہوئی وہین شاہی مقبرہ مین نواب افضل الدولہ مغفرت مکان کے بازو مین سپرد خاک کئے گئے -

— جنرل افسر کمانڈنگ گیاریژن سکندرآباد نے آپکے وفات کی خبر سنتے ہی بہ اظہار غم ۲۱ ضرب توپ سر کرنے کا حکم دیا -

— آپکے وفات حسرت آیات کی جگرخراش خبر تمام ہندوستان مین نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی - مدراس - بمبئی - کلکتہ - اور شملہ اور ہندوستان کے دیگر بڑے بڑے شہرون مین اکثر دکانین اور اکثر اسٹیٹیشن بند کردئے گئے - حضور ویسرائے ہند نے اوس جلسہ بال کو موقوف فرمایا جو ۲۹ اگسٹ کو ویسرائے کل لاج مین ہونے والا تھا - اور شملہ کے تمام دفاتر کے بند کرنے کا حکم بھی صادر فرمایا -

— آپ کے اظہار غم مین بذریعہ جریدہ غیر معمولی مطبوعہ ۲۲ مہر ۱۳۲۰ف ممالک محروسہ سرکارعالی کے جملہ دفاتر کو سات یوم کی تعطیل دی گئی -

— بہ اظہار غم بلدہ - رزیڈنسی وسکندرآباد کی دوکانین تین تین روز تک مسلسل بند رہین اور اکثر شاپون پر ماتمی علامت کے طور پر سیاہ کپڑا چڑھایا گیا -

— یکم ستمبر ۱۹۱۱ء کو رزیڈنسی وسکندرآباد وغیرہ کے برٹش ڈاکخانجات بھی بہ اظہار رنج وغم بند رہے -

— حضور ملک معظم قیصر ہند کا تعزیتی پیام تار آیا -

— حضور ویسرائے کا تعزیتی پیام تار آیا -

— علیگڈہ کالج کا تعزیتی پیام تار آیا -

— ۱۰ر شوال ۱۳۲۹ھ روز جمعہ کو دن کے دس بجے آپکے مزار پر چہلم کی چادر چڑھائی گئی ۔

— حسب فرمان اعلیٰحضرت قدر قدرت نواب میر عثمان علیخان بہادر مرقومہ ۹ر رمضان ۱۳۲۹ھ اعلیٰحضرت مرحوم کا لقب "حضرت غفران مکان" قرار پایا (ملاحظہ ہو جریدہ ۲۳ آذر ۱۳۲۱ف (مجریہ محکمہ صدارت العالیہ)

— ۴ر شعبان ۱۳۳۰ھ روز پنجشنبہ کو حضرت غفران مکان کے مزار پر برسی کی چادر چڑھائی گئی۔

حالات شہزادیان و شہزادگان اعلیٰحضرت غفرانمکان

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ صفحہ (۱۱۹) حصہ اول

— ۲ر ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ روز شنبہ کو دن کے چار بجے حویلی قدیم مین صاحبزادہ نواب میر احمد محی الدین علی خان بہادر کا عقیقہ ہوا یعنی جھال بال اُتارے گئے ۔ دو اصلاح سازون کو فی کس سو سو روپیہ انعام عطا ہوا۔ ۱۴ر ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ روز دوشنبہ کو شب مین ایڈن گارڈن مین آپکے تسمیہ خوانی کی رسم ادا ہوئی حضرت بغدادی صاحب نے بسم اللہ پڑھائی۔ اعلیٰحضرت قدر قدرت معہ بیگمات اپنے بھائی کے اس رسم مین شریک تھے ۔

— ۲۹ر صفر ۱۳۲۸ھ کو حویلی قدیم مین اعلیٰحضرت غفران مکان کے مشکوئے معلی مین صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئی اور احمد النساء بیگم صاحبہ نام رکھا گیا ۔

— ۱۸ر رمضان ۱۳۲۹ھ روز شنبہ کو صاحبزادہ نواب میر احمد محی الدین علیخان بہادر و صاحبزادہ نواب میر محی الدین علیخان بہادر مع اپنی اپنی والدہ ماجدہ صاحبہ کے حویلی قدیم سے ایڈن گارڈن مین اقامت گزین ہوئے ۔

— ۲۸ر صفر ۱۳۳۲ھ روز دوشنبہ کو اعلیٰحضرت قدر قدرت نے اپنے چھوٹے بھائیون کو ایک ایک گھڑی اور ایک ایک دوربین اور اپنے چھوٹی ہمشیرہ کو ایک ایک جوڑی مرصع آویزان

اور طلائی کمر [illegible] (الماس و ہیرے) مرحمت فرمائی۔

— ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ روز دوشنبہ کو اعلیحضرت غفران مکان رحمتہ اللہ علیہ کے دونون صاحبزادون کی تعلیم خان بہادر مولوی انوار اللہ خان صاحب (نواب فضیلت جنگ بہادر) سے متعلق کی گئی۔

— اوایل ماہ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مین حضرت غفران مکان رحمتہ اللہ علیہ کے دونون صاحبزادونکے اتالیقی پر بمشاہرہ ایک صدر روپیہ مولوی سید ابراہیم صاحب صدر مدرس فخریہ کا تقرر عمل مین آیا۔

— ۱۲ رجب ۱۳۳۴ھ روز دوشنبہ کو حضرتہ غوث النسا بیگم صاحبہ صاحبزادی اعلیحضرت غفران مکان کا عقد نواب فرید نواز جنگ بہادر صاحبزادہ نواب سلطان الملک بہادر سے بمقام کنگ کوٹھی ہوا۔ بوقت عقد خوانی نوشہ کو اعلیحضرت قدر قدرت نے پانچ عدد جواہر سرفراز فرمائے (صاحبزادی صاحبہ موصوفہ ۷ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ کو تولد ہوئین)

— ۱۲ رجب ۱۳۳۴ھ روز دوشنبہ کو حضرتہ داور النسا بیگم صاحبہ صاحبزادی اعلیحضرت غفران مکان کا عقد نواب نذیر نواز جنگ بہادر صاحبزادہ نواب سلطان الملک بہادر سے بمقام کنگ کوٹھی ہوا۔ بوقت عقد خوانی نوشہ کو اعلیحضرت قدر قدرت نے پانچ عدد جواہر سرفراز فرمائے (صاحبزادی صاحبہ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تولد ہوئین)

— ۲۵ ذیحجہ ۱۳۳۴ھ روز دوشنبہ کو حضرتہ آصف النسا بیگم صاحبہ صاحبزادی صاحبہ اعلیحضرت غفران مکان کا عقد نواب مظفر نواز جنگ بہادر صاحبزادہ نواب سلطان الملک بہادر سے بمقام کنگ کوٹھی ہوا (صاحبزادی صاحبہ موصوفہ ۲۸ رجب ۱۳۰۳ھ روز دوشنبہ کو تولد ہوئین)

حالات محی الملتہ والدین اعلیحضرت حضور پرنور نواب میر عثمان علیخان بہادر خسرو دکن

بستان آصفیہ کا یہ تیسرا حصہ ہے اور اُس کو دورِ عثمانی کی اپنی قسم کی پہلی تصنیف ہونیکا شرف واقتیاز حاصل ہے۔ اس کے حصہ اول میں حضرت اقدس واعلیٰ خسرو دکن کے عالم شہزادگی کے حالات مبارک زیب رقم ہو چکے ہیں۔

اس حصۂ سوم کی اقتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضرت جہان پناہی کے سریرآرائی سلطنت ہونے کے وقت سے اس وقت تک کے حالات وواقعات حسب موقع زیب رقم کئے گئے ہیں جو گویا اس بات کا عملی ثبوت پیش کرتے ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ اعلیحضرت خسرو دکن کے ذات ہمایون میں بہت سی وہ خوبیان مجتمع ہیں جن کا کسی فرمانروا کی ذات میں موجود ہونا اُسکی رعایا کی خوش قسمتی پر دال سمجھا جایا کرتا ہے۔

آپکی معارف نوازی اور علم پروری کی نہ صرف رعایائے دکن ہی رہین منت ہے بلکہ اس بارہ میں مختلف اقطاع ہند کی رعایا کے دلون میں آپکی احسانمندی کا جوش موجزن ہے۔

عہد عثمانی کی بیشمار برکات میں سے ایک بہت بڑی برکت یہ ہے کہ عثمانیہ یونیورسٹی کے قیام کے متعلق فرمان خسروی شرف وصدور لاچکا ہے۔ اور غیر زبانون سے مختلف علوم وفنون کے کتابون کا اردو میں ترجمہ کرنے کے لئے ایک دار الترجمہ قایم کیا گیا ہے۔ اندرون ملک وبیرون ملک بہت سے خادمان علم اور شایقین علم کے وظایف مقرر کئے گئے ہیں۔ بہت سی درسگاہون کو شاہانہ امداد عطا فرمائی گئی ہے چنانچہ حضرت اقدس واعلیٰ کے عہد ہمایون میں (۵۰) پچاس روپیہ ماہانہ یا اُس سے زاید کے جو وظایف جاری کئے گئے ہیں اور یکمشت رقم بطور عطیہ دئے گئے ہیں اور جو اہل سرفراز کئے گئے ہیں اُن کی ایک ایک فہرست ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے۔ حضرت اقدس واعلیٰ کی توجہ عالیہ ملک کی باطنی وآراستگی کے ساتھ ساتھ اُس کے ظاہری زیب وزینت کے جانب جس حد تک مبذول ہے اُس کا ثبوت آرایش بلدہ کے سررشتہ کے قیام سے ملتا ہے۔ جس کی حسن توجہ سے راستے وسیع کئے جارہے ہیں۔ اور موسیٰ ندی کے دونون کنارون پر چمن بندیان عمل میں آرہی ہیں۔

ملک کی اقتصادی اور مادی ترقی کا بھی ملازمان حضرت اقدس واعلیٰ کو بدرجۂ اتم خیال ہے۔ سکندرآباد کدک ریلوے لائن کی تعمیر واجرائی۔ سرکار عالی کے کرنسی نوٹون کا ترویج پانا۔ سررشتہ صنعت وحرفت اور زراعتی بنکون اور مجالس قرضۂ امداد باہمی کا قایم ہونا اور عثمان ساگر کا تعمیر کیا جانا یہ سب اس کی شاہد ہین۔

آپکا تعامل گورنمنٹ برطانیہ اور عامۂ خلایق کے ساتھ مخلصانہ اور ہمدردانہ ہے۔ جس کا اعتراف تاج برطانیہ کی جانب سے آپ کو ہزاکزالٹیڈ ہائنس کے خطاب سے مخاطب اور عامۃ المسلمین کی طرف سے محی الملتہ والدین کے لقب سے ملقب کرنے کے ساتھ کیا گیا ہے۔

غرض ہر لحاظ سے آپکی ذات ہمایون رعایاے ملک کے لئے آیۂ رحمت ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ آپ کا سایۂ عاطفت رعایائے دکن کے سرون پر انتہائے دنیا تک جلوہ فگن رہے آمین ثم آمین۔

سنہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ روز شنبہ دن کے گیارہ بجے آپکی سواری باد بہاری بذریعہ ٹرین بغرض دورہ جانب ہنکنڈہ وکریم نگر وغیرہ روانہ ہوئی۔ ہمراہ سواری نواب صادق جنگ بہادر ومسٹر ایجرٹن اتالیق (حال صدرالمہام پائیگاہ) تھے۔ بعد انفراغ دورہ ۱۷ ماہ مذکور ۱۳۲۸ھ روز شنبہ صبح کے چھ بجے سواری مراجعت فرمائے بلدہ ہوئی۔ اثنار دورہ مین بمقام پالم پیٹہ آپکے لئے ریچھ کا شکار کھیلنے کا انتظام کیا گیا تھا جس درخت پر مچان باندھا گیا تھا اوس درخت کی شاخ ٹوٹ گئی جس کے ساتھ وہ مچان بھی نیچے آگیا اوس وقت آپ مچان پر تشریف رکھتے تھے لیکن خدا کا شکر ہوکہ اوس نے آپ کو بال بال بچالیا۔

سنہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ م ۲۷ مارچ ۱۹۱۱ء روز دوشنبہ مسٹر ایجرٹن (سی۔ آئی۔ ای صدرالمہام پائیگاہ) ٹیوٹر حضرت اقدس واعلیٰ بعزم ولایت چھ ماہ کے رخصت پر بلدہ سے روانہ ہوئے۔ آپ کے بجائے مسٹر برنٹ پروفیسر انگریزی نظام کالج منصرمانہ طور پر کام انجام دیتے رہے۔

سنہ ۴ رمضان ۱۳۲۹ھ روز دوشنبہ دن کے تین بجے آپ اپنے والد ماجد کے بجائے

سریرآرائے سلطنت ہوئے۔ اور آپ کے زمام حکومت سنبھالنے کا اعلان کیا گیا۔ جس کو نواب شہاب جنگ بہادر وزیر کوتوالی نے چارمینار کے متصل بآواز بلند پڑھکر سنایا۔ بعدہٗ نواب وزیر یار جنگ بہادر کوتوال نے بسواری اسپ معہ مختصر جمعیت کوتوالی کے تمام راستوں پر اس اعلان کی تشہیر کی۔

— بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۲ رمہر ۱۳۲۰ف م ۴ر رمضان ۱۳۲۹ہجری مہاراجہ مدارالمہام بہادر نے حکم جاری فرمایا کہ چونکہ اعلیحضرت نواب میر محبوب علیخان بہادر فرمانروائے سلطنت دکن انتقال کر چکے لہذا اعلیحضرت قدر قدرت نواب میر عثمان علیخان بہادر سریرآرائے سلطنت ہوئے اور اس سانحہ جانگداز کی سوگواری میں ممالک محروسہ سرکار عالی کے جملہ دفاتر سرکاری سات روز تک بند رہیں۔

— ۶ر رمضان ۱۳۲۹ہجری روز پنجشنبہ دن کے چار بجے حویلی منجھلی بیگم میں تعزیت کا انگریزی دربار منعقد ہوا۔ صاحب رزیڈنٹ مسٹر بینچے معہ دیگر یورپین اصحاب و مہاراجہ مدارالمہام بہادر کے موجود تھے حسب قاعدہ پرسہ کا رسم ادا ہو کر دربار برخاست ہوا۔

— ۷ر رمضان ۱۳۲۹ہجری روز جمعہ کو دن کے چار بجے تہنیت محل میں آپکے جلوس تہنیت کا انگریزی دربار منعقد ہوا (۲۱) ضرب توپ کی سلامی سر ہوئی۔ صاحب رزیڈنٹ بہادر و دیگر افیسر سرکار عظمت مدار و سرکار عالی موجود تھے۔ بعد ختم دربار بمقام کنگ کوٹھی (۲۱) قیدی رہا کئے گئے۔

— ۱۴ر رمضان ۱۳۲۹ہجری روز جمعہ ساڑھے دس بجے اعلیحضرت قدر قدرت کی سواری مبارک بسواری عماری جلوس کے ساتھ حویلی قدیم سے روانہ ہوئی۔ راستے میں خیرات وغیرہ ہوتے ہوئے چارمینار سے ساڑھے بارہ بجے چومحلہ رونق افروز ہوئے۔ مہاراجہ مدارالمہام بہادر مورچل لئے ہوئے خواصی میں تشریف رکھتے تھے۔ تمام امرا بسواری اسپ جلوس کے ہمراہ تھے۔ ساڑھے تین بجے دربار منعقد ہوا تمام امرا جاگیرداروں و منصبداروں و جمعداروں وغیرہ نے نذریں گذراننے کا شرف حاصل کیا۔ پونے چھ بجے دربار برخاست ہوا۔ قبل روانگی سواری جلوس مہاراجہ مدارالمہام بہادر کو بمقام حویلی قدیم جواہر سرفراز فرمایا گیا۔ بتقریب مسند نشینی بارہ ہزار روپیہ سالانہ کے یومیئے مختلف لوگوں کے نام اجرا ہوئے۔

— ۲۲ر رمضان ۱۳۲۹ہجری م ۱۶ر ستمبر ۱۹۱۱ء روز شنبہ شام کے پانچ بجے اعلیحضرت سواری موٹر

کنگ کوٹھی سے بغرض ملاقات صاحب رزیڈنٹ رزیڈنسی بلدہ تشریف فرما ہوئے ایک ساعت کے بعد وہاں سے مراجعت فرما ہوئے۔ بعد جلوس سواری مبارک رزیڈنسی کو تشریف لے جانے کا یہ پہلا موقعہ تھا۔

۲۸ رمضان ۱۳۲۹ھ روز جمعہ آپ بغرض ادائی نماز جمعہ مکہ مسجد تشریف فرما ہوئے بعد جلوس بغرض ادائی نماز جمعہ تشریف لے جانے کا یہ بھی ایک پہلا موقعہ تھا۔

یکم شوال ۱۳۲۹ھ روز شنبہ بتقریب عید الفطر شب میں چو محلہ میں طلائی دربار منعقد ہوا نذر گذراننے والے تمام اصحاب حاضر تھے۔ دس بجے سواری مبارک کنگ کوٹھی سے رونق بخش ہوئی۔ نذرین پیش ہونے کا سلسلہ شروع ہوا۔ مہاراجہ مدار المہام بہادر کو سرپیچ۔ مالائے مروارید۔ بجبند۔ دست بند۔ انگشتری۔ گھڑی و توڑہ وغیرہ جملہ نو عدد جواہر سرفراز ہوئے۔ شب کے بارہ بجے دربار برخاست ہوا۔

۱۵ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ روز شنبہ شام کے ساڑھے چھ بجے سرکار اقدس معہ محلات شاہی و مہاراجہ مدار المہام و اسٹاف وغیرہ بذریعہ اسپشل ٹرین بغرض شرکت عرس تشریف فرمائے گلبرگہ ہوئے اور ۱۹ ماہ مذکور روز شنبہ شب کے گیارہ بجے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔

یکم ذیحجہ ۱۳۲۹ھ روز پنجشنبہ دن کے ساڑھے چار بجے بغرض شرکت دربار قیصری سواری اقدس معہ محلات شاہی و مہاراجہ مدار المہام بہادر وغیرہ پبلک طور پر بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ سے جانب دہلی روانہ ہوئی۔ ہمراہ سواری اقدس بیگمات شاہی حضرت بیگم صاحبہ والدہ ماجدہ۔ حضرت دادی صاحبہ قبلہ۔ صاحبزادگان بلند اقبال و دونوں صاحبزادگان اعلیحضرت غفران مکان تھے۔ بموجب پروگرام ۲ ذیحجہ ۱۳۲۹ھ روز شنبہ دن کے گیارہ بجے ۵۵ منٹ تک سواری مبارک فائز دہلی رہی رزیڈنٹ حیدرآباد۔ فارن آفس کے عہدہ دار و امرا حیدرآباد بغرض استقبال اسٹیشن پر حاضر تھے یورپین سولجروں کا گارڈ آف آنر اسٹیشن پر موجود تھا۔ حسب قاعدہ توپخانہ شاہی سے (۲۱) ضرب التوپ کی سلامی سر ہوئی۔ بغرض فرودگش سواری مبارک بسواری موٹر جہانگیر نشن رونق بخش ہوئی۔

۱۰ر ڈسمبر ۱۹۱۱ء م ۱۷ر ذیحجہ ۱۳۲۹ھ روز شنبہ ایک بجے (۵) منٹ عالیجناب شہنشاہ معظم نے پولو کے میدان مین اعلیحضرت قدر قدرت سے نہایت گرم جوشی سے خیر مقدم فرمایا۔

۱۲ر ڈسمبر ۱۹۱۱ء م ۲۰ر ذیحجہ ۱۳۲۹ھ روز دوشنبہ کو بتقریب دربار تاجپوشی ملک معظم نے حضرت اقدس کو جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ (گرانڈ کمانڈر آف دی اسٹار آف انڈیا) کا خطاب عطا فرمایا۔

۲۵ر ذیحجہ ۱۳۲۹ھ روز یکشنبہ شب کے ساڑے آٹھ بجے سواری مبارک معہ محلات مبارک و مہاراجہ مدارالمہام بہادر بعد انفراغ دربار دہلی سے جانب بلدہ روانہ ہوئی۔ اور ۲۹ر ذیحجہ ۱۳۲۹ھ روز پنجشنبہ دن کے دو بجکر (۵۰) منٹ پر فائز بلدہ ہوئے۔ نظام کالج کے قریب کنگ کوٹھی کے راستے مین ایک کمان تیار کی گئی تھی۔

۸ر محرم ۱۳۳۰ھ روز شنبہ اعلیحضرت قدر قدرت معہ محلات شاہی و مہاراجہ مدارالمہام بہادر و اسٹاف وغیرہ بوجہ شیوع مرض طاعون بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ سے جانب اورنگ آباد تشریف فرما ہوئے۔ بعدہٗ ۱۰ر صفر ۱۳۳۰ھ روز پنجشنبہ شام کے ساڑھے پانچ بجے وہان سے واپسی عمل مین آئی اور راستے مین ایک روز منوہر آباد مین قیام رہا۔ اور ۱۲ر صفر ۱۳۳۰ھ روز یکشنبہ شب کے بارہ بجے اسپشل داخل قاضی پیٹھ ہوئی۔ بعدہٗ ۲ر ربیع الاول ۱۳۳۰ھ روز چہارشنبہ کو سواری وہان سے روانہ ہوئی۔ اور سکندرآباد سے گذرتے ہوئے پھر بجانب اورنگ آباد روانہ ہوئے۔ بعدہ وہان سے ۱۵ر ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ روز پنجشنبہ شام کے پانچ بجے سواری مبارک معہ محلات شاہی و مہاراجہ مدارالمہام بہادر وغیرہ بذریعہ اسپشل ٹرین فائز بلدہ ہوئی۔ یہ آمد پرایوٹ تھی۔

۲۵ر جمادی الاول ۱۳۳۰ھ روز دوشنبہ شام کے چھ بجے چومحلہ مین عید نوروز کا دربار منعقد ہوا دربار موصوف مین نواب سر تاج جنگ بہادر۔ نواب عثمان یار الدولہ بہادر۔ راجہ صاحب گدوال۔ راجہ صاحب دوم کنڈہ کو بیٹھنے کا ارشاد ہوا۔

بتقریب مسند نشینی اعلیحضرت قدر قدرت بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ یکم امرداد ۱۳۲۱ف م ۱۹ر جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ بتاریخ ۲۵ و ۲۹ر جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ روز چہارشنبہ و یکشنبہ جملہ دفاتر سرکار عالی کو

دو یوم کی عام تعطیل دی گئی۔
— ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ روز چہارشنبہ شب کے دو بجے بمقام اوڈریس ہال باغ عامہ مین تقریب مسند نشینی رعایا کی جانب سے حضرت اقدس کے ملاحظہ مین اڈریس گذرانا گیا۔
— ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ روز یکشنبہ شام کے چھ بجے تقریب سالگرہ مبارک اعلیٰحضرت قدر قدرت چومحلہ مین مغلائی دربار منعقد ہوا۔ دربار مین خان بہادر عبدالکریم خان صاحب کو قوال بلدہ کو بیٹھنے کی اجازت عطا ہوئی۔
— ۱۰ شعبان ۱۳۳۰ھ روز پنجشنبہ کو بوقت مغرب تقریب تولد شاہزادہ بلند اقبال چومحلہ مین مغلائی دربار منعقد ہوا۔ جملہ اراکین دولت و منصب داران وغیرہ نے نذرین گذراننے کا شرف حاصل کیا۔ آٹھ بجے کے قریب دربار برخاست ہوا۔
— ۷ رمضان ۱۳۳۰ھ روز چہارشنبہ دن کے ساڑھے چار بجے تقریب مسند نشینی چومحلہ مین مغلائی دربار منعقد ہوا۔ تمام نے نذرین پیش کین۔
— یکم شوال ۱۳۳۱ھ روز جمعہ شب کے گیارہ بجے سواری مبارک معہ اشاف و صاحب رزیڈنٹ مسٹر پینے بغرض حصول ملاقات وبسرائے گورنر جنرل لارڈ ہارڈنج بذریعہ اسپشل ٹرین راہی شملہ ہوئی۔ روانگی پرایوٹ تھی۔ اور بعد انفراغ ملاقات ۱۱ شوال ۱۳۳۱ھ روز دوشنبہ صبح کے ساڑھے چار بجے سواری مبارک مراجعت فرمائی بلدہ ہوئی۔ بلحاظ ضرورت صاحب رزیڈنٹ کا چند روز کے لیے وہین شملہ مین قیام رہا۔
— ۲۲ شوال ۱۳۳۱ھ روز جمعہ شب کے گیارہ بجے حضرت اقدس معہ محلات شاہی وغیرہ بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ سے جانب بمبئی روانہ ہوئے۔ روانگی پرایوٹ تھی۔ ملا بارہلس کے ایوان مین فروکش ہوئے بعدہ یکم ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ روز یکشنبہ شب کے بارہ بجے وہان سے بذریعہ اسپشل ٹرین اجمیر شریف تشریف فرما ہوئے وہان نیازات وغیرہ مین تقریباً چالیس ہزار روپیہ صرف کیا گیا۔ بعد انفراغ زیارت ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ روز جمعہ شب کے بارہ بجے وہان سے جانب گلبرگہ روانہ ہوئے۔ اور ۱۵ ماہ مذکور

روز یکشنبہ ساڑھے پانچ بجے شام اسپشل ٹرین گلبرگہ داخل ہوئی۔ وہاں نیازات وغیرہ سے فارغ
ہوکر ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۰ھ روز جمعہ دن کے دو بجے سواری مبارک معہ محلات شاہی وغیرہ مراجعت
فرمائے بلدہ ہوئے۔

— ۱۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۰ھ روز شنبہ حضرت اقدس معہ اسٹاف بسواری اسپ کنگ کوٹھی سے
حویلی قدیم رونق بخش ہوئی اور وہاں کے تعمیر عمارت کا کام ملاحظہ فرماکر مراجعت فرمائے
کنگ کوٹھی ہوئے۔

— آخر ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۰ھ م اوایل ماہ ڈسمبر سنہ ۱۹۱۲ء مین پیشگاہ عالیجناب ملک معظم سے اعلیٰحضرت
قدر قدرت کو برٹش افواج کی اعزازی کرنیلی کے عہدہ سے نامزد کیا گیا۔

— ۱۶ محرم سنہ ۱۳۳۱ھ روز شنبہ کو اعلیٰحضرت قدر قدرت مبارک محل سے بسواری فیل جلوس کے
ساتھ نکلے۔ ہمراہ سواری مبارک صاحبزادگان بلند اقبال وارکین دولت و اسٹاف وغیرہ بسواری فیل
موجود تھے۔

— آخر ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ م اوایل ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء مین اعلیٰحضرت قدر قدرت کو (۲۰)
دکن ہارس کے آنریری کرنل کے نام سے نامزد کیا گیا۔ چنانچہ ۵ ماہ مذکور کو رسالہ مذکور مین اعلیٰحضرت کو
ڈنر دیا گیا۔

— ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ روز دوشنبہ شب کے دو بجے حضرت اقدس معہ محلات شاہی
وغیرہ بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ سے جانب بمبئی رونق افروز ہوئے اور وہاں احمد منشن ہوس مین
فروکش ہوئے۔ بعدہ ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ روز دوشنبہ دن کے تین بجے (۱۰) منٹ کو وہاں سے
بذریعہ اسپشل ٹرین مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔

— بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۳۰ تیر سنہ ۱۳۲۲ف بدین مضمون حکم شائع ہوا کہ "خلوت ابھی تک
تیار نہین ہوئی۔ لہذا بتقریب سالگرہ مبارک کنگ کوٹھی مین دربار ہونے والا ہے۔ اوس مین جو
لوگ مدعو ہون وہ اپنی نذرین بالمشافہ گذرانین۔ باقی لوگ جو نذرین دینا چاہین وہ دوسرے روز

داخل کرسکتے ہیں۔۴۰

۔۔۔ ۱۹ رجب ۱۳۳۱ھ روز جمعہ بتقریب سالگرہ مبارک باغ عامہ کے اڈریس ہال میں رعایائے حیدرآباد کی جانب سے تہنیتی جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت اقدس داعلیٰ نے با لطاف خسروانہ بنفس نفیس رونق افروز ہوکر رعایائے حیدرآباد کو عزوافتخار بخشا۔ اور اڈریس سماعت فرماکر مزید سرفرازی بخشی۔

۔۔۔ ۱۰ ذیحجہ ۱۳۳۱ھ روز دوشنبہ شب کے ½۱۱ بجے اعلیٰحضرت قدر قدرت معہ محلات شاہی وغیرہ بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ سے جانب اجمیر شریف رونق بخش ہوئے اور وہاں امید مل مہاجن کے کوٹھی میں قیام فرما ہوئے۔ جہاں تا قیام روانہ بخت ہوئے اور فاتحہ دلائی جاتی تھیں اور دیگیں لٹوائی جاتی رہیں۔

۔۔۔ ۱۴ ذیحجہ ۱۳۳۱ھ کو دن میں سواری مبارک وہاں سے برخاست ہوکے جانب آگرہ رونق بخش ہوئے وہاں اور گلبرگہ میں ایک ایک روز قیام فرماکے ۲۹ ذیحجہ ۱۳۳۱ھ روز شنبہ کو دن کے ½۹ بجے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئی۔

۔۔۔ ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ روز چہارشنبہ شب کے گیارہ بجے سواری مبارک معہ محلات شاہی بغرض شکار بذریعہ اسپشل ٹرین ترسم پیٹھ تشریف فرما ہوئے۔ بعدہٗ نواب مدارالمہام کی وہاں یاد ہوئی حضرت اقدس نے ۲ شیر کا شکار فرمایا منجملہ ان کے ایک شیر ۹ فیٹ ۱۰ انچہ اور دوسرا ۹ فیٹ ۳ انچہ کا تھا۔ بعد انفراغ شکار ۱۴ ماہ مذکور روز شنبہ شب کے ۸ بجے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔

۔۔۔ ۲۰ رجب ۱۳۳۲ھ روز دوشنبہ شب میں بتقریب سالگرہ مبارک باغ عامہ کے اڈریس ہال میں رعایائے بلدہ کی جانب سے اعلیٰحضرت کے حضور میں اڈریس پیش کیا گیا۔ اوس شب میں کنگ کوٹھی سے باغ عامہ تک راستوں پر دورویہ گلاسوں کی روشنائی کی گئی تھی۔ باغ عامہ بقعہ نور بنایا گیا تھا۔

۔۔۔ ۴ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ روز پنجشنبہ شب کے ۲ بجے اعلیٰحضرت قدر قدرت معہ محلات شاہی وغیرہ بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ سے فائز بمبئی ہوئے۔ اور ۱۰ ماہ مذکور روز چہارشنبہ شب کے سات بجے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔

— ۹ شوال ۱۳۳۱ھ روز شنبہ دن کے دس بجے اعلیحضرت قدر قدرت معہ اسٹاف بغرض حصول ملاقات گورنر جنرل ہند وبیلراے بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ سے راہی کوہ شملہ ہوئے۔ اور ۱۱ ماہ مذکور روز دوشنبہ شب کے پہلے ۱۱ بجے داخل شملہ ہوئے اور دوسرے روز بطور مہمان ہز اکسلنسی ویسرائے بہادر ویسرایگل لاج مین قیام فرمارہے۔ بعد حصول ملاقات ۱۴ شوال ۱۳۳۱ھ روز شنبہ دن کے ۵ بجے وہان سے مراجعت فرماکے ۱۸ ماہ مذکور روز دوشنبہ شام کے پانچ بجے فایز بلدہ ہوئے۔

— ۲۳ جمادی الاول ۱۳۳۲ھ روز یکشنبہ شب کے ایک بجے اعلیحضرت قدر قدرت معہ محلات شاہی و اسٹاف وغیرہ بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ سے جانب بمبئی رونق افروز ہوئے اور ۲ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ روز پنجشنبہ دن کے ساڑھے چار بجے وہان سے مراجعت فرماے بلدہ ہوئے۔

— یکم صفر ۱۳۳۳ھ روز دوشنبہ شب مین حضرت اقدس معہ محلات مبارک وغیرہ بغرض تبدیل آب وہوا بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ سے راہی بمبئی ہوئے۔ بعدہٗ ۱۰ صفر ۱۳۳۳ھ روز دوشنبہ کو وہان سے برخاست فرماکر ریاست ورنگل تشریف فرما ہوئے۔ بعدہٗ ۲ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ شب کے ۱۰ بجے وہان سے پھر ریاست بمبئی روانہ ہوئے۔ اور ۲ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ روز پنجشنبہ صبح دس بجے مراجعت فرماے بلدہ ہوئے۔

— ۳۰ محرم ۱۳۳۶ھ روز جمعہ سہ پہر کو اعلیحضرت قدر قدرت گدک ریلوے لائن ملاحظہ فرمانے کی غرض سے بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ سے تماپور اسٹیشن تک تشریف فرماکے پھر وہان سے راست مراجعت فرماے بلدہ ہوئے۔

— وسط ماہ صفر ۱۳۳۶ھ م ماہ ڈسمبر ۱۹۱۷ء مین بتقریب سال نو اعلیحضرت قدر قدرت کو گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سے جنگی خدمات کے متعلق ”نائٹ گرانڈ کراس آف دی موسٹ اگزالٹیڈ آف دی برٹش امپائر“ کا خطاب عطا ہوا جو موروثی رہیگا۔ ونیز حضرت اقدس دا علی کا اعزازی عہدہ برطانوی فوج مین لفٹننٹ جنرل قرار پایا۔

— ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ روز یکشنبہ کو بتقریب خطاب نو چو محلہ مین معلائی دربار منعقد ہوا۔

سواری مبارک شب کے گیارہ بجے بیدکنگ کوٹھی سے دربار ہال مین رونق بخش ہوئی اعیان سلطنت امرا۔ جاگیردار وعہدہ داران سرکار عالی وغیرہ حاضر دربار تھے۔ حسب قاعدہ ومراتب حاضرین دربار نے نذرین پیش کرنے کا افتخار حاصل کیا۔ بعد ۱۲ بجے کے دربار برخاست ہوا۔

۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ روز جمعہ قریب ڈہائی بجے بغرض حصول ملاقات عالیجناب گورنر جنرل ویسرائے بہادر حضرت اقدس معہ شاہزادگان بلند اقبال ومحلات مبارک بعزم دہلی بلدہ سے روانہ ہوئے۔ اور ۷ ماہ مذکور روز دوشنبہ دن کے ایک بجے داخل دہلی ہوئے متہامس کوٹھی واقع متصل کرزن ہوس مین فروکش فرمائے۔ بعد حصول ملاقات ویسرائے بہادر ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ روز سہ شنبہ اعلحضرت قدر قدرت معہ محلات شاہی وغیرہ وہان سے برخاست فرماکر اوسی روز تین بجے رونق افروز علیگڈہ ہوئے۔ ریلوے اسٹیشن پر شاندار استقبال کیا گیا۔ علیگڈہ کالج کے ٹرسٹی کلکٹر ومجسٹریٹ ضلع۔ سپرنڈنٹ پولیس ضلع ریلوے اسٹیشن پر حاضر تھے۔ حضرت اقدس کالج تشریف فرما ہوکے وہان تین گھنٹے تک معائنہ فرماتے رہے۔ وہان آپ کے حضور مین دو اڈریس پیش ہوئے۔

حضرت اقدس نے ازراہ مراسم خسروانہ وسرپرستی علوم پچاس ہزار روپیہ کا یکمشت عطیہ صادر اور عربی تعلیم کے وظایف کے لئے ایک ہزار روپیہ سالانہ کی رقم مرحمت فرمائی۔ اور مولوی حقی صاحب بغدادی پروفیسر عربی اور امام صاحب ودیگر خادمان مسجد کو صلہ جملہ ایک ہزار روپیہ مرحمت فرمائے اور شام کے ساڑہے چھ بجے اسپشل شاہی وہان سے جانب بمبئی روانہ ہوا۔ اور بروز چہارشنبہ شب کے آٹھ بجے داخل بمبئی ہوا۔ وہان چندروز قیام فرمانے کے بعد گلبرگہ ہوتے ہوئے ۴ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ روز دوشنبہ آٹھ بجے صبح فایز بلدہ ہوا۔

۴ رجب ۱۳۲۶ھ روز دوشنبہ شب کے گیارہ بجے بتقریب سالگرہ مبارک چوملہ مین معلائی دربار منعقد ہوا۔ حسب معمول امرا وعہدہ داران وغیرہ نذر پیش کرنے کی غرض سے حاضر تھے نذرین گزر چکنے کے بعد دربار برخاست ہوا۔

— ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ روز چہارشنبہ شام کو مارکٹ رزیڈنسی بلدہ کے نکڑ پر حضرت اقدس واعلیٰ کی موٹر کو ایک گاڑی کی ٹکر ہوئی۔ اوس گاڑی کے پہئے وغیرہ ٹوٹ کے علیحدہ ہوگئے اور شاہی موٹر کے اگلے حصہ کو بھی کچھ نقصان پہنچا۔ لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اوس نے حضرت اقدس واعلیٰ اور شہزادگان کو جو موٹر مین تشریف رکھتے تھے محفوظ رکھا۔

— آخر ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مین جبکہ ہزاکسلنسی لارڈ چمسفورڈ نے نہضت افروز بلدہ ہوئے تھے تو اس موقع پر ایوان چو محلہ مبارک مین اعلیحضرت خسرو دکن کے سینۂ مبارک کو اپنے دست مبارک سے۔ جی۔ بی۔ آئی کے تمغہ سے مزین فرمایا۔

فہرست تقسیم جواہرات بہ پیشگاہ محی الملتہ والدین اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر خسرو دکن

— برادر و ہمشیرہ اعلیحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی۔

ماہ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ اپنے چھوٹے بھائیون کو ایک ایک گھڑی۔ یک یک دوربین اور چھوٹے بہنون کو ایک ایک جوڑی مرصع آویزان اور طلائی کڑے۔

— صاحب رزیڈنٹ۔ ماہ شوال ۱۳۳۲ھ ایک سگار ہولڈر۔ ایک عینک۔ ایک نقرئی حقہ مع علم

— مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر پیشکار یمین السلطنتہ۔ بتقریب جلوس ایک کنٹھہ مرجان مروارید۔ ایک گھڑی طلائی معہ زنجیر طلائی مرصع کار۔ دو انگشتری جواہر نگار۔ بتقریب دربار عید الفطر خلعت فاخرہ۔ سرپیچ۔ مالائے مروارید۔ بجبند۔ دست بند۔ انگشتری۔ گھڑی طلائی معہ توڑہ وسط ماہ شوال ۱۳۲۹ھ جواہر نگار انگشتری۔ ماہ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ ایک دستی چھڑی۔ ایک مرصع بگلوس۔ ماہ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ مین نومولود صاحبزادہ مہاراجہ بہادر کے لئے مرصع کڑے۔ معہ پازیب۔ طلائی گھڑی۔ مہاراجہ موصوف کو جواہر نگار انگشتری۔ چھڑی دستی۔ ایک

دستی رومال ۔ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ پانچ تھان جامہ وار ۔ چھڑیاں دستی ۔ تلوار ۔ ماہ شوال سنہ ۱۳۳۱ھ کمخواب کا ایک تھان ۔ ماہ رجب سنہ ۱۳۳۲ھ ایک انگشتری ۔ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۲ھ ایک طلائی پن ۔ ماہ ذیحجہ سنہ [illegible]ھ ایک انگشتری ۔ ماہ محرم سنہ ۱۳۳۳ھ ایک بیش بہا نگلوس ۔ ماہ شوال سنہ ۱۳۳۳ھ ایک انگشتری ۔ ایک گھڑی و عینک ۔ ماہ شعبان سنہ ۱۳۳۴ھ بمقام سرورنگر ایک بیش بہا نگلوس ۔

— جنابہ رانی صاحبہ کپورتھلہ ۔ ماہ رمضان سنہ ۱۳۳۲ھ ایک بیش بہا چنتاک ۔ چار انگشتری ۔

— نواب ولایت جنگ بہادر (معین المہام عدالت و امور عامہ) ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ پانچ تھان جامہ وار ۔ دستی چھڑیاں ۔ تلواریں ۔

— نواب لطافت جنگ بہادر (معین المہام فوج) ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ پانچ تھان جامہ وار تلواریں ۔ دستی چھڑیاں ۔

— نواب سالار جنگ بہادر ۔ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ پانچ تھان جامہ وار ۔ تلواریں ۔ دستی چھڑیاں ۔ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۲ھ ایک مرصع طلائی نگلوس ۔ شیر کے ناخن کے طلائی گنڈیاں ۔ سگریٹ کیس طلائی ۔ دیاسلائی کی طلائی ڈبیہ ۔ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ ایک طلائی گھڑی مع توڑہ ۔ ماہ رمضان سنہ ۱۳۳۲ھ بتقریب سالگرہ جلوس خلعت فاخرہ گیارہ عدد جواہر یعنی بجنبد ۔ سرپیچ ۔ بازو بند دست بند ۔ انگشتری الماس ۔ گھڑی الماس ۔ طرہ ۔ ہار ۔ پدک ۔ نگلوس زمرد ۔ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۲ھ ایک طلائی پن ۔

— نواب امین جنگ بہادر (صدر المہام پیشی) وسط ماہ شوال سنہ ۱۳۲۹ھ ایک جواہر نگار انگشتری ماہ رمضان سنہ ۱۳۳۰ھ ایک تھان کمخواب ۔ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ ایک طلائی گھڑی ۔

— نواب عماد الملک بہادر ۔ ماہ رمضان سنہ ۱۳۳۰ھ تھان جامہ وار ۔ ماہ صفر سنہ ۱۳۳۱ھ ایک مرصع انگشتری ۔ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ ایک عینک ۔ ایک طلائی گھڑی ۔ ایک چھڑی دستی ۔

— نواب فخر الملک بہادر ۔ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ھ ایک جواہر نگار انگشتری ۔ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ ایک انگشتری ۔ ایک چھڑی دستی ۔ پانچ تھان جامہ وار ۔ دستی چھڑیاں ۔ تلواریں ۔ مرصع طلائی انگشتری

بگلوس۔ قمیص کے بٹن۔ ماہ شوال سنہ ۱۳۳۲ھ ایک انگشتری۔ گھڑی۔ عینک وغیرہ۔

— نواب شہاب جنگ بہادر افتخار الملک۔ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ پانچ تھان جامہ وار دستی چھڑیاں۔ تلواریں۔ ایک تفنچہ۔

— مولوی انوار اللہ خان صاحب (نواب فضیلت جنگ بہادر) ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ پانچ قیمتی چینی۔

— نواب خانخانان بہادر۔ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ پانچ تھان جامہ وار۔ دستی چھڑیاں تلواریں۔

— نواب تلاوت جنگ بہادر (معتمد صرفخاص مبارک) ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ ایک گھڑی مع توڑہ طلائی ایک مرصع انگشتری۔ ایک دستی چھڑی۔ ایک بگلوس۔ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ھ ایک تھان کمخواب۔

— سر برائن ایجرٹن (صدر المہام پائیگاہ) ماہ صفر سنہ ۱۳۳۱ھ ایک عینک۔ ایک سگریٹ ہولڈر۔ ایک عینک۔ ایک انگشتری۔

— میم صاحبہ مسٹر گلانسی (معین المہام فینانس) ماہ صفر سنہ ۱۳۳۲ھ ایک مرصع پن مع ڈبیہ۔

— نواب فرید الملک بہادر (صدر المہام پولٹیکل ڈپارٹمنٹ) اوایل ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ ایک قیمتی مرصع چھڑی۔ ماہ رمضان سنہ ۱۳۳۱ھ تھان جامہ وار ایک مرصع بگلوس۔ پن۔ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ بیش قیمت جواہر نگار بگلوس۔ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ھ ایک تھان کمخواب۔ ماہ شوال سنہ ۱۳۳۲ھ ایک سگار ہولڈر ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۲ھ ایک طلائی پن۔

— راجہ فتح نواز ونت بہادر صدر المہام صرفخاص و مال۔ اوایل ماہ شوال سنہ ۱۳۲۹ھ ایک جواہر نگار انگشتری۔ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ ایک طلائی گھڑی مع توڑہ۔ چند قیمتی شیروانیاں۔ قمیص کے بٹن۔ ماہ رمضان سنہ ۱۳۳۱ھ فرزندان راجہ صاحب موصوف ایک ایک طلائی گھڑی مع زنجیر۔ ماہ محرم سنہ ۱۳۳۲ھ ایک بیش بہا بگلوس۔

— نواب خورشید الملک بہادر۔ بماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ھ ایک تھان کمخواب۔

- نواب جہانگیر جنگ بہادر۔ ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ - ایک تھان کمخواب۔
- نواب شہزور جنگ بہادر ماہ رجب ۱۳۳۱ھ ایک طلائی گھڑی مع زنجیر۔ قمیص کاسٹ یاقوت والماس۔ تھان جامہ وار۔ فرزندان نواب صاحب کو ایک جڑاوی چھڑی دستی۔
- نواب رکن الملک بہادر۔ باہ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ ایک تھان کمخواب۔
- نواب بہرام الدولہ بہادر۔ ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ پانچ تھان جامہ وار۔ تلواریں مع تمامچہ پستول۔
- نواب تہور جنگ بہادر۔ ماہ رجب ۱۳۳۲ھ ایک بگلوس۔ ایک گھڑی مع توڑہ۔ ایک چھڑی دستی۔
- راجہ شیوراج بہادر۔ ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ چار تھان جامہ وار۔
- راجہ مرلی منوہر بہادر۔ ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ چار تھان جامہ وار۔
- نواب صادق جنگ بہادر۔ ماہ رمضان ۱۳۳۱ھ ایک تھان کمخواب۔ باہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ ایک طلائی گھڑی۔
- فرزندان راجہ رائے رایان امانت ونت بہادر۔ ماہ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ ایک ایک جیبی گھڑی۔ راجہ شامراج بہادر کو علاوہ جیبی گھڑی کے ایک انگشتری۔ ماہ ذیحجہ ۱۳۳۲ھ راجہ ترمک راج وہونڈے راج کو ایک ایک بیش قیمت انگشتری۔
- مسٹر ڈنلاپ۔ ماہ صفر ۱۳۳۱ھ ایک مرصع پن۔ ایک چھڑی دستی اور انکی لیڈی کو گلوبند و انگشتری
- ڈاکٹر سراج الحسن صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت۔ آخر ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ ایک طلائی گھڑی ایک چھڑی دستی۔ ایک سگریٹ ہولڈر۔ باہ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ سگریٹ کیس۔ باہ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ چار تھان جامہ وار۔
- نواب نظامت جنگ بہادر اوایل ماہ رجب ۱۳۳۱ھ ایک بیش بہا بگلوس سرفراز ہوا۔
- نواب نذیر جنگ بہادر۔ ماہ صفر ۱۳۳۱ھ ایک سگریٹ کیس۔ ایک گھڑی مع توڑہ یونیفارم ڈریس شیروانی جامہ وار۔ ایک جمبیہ دو چھڑیاں دستی۔ اور آپ کے فرزندوں کو دو شیروانیاں نوابصاحب

قمیص کے بیش بہا قیمتی بٹن - ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ دو تھان جامہ وار - بڑے فرزند کو ایک تھان جامہ وار ایک مرصع پن - منجھلے فرزند کو ایک تھان جامہ وار - اور نواب صاحب کو معہ فرزندان کے قمیص کے بٹن کا ایک ایک سٹ مرصع بہ یاقوت - ایک بیش بہا نکلس میل مرصع بہ الماس - ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ھ ایک تھان کمخواب - بماہ محرم سنہ ۱۳۳۲ھ ایک بیش بہا نکلس -

— مولوی فصیح الدین صاحب صوبہ دار گلبرگہ شریف - حال معتمد مال بماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ - ایک شمشیر - گھڑی معہ توڑہ - طلائی عینک - دو تھان جامہ وار -

— نواب عماد جنگ بہادر کوتوال - ماہ صفر سنہ ۱۳۳۱ھ چار تھان جامہ وار - ایک تلوار - ایک جنبیہ ایک چھڑی دستی - دستی گھڑی طلائی - ایک چھڑی ماہ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ دو انگشتریان - ماہ شوال سنہ ۱۳۳۱ھ ایک نکلس بیش قیمت - ایک انگشتری بماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ھ ایک تھان کمخواب ماہ صفر سنہ ۱۳۳۲ھ ایک طلائی گھڑی معہ توڑہ - ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۲ھ ایک انگشتری مرصع - ایک گھڑی طلائی معہ توڑہ -

— مسٹر برنٹ - ماہ صفر سنہ ۱۳۳۲ھ - ایک ڈبیہ اور پن -

— نواب اظہر جنگ بہادر - ماہ ذیحجہ سنہ ۱۳۳۰ھ ایک جواہر نگار انگشتری - ایک مرصع توڑہ - ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ ایک طلائی گھڑی - بماہ صفر سنہ ۱۳۳۲ھ علاقہ واران نواب صاحب موصوف کو نکلس مرحمت ہوئے -

— میرزا عبدالرحیم بیگ صاحب - آخر ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ھ ایک تلوار ۱۲ محرم سنہ ۱۳۳۰ھ بتقریب سالگرہ صاحبزادہ صاحب نواب میر احمد محی الدین خان بہادر - ایک تلوار قدیم - ایک گھڑی طلائی معہ توڑہ - ایک پنسل طلائی - ایک فونٹن پن نقرئی - ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ھ ایک تھان کمخواب -

— مانک شاہ دین شاہ صاحب اسپشل مجسٹریٹ - ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ ایک طلائی گھڑی معہ توڑہ ایک چھڑی دستی - قمیص کے بٹن -

— مولوی سید محمد محسن الدین خان صاحب ناظم عدالت ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ ایک طلائی گھڑی معہ زنجیر قمیص کے بٹن -

— نواب یسین جنگ بہادر مددگار معتمد صرف خاص - ماہ رجب سنہ ۱۳۳۰ھ ایک طلائی گھڑی معہ توڑہ

ماہ صفر ۱۳۳۱ھ جامہ وار و اطلس کی ۲ شیروانیاں - ایک تلوار - ایک جبیبہ - ایک چھڑی دستی -

--- نواب خاور نواز جنگ بہادر ناظم محلات مبارک - ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ - ایک گھڑی - ایک بگلوس - قمیص کے گنڈیون کا ایک سٹ - ایک سگریٹ کیس مع پائپ -

--- راے جگ موہن لعل صاحب - ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ ایک تھان کمخواب -

--- نواب عزیز الدولہ بہادر - ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ چار تھان جامہ وار - ایک شمشیر - ایک جبیبہ -

--- سرفراز الدین مہتمم مشغل خانہ - ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ قمیص کے بٹن -

--- خان بہادر لعل خان صاحب (سابق کوتوال و ناظم کروڑگری) ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ - ایک تلوار - تفنگچہ - تھان شال - ایک قیمتی شیروانی - جبیبہ - ایک بگلوس - زنجیر طلائی - دو شیروانیاں ایک کرچ - ایک پیش قبض - ایک طلائی گھڑی معہ زنجیر - ماہ رمضان ۱۳۳۱ھ پانچ شیروانیاں دو دستار - تھان جامہ وار - ماہ ذیحجہ ۱۳۳۱ھ ایک جواہر نگار انگشتری - ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ ایک تھان کمخواب - ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ ایک طلائی گھڑی - ماہ رمضان ۱۳۳۲ھ ایک انگشتری اور اسی ماہ رجب ۱۳۳۲ھ مین نواب سہراب نواز جنگ بہادر ناظم کروڑگیری کو ایک قیمتی بگلوس سرفراز ہوا

--- نواب افسر الملک بہادر - ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ ایک گھڑی - تلوار - جبیبہ ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ ایک طلائی گھڑی - ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ - ایک گھڑی طلائی - ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ جواہر نگار انگشتری - ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ - ایک بندوق - ایک مرصع طلائی پن - ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ بوقت روانگی جنگ یورپ ایک تلوار - ایک طلائی رسٹ واچ - ایک چھڑی دستی - اسکاف اور خود بدولت کی تصویر -

--- نواب ناصر نواز الدولہ بہادر - ماہ رمضان ۱۳۳۱ھ ایک تھان کمخواب - ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ ایک طلائی گھڑی -

--- نواب عثمان یار الدولہ بہادر - ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ ایک طلائی گھڑی معہ زنجیر ایک تلوار پیش - ماہ رجب ۱۳۳۱ھ ایک تھان کمخواب - ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ ایک گھڑی طلائی - ماہ محرم ۱۳۳۳ھ

ایک طلائی مرصع نکلوس - ایک جیبی گھڑی معہ زنجیر -

— نواب خسرو جنگ بہادر - ماہ رمضان ۱۳۳۰ھ ایک تھان کمخواب - ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ دو اسکاف پن مروارید - ایک جوڑ بٹن قمیص طلائی - ماہ شوال ۱۳۳۲ھ ایک انگشتری -

— نواب ممتاز یار الدولہ بہادر - ماہ شعبان ۱۳۳۲ھ ایک سگریٹ کیس -

— ڈاکٹر نواب شاہ میر جنگ بہادر - ماہ رمضان ۱۳۳۳ھ ایک تھان کمخواب -

— حکیم اجمل خان حاذق جنگ دہلوی - ماہ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ - سات تھان جامہ وار - ایک شال - ایک طلائی گھڑی معہ زنجیر - قمیص کے مرصع بٹن کا سٹ - دو تلواریں - دو چھڑیاں دستی زمرد کی ایک انگشتری -

— نواب ارسطو یار جنگ بہادر (ڈاکٹر عبدالحسین) ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ ایک طلائی گھڑی

— ڈاکٹر ملنا صاحب - ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ ایک گھڑی طلائی -

— ڈاکٹر عبدالغنی صاحب - ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ ایک گھڑی طلائی -

— نواب فصاحت جنگ بہادر - اوایل ماہ شوال ۱۳۲۹ھ ایک جواہر کی انگشتری - ایک تلوار -

— لطیف احمد صاحب مینائی - ماہ صفر ۱۳۳۱ھ دو عدد شیروانیاں جامہ وار -

— بغدادی صاحب - ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ متعدد چغے -

— نواب احمد نواز جنگ بہادر معتمد کمیٹی صرف خاص - ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ ایک شیروانی جامہ وار ایک جوڑ قمیص کے طلائی بٹن - ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ ایک تھان کمخواب -

— مولوی احمد خان صاحب افسر خفیہ پولیس - ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ قمیص کے بٹن - ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ ایک تھان کمخواب -

— رام کشن راؤ صاحب سیاہہ نویس - ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ ایک بیش قیمت گھڑی ایک دوات دو قلمے -

— اقبال علی بیگ صاحب - ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ طلائی بٹن کا سٹ -

— شرف الدین صاحب امین کوتوالی ماہ شوال ۱۳۳۱ھ ایک طلائی گھڑی ۔

— عبدالقادر صاحب تحصیلدار ۔ آخر ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۳ھ ایک چھڑی ایک سگریٹ کیس ۔

— مسٹر مرزا ۔ ماہ ذیحجہ ۱۳۳۲ھ ایک مرصع پن ۔

— متفرق ۔ تبقریب سالگرہ مبارک عہدہ داران علاقہ سرکار عالی کو کمخواب کے تھان عنایت ہوئے

— پروفیسر راما مورتی صاحب ماہ صفر ۱۳۳۱ھ ۔ ایک ہزار نقد ۔ ایک انگشتری مرصع الماس ایک طلائی گھڑی معہ زنجیر ۔

— جال صاحب ۔ ماہ شوال ۱۳۳۲ھ ایک انگشتری ۔

— گونگا ۔ ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ ایک گھڑی طلائی معہ زنجیر ۔ ماہ رمضان ۱۳۳۲ھ ایک بگلوس ۔ ایک انگشتری ۔

— ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ روز پنجشنبہ کو بمقام دہلی دن کے ۲ بجے نواب سر اسحاق خان صاحب آنریری سکرٹری علیگڑھ کالج نے حضرت اقدس و اعلی کے حضور مین حاضر ہو کے حضرت امیر خسرو کے کلیات کی ایک جلد پیش کی ۔ پیشگاہ خسروی سے نواب صاحب موصوف کو ایک طلائی گھڑی معہ زنجیر مرحمت فرمائی گئی ۔

فہرست عطائی رقم ایکمشت از پیشگاہ اعلیحضرت خسرو دکن

بعوض حج بدل ۔ صمہ ہزار

آخر ماہ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ ۔ مسلم یونیورسٹی صمہ لک

اوایل ماہ محرم سنہ ۱۳۳۰ھ ۔ تیاری مسافرخانہ کے لئے حضرت نبی شاہ صاحب کو ۔ ماہوار صہ

آخر ماہ ذیحجہ سنہ ۱۳۳۰ھ ۔ میموریل فنڈ ملباری ۔ صمہ ہزار

" " ریاست بہاؤنگر کی قحط زدہ عورتون کے لیے ۔ صمہ ہزار

اوایل ماہ صفر سنہ ۱۳۳۰ھ درگاہ حضرت شاہ صوفی باباصاحب کی سرائے کی تعمیر کے لئے ایکہزار ۔

اوائل ماہ صفر سنہ ۱۳۳۰ھ اسٹیشن ماسٹر اورنگ آباد کو صہ ۱۰۰۰ - اسٹیشن ماسٹر صاحب منماڑ کو۔ مہ صہ

اوائل ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰ھ۔ درگاہ جات اورنگ آباد۔ ال للعہ صہ

ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰ھ بتقریب تسمیہ خوانی صاحبزادگان۔ مولوی انوار اللہ خان بہادر (نواب فضیلت جنگ بہادر) صہ ہزار

ماہ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ فریمسون کو حیدرآباد میسنگ فنڈ کے لئے۔ دس ہزار روپیہ۔ عـہ ہزار

" " گھوڑ دوڑ ریس گراونڈ سکندرآباد کے لئے۔ سمـہ ہزار چھ ہزار روپیہ۔

ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۰ھ۔ مجاورین اجمیر شریف کو دو مرتبہ چھ چھ ہزار روپیہ غربا کو پخت کراکے کھلانے کے لئے پانچ ہزار۔ صمـہ ہزار

ماہ صفر سنہ ۱۳۳۱ھ۔ لیڈی ہارڈنگ صاحبہ کو لارڈ ہارڈنگ صاحب کے حادثہ بمب سے محفوظ رہنے کی خوشی میں بغرض خیرات دس ہزار کلدار۔ عـہ ہزار

ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ھ۔ چندہ انجمن ہلال احمر دعـہ ہزار کلدار

ماہ ذیحجہ سنہ ۱۳۳۱ھ۔ رفع تکالیف باشندگان ہند جنوبی افریقہ کے لئے۔ اعـہ صہ ہزار کلدار

ماہ صفر سنہ ۱۳۳۱ھ مولوی حبیب الدین صاحب صدر محاسب کو ان کی کارگذاری کے صلہ میں صمـہ ہزار

ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ۔ بتقریب میلاد نبوی صلعم۔ اعـہ صہ

" " امداد ترکی مجروحین کے لئے صعـہ ہزار

" " انجمن اسلامیہ شملہ کے لئے۔ صہ

ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ۔ برائے تعمیر محبوب کالج سکندرآباد۔ دعـہ ہزار

" " طلبا مدرسہ نظامیہ کے لئے (۵۸۰) تھان چھلواری (۴۷۸) پگڑیان اور آغابانی کے تھان۔

ماہ صفر سنہ ۱۳۳۱ھ۔ آصف اللغات کے صلہ میں اور صہ کا اضافہ۔

ماہ رجب سنہ ۱۳۳۱ھ۔ لیڈی ہارڈنگ کے زنانہ ہاسپٹل کے لئے (لک) ایک لاکھ روپیہ۔

ماہ رمضان سنہ ۱۳۳۱ھ۔ تعمیر مسافرخانہ درگاہ حضرت شاہ لطیف بری و بحری کے لئے صمـہ ہزار

ماہ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ - بمقدمہ ممتاز یار جنگ بہادر و مولوی حبیب الدین صاحب سابق صدر محاسب کو اعـــہ

ماہ محرم سنہ ۱۳۳۱ھ - جنوبی افریقہ میں گرفتار بلا ہندوستانیوں کی رفع تکالیف کے لئے - عـــہ کلدار

" " برٹش ہلال احمر کو اعـــہ پونڈ جنگ بلقان کے ستم رسیدہ مسلمانان کی امداد کی غرض سے

ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۱ھ - میر محمد حنیف صاحبزادہ اجمیر شریف - الـــہ

" " محمد امیر صاحب تو سٹنڈیس - الـــہ

" " برٹش ہلال احمر کو اعـــہ پونڈ جنگ بلقان کے ستم رسیدہ مسلمانان کی امداد کی غرض سے

ماہ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ - برٹش ہلال احمر کو اعـــہ صاء کلدار

ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ھ - خاندان کرناٹک کو الـــہ -

ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۲ھ - مسٹر سن کو بابتہ تیاری نقشہ حیدرآباد - صـــہ

ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ - بصلہ ترجمہ قرآن شریف بزبان مرہٹی - اـــہ صاء

ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ - عطائے امداد برائے تعمیر [illegible] خانہ مولوی احمد خیرالدین صاحب مرحوم للہ

ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ - برائے طبع قانون مسعودی و تصانیف حضرت امیر خسرو - عـــہ کلدار

ماہ رمضان سنہ ۱۳۳۲ھ - لیڈی ولنگٹن گورنر بمبئی کے قایم کردہ بمبئی پریسیڈنسی رلیف فنڈ کی

زنانہ شاخ کو - صمـــہ کلدار چندہ -

ماہ شوال سنہ ۱۳۳۲ھ - برائے کار خیرات حوالہ ویسرائے بہادر بوقت واپسی شملہ سواری اعلیحضرت عـــہ کلدار

" " گوکھلے میموریل فنڈ کے لئے صمـــہ کلدار -

ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۳ھ - امداد غربا اہل اسلام لعـــہ ایمارعـــہ اکیس ہزار چار سو سولہ روپئے -

ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۳ھ - امداد مصیبت زدگان طغیانی لکھنو کے لئے عـــہ کلدار

ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۴ھ - لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج ہاسپٹل واقع دہلی کو ایک لاکھ روپیہ بطور چندہ دیا گیا۔

ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۴ھ - اسٹیشن ماسٹر حیدرآباد کو - صماء

ماہ شعبان ۱۳۳۴ھ شفقت علی خان شاہ جہان پوری کو بصلہ تصنیف کتاب ۔ للعہ

ماہ رمضان ۱۳۳۴ھ لارڈ کچنر متوفی کی یادگار قایم کرنے کی غرض سے ۔ چندہ عہ ہزار کلدار چندہ

" " علی بخش محمد حسین خان صاحب کو بطور رخصتانہ ۔ الـ ہزار کلدار ۔

" " حافظ عبداللطیف خان صاحب بھوپالی کو اون کے کلام مجید داخل کرنے کے صلہ مین ۔ الـ روپیہ

ماہ شوال ۱۳۳۴ھ لکھنو کے پادری کی درخواست پر اطفال بلجیم کی پرورش کے لئے ۔ الصہ ہزار کلدار

" " حالی میموریل فنڈ کے لئے ۔ عہ ہزار

ماہ محرم ۱۳۳۵ھ بصلہ تصنیف کتب عزیز احمد صاحب عباسی کو ۔ صماء

" " اُمراؤتی کے محمڈن ہائے اسکول کی تعمیر کی غرض سے ۔ عہ ہزار کلدار

اور اخراجات ماہانہ کے لئے ماہانہ ۔ صہ کلدار

ماہ محرم ۱۳۳۵ھ ۔ مدرسہ وامبارٹی کا نام "عثمانیہ کالج وامبارٹی" رکھنے اور صہ ہزار روپیہ ایکمشت اور ماہانہ ۔ الـ ہزار جاری کرنے کا حکم ہوا ۔

ماہ محرم ۱۳۳۵ھ ۔ مصیبت زدگان بیگن پلی کی امداد کے لئے ۔ عہ ہزار ۔

" " برائے تعمیر مسجد بصرہ اور دیگر اخراجات کے لئے ۔ دعہ ہزار کلدار

" " ولنگٹن ریس کلب کو بطور چندہ ۔ عہ ہزار

ماہ صفر ۱۳۳۵ھ ۔ آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے لئے ۔ لہ لعہ صماء کلدار کے پرامیسری نوٹس جنکی سالانہ آمدنی سمہ ہزار ہوتی ہے عطا ہوئے ۔

ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ ۔ صوبہ واری ورنگل کی مسجد کی جانماز وغیرہ کے لئے ۔ اعہ

" " ناہار غلس صاحبیون کی اعانت کے لئے تذہین عہ کلدار روپیہ سابق مین عنایت ہوتے تھے ۔ اب اور دس ہزار کلدار عہ ہزار عنایت ہوئے ۔

ماہ رجب ۱۳۳۵ھ ۔ مولوی سید سجاد حسین صاحب مرحوم اڈیٹر اخبار اودھ پنچ کی بیوہ شہربانو صاحبہ کو

صماعہ کلدار عطا ہوئے۔

ماہ رجب ۱۳۳۵ھ۔ مولوی عبدالرؤف صاحب شوق کو اون کی مصنفہ کتاب "مرقع رحمت" کو اعلحضرت کے نام نامی کے ساتھ معنون کرنے کی اجازت عطا ہوئی اور رقیہ خلعت و تواضع سے صماعہ عطا ہوئے۔ اور پانسو (۵۰۰) نسخے خریدنے کا بھی حکم ہوا۔

ماہ شعبان ۱۳۳۵ھ۔ نواب زادہ حمید اللہ خان صاحب فرزند بیگم صاحبہ بھوپال کی مساعی جمیلہ سے جو کالج ڈیرہ دون مین قایم ہو رہا ہے اوس کی امداد مین عہ کلدار مرحمت ہوئے۔

ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ۔ فتح میدان کے متصل شناوری کے لئے ایک حوض کی تعمیر کے واسطے صہ ایک مشت اور اوس کے اخراجات کے لئے سالانہ۔ عاعہ

ماہ صفر ۱۳۳۶ھ۔ مصیبت زدہ مسلمانان بہار کی امداد کے لئے ایک لک

" مولوی فاضل محمد عبدالرب صاحب کو کب کو رسالہ "اتالیق" کے (۷۶۲) کی قیمت الساماعہ عطا ہوئی۔

" حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس کے ساتھ ایک تعلیمی نمایش منعقد کرنے کی غرض سے اعہ صماعہ منظور ہوئے۔

" بانکی پور والے مولوی محب الحق صاحب کو اون کی تصنیف کے صلہ مین صماعہ ایک مشت۔ اور خاص طور پر ان کے نام غرۂ محرم ۱۳۳۶ھ سے ماہانہ۔ ماعہ۔ ماہوار تاحیات جاری ہوئی۔

" محمد عبدالوہاب صاحب عندلیب کو ان کی مصنفہ مثنوی کا نام "نہایت الاخلاق" یعنی حضرت شہزادہ صاحب بلند اقبال کے نام نامی کے ساتھ موسوم کرنے کی اجازت عطا ہوئی۔ اوس کے طبع کی غرض سے المماعہ روپیہ ایک مشت عطا ہوئے۔ اور ماہانہ صہ ماہوار غرۂ محرم ۱۳۳۶ھ سے جاری ہوئی۔

سنہ اوایل ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ۔ پیشگاہ خسروی سے محمد عبداللہ خان صاحب کے مولفہ

کتابوں کے لئے پانسو روپیہ (صما) امداد عطا کرنے اور اون کے دوسرے کتابین بلحاظ ضرورت سررشتہ تعلیمات سے خریدنے کی منظوری صادر ہوئی -

۔ اوایل ماہ جمادی الاول ۱۳۳۶ھ علیگڈہ کالج کو پچاس ہزار روپیہ کلدار اس شرط سے عطا کرنے کی منظوری صادر ہوئی کہ اس رقم سے ایک عمارت تعمیر کرائی جائے جس کا نام "عثمانیہ بلڈنگ" رکھا جائے - نیز ایک ہزار روپیہ کلدار محض عربی تعلیم کی تکمیل کے لئے منظور فرمائے گئے - علاوہ اس کے پانسو روپیہ (صما) کلدار بطور انعام بغدادی صاحب کو اور (صما) کلدار احاطہ کالج کے متعلقین کو عطا ہوئے -

۔ وسط ماہ جمادی الاول ۱۳۳۶ھ - مکہ مسجد مین جانماز خریدنے کے لئے صہ روپیہ منظور ہوئے -

۔ اوایل ماہ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ - حضرت اقدس واعلیٰ نے مجوزہ ولنگٹن فنڈ کے کمیٹی کو (دس ہزار) روپیہ عطا فرمائے -

فہرست اجرائی ماہوارات و یومیہ از بشگاہ اعلیحضرت خسرو دکن

ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ - علیگڈہ کالج کی امداد مین اضافہ کیا جاکے اب ماہانہ تین ہزار روپیہ دیا جاتا

ماہ رمضان ۱۳۲۹ھ - تبقریب جلوس مبارک (۴) اہل اسلام کو یومیہ (صمہ) (۱۱) کو یومیہ (عہ) اور (۳) کو یومیہ (عصہ)

(۲) اہل ہنود یعنی جگت پرشاد - رام داس کوفی کس یومیہ (عہ) پنڈت ماروتی راؤ کو یومیہ (عصہ) دستور جاودر گھاٹ کو یومیہ (عصہ)

جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ - مولوی عبدالرحمن صاحب بغدادی کو بارہ سو روپیہ (الہ) ‌‌‌‌

" " پروفیسر محمد حسین ہارمونیم ماسٹر کو - (صہ)

ماہ رمضان سنہ ۱۳۳۰ھ ۔ حافظ محمد غیاث الدین صاحب کو ۔ (عـــہ) یومیہ ۔

ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۰ھ درگاہ اجمیر شریف برائے روشنی مدد جی ۔ (ماہوار) دفعہ سالانہ عـــہ کلدار

چوکی قوالی (سنــہ)

ماہ شوال سنہ ۱۳۳۱ھ ۔ مدرسہ دیوبند کی امداد مین ماہانہ ۔ (مارصــہ) کا اضافہ کیا گیا ۔

ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ھ ۔ مولوی عبدالجبار خان صاحب کو ماہوار خاص (مارصــہ) جاری کی گئی ۔

ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ھ ۔ شبلی نعمانی صاحب کو اور صــہ کا اضافہ کرکے ماہانہ عہ ماہوار جاری کی گئی ۔

" " محمد مخدوم حسین صاحب ساوی کو ماہانہ عار کلدار

ماہ رمضان سنہ ۱۳۳۲ھ ۔ مالک پیسہ اخبار کو سالانہ (اعــــہ کلدار)

ماہ محرم سنہ ۱۳۳۳ھ ۔ خواجہ کمال الدین صاحب میشنری اہل اسلام کو ماہانہ ۔ مارصــہ ۔

" " جنوبی درگاہ اجمیر شریف کے لئے ماہانہ (عمار) برائے خلعت (الـــہ)

ماہ صفر سنہ ۱۳۳۴ھ ۔ مدرسہ اسلامیہ ریاست اودہ راجپوتانہ کے لئے امداد ماہانہ (صمار)

ماہ رجب سنہ ۱۳۳۴ھ ۔ امام صاحب جامع مسجد دہلی کے وظیفہ مین اضافہ ہوکے ماہانہ عمار مقرر ہوئے ۔

ماہ شعبان سنہ ۱۳۳۴ھ ۔ حبیب احمد صاحب کو ان کی چار عدد کتابون کی تصنیف کے صلہ مین

ماہانہ صــہ تاحیات جاری ہوئے ۔ اور اشاعت کتب کے لئے ۔ صماء دئے گئے ۔

" " علی بخش محمد حسین خان صاحب شکارپوری کی ماہوار رعایتی ۔ مارصــہ کلدار مین

اور مارصــہ کا اضافہ کرکے جملہ صماء روپئے ماہوار مقرر کی گئی ۔

ماہ شوال سنہ ۱۳۳۴ھ ۔ مرزا نصیر الدین صاحب برادر نواب صاحب لوہارو کے نام ماہانہ عار کلدار

تاحیات جاری ہوئے ۔

" " نواب غلام غوث خان صاحب نواب کرناٹک کے فیملی ساکن مدراس کے

نام ماہانہ صماء بطور خاص تاحیات جاری ہوئی ۔

ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۵ھ مین فیملی نواب صاحب کی ماہوار مین حاء کا اور اضافہ ہوکے اب ماہانہ

جملہ سات سو روپیہ (للعہ) ماہوار مقرر ہوئی ۔

ماہ ذیحجہ ۱۳۳۴ھ ۔ مدرسہ سبحانیہ واقع الہ آباد کے نام آغاز محرم ۱۳۳۵ھ سے ماہانہ ما کلدار جاری ہوئے

ماہ شعبان ۱۳۳۵ھ ۔ بنگلور انڈین انسٹیٹیوٹ سائنس کو تین سال تک عہ سالانہ چندہ دینا منظور ہوا ۔

ماہ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ ۔ اسلامیہ ہائے اسکول آٹاوہ کی امداد کے لئے عہ کلدار عطا کرکے اور اوس کے بانی و منتظم مولوی بشیر الدین صاحب کے نام غرہ محرم ۱۳۳۶ھ سے ماہانہ د ماعہ کلدار ماہوار تاحیات جاری ہوئی ۔

وسط ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ ۔ نور جہان بیگم و فخر جہان بیگم کے نام جو دہلی کی خاندان شاہی کی بیوائین ہین اونکے نام فی اسم صہ کلدار تاحیات جاری فرمائی گئے ۔

وسط ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ مکہ معظمہ کے ایک مدرسہ کے نام (ماعہ) کلدار ماہوار جاری ہوئی ۔ اور اوس کا نام مدرسہ عثمانیہ رکھنے کی اجازت دی گئی ۔ اور بانی مدرسہ مولوی حافظ عبدالحق صاحب کے نام بطور خاص (ماعہ) کلدار تاحیات جاری ہوئی ۔

اوایل ماہ رجب ۱۳۳۶ھ ۔ نواب فریدون الملک کے دونون پوتیون کے نام غرہ رجب ۱۳۳۶ھ سے فی اسم (ماعہ) کلدار جملہ (ماعہ) کلدار دو وظائف دوامی تاحیات جاری ہوئے ۔

ماہ رجب ۱۳۳۶ھ ۔ نواب فضیلت جنگ مرحوم کی یادگار بین صہ ۔ ماہانہ کے دو وظائف جاری ہوئے ۔

؎ ۔ حکیم یعقوب خان صاحب کو کلام مجید کا ترجمہ گجراتی مین کرنے کے صلہ مین تین ہزار سات سو روپیہ کلدار ایکمشت دینے اور چار سو انہتر (۴۶۹) نسخے مترجم سے خرید کرکے مرہٹواڑی کے ہر ہر مدرسہ اور مساجد مین تقسیم کرنے اور مترجم کے نام صہ ماہوار تاحیات جاری کرنیکا حکم ہوا ۔

۔ آخر ماہ رجب ۱۳۳۶ھ ۔ مسٹر الگزانڈر سابق اسٹیشن ماسٹر حیدرآباد حال وظیفہ یاب کے نام صہ

ماہوار بطور خاص تاحیات جاری ہوئی -

ـــــ اوایل ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ - نواب سعد جنگ مرحوم سابق رکن عدالت العالیہ کی بیوہ کے نام ایک سو روپیہ ماہانہ تاحیات اور لڑکے کے نام ۲۰ سال کی عمر تک پچاس روپیہ ماہانہ اور اوس کے بعد ۲۱ سال کی عمر تک ایک سو روپیہ ماہانہ - نیز تینون لڑکیون کے نام فی اسم پچیس روپیہ ماہانہ تا کتخدائی جاری کرنے کی منظوری صادر ہوئی -

ـــــ اوایل ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ - محمد ابراہیم صاحب قریشی - بی - اے - ایل - ٹی - مرحوم کے جملہ (۱۱) نفوس کی پرورش کے لئے ماہانہ ۵۰ ماہوار رعایتی جاری ہوئی - متعلقین مین سے کوئی بھی ایک زندہ رہے تک ماہوار جاری رہے گی -

ـــــ اوایل جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ - محمد شمس الدین صاحب صدیقی کی مولفہ پانچ کتابون کے طبع کے مصارف منظور فرمائے گئے - اور مولف کے نام بطور صلہ پچاس روپیہ ماہوار تاحیات جاری ہوئی -

ـــــ مولوی سید شاہ ابراہیم صاحب عفو کے نام تصنیف کتب کے صلہ مین پچاس روپیہ ماہوار کی غرہ محرم ۱۳۳۶ھ منظوری صادر ہوئی -

ـــــ اوایل ماہ جمادی الاول ۱۳۳۶ھ - عبداللہ خان صاحب کمشنر ی ایڈیٹر اسلامک بمبئی کے نام تاحیات بارگاہ خسروی سے ماہ؍ روپیہ کلدار کا ماہانہ وظیفہ جاری فرمایا گیا -

ـــــ اوایل ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ - انجمن ترقی اردو کو تین سال تک سالانہ تین تین ہزار روپیہ وضع اصلاحات کے لئے دیگئے ہین -

ـــــ اوائل ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ - پیشگاہ خداوندی سے شیخ عمر عمودی کے نام پچاس روپیہ (۵۰) جاری کرنے کی منظوری صادر ہوئی -

ـــــ اوایل ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ محمد شفیع الدین حسین عارف کے نام عدالت العالیہ کی جدید عمارت کا قطعہ تاریخ تصنیف کرنے کے صلہ مین پچاس روپیہ ماہوار جاری کی گئی -

ـــــ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ روز دوشنبہ کی میل مین مولوی ظفر علیخان صاحب - بی - اے -

بلدہ سے اپنے وطن روانہ ہوئے۔ صاحب موصوف کو حکم ہوا ہے کہ وہ اپنے وطن مین رہکر دارالترجمہ کا کام انجام دین۔ ان کو (صما) روپیہ تنخواہ علاوہ ان سو روپیون کے جو اون کو پہلے سے ملا کرتی تھی دے جائینگے (مشیر دکن ۱۳ اگست ۱۹۱۸ء جلد (۳۳) نمبر (۱۹۴)

— وسط ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ۔ اختر علی خان صاحب فرزند مولوی ظفر علی خان صاحب کے نام مالٰہ اس غرض سے اجرا کیے گئے کہ ترجمہ مین اپنے والد کو مدد دین۔

— مدرسہ شمنہ حسامیہ موقوعہ بلدہ کے نام للعہ ماہانہ امداد یکم تیر ۱۳۲۲ف سے ختم فروردی ۱۳۲۹ف تک منظور ہوئی۔

— ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ۔ پیشگاہ خسروی سے فن زراعت کی تعلیم پانے کے لئے محمد عاقل خان کے نام صہ کلدار ماہانہ وظیفہ تعلیمی ایک سال کے لئے منظور کیا گیا۔

— ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ مین سید لیلین علی صاحب نظامی جو تفسیر لکھ رہے ہین اوسکو اعلیحضرت اقدس واعلی کے نام نامی سے معنون کرنے کی اجازت دیگئی۔ اوران کے نام خاص طور پر صہ ماہوار تاحیات جاری کرنے کی منظوری صادر ہوئی۔

— ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ مین پیشگاہ سرکار سے مولوی سید محمد حسین صاحب اغلب معانی کے نام تاحیات پچاس روپیہ کلدار ماہوار اون کے چند پیش کردہ تصانیف کے صلہ مین جاری کیگئی

— ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ مین پیشگاہ خسروی سے۔ جی۔ پی۔ چولیے گرانڈ میڈیکل کالج بمبئی کے نام ایک ایشیائی وظیفہ تعلیمی (صہ) کلدار ماہانہ ایک سال کے لئے بطور خاص جاری کرنے کی منظوری صادر ہوئی۔

— ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ م یکم ستمبر ۱۹۱۸ء روز یکشنبہ کو مولوی عبد الحلیم صاحب شرر حیدرآباد سے اپنے وطن روانہ ہوئے۔ مولوی صاحب موصوف کو تاریخ اسلام کی ترتیب کیلئے حیدرآباد سے (صما) ماہوار ملا کرے گی۔ (مشیر دکن ۴ ستمبر ۱۹۱۸ء جلد ۳۳۔ نمبر ۲۱۳)

— آخر ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ مین مولوی حافظ غلام محی الدین صاحب کے نام جو علمائے فرنگی محل

کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ خاص طور پر غرۂ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ سے (صہ) ماہوار تاحیات جاری کی گئی۔

۔۔ آخر ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ میں عزت حسین کے فرزند کے نام قرأت کی تعلیم کے لئے (صہ) ماہانہ وظیفہ جاری کیا گیا۔

۔۔ اوائل ماہ ذیحجہ ۱۳۳۶ھ سے اسلامیہ اسکول بریلی کے نام دو سال کے لئے بمراحم خسروانہ ماہانہ (عہ) کلدار کی امداد منظور ہوئی۔

۔۔ ماہ ذیحجہ ۱۳۳۶ھ۔ اسلامی درسگاہ دارالعلوم دیوبند کو سال میں دو مرتبہ ماہ رمضان اور ماہ ذیحجہ میں بطور امداد ڈہائی ڈہائی سو روپیہ ادا کرنے کا حکم صادر ہوا۔

۔۔ وسط ماہ ذیحجہ ۱۳۳۶ھ میں شیخ محمد پیران حسینی چشتی صابری کے نام بطور خاص پچاس روپیہ ماہوار تاحیات جاری ہوئی۔

۔۔ وسط ماہ ذیحجہ ۱۳۳۶ھ شیخ محمد منظفر صاحب مکی کے نام بطور خاص سو روپیہ کلدار ماہوار تاحیات جاری ہوئی۔

۔۔ آخر ماہ ذیحجہ ۱۳۳۶ھ پیشگاہ سرکار سے محمد عبدالعزیز صاحب مہاجر وظیفہ یاب منتظم دفتر صدر محاسبی کے نام تالیف کتب کے صلہ میں آیندہ محرم سے پچاس (صہ) روپیہ ماہوار تاحیات جاری فرمائے گئی۔

۔۔ وسط ماہ صفر ۱۳۳۷ھ میں دہلی کی درگاہ شریف حضرت سید حسن رسول نما کی سجادہ احمد حسن صاحب کے نام غرۂ محرم ۱۳۳۷ھ سے ایک سو روپیہ کلدار ماہوار تاحیات جاری کئے گئے۔

۔۔ وسط ماہ صفر ۱۳۳۷ھ میں محمد سجاد مرزا بیگ صاحب کو ان کی تصنیف کردہ کتاب (تسہیل البلاغۃ والاستدلال والفہرستہ) کو اور سید مختار احمد صاحب کو ان کی کتاب (قاموس الجغرافی) کو بندگان حضرت کے اسم گرامی سے معنون کرنے اور اول الذکر کتابوں کے واسطے اسے صہ کلدار یکشت دینے اور آخرالذکر کتاب کی تکمیل کے بعد اس کے اخراجات طبع بھی ادا کرنے و نیز سجاد مرزا بیگ صاحب کے نام (ماعہ) کلدار ماہوار اور سید مختار احمد صاحب کے نام (ماعہ) روپیہ کلدار ماہوار پانچ سال کے لئے

انکی تصنیف کے صلہ مین جاری کرنے کی منظوری صادر ہوئی۔

— وسط ماہ صفر ۱۳۳۷ھ پیشگاہ خسروی سے مالیگاؤن کے مدرسہ اسلامیہ کے نام آغاز ماہ محرم ۱۳۳۷ھ سے پچاس (۵۰) روپیہ ماہانہ کی امداد منظور فرمائی گئی۔

— اوایل ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ پیشگاہ خسروی سے نواب وقار الملک مرحوم (مولوی مشتاق حسین صاحب) کے تینون نواسون فخر الحسن۔ بدر الحسن و قمر الحسن کے نام فی اسم (۵۰) کلدار کا وظیفہ تعلیمی ہر ایک کی عمر (۲۱) سال پہونچنے تک جاری کرنیکا حکم صادر ہوا۔

— پیشگاہ خسروی سے کاظم بیگم اہلیہ ناظم الملک مرحوم کے نام خاص حالات کے مد نظر (ماہوار) گذارہ وغیرہ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ سے جاری فرمائے گئے۔

— آخر ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ پیشگاہ خسروی سے کتب خانہ آصفیہ کے ملازم عبد اللہ خان کے نام تاحیات (۵۰) روپیہ ماہوار خاص جاری کیگئی۔

— آخر ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ پیشگاہ خسروی سے مکہ معظمہ کے مدرسہ صولتیہ اور اس کے مہتمم مولوی محمد سعید صاحب کی امداد کے واسطے (۱۰۰) کلدار ماہوار مقرر فرمائے گئی۔ اور حکم نافذ ہوا کہ مدرسہ نظامیہ کے طلبار تعلیم قرأت وغیرہ کے لئے مدرسہ صولتیہ کو روانہ کئے جایا کرین۔

— آخر ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ پیشگاہ خسروی سے بیت المعذورین کے امدادی چندہ کی رقم بجائے ہنگامی کے دوامی کردی گئی۔ اور بجائے چھ ہزار کے دس ہزار روپیہ سالانہ کردی گئی۔ اور تا رفع گرانی دس ہزار کے عوض بارہ ہزار دینے کی منظوری صادر ہوئی۔

— اوایل ماہ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ پیشگاہ خسروی سے سابق اول تعلقدار مولوی نور اللہ حسینی صاحب مرحوم کے فرزند سید احمد محی الدین صاحب (جو علیگڈہ مین یم۔اے کی تعلیم پارہے ہین) کے نام پچاس (۵۰) روپیہ کلدار وظیفہ دو سال کے لئے جاری کرنے کی منظوری صادر ہوئی۔

— اوایل ماہ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ پیشگاہ خسروی سے شمس العلما مولانا شبلی مرحوم کی مشہور "سیرۃ النبی" کی جلد مکمل ہو کر طبع اور شایع ہونے کی غرض سے منجانب ریاست

ابد مدت دو سو روپیہ کلدار ماہوار دو سال کے لئے ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۷ھ سے جاری فرمائیگی اور یہ حکم ہوا کہ ہر ایک جلد کے ۲۵ نسخے مدارس وغیرہ کے لئے خریدے جائین۔

— وسط ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۷ھ مین لکھنو کے "ایک آنہ فنڈ" کو خاص طور پر ۵ کلدار ماہانہ دینے کا حکم صادر ہوا۔

— وسط ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۷ھ مین اسلامیہ بریلی کے آنریری سکرٹری سید عبدالودود صاحب کے نام خاص طور پر غرہ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۷ھ سے ایک سو روپیہ ماہانہ بطور وظیفہ جاری فرمائے گئے۔

— وسط ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۷ھ مین پیشگاہ خسروی سے ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب کے نام ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار ماہ ۵ اس شرط سے جاری فرمائے گئے کہ وہ مستقل طور سے اجمیر شریف مین مقیم رہکر زائرین وغیرہ کا علاج معالجہ کرین۔

— ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۷ھ مس ایم پیارٹ کے نام (جو ٹیچرس ٹرننگ کالج بنگلور مین زیر تعلیم ہے) ۴ ڈسمبر سنہ ۱۹۱۸ء تک پچاس روپیہ کلدار ماہانہ وظیفہ تعلیمی جاری کرنے کی منظوری صادر ہوئی۔

صرفخاص مبارک

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صفحہ ۱۳۶

— علاقہ صرفخاص مین جو خدمات نواب ممتاز یار الدولہ بہادر کے تفویض تعین ۱۰ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ سے وہ خدمات نواب تلاوت جنگ بہادر کے تفویض کی گئی۔

— ۱۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۳ھ کو نواب صادق جنگ بہادر کو خدمت ایڈی کانگی اعلیحضرت قدر قدرت سے سبکدوش کیا گیا۔

— ۱۸ ذیحجہ سنہ ۱۳۳۳ھ کو نواب افضل نواز جنگ بہادر مہتممی کنجہ جات علاقہ صرفخاص کی

خدمت سے علحدہ کئے گئے۔
— وسط ماہ ذیحجہ ۱۳۳۵ھ میں خان محمد صاحب خدمت مہتممی کنچہ جات سے علحدہ کئے گئے
اور چند ماہ کے بعد پھر خدمت پر بحال کئے گئے۔
— نواب سرتاج جنگ بہادر ۱۹ ذیحجہ ۱۳۳۰ھ کو مہتممی بگی خانہ مبارک کے خدمت سے
سبکدوش کئے گئے۔
— ۲۰ ذیحجہ ۱۳۳۰ھ سے خدمت اصطبل خاصۂ مبارک سے نواب سرافسرالملک بہادر
سبکدوش کئے گئے۔
— ۱۷ ذیحجہ ۱۳۳۰ھ سے میز خانہ مبارک بجائے نواب سرافسرالملک بہادر کے لچھمی نارائن مہتمم
کے تفویض کیا گیا۔ اور وسط ماہ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ میں میز خانہ مبارک کی نگرانی صاحب مذکور
کے بجائے مولوی غیاث الدین صاحب (نواب اظہر جنگ بہادر) کے تفویض کی گئی۔ بعدازاں
اوائل ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ میں رائے لچھمی نارائن صاحب سابق مہتمم میز خانہ مبارک
اپنی سابق کی خدمت پر بحال کئے گئے۔
— پہلے علاقہ صرفخاص مبارک کی پلٹن کے جوانون کی تنخواہ کی شرح ۷ ماہانہ مقرر تھی۔
ماہ شعبان ۱۳۳۱ھ میں اس میں عہ کا اضافہ کرکے جملہ آٹھ روپئے ماہوار مقرر کی گئی چنانچہ
ماہ امرداد ۱۳۲۲ف کی ماہوار اوسی ۸ روپیہ کے حساب سے اونکو ملی۔
— ۲۰ ذیحجہ ۱۳۳۰ھ م ۲۶ اردی ۱۳۲۲ف کو حسب فرمان خسروی دفتر نظامت
کورٹ آف وارڈس محکمہ معتمدی صرفخاص مبارک میں ضم کیا گیا (جریدہ ۲۰ بہمن ۱۳۲۲ف)
— محلات شاہی سے داد و ستد کرنے کے امتناع کے بارے میں معتمدی صرفخاص سے
مندرجہ ذیل اشتہار جاری ہوا۔ جس کی اشاعت بذریعہ جریدہ غیر معمولی ۱۵ فروردی ۱۳۲۳ف
جلد ۵۴ عدد ۲۵ عمل میں لائی گئی۔
حسب الحکم حضرت اقدس و اعلیٰ عام اشتہار دیا جاتا ہے کہ آیندہ کوئی ساہوکار یا بیوپاری

یا اور کوئی شخص کسیطرح کا قرض یا جنس مستعار محلات حضرت غفران مکان علیہ الرحمۃ کو ندے اگر کوئی دیگا تو اوس کا دعوے مسموع نہوگا اور اوس کی رقم سوخت اور جنس یا اوسکی قیمت نہ مل سکیگی۔

کوئی شخص مجاز نہوگا کہ محلات شاہی کا کوئی زیور بذریعہ رہن یا بیع یا ہبہ اگر لیگا تو وہ زیور مال مسروقہ سمجھا جائے گا۔ اور اس طرح پر کارروائی ضابطہ ہوگی جو مال مسروقہ کے خریدنے یا لینے یا رکھنے سے متعلق کیا جاتا ہے اور وہ زیور بلا ادائی قیمت داخل سرکار ہوجائے گا۔

(شرح دستخط)　　رائے مرلی وہر صاحب معتمد صرفخاص مبارک۔

— بزمانہ مولوی سید احمد صاحب صدر محاسب علاقہ صرفخاص بموجب نمونہ سرکار عالی ۱۳۲۲ف سے سالانہ بجٹ علاقہ صرفخاص مبارک طبع ہونا شروع ہوا۔

— صدر المہام صاحب صرفخاص کے بنگلہ پر صدر المہامی کا جو دفتر تھا وہ آخر ماہ محرم ۱۳۳۶ھ میں معتمدی صرفخاص میں ضم کیا گیا۔

تختہ عہدہ داران علاقہ صرفخاص مبارک

نشان سلسلہ	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نشان سلسلہ	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
	معتمد صرفخاص			۴	نواب عقیل جنگ بہادر	۵ بہمن ۱۳۲۴ف	۱۳ آبان ۱۳۲۴ف
۱	نواب مقرب جنگ بہادر	۱۳ تیر ۱۳۱۲ف	۲ اسفندار ۱۳۱۹ف	۵	نواب تلاوت جنگ بہادر	۱۷ اردی بہشت ۱۳۲۵ف	-
۲	مولوی مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب	۲ اسفندار ۱۳۱۹ف	۲۸ اسفندار ۱۳۲۰ف		**محاسب**		
۳	راجہ فتح نواز ونت بہادر	۲۸ اسفندار ۱۳۲۰ف	-	۱	مولوی عثمان خان صاحب	۱۳ تیر ۱۳۱۳ف	۱۴ بہمن ۱۳۲۲ف

نوٹس متعلق تختۂ عہدہ داران علاقہ صرف خاص

۵۱ ۲۰ صفر ۱۳۲۹ھ کو آپ نے خدمت معتمدی صرف خاص کا جائزہ حاصل کیا۔ اور اس تقرر کے متعلق بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ یکم فروری ۱۳۲۰ ف جلد ۴۴ ع ۱۷ حکم شائع ہوا۔

— حسب فرمان خسروی ۴ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ کو آپکے عہدہ کا لقب بجائے معتمد صرف خاص کے ,, صدر المہام پیشی،، قرار دیا گیا (ج۔غ مورخہ ۱۲ آبان ۱۳۲۳ ف)

— بتاریخ ۱۷ محرم ۱۳۳۶ھ نواب تلاوت جنگ بہادر ناظم مخارج کو عارضی طور پر صدر المہامی صرفخاص کا جائزہ دلایا گیا۔ اور دو تین روز کے بعد اونھوں نے اپنی سابقہ خدمت پر عود کیا۔

۵۲ آپکی تنخواہ الــ ۱۰۰۰ روپیہ قرار پائی۔ اور راجہ فتح نواز ونت بہادر (راے مرلی دہر صاحب) حسب دستور سابق صدر المہام صرف خاص قایم رہے۔ نواب تلاوت جنگ بہادر چند روز تک معتمدی کی خدمت کو انجام دیتے رہے۔ بعدہ راجہ فتح نواز ونت بہادر صدر المہام صاحب نے دو نون خدمت کے فرائض انجام دینے شروع کئے۔

۵۳ تاریخ مذکور کو آپنے بعارضہ درد گردہ انتقال کیا۔

۵۴ آپکا منفرمانہ تقرر ہوا۔

۵۵ آپکی تنخواہ الــ ۔۔۔ روپیہ قرار پائی۔

۵۶ آپ چند روز تک خدمت مہتممی کا کام انجام دیتے رہے۔ اور ۹ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ کو آپکا انتقال ہوا۔

۵۷ آپ چند روز تک خدمت نظامت مخارج کا کام انجام دیتے رہے

۵۸ تاریخ مذکور کو آپ نے بعارضہ طاعون انتقال کیا۔

مدار المہامان دولت آصفیہ

فصل دو

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ باب اول صفحہ ۱۳۶ تا ۱۴۱

۔۔ عالیجناب سر مہاراجہ کشن پرشاد بہادر یمین السلطنتہ پیشکار جیسا کہ بستان آصفیہ کی حصۂ اول صفحہ ۱۴۱ میں بیان کیا جا چکا ہے۔ منصرمانہ طور پر سرفراز۔ اور ۱۶ ارشعبان ۱۳۲۰ھ کو مستقل کئے گئے۔ ۱۳۲۹ھ میں آپ اس حیثیت سے بغرض شرکت دربار قیصری اعلیحضرت قدر قدرت کے ہمراہ دہلی تشریف فرما ہوئے۔ آپ کے غیاب میں عالیجناب نواب افتخار الملک شہاب جنگ، بہادر سے فرائض مدار المہامی متعلق کئے گئے۔ ۲۵ رجب ۱۳۳۰ھ روز پنجشنبہ کو مہاراجہ بہادر ممدوح خدمت مدار المہامی سے مستعفی ہوئے۔ اور حسب سابق خدمت پیشکاری پر بحال اور سرفراز رہے۔

۔۔ ۲۵ رجب ۱۳۳۰ھ روز پنجشنبہ کو نواب یوسف علیخان سالار جنگ بہادر ثالث منصب مدار المہامی کے عہدہ پر منصرمانہ طور پر سرفراز ہوئے۔ تاریخ مذکور کو دن کے بارہ بجے سرفرازی خدمت کی نذر پیش کرنے کی غرض سے آپ کنگ کوٹھی حاضر ہوئے۔ بعد باریابی اعلیحضرت قدر قدرت نے آپکو ایک گھڑی معہ توڑا۔ اور ایک بیش قیمت انگوٹھی اور ایک پان عطا فرمائے بوجہ منصرم ہونے کے آپ کو ماہانہ سات ہزار روپیہ تحریر دیوانی مقرر ہوئی۔ از روئے قانونچہ مدار المہامی کے تمام اختیارات عطا کئے گئے۔ آپ کو مدد اور مشورہ دیتے رہنے کے لئے نواب عماد الملک بہادر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ مشیر خاص تا حکم ثانی مقرر کئے گئے۔ اور ماہانہ پندرہ سو روپیہ الونس اضافہ مقرر ہوا۔

۔۔ ۲۹ رجب ۱۳۳۰ھ روز دوشنبہ سے حسب فرمان خسروی نواب سالار جنگ بہادر مدار المہام نے چو محلہ مبارک میں گیارہ بجے سے شام کے پانچ بجے تک مہام سلطنت کو انجام دینا شروع کیا۔ اور پیشی میں نواب عماد الملک بہادر مشیر خاص اور نواب فریدون الملک بہادر

پرائیوٹ و پولٹیکل سکرٹری (صدر المہام) موجود رہتے تھے۔ دفاتر متعلقہ سے جو کاغذات پیشگاہ مدار المہامی مین پیش ہوتے تھے۔ اون پر نواب مدار المہام اور مشیر خاص دونوں کے دستخط ثبت ہوتے تھے۔

--- آخر ماہ شعبان ۱۳۳۱ھ سے نواب مدار المہام نے اپنے اوقات اجلاس مین تبدیلی فرمائی۔ یعنی اوقات اجلاس آپ نے صبح کے گیارہ سے شام کے ۴ بجے کے بجائے صبح کے ۸ بجے سے بارہ بجے تک قرار دئے۔

--- ۲۵ شعبان ۱۳۳۲ھ روز دوشنبہ کو نواب سالار جنگ بہادر منصب مدار المہامی پر مستقل کئے گئے۔ اور مشیر خاص کی خدمات کی ضرورت باقی نہین رہی (ج ر غیر معمولی مورخہ ۲۴ امرداد شہریور ۱۳۲۳ف م)

--- ۷ رمضان ۱۳۳۲ھ روز شنبہ شب کے آٹھ بجے کنگ کوٹھی مین اعلحضرت قدر قدرت کے تخت نشینی کی یادگار کے تقریب مین پرشان و شکوہ ڈنر ہوا۔ جس مین نواب سالار جنگ بہادر مدار المہام اور دیگر عہدہ دار شریک تھے۔ ڈنر کے بعد نواب سالار جنگ بہادر کو خلعت فاخرہ سے مع گیارہ عدد جواہرات یعنی سرپیچ۔ طرہ۔ ہار۔ پدک۔ بھجبند۔ دستبند نیکلوس زمرد۔ کنگڈیان الماس۔ انگوٹھی۔ وغیرہ سرفرازی بخشی گئی۔

--- ۱۱ محرم ۱۳۳۳ھ روز شنبہ کو نواب سالار جنگ بہادر خدمت مدار المہامی سے بعطائے رخصت سبکدوش فرمائے گئے۔ اور اس کے متعلق حسب ذیل جریدہ غیر معمولی شائع کیا گیا۔

"اس اثنا مین سردست تمہاری جگہ پر کسیکو مقرر کرنے کی ضرورت نہین پائی گئی۔ مین خود بالذات مدار المہامی کا کام بھی انصرام دینا چاہتا ہون۔ نظر برین حکم دیا جاتا ہے کہ جملہ معین المہام صاحبان و صدر ناظم صاحب مال سب عادت اپنے فرائض انجام دیتے رہین۔ تمام معاملات جو احکام قطعی کے محتاج ہون میرے پاس عرضداشت کے ذریعہ سے بتوسط صدر المہام پولیٹکل ڈپارٹمنٹ پیش کرین۔ ان کاغذات کو فریدون جنگ بہادر میرے ملاحظہ مین گزرانا کرینگے

اور میرے احکام قطعی اُن پر صادر ہونے کے بعد اُن سے دفاتر متعلقہ کو مطلع کیا کریں گے ۔
تحریر بہ یوافی دس ہزار روپیہ ماہانہ داخل خزانہ صرف خاص ہونا شروع کی ۔

فصل دہ

تختہ عہدہ داران سیول علاقہ سرکار عالی معہ ماہوار وغیرہ و تعداد اسامی بابتہ ماہ خورداد سنہ ۱۲۹۶ ف
آخر عہد نواب میر لائق علیخان سالار جنگ ثانی عماد السلطنتہ مدار المہام

نمبر شمار	نام علاقہ یا دفتر	اہل ہنود		اہل اسلام		پارسی		یوروپین و عیسائی وغیرہ		کیفیت
		تعداد اسامی	تعداد رقم ماہوار	تعداد اسامی	تعداد رقم ماہوار وغیرہ	تعداد اسامی	تعداد رقم ماہوار وغیرہ	تعداد اسامی	تعداد رقم ماہوار وغیرہ	
۱	مدار المہام سرکار عالی	۰	۰	۱	عہ صما	۰	۰	۰	۰	عہ سکہ چلنی
۲	پیشکار	۱	لعہ ہزار	۰	۰	۰	۰	۰	۰	عہ ہزار چلنی
۳	معین المہامان	۰	۰	۳	عہ صماء	۰	۰	۰	۰	
۴	چیف سکرٹری و اسٹاف مدار المہام و معتمدین	۲	الـ الما	۱۳	عہ للاصہ	۱	الـ صماء	۲	سعہ اللمالعہ	
۵	صدر محاسبی و خزانۂ عامرہ	۲	الـ مالاء	۲	سعہ للاء	۰	۰	۰	۰	
۶	دار الضرب و کاغذ جمہور	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	معاء	
۷	علاقہ مال	۲۶	صہ مالعہ	۱۴۹	اعہ صاصہ	۱۵	صہ صعہ	۰	۰	

تختہ عملہ دفاتر بلدہ و اضلاع علاقہ سرکار عالی بابتہ ماہ آذر سنہ ۱۲۹۶ ف

نشان سلسلہ	نام علاقہ یا دفتر	اہل ہنود		اہل اسلام		پارسی		عیسائی یا یورپین		کیفیت
		تعداد اسامی	رقم ماہوار	تعداد اسامی	رقم ماہوار	تعداد اسامی	رقم ماہوار	تعداد اسامی	رقم ماہوار	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱	دفتر معین المہام	۱	عااعہ	۳	الـعـو سـہ	۰	۰	۰	۰	
۲	چیف سکرٹری و سیاحت مدار المہام و معتمدین	۱۴۱	سمـعالہ سـہ	۱۰۴	امـعـا و عـہ	۲	عـا صـہ	۱۲	الـعـا عـہ	
۳	صدر محاسبی خزانہ عامرہ	۱۵۱	امـعـا عـلہ	۶۲	سمـعـا لـہ	۰	۰	۱	ماسـہ	
۴	دار الضرب و کاغذ مہور	۲۶	لمعـا لـہ	۱۹	لمـا صـہ	۰	۰	۱	صـہ	
۵	علاقہ مال	۱۳۲۷	للو ماو عـہ	۳۴۵	سـلـعا سـہ	۳	ما عـہ	۳	سما عـہ	
۶	بندوبست	۳۲۱	سمـعا صـہ	۲۳۴	سمـو لما عـہ	۰	۰	۴	مالعـہ	
۷	انعام	۹	سما عـہ	۲۰	لما صـہ	۰	۰	۰	۰	
۸	چوبینہ	۱۱	سما عسـہ	۱۲	الما عـہ	۰	۰	۰	۰	
۹	کروڑگیری	۷۸۵	عـصما عـہ	۶۲	الما و عـہ	۱۶	لا و عـہ	۰	۰	
۱۰	آبکاری	۶۲	الما عسـہ	۲۹	صما لـہ	۱	صـہ	۰	۰	
۱۱	شیشہ خانہ	۱۹	صما لـہ	۴۷	الصما سـہ	۰	۰	۰	۰	
۱۲	عدالت بلدہ و اضلاع	۱۲۱۰	عـصمالـہ	۵۴۷	لعا لـہ	۱۷	لما عسـہ	۳	سما و عـہ	

صدر تختہ عہدہ داران سیول علاقہ سرکار عالی معہ ماہوار و تعداد اسامی از آخر عہد نواب میر لائق علیخان سالار جنگ ثانی عماد السلطنت تا زیر نگرانی اعلیحضرت قدر قدرت من ابتدائے ماہ خورداد سنہ ۱۲۹۶ ف لغایتہ ماہ خورداد سنہ ۱۳۲۸ ف

نمبر شمار	نام مدار المہام	ابتدائے عہدہ مدار المہامی سنہ	اہل ہنود		اہل اسلام		پارسی		یوروپین یوروپین وغیرہ	
			تعداد اسامی	تعداد رقم ماہوار	تعداد اسامی	تعداد رقم ماہوار	تعداد اسامی	تعداد رقم ماہوار	تعداد اسامی	تعداد رقم ماہوار
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱	نواب میر لائق علیخان سالار جنگ ثانی عماد السلطنت	ماہ خورداد سنہ ۱۲۹۶ ف	۹۱	[illegible]	۲۸۲	[illegible]	۳۸	[illegible]	۶۰	[illegible]
۲	نواب آسمانجاہ بہادر	ماہ دی سنہ ۱۳۰۳ ف	۶۵	[illegible]	۳۸۳	[illegible]	۴۱	[illegible]	۸۶	[illegible]
۳	نواب سر وقار الامرا بہادر اقبال الدولہ	ماہ خورداد سنہ ۱۳۱۰ ف	۷۸	[illegible]	۶۱۶	[illegible]	۴۶	[illegible]	۸۸	[illegible]
۴	مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر پیشکار یمین السلطنت	ماہ خورداد سنہ ۱۳۲۱ ف	۹۲	[illegible]	۴۶۵	[illegible]	۴۴	[illegible]	۹۸	[illegible]
۵	نواب میر یوسف علیخان سالار جنگ ثالث بہادر	ماہ آذر سنہ ۱۳۲۴ ف	۹۲	[illegible]	۵۱۸	[illegible]	۴۴	[illegible]	۱۱۱	[illegible]

اعلیحضرت قدر قدرت سنہ ۱۳۲۳ ف دی سے بنفس نفیس خود مدار المہامی کا کام انجام دے رہے ہیں بموجب سیول لسٹ نمبرہ خورداد سنہ ۱۳۲۹ ف اعداد ذیل میں درج کئے گئے ہیں۔

نمبر شمار	نام مدار المہام	ابتدائے عہدہ مدار المہامی سنہ	اہل ہنود تعداد اسامی	اہل ہنود رقم	اہل اسلام تعداد اسامی	اہل اسلام رقم	پارسی تعداد اسامی	پارسی رقم	یوروپین تعداد اسامی	یوروپین رقم
۶		یکم خورداد سنہ ۱۳۲۸ ف	۱۳۱	[illegible]	۵۶۴	[illegible]	۳۶	[illegible]	۸۵	[illegible]

نشان سلسلہ	نام محکمہ یا دفتر	بابتہ سنہ ۱۲۹۶ف						بابتہ سنہ ۱۳۲۸ف					
		افسران		عملہ		جملہ تعداد		افسران		عملہ		جملہ تعداد	
		تعداد	خرچ ماہانہ	تعداد	خرچ ماہانہ	تعداد	خرچ ماہانہ	تعداد	خرچ ماہانہ	تعداد	خرچ ماہانہ	تعداد	خرچ ماہانہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۲۵	دفتر پیشی مدارالمہام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵	سما سے	۵	سما سے
۲۶	عہدہ داران اشاف مدارالمہام	۲	سماء	۰	۰	۲	سماء	۲	سماء	۳	ماللعہ سہ/	۵	لماللعہ سہ/
۲۷	معین المہام	۴	عصماء	۰	۰	۴	عصماء	۴	لعللعصہ ۱۰/۸/۳	۰	۰	۴	لعللعصہ ۱۰/۸/۳
۲۸	صدرالمہام مال	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	اعـ دار	۰	۰	۱	اعـ دار
۲۹	صدرالمہام پیشی اعلحضرت	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	الـ دار	۳	ماصہ	۴	الماصہ

نمبر سلسلہ	نام محکمہ	سنہ ۱۲۹۶ ف — افسران — تعداد	سنہ ۱۲۹۶ ف — افسران — خرچ ماہانہ	سنہ ۱۲۹۶ ف — عملہ — تعداد	سنہ ۱۲۹۶ ف — عملہ — خرچ ماہانہ	سنہ ۱۲۹۶ ف — جملہ تعداد — تعداد	سنہ ۱۲۹۶ ف — جملہ تعداد — خرچ ماہانہ	سنہ ۱۳۲۸ ف — افسران — تعداد	سنہ ۱۳۲۸ ف — افسران — خرچ ماہانہ	سنہ ۱۳۲۸ ف — عملہ — تعداد	سنہ ۱۳۲۸ ف — عملہ — خرچ ماہانہ	سنہ ۱۳۲۸ ف — جملہ تعداد — تعداد	سنہ ۱۳۲۸ ف — جملہ تعداد — خرچ ماہانہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۶۱	شفاخانۂ یونانی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳	اعماصہ	۶۶	الاصہ	۷۹	للعوالماصہ
۶۲	دفاتر جدید الحاقہ افزائش نسل چارپایہ و سررشتہ حیوانات	۱	الماعہ	۴	عماصہ	۵	الصماصہ	۴	اعاماصہ	۱۱۱	صمالوعہ	۱۱۵	عولمالوعہ
۶۳	باغ عامہ	۱	ماعہ	۴	عماصہ	۵	صماصہ	۱	سماء	۲	مالعہ	۳	لمالعہ
۶۴	سررشتۂ ترجمہ	۱	صماء	۲	عماعہ	۳	الاعہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	نام محکمہ	سنہ ۱۲۹۶ ف — افسران — تعداد	افسران — خرچ ماہانہ	عملہ — تعداد	عملہ — خرچ ماہانہ	جملہ تعداد — تعداد	جملہ تعداد — خرچ ماہانہ	سنہ ۱۳۰۸ ف — افسران — تعداد	افسران — خرچ ماہانہ	عملہ — تعداد	عملہ — خرچ ماہانہ	جملہ تعداد — تعداد	جملہ تعداد — خرچ ماہانہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۷۲	باغات رزیڈنسی و دیگر باغات بلدہ و اضلاع	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸۷	[illegible]	۸۷	[illegible]
۷۳	دفتر پیمائش ممالک محروسہ سرکار عالی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵	[illegible]	۵	[illegible]
۷۴	صفائی اندرون و بیرون بلدہ	۳	[illegible]	۴۷	[illegible]	۵۰	[illegible]	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نمبر سلسلہ	نام محکمہ	سنہ ۱۲۹۶ف — افسران — تعداد	سنہ ۱۲۹۶ف — افسران — خرچ ماہانہ	سنہ ۱۲۹۶ف — عملہ — تعداد	سنہ ۱۲۹۶ف — عملہ — خرچ ماہانہ	سنہ ۱۲۹۶ف — جملہ تعداد — تعداد	سنہ ۱۲۹۶ف — جملہ تعداد — خرچ ماہانہ	سنہ ۱۳۲۸ف — افسران — تعداد	سنہ ۱۳۲۸ف — افسران — خرچ ماہانہ	سنہ ۱۳۲۸ف — عملہ — تعداد	سنہ ۱۳۲۸ف — عملہ — خرچ ماہانہ	سنہ ۱۳۲۸ف — جملہ تعداد — تعداد	سنہ ۱۳۲۸ف — جملہ تعداد — خرچ ماہانہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۷۹	دفتر صنعت و حرفت	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸	[illegible]	۱۳	[illegible]	۲۱	[illegible]
۸۰	ناظم حدآمد و برآمد	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰	[illegible]	۷۷	[illegible]	۱۰۷	[illegible]
	قیمت ہائے اشیاء ضروری												
۸۱	آرائش بلدہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴	[illegible]	۳۷	[illegible]	۴۱	[illegible]
۸۲	ٹیلی فون	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	[illegible]

نوٹس متعلقہ تختہ افسران سیول و عملہ دفاتر علاقہ سرکار عالی بابتہ ۱۲۹۶ف و ۱۳۲۸ف بموجب سیول لیسٹ مواز نہ

۵۳ عہدہ عملداری - یہ آخر عہدہ مدار المہامی نواب وقار الامرا موجود تھا - بعد یہ بعہد مہاراجہ سرکشن پرشاد مدار المہام شکست کر دیا گیا -

۵۸ پیمائش و بندوبست ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ کو مولوی سید علی حسن صاحب معتمدی فنانس سے نظامت بندوبست پر واپس ہوئے - اور جب آپکو وظیفہ ہوا تو محکمہ نظامت بندوبست تخفیف ہوا - اور ۱۰ امرداد ۱۳۱۱ف کو یہ دفتر مالگذاری میں ضم کر دیا گیا - تفصیلی واقعات کتاب ہذا کے حصہ اول صفحہ (۳۸۶) میں ملاحظہ ہو - بسلسلہ احکام مجریہ محکمہ مالگذاری نشان ۱۳۸ مورخہ ۲۶ مہر ۱۳۲۷ف عہدہ داران جدید سررشتہ بندوبست و لینڈ رکارڈ منظورہ اسکیم جدید کی تعیناتی تاریخ یکم آذر ۱۳۲۸ف عمل میں لائی گئی -

۵۹ محکمہ کمشنر انعام و دفتر ڈپٹی کمشنر انعام صوبہ بیدر یہ ہر دو ۳ مہر ۱۳۱۲ف کو تخفیف کر دئے گئے اس کے دیگر مفصل حالات کتاب حصہ اول صفحہ (۳۸۱) میں ملاحظہ ہوں -

۵۱۰ کواپریٹو کریڈیٹ سوسائٹی - اوائل ماہ خورداد ۱۳۲۳ف میں زراعتی بنک (کواپریٹو کریڈیٹ سوسائٹی) کے قیام کے بارے میں سرکار سے منظوری حاصل ہوئی - اس کے دیگر مفصل حالات "محکمہ ناظم اتحادی انجمن ہائے قرضہ سرکار عالی" کے باب میں موجود ہیں ملاحظہ ہوں -

۵۱۱ محکمہ فن زراعت اس نام کا جدید محکمہ قایم کرنے کی نسبت آغاز ماہ دی ۱۳۲۲ف میں پیشگاہ سرکار سے منظوری حاصل ہوئی - اس سررشتہ کے نظامت پر ۷ دی ۱۳۲۲ف کو مسٹر جان کنی بمشاہرہ لمعہ کلدار علاوہ بھتہ روزانہ ۱ روپے سکہ عثمانیہ کے مقرر ہوئے - اور مسٹر موصوف سے مسٹر مظہر حسین نے نظامت موصوفہ کا ۱۵ بہمن ۱۳۲۸ف روز پنجشنبہ کو جائزہ حاصل کیا -

۵۱۵ افیون حسب تحریک صاحب عالیشان بہادر ۲۷ شوال ۱۲۹۶ھ کو دفتر مالگذاری سے ممالک محروسہ سرکار عالی میں دستور العمل موقوفی زراعت و تیاری افیون جاری کیا گیا - جس کے رو سے کاشت افیون کی ممانعت کی گئی - مالوہ اندور سے افیون ملک سرکار عالی میں درآمد کی جاتی ہے - جب سے جداگانہ

آمدنی کا باب اور دفتر کا قیام عمل مین آیا ہے۔ اوس کے متعلق کتاب ہذا کے حصہ اول صفحہ (۱۹۳) مین ملاحظہ ہون۔

۵۱۷ ۔ کانذ مختوم۔ سنہ ۱۲۹۶ف مین یہ صیغہ اور اس کے طبع وغیرہ کا کام افسر دار الضرب کے زیرنگرانی تھا۔ لہذا ہر دو صیغہ کا ایک ہی افسر ہونے سے افسر کی ماہانہ تنخواہ کے اخراجات مد دار الضرب مین شریک تھے اس لئے یہان اون کی تنخواہ نہین بتائی گئی۔

۵۱۸ ۔ ریلوی و معدنیات۔ سنہ ۱۲۸۰ف مین یہ دفتر قایم ہوا۔ اور اس کا تعلق یکے بعد دیگرے بہت سے دفاتر سے رہا۔ اس لئے کسی دفتر کے ضمن مین سنہ ۱۲۹۶ف تک اس کے اخراجات پڑہتے رہے۔ اس کا کچھ حال پوری طور پر معلوم نہ ہوسکا۔ لہذا اوس سنہ کا خانہ معرا رکھا گیا۔ اس کے بعد بموجب حکم سرکار ۲۳ اسفندار سنہ ۱۳۱۱ف سے دفتر مذکور کا تعلق دفتر فنانس سے متعلق ہوا۔ مفصل واقعات کتاب ہذا کے حصہ اول صفحہ (۱۹۴) مین ملاحظہ ہون۔

۵۱۹ ۔ رجسٹریشن۔ سنہ ۱۲۹۸ف مین یہ دفتر عدالت العالیہ کے تحت مین قایم ہوا۔

۵۲۲ ۔ تحریر دیوانی۔ مدار المہام کو نواب آسمانجاہ بہادر کے آخر عہد وزارت تک ماہانہ عہ(۲۰) ہزار چلنی تحریر دیوانی ملتی رہی۔ بعد حسب قانونچہ مبارک عہ(۲۰) ہزار چلنی ماہانہ تحریر دیوانی قرار پائی۔ چنانچہ آخر عہد وزارت نواب سر وقار الامرا وہی بارہ ہزار چلنی ملتی رہی۔ ۔ ۱۷ رجادی الثانی ۱۳۱۹ھ کو مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر پیشکار خدمت وزارت سے سرفراز ہوئے تو بجائے بارہ ہزار کے دس ہزار ماہانہ تحریر دیوانی قرار پائی۔ اور اب تک وہی مقرر ہے۔

۵۲۳ ۔ تحریر پیشکاری۔ سابق مین آخر زندگی مہاراجہ نرنذر بہادر پیشکار عہ(۲۰) چلنی ماہانہ تحریر پیشکاری ملا کرتی رہی۔ بعد انتقال مہاراجہ صاحب موصوف حسب دفعہ ۲ قانونچہ مبارک مورخہ ۱۴ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ بجائے دس ہزار کے سہ ہزار چلنی ماہانہ تحریر پیشکاری قرار پائی اور تاحال وہی جاری ہے۔

۵۲۴ ۔ موٹرالونس۔ مشیر مدار المہام۔ نواب یوسف علیخان بہادر سالار جنگ ثالث ۵ رجب سنہ ۱۳۳۰ھ کو وزارت سے سرفراز ہوئے تو اوس وقت نواب عماد الملک بہادر مشیر مدار المہام قرار پائے۔

" دیگر الونس کے ماہانہ یکسو روپیہ موٹر الونس جاری ہوا ۔

۵۲۷ ۔ از روئے سیول لسٹ ۱۲۹۶ف کل چار معین المہام حسب ذیل تھے ۔

۱۔ نواب شجاع الدولہ منیر الملک بہادر معین المہام فوج ۔ مال وفنانس الونس ماہانہ

۲۔ نواب فخر الملک بہادر معین المہام عدالت ۔ الونس ماہانہ ا

۳۔ نواب شہاب جنگ افتخار الملک بہادر معین المہام کوتوالی ۔ الونس ماہانہ ا

۴۔ نواب نظام یار جنگ بہادر خانخانان معین المہام متفرقات ۔ الونس ماہانہ ا

جملہ میزان الونس ۔

از روئے موازنہ ۱۳۲۸ف حسب ذیل چار معین المہام ہین ۔

۱۔ مسٹر گلانسی اسکوائر معین المہام فنانس ۔ ماہانہ ماہوار معہ ٹپاون سکہ کلدار و موٹر الونس وغیرہ جملہ سکہ عثمانیہ ۔

۲۔ نواب ولایت جنگ بہادر معین المہام عدالت وکوتوالی ۔ ماہانہ الونس ۔

۳۔ نواب لطافت جنگ بہادر معین المہام فوج ۔ ماہانہ الونس ۔ ا ۔

۴۔ معین المہام طبابت وتعمیرات ۔ ا ۔

جملہ میزان ۔

۵۲۸ از روئے سیول لیسٹ ۱۲۹۶ف جو چار معین المہام تھے اون مین نواب منیر الملک بہادر کو خدمت معین المہامی فوج ومال وفنانس تفویض تھی ۔ جنکو ان جملہ خدمات کا ماہانہ روپیہ سکہ حالی الونس ملتا رہا ۔ ۲۲ اسفندار ۱۲۹۹ف کو آپکا انتقال ہوا ۔ اور ۳ اردی بہشت ۱۲۹۹ف کو نواب سر وقار الامرا بہادر خدمت معین المہامی مال وفوج پر ممتاز ہوئے اور ماہانہ روپیہ الونس مقرر ہوا ۔ بعدازان ۱۱ اردی ۱۳۰۲ف کو آپ منصب مدار المہامی سے سرفراز ہوئے اور معین المہام مال کے اختیارات معتمد مال کو دئے گئے ۔ اور خاص طور پر کسی معین المہام مال کا تقرر نہین ہوا ۔ ازان بعد ۱۳ امرداد بہشت ۱۳۰۳ف کو راجہ فتح نواز ونت بہادر

صدر المہام صرف خاص صدر المہام مال (اس عہدہ کا نام سابق مین معین المہام مال تھا) کے عہدہ پر سرفراز ہوئے اور آپکی اس عہدہ کی تنخواہ اعــــ سکہ عثمانیہ مقرر ہوئی۔ علاوہ اس کے آپکو علاقہ دیوانی سے وظیفہ حسن خدمت سابقہ الــــ ماہانہ بھی ملا کرتا ہے۔

۵۲۹ دفتر صدر المہام پیشی اعلیحضرت۔ ابتداء مین معتمد پیشی اعلیحضرت کے نام سے قایم ہوا۔ اور اسکے معتمد کی تنخواہ کا تعلق خزانہ صرف خاص سے رہا۔ بعدہٗ حسب فرمان مبارک (حصہ دوم تجویز جدید) جریدہ اعلامیہ جلد ۲ صفحہ ۴ مطبوعہ ۱۸ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ف اس خدمت کی تنخواہ اعــــ خزانہ دیوانی سے مقرر ہوئی۔ ازان بعد اس عہدہ کا نام چیف سکریٹری پیشی ۱۶ اردی سنہ ۱۳۲۴ف کو صدر المہام دفتر پیشی اعلیحضرت قرار دیا گیا۔

۵۳۰۔ صدر المہام پولٹیکل ڈپارٹمنٹ۔ نواب فریدون الملک بہادر پولٹیکل و پرایوٹ سکرٹری مدار المہام سرکار عالی کے نام سے نامزد تھے۔ اس کے بعد ۲۰ آبان سنہ ۱۳۲۳ف کو آپ پولٹیکل صدر المہام دیوانی کے نام سے ملقب ہوئے۔

۵۳۱۔ کبنٹ کونسل سلخ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو کونسل آف اسٹیٹ کے نام سے ایک مجلس قایم ہوئی۔ جس کے میر مجلس اعلیحضرت غفران مکان تھے۔ بعد ۲ رجب سنہ ۱۳۱۱ھ کو سابق کے کونسل کو شکست کرکے اوس کے بجاے (مجلس وزرا) کیابنٹ کونسل قایم ہوئی۔

۵۳۲۔ محکمہ مالگذاری۔ سنہ ۱۲۹۶ف مین دفتر معتمدی مال کے سیول عہدہ دارون کی تعداد (۳) اور ماہانہ تنخواہ سمــــ اور تعداد عملہ (۳۸) ماہانہ اخراجات اعــــ اور انسپکٹر جنرل مال کے عہدہ دارون کی تعداد (۲) ماہانہ تنخواہ سمــــ اور تعداد عملہ (۱۱) ماہانہ تنخواہ لمــــ خرچ تھا۔ اس کے بعد حسب ضرورت انتظامی رد و بدل عمل مین آیا۔ بعد بعہدۂ وزارت مہاراجہ کشن پرشاد بہادر یمین السلطنۃ حسب فرمان خسروی مصدرہ ۱۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۹ھ (جریدہ مورخہ ۲۷ آبان سنہ ۱۳۱۱ھ) مجلس مالگذاری برخاست ہوئی۔ اور مسٹر ڈنلاپ انسپکٹر جنرل مال مقرر ہوئے۔ سررشتہ جات مال کی عام نگرانی اور صیغہ جات بندوبست وغیرہ آپکے تفویض ہوئی۔ مزید حالات کتاب ہذا کے حصہ اول صفحہ (۱۰۳) مین ملاحظہ ہون۔

۵۳۳۔ محکمہ معتمدی عدالت و کوتوالی۔ صیغۂ عدالت کے نگرانی کے غرض سے ایک معتمد مقرر کیا گیا۔

بعد ۲۲ امرداد ۱۲۹۳ف کو نواب عماد جنگ بہادر اول معتمد عدالت مقرر ہوئے تو معتمدی کوتوالی بہی اوسی میں ضم کی گئی - اس کے بعد معتمدی عدالت ہوم سکرٹری میں ضم کر دی گئی - نواب فتح نواز جنگ کے بعد جب نواب عماد جنگ بہادر اول حسب جریدہ غیر معمولی ۱۵ آذر ۱۳۰۲ف ہوم سکرٹری مقرر ہوئی تو اوسوقت دفتر ہوم سکرٹری دفتر معتمدی عدالت کوتوالی و امور عامہ کے نام سے مبدل ہوا جو اسوقت تک قایم ہے - مزید واقفات کتاب ہذا کے حصہ اول صفحہ (۲۶۱) مین ملاحظہ ہون -

۵۳۶ دفتر پولٹیکل و پرایوٹ سکرٹری مدار المہام اس عہدہ کی تنخواہ ۱۳۲۸ف سے اخراجات مد صدر المہام پولٹیکل ڈپارٹمنٹ کے افسرون کے مدین شریک ہوجانے سے وہ خانہ معرا رکھا گیا ہے -

۵۳۸ دفتر ملکی - یہ دفتر پرایوٹ سکرٹری مین ختم ہوا (ملاحظہ ہو جریدہ غیر معمولی ۲۹ اسفندار ۱۳۰۲ف صفحہ ۸۲ قانونچہ مبارک (حصہ دوم تجویز جدید)

۵۳۹ - معتمدی فوج - ۱۲۷۰ھ مین یہ دفتر قایم ہوا -

۵۴۲ - عہدہ مددگاری صوبہ داری - یہ آخر عہد مدار المہامی نواب سروقار الامرا مین موجود تھا - اسکے بعد بعہد وزارت مہاراجہ سرکشن پرشاد یمین السلطنت اس عہدہ کو شکست کر کے سوم تعلقدارون مین شریک کیاگیا مگر بحیثیت مددگار ہر ایک صوبہ دار کے دفتر مین کام لیا جارہا ہے -

۵۴۲ دفتر دیوانی ۲۷ ذیحجہ ۱۱۶۵ھ کو سلطنت آصفیہ مین اس کا قیام ہوا - اور اس کے ساتھ سردیسپانڈے یا گری اس نام سے رسوم معاش اور دیگر جاگیرات و منصب وغیرہ اجرا ہوئے - تاریخ قیام سے یہ دفتر رائے رایان کے خاندان سے متعلق رہا - ۱۴ صفر ۱۳۰۴ھ کو راجہ شنکر راجہ رائے رایان بہادر کا انتقال ہوگیا - اون کی اولاد صغیر سن ہونے سے اون کے اسٹیٹ کی نگرانی سرکار مین اور کچھ دن کورٹ آف وارڈز مین اور پھر زیر نگرانی سرکار رہی - بعد مزید کارروائی کے ۵ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ کو بمنظوری سرکاری راجہ رائے رایان راجہ لچھمن راؤ کے نام وہ بحال ہوئی - جاگیرات تعدادی [illegible] نقدی معاش [illegible] جملہ [illegible] اس معاش کے منجملہ [illegible] اور دیگر جائدادہائے منقولہ اور مکانات باغات وجواہر وغیرہ

بحال ہوئے باقی دیگر معاش داخل سرکار ہوگئی - ۸ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ کو حسب الحکم سرکار -
دفتر دیوانی راے رایان سے لیا گیا - اس کے بعد ذریعہ مراسلہ محکمہ فنانس نشان ۱۹۷ واقع ۲۸ امر
فروردی ۱۳۱۱ف دفتر مذکور بلا جاگیرات متعلقہ دیوانی کے لیا اور پھر ماہ بہمن ۱۳۱۳ف مین
یہ دفتر فنانس مین واپس چلا گیا جواب تک وہین ہے -

۵۴۸ عدالت دیوانی بیرون بلدہ - ۱۵ اردی بہشت ۱۳۰۵ف کو میجر جنرل کیمبل کی مستعفی ہونے
سے دفتر مذکور حسب فرمان خسروی تخفیف کیا گیا -

۵۴۹ عدالت دیوانی بلدہ - سابق مین اس عدالت کا نام دیوانی خرد تھا اور عوام جاہل دفتر چلیتی خانہ
کہتے تھے - بعد ۱۳ آذر ۱۳۰۱ف سے اس کا نام عدالت دیوانی بلدہ قرار پایا -

۵۵۱ تصفیہ مقدمات آبکاری - ماہ تیر ۱۳۲۲ف مین براے تصفیہ مقدمات آبکاری اسپشل مجسٹریٹ
کا تقرر ہوا -

۵۵۲ - قضاء عروب - ۲ ماہ مہر ۱۲۹۸ف کو مولوی سید محمود صاحب ناظم قضائے عروب کا
انتقال ہونے سے اس سال یہ محکمہ تخفیف ہوا -

۵۵۵ جملہ عدالت ہاے اضلاع - ۱۲۹۶ف مین حسب تفصیل آیندہ جن مین دفاتر اضلاع شریک
ہتین - ناظم دیوانی صوبہ - مددگاران صوبہ داران علاقہ عدالت - نظمائے دیوانی اضلاع
مددگاران عدالت اضلاع - منصفان اضلاع معہ عملہ - آذر ۱۳۲۵ف مین اسپشل مجسٹریٹ
ایلندو پہاڑ - کاروتر - عدالتہاے اسمات - عدالت ہاے فوجداری اضلاع و تعلقات -
عدالتہاے دیوانی اضلاع و تعلقات (الف) صدر منصفین عدالت ہاے دیوانی
و تعلقات -

۵۵۷ کوتوالی بلدہ - انتظام جدید سے بہ نسبت ۱۲۹۶ف کے عہدہ داران جمعیت کے تعداد مین
ترقی کرکے اون سے عملہ کا کام لیا جانا ظاہر ہوتا ہے - اسی وجہ سے ۱۲۹۶ف کے بہ نسبت ۱۳۲۵ف
مین عملہ کی تعداد مین کمی پائی جاتی ہے -

۵۵۹ کوتوالی اضلاع - ایضاً ملاحظہ ہو نمبر ۵ -

۵۶۱ طبابت شاخ یونانی - ۱۵ رامرداد ۱۳۱۷ف کو مطب یونانی کا افتتاح ہوا - اور اُسوقت سے اُس کے اخراجات شریک ہونا شروع ہوئے -

۵۶۳ افزایش نسل چوپایہ و سررشتہ علاج حیوانات - دربارۂ تقرر اسپان علاقہ سرکار عالی بذریعہ جریدہ غیرمعمولی مورخہ ۹ رمہر ۱۲۹۳ف جلد ۳ صفحہ ۳۲ حکم شائع ہوئی بنا پر اس کے اخراجات شریک ہونا شروع ہوئے - اس کے بعد ۱۳۲۴ف سے سررشتہ علاج حیوانات کے اخراجات درج ہونا شروع ہوئے - خدمت نظامت سررشتہ مذکور پر یکے بعد دیگرے بالاخر ۲۲ راسفندار ۱۳۲۱ف کو مسٹر ہوگاف کا خدمت نظامت پر تقرر ہوا - اور ۷ رآبان ۱۳۲۷ف تک آپ کارگذار رہے - تاریخ مذکور کو کپتان نواب رئیس جنگ بہادر نے خدمت نظامت مذکور کا آپ سے منصرمانہ جائزہ حاصل کیا - ۱۱ ردی ۱۳۲۸ف کو مسٹر مذکور کے نام للعہ ماہانہ وظیفہ حسن خدمت اجرا ہوا -

۵۶۵ رصدخانہ - نواب شمس الملک ظفر جنگ مرحوم نے ۶ ہزار قیمت مین بماہ شعبان ۱۳۲۱ھ دو دوربینین خریدی تھین - اور آخر ماہ صفر ۱۳۲۵ھ مین یہ دونون بارگاہ خسروی مین نذر گذرانی گئین - منجانب سرکار عالی ان دوربینون کے لئے بیگم پیٹھ مین ایک عمارت خریدی گئی - اور ۱۹۰۸ء مین ان پر مسٹر اے - بی چیٹ اوڈ ناظم مقرر ہوئے - ان کے بعد ۱۹۱۴ء مین مسٹر جے پوکاک ناظم ہوئے - جو تاریخ انتقال یعنی ۸ راکتوبر ۱۹۱۸ء تک خدمت پر ممتاز رہے -

۵۶۶ محکمہ آثار قدیمہ - ۲۶ رماہ دی ۱۳۰۳ف م یکم ڈسمبر ۱۸۹۳ء کو مسٹر ایچ کزنس علاقہ آرکیولاجکل سروے بمبئی ریاست ہذا کے آثار قدیمہ کی فہرست مرتب کرنے کے کام پر مامور ہوئے - اور ۲۴ رمہر ۱۳۰۴ف تک کارگذار رہے - بعدہٗ بذریعہ رزولیوشن نشان ۱۹ کلیات مورخہ ۲۳ رامرداد ۱۳۲۳ف سرکار عالی مین محکمہ آثار قدیمہ کے قیام کا اعلان کیا گیا -

۵۷۷ سررشتہ بائلرز انسپکشن ماہ رفروردی سنہ ۱۳۲۱ف مین قایم ہوا۔ اور اوس سنہ سے اخراجات عاید ہونے لگے۔

۵۷۸ امور مذہبی ملاحظہ ہو کتاب ہذا کا باب امور مذہبی حصہ اول و حصہ سوم۔

۵۷۹ صدر ناظم صنعت و حرفت و تجارت و زراعت و آبکاری۔ سابق مین مولوی سید محمد حسین صاحب ایم۔ ار۔ آئی۔ سی کی خدمت انگریزی سے مستعار لی گئی تھی۔ اور ۹ بہمن سنہ ۱۳۱۶ف کو یہ نظامت زراعت و تجارت کے عہدے پر بمشاہرہ الف ۱۰۰۰ روپیہ ماہانہ تقرر کئے گئے اور پندرہ سو روپیہ تک انتہائی تنخواہ قرار پائی۔ علاوہ ازین بھتہ بھی تھا۔ آپ کے واپسی کا حال معلوم نہین۔ اس کے بعد حسب فرمان خسروی مرقومہ ۹ رجادی الثانی سنہ ۱۳۳۶ھ مسٹر جی۔ اے سی۔ ویکفلڈ صنعت و حرفت و تجارت و آبکاری پر بحیثیت صدر ناظم مقرر ہوئے۔ انکی تنخواہ انتہائی [illegible] روپیہ کلدار قرار پائی۔

۵۸۰ ناظم درآمد و برآمد قیمت ہائے اشیاء ضروری۔ اوایل ماہ خورداد سنہ ۱۳۲۷ف مین نظامت ماکولات کی ایک جدید خدمت قایم کی گئی۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب صوبہ دار صوبہ ورنگل کا بہ حیثیت ناظم ماکولات تقرر ہوا۔ بعدازان یکم اسفندار سنہ ۱۳۲۹ف کو بجائے آپکے نواب سہراب نواز جنگ بہادر ناظم کروڑگیری کا تقرر ہوا۔ اور اسوقت وہی کارگذار ہین۔

۵۸۱ سنہ ۱۳۲۲ف مین ایک سررشتہ ترتیب و آرایش بلدہ کی غرض سے قایم ہوا۔

۵۸۲ سررشتہ ٹیلیفون۔ سنہ ۱۲۹۳ف مین اس کا سلسلہ بلدہ مین قایم ہوا۔ اس کا انتظام ایک کمپنی کے تفویض تھا۔ اور کمپنی مذکور نے ماہ فروردی سنہ ۱۲۹۵ف تک کام کیا۔ اس کے بعد یہ کارخانہ سرکار عالی مین منتقل کیا گیا۔ اور زیر نگرانی سررشتہ تعمیرات کر دیا گیا۔ بعدہٗ سنہ ۱۳۲۵ف مین اس کا انتظام میسرز کیلنڈر کیبل اینڈ کنسٹرکشن کمپنی کے تفویض کیا گیا۔ بعدازان یکم آذر سنہ ۱۳۲۸ف سے سررشتہ مذکور حسب سابق زیر نگرانی سررشتہ تعمیرات کر دیا گیا۔

پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ سرکار عالی

فصل ۶

— حسب فرمان خسروی مرقومہ ۴ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ حکم صادر ہوا کہ نواب فریدون جنگ بہادر کا لقب پولیٹیکل صدر المہام دیوانی قرار پائے (ج غ ۲۱ آبان ۱۳۲۳ف جلد ۴۵ نمبر ۶۵)

— ۹ محرم ۱۳۳۳ھ کو حکم صادر ہوا کہ نواب فریدون جنگ بہادر کی معرفت تمام کاغذات دفاتر علاقہ دیوانی پیشی خسروی میں پیش ہوا کریں۔

— حسب فرمان خسروی حکم صادر ہوا کہ نواب فریدون الملک بہادر کو ماہ محرم ۱۳۳۴ھ سے بجائے سکۂ عثمانیہ کے سکۂ کلدار میں تنخواہ ایصال ہوا کرے۔

— وسط ماہ رجب ۱۳۳۵ھ میں حکم شرف وصدور لایا کہ کوتوالی بلدہ و بیرون بلدہ کی کارروائیاں صدر المہام صاحب پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ کے پاس پیش ہوا کریں۔

— اوائل ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ میں پیشگاہ خسروی سے حکم صادر ہوا کہ آیندہ سے سررشتہ کوتوالی بلدہ کے کاغذات بلا توسط صدر المہام پولیٹیکل راست بغرض صدور احکام ملاحظہ اقدس میں پیش ہوا کریں۔ اس کے ہفتہ عشرہ کے بعد پھر فرمان واجب الاذعان شرف وصدور لایا کہ حسب سابق معتمدی عدالت وکوتوالی وامور عامہ کے توسط سے ہی کاغذات متعلقہ کوتوالی موصوفہ راست بارگاہ اقدس واعلیٰ میں پیش ہوا کریں۔

— حسب فرمان خسروی مرقومہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ حکم صادر ہوا کہ ”نواب نظامت جنگ بہادر (میر مجلس عدالت العالیہ سرکار عالی) تاحکم ثانی بحیثیت معتمد پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ سر فریدون الملک بہادر کی ماتحتی میں موجودہ ماہوار پر کام کریں۔

———

باب دوم

فینانس

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صفحہ ۱۴۸

مفصل ۱۱

۲۵ ر امرداد سنہ ۱۳۲۰ ف سے معین المہامی فینانس کی خدمت پر مسٹر آر۔ آئی۔ آر گلانسی کا تقرر عمل میں آیا۔

اگزامینر آف اکونٹس اور ان کا عملہ حسب فرمان مبارک مرقومہ ۲۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰ ہ سررشتہ فینانس سے علحدہ کرکے سررشتہ مال میں منتقل۔ اور زیر نگرانی صدر ناظم سررشتہ مال کیا گیا اور اکزامینر آف اکونٹس کا لقب آیندہ (ناظم تنقیح حسابات مال) اور اون کی تنخواہ کا گریڈ لاما ۔ ۵ ۔ الـــ ۔ قرار دیا گیا۔

مولوی محمد حبیب الدین صاحب صدر محاسب سرکار عالی حسب فرمان مبارک مرقومہ ۱۱ ر جمادی الاول سنہ ۱۳۳۴ ہ بہ بقائے سالم ماہوار منصب معتمدی فینانس مقرر ہوئے علاوہ معتمدی تعمیرات عامہ کا کام بھی ان کے تفویض کرکے اس کی بابتہ چارج الونس بھی منظور کیا گیا۔

حسب فرمان مبارک مرقومہ ۱۲ ر رمضان سنہ ۱۳۳۴ ہ ایک جدید خدمت مواجبی الـــ ماہوار بنام نائب معتمد فینانس قایم ہوکر ۲ ر شہریور سنہ ۱۳۲۵ ف سے اس پر مولوی سید مہدی حسن صاحب بلگرامی مددگار پرایوٹ سکرٹری کا مستقلانہ تقرر کیا گیا۔ چونکہ ۱ ر شہریور سنہ ۱۳۲۵ ف سے مولوی صاحب ممدوح

منصرم معتمد تعمیرات بھی کئے گئے تھے۔ اِس لئے تاریخ تقرر سے صرف (۱ الـ صـ) ماہوار ایصال کرنے کا حکم ہوا۔

بذریعہ فرمان مبارک مرقومہ ۲۳ محرم ۱۳۳۵ھ حکم ہوا کہ جب تک کہ نواب رئیس یار جنگ بہادر کا تعلق محکمۂ فینانس سے رہے اُسوقت تک وہ اعزازی زائد نائب معتمد فینانس کے نام سے موسوم کئے جائیں۔

رائے پربھو لعل صاحب بہ عطائے وظیفۂ حسن خدمت علحدہ کئے جانے کی وجہ سے حسب فرمان مبارک مرقومہ ۵ محرم ۱۳۳۴ھ خدمت مہتممی دفتر دیوانی پر مولوی سید خورشید علی صاحب پرسنل اسسٹنٹ معین المہام فینانس مقرر کئے گئے۔

مسٹر کیسن واکر نے ۲۵ امرداد ۱۳۲۰ف مطابق غرۂ جولائی ۱۹۱۱ء کو معین المہامی فینانس کا جائزہ مسٹر گلانسی کو دیا۔ اور ولایت چلے گئے۔ جہان وہ ریلوی بورڈ مین بحیثیت قایم مقام سرکار عالی شریک رہین گے۔ اور ان کو اس کے صلہ مین سالانہ پانسو پونڈ ملینگے۔

۲۵ محرم ۱۳۳۰ھ م ۱۴ اسفندار ۱۳۲۱ف روز چہارشنبہ کو بابو نند لعل صاحب نے صدر محاسبی کا جائزہ لیا۔ اس لئے حسب فرمان مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۳۰ھ یہ قرار پایا کہ معین المہام بہادر فینانس ہی علاوہ اپنی خدمت کے معتمدی فینانس کے فرائض کو بھی انجام دین۔

حسب فرمان خسروی مورخہ ۸ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ م ۲ تیر ۱۳۲۰ف بابو نند لعل صاحب کا تقرر خدمت معتمدی فینانس پر ہوا۔

۲۱ تیر ۱۳۱۱ف سے مسٹر کیسن واکر معین المہام فینانس مقرر ہوئے۔

ٹائم اسکیل عہدہ داران فینانس

گزیٹڈ عہدہ داران صیغۂ فینانس کا تقرر ایک مقررہ ماہوار پر ہوا کرتا تھا۔ جسکی وجہ سے ان کو وقتاً فوقتاً ترقی کرنے کا بہت کم موقع ملتا تھا۔ اس لئے ایک اسکیل ۳ اسفندار ۱۳۲۶ف کو

منظور ہوا جس کی رو سے کل جائداد ہائے عہدہ داران فینانس جنکی تعداد ۲۵ ہے - (بہ استثناء خدمات (معتمد فینانس۔ صدر محاسب سرکار عالی - مہتم دفتر دیوانی - خزانہ دار خزانہ عامرہ) ایک فہرست مین ضم کردئے گئے - اور ان کو تین درجون مین منقسم کرکے اب تنخواہون کا اسکیل آغاز سال ۱۳۲۸ف سے حسب ذیل تدریجی کر دیا گیا -

(الف) عہدہ داران درجۂ اول ماہوار ابتدائی ۷۵ - ۵ - ۱۰۰ - دو جائداد ین -

(ب) " درجۂ دوم " " ۵۰ - ۵ - ۷۵ } ۲۳ جائدادین

(ج) " درجۂ سوم " " ۳۰ - ۵ - ۵۰ }

مسٹر لیونارڈ من - اپنی خدمت انجنیری معدنیات کے علاوہ معاون کا کام بھی انجام دینگے - اس لئے اُن کا عہدہ ناظر و معاون کے نام سے نامزد کیا گیا - حسب اعلان ۵ ؍ آبان ۱۳۲۰ف م ۷ ؍ شوال ۱۳۲۹ھ)

مولوی محمد فخر الدین احمد خان صاحب صدر محاسب کا منصرانہ تقرر معتمدی فینانس پر ماہوار ۱۰۰۰ حسب صراحت ذیل عمل مین آیا -

(۱) مستقل تنخواہ ۸۰۰ (۲) پرسنل الونس ۲۰۰

(۳) موٹر الونس ۱۰۰ (۴) لوکل الونس ۱۰۰

۱۰۰۰

(جریدہ نمبر ۴۴ جلد ۵۰ صفحہ ۴۱۴)

مسٹر گلانسی معین المہام فنانس نے ۹ ؍ خورداد ۱۳۲۹ف روز دوشنبہ کو اپنی خدمت کا جائزہ مولوی فخر الدین احمد صاحب معتمد کو دیا -

صدر محاسبی

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ بستان آصفیہ جلد اول صفحہ ۱۶۱ -

مفصل ۱۳۳۰

حسب فرمان خسروی مورخہ ۱۸ / شوال سنہ ۱۳۳۰ھ توشکخانہ عامرہ کا کام جو دفتر صدر محاسبی کے تفویض تھا وہاں سے علیحدہ کرکے مولوی سید اسد اللہ صاحب کے تفویض کیا گیا۔ جن کی خدمات علاقہ دیوانی سے اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر میں مستعار لی گئی تھیں -

حسب فرمان خسروی مورخہ ۹ / ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ مولوی سید احمد صاحب نائب صدر محاسب کا عہدہ ڈپٹی اکونٹنٹ جنرل کے نام سے ملقب کیا گیا۔ اور ان کے دو سو روپیہ پرسنیل الونس ماہانہ جاری ہوا -

تختہ تقرر و تبدل عہدہ داران دفتر صدر محاسبی

نمبر شمار	نام	عہدہ سابقہ	عہدہ حالیہ	تاریخ بر عہدۂ حالیہ	تاریخ علیحدگی	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
	پابند لعل حسب تفصیل	مددگار معتمد فینانس	صدر محاسب سرکار عالی	۲۶ / اردی بہشت ۱۳۱۷ف	۲۵ / امرداد ۱۳۲۰ف	۲ / بہمن ۱۳۲۰ف کو مستقل ہوئے اور ۲۵ / بہمن سے معتمدی فینانس پر مامور ہوئے -

نمبر سلسلہ	نام	عہدہ سابقہ	عہدہ حالیہ	تاریخ تقرر بر عہدۂ حالیہ	تاریخ علحدگی	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۳	مولوی سید احمد صاحب	مددگار صدر محاسب	〃	۲۵ امرداد ۱۳۲۰ف	۱۳ اسفندار ۱۳۲۰ف	یہ تقرر امتحاناً دو سال کے لئے ہوا تھا۔
۳	بابو نند لعل صاحب سیل	معتمد فینانس	〃	۱۳ اسفندار ۱۳۲۱ف	۲۱ آبان ۱۳۲۱ف	۲۲ آبان سے صدر محاسبی پر تقرر ہوا۔ اور ۲۱ آبان ۱۳۲۱ف کو وظیفہ پر علحدہ ہوئے۔ اور بمبئی چلے گئے۔
۴	مولوی سید احمد صاحب	مددگار صدر محاسبی	〃	۲۱ آبان ۱۳۲۱ف	۳۰ آبان ۱۳۲۱ف	
۵	مولوی محمد حبیب الدین صاحب	اڈیٹر جنرل مال	〃	۳۰ آبان ۱۳۲۱ف	۱۶ خورداد ۱۳۲۲ف	۱۰ خورداد ۱۳۲۲ف کو مستقل معتمد صاحب ہوئے۔ اور ۱۶ خورداد سے بیافت سالم ماہوار منصرم معتمد فینانس ہوئے۔
۶	مولوی محمد فخر الدین احمد صاحب	نائب صدر محاسب	〃	۱۶ خورداد ۱۳۲۲ف	۱۰ خورداد ۱۳۲۸ف	مہر ۱۳۲۵ف میں مستقل کئے گئے۔ ۱۰ خورداد ۱۳۲۸ف کو معتمدی فینانس کا جائزہ لیا۔
۷	مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی	گورنمنٹ اڈیٹر ریلوے و معدنیات	〃	۱۰ خورداد ۱۳۲۸ف		مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی کا منصرمانہ تقرر عہدہ معتمد محاسبی پر باجلاس عالی آیا۔ جریدہ نمبر ۱۳ جلد ۵ صفحہ ۲۱۴۔

(۱) سکریٹری اکچوری فیملی پنشن فنڈ واڈیٹر وار الضرب و جمہور کے خدمت پر مسٹر آر تھر اسٹیلی کا تقرر ماہ مے ۱۹۰۹ء سنہ میں (الـ ۔۔۔) کلدار پر کیا گیا تھا۔ ۲۸ خورداد ۱۳۲۱ف م ۲ مے ۱۹۱۲ء کو ملازمت سے سبکدوش ہو کر ولایت چلے گئے۔ یہ دفتر پہلے صدر محاسبی مین تھا۔ اب اسٹیشن حیدرآباد کے قریب اُس بنگلہ مین آگیا ہے۔ جسمین زنانہ نوبل اسکول تھا۔ اور جس کا ماہانہ کرایہ (ما صــ) دیا جاتا ہے۔ مسٹر برسکو سابق اکچوری کی تنخواہ (الـ ماۓ) کلدار تھی۔

صدر محاسب اور ان کے مددگار شاخ تصفیہ مقدمات کو بہ اغراض تفتیش و تحقیقات مقدمات مناصب وغیرہ وطلبی گواہان کے متعلق وہ کل اختیارات عطا کئے گئے جو عدالتہاے دیوانی کو حسب گشتی نشان ۲ دیوانی بابتہ ۱۳۰۲ف حاصل ہین۔

(۲) اسکیم فیملی پنشن فنڈ کے بجاے۔ حیدرآباد اسٹیٹ لائف انشورنس سُدپراویڈیٹ فنڈ قایم کیا گیا۔ اور اس کا دفتر صدر محاسبی کی ایک شاخ قرار دی گئی۔ اور اس کی نگرانی صدر محاسب کے ایک مددگار سے متعلق کی گئی۔ جس کی ماہوار (صماء) تا (سماء) ہوئی۔ اور ۲۴ خورداد ۱۳۲۱ف سے مددگاری سکریٹری و اکچوری فیملی پنشن فنڈ پر مسٹر بی چٹوپادہاے بی۔ اے۔ کا تقرر عمل مین لایا گیا۔ اور اس اسکیم جدید کے قواعد غرہ اسفندار ۱۳۲۲ف سے نافذ کیے گئے۔

دفتر ناظم تنقیح حسابات حسب فرمان مبارک مترشحہ ۶ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ م ۱۰ خورداد ۱۳۲۲ف برخاست کر دیا گیا۔ اور عہدہ نظامت تخفیف اور ناظم کی تنخواہ بحیثت سرکار کی گئی۔ عملہ کا ایک حصہ مواجبی (لا ۔۔۔) تا (الـ ۔۔۔) سررشتہ مال مین ضم اور بقیہ حصہ مواجبی (ا ۔۔۔) تا (سم ۔۔۔) دفتر صدر محاسبی مین منتقل کیا گیا۔ مولوی محمد حبیب الدین خان صاحب (صدر محاسب) کو اُس کارگذاری کے صلہ مین جو میر ممتاز علی صاحب کے الزامات کے تحقیقات مین وقوع مین آئے تھے۔ دو ہزار روپیہ عطا کئے گئے۔

فصل ۳

خزانۂ عامرہ

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ جلد اول صفحہ ۱۹۳

۱۲ فروردی ۱۳۲۷ف کو مولوی نصراللہ خان صاحب نے مہتمی خزانۂ عامرہ کا جائزہ مولوی فضل کریم صاحب مددگار صدر محاسبی کو دیا۔ اور مرزا صاحب موصوف نے مولوی عبدالغنی صاحب سے مددگاری شاخ تصفیہ مقدمات کا جائزہ لیا۔

دتاتری وشنو صاحب کا تقرر مددگاری محکمۂ فینانس پر ۵ آذر ۱۳۲۴ف کو ہونیکی وجہ سے خزانہ داری خزانۂ عامرہ پر ۱۱ خورداد ۱۳۲۴ف سے دتاتری نارائن صاحب کا تقرر عمل میں آیا۔ خزانۂ عامرہ کے داد و ستد کا وقت ۱۵ آذر ۱۳۲۷ف سے بجائے (۲) کے (۳) بجے تک قرار پایا۔

خزانہ دار اور نائب خزانہ دار خزانۂ عامرہ کو بتقریب دیوالی (للعہ) اور (للعہ) کا جو دوشالہ منجانب سرکار ایک زمانہ قدیم سے ملا کرتا تھا ۱۳۲۷ف سے موقوف کر دیا گیا۔

ہر سال دسہرہ کے قبل جھنڈہ بالاجی کے بابت ایک اشرفی کا جو معمول منجانب سرکار ایک زمانہ سے دیا جاتا تھا وہ ۱۳۳۵ھ سے بند کر دیا گیا۔

پہلے حکم تھا کہ سرکاری خزاین کو جتنے خرایط (پارچہ) کے مطلوب ہوں صدر محاسبی سے خریدا ہوا کریں مگر غرۂ اسفندار ۱۳۲۰ف سے یہ قرار پایا کہ صدر محبس علی پور واقع کلکتہ سے خریطہ ہائے ٹاٹ خریدے جایا کریں۔ جنکی قیمت ۲ر ۳ہر ہوتی ہے اور جس کا پیمانہ ۱۸ × ۱۴ انچہ کا ہوا کرتا ہے۔ محبوبیہ مراوی کے رائج ہونیکے بعد عالمگیری مراوی کی داد و ستد کا رائج رہنا نامناسب سمجھا گیا اور قرار پایا کہ آخر اردی بہشت ۱۳۲۱ف کے بعد یہ مراوی خزانہ میں نہ لی جائے۔

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ بستان آصفیہ حصہ اول صہ ۱۴۳

(فصل ۴)

سکہ محبوبیہ مین جس رخ پر چار مینار کا نقش ہے۔ اُس کے اندر حرف (م) درج ہوا تھا۔
وسط ماہ خورداد سنہ ۱۳۲۱ ف م آخر محرم سنہ ۱۳۳۱ ھ سے بجائے حرف (م) کے حرف (ع)
جو اعلحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر کے اسم مبارک کا سر حرف ہے مسکوک ہونے لگا۔
مگر چونکہ امرداد سنہ ۱۳۲۱ ف م رجب سنہ ۱۳۳۱ ھ تک عین کا حرف صرف بہ شکل (ع)
مسکوک ہوا کرتا تھا۔ اس لئے اسفندار سنہ ۱۳۲۲ ف م محرم سنہ ۱۳۳۱ ھ سے سکہ عثمانیہ مین پورا حرف
(ع) مسکوک ہونا شروع ہوا۔

وسط ماہ مہر سنہ ۱۳۲۱ ف مین مسٹر گیلن ناظم دار الضرب حسب الحکم سرکار مستقل کئے گئے۔

اوائل ماہ آذر سنہ ۱۳۲۲ ف مین ورکشاپ متعلقہ دار الضرب کی توسیع ترقی کے لئے حسب فرمان خسروی جو دو لاکھ روپیہ دو للکھ منظور ہوئے اس سے بہ نگرانی پروفیسر سائنس نظام کالج ہونہار نوجوانان ملک کی ٹکنیکل ایجوکیشن کا سامان اور انتظام کیا گیا۔

وسط ماہ آبان سنہ ۱۳۲۲ ف مین مسٹر برنی دار الضرب مین مستقل کئے گئے۔

عالمگیری مرادی کا چلن ۱۳ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ ء م ۸ر آذر سنہ ۱۳۲۴ ف سے ممنوع قرار دیا گیا۔

غرۂ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۵ ف سے تانبے کی ایک پائی کا سکہ جاری کیا گیا۔

غرۂ بہمن سنہ ۱۳۲۲ ف سے نقرہ آٹھ آنی کا سکہ رائج ہوا۔

ابتداً جب دار الضرب قایم ہوا اُسوقت سے آخر امرداد سنہ ۱۲۹۶ ف تک خدمت مہتمی دار الضرب پر میر یاد گار حسین خان صاحب کارگذار رہے۔

فہرست مہتممان دارالضرب

(۱) مسٹر ٹی یم اینگلش . . . . ۶ خورداد ۱۳۱۶ف تک

(۲) جی یچ ڈیولن۔ . . . . ۷ خورداد ۱۳۱۶ف سے ۳۰ اردی بہشت ۱۳۱۷ف تک

(۳) میجر سکاریک رایل انجنیر ۳۰ اردی بہشت ۱۳۱۷ف سے آخر اسفندار ۱۳۱۸ف تک

(۴) آریل گیاملن۔ غرہ فروردی ۱۳۱۸ف سے کارگذار ہیں۔

خدمت مہتمم دارالضرب کا نام ناظم دارالضرب اور مہور قرار دیا گیا۔ اور اب ناظم کی ماہوار ابتدائی (۱ـــــــ) بہ اضافہ سالانہ (۱۰ عہ) انتہائی ماہوار (۱ عــــ) ہے (بوجہ گرانی قیمت نقرہ) ساہوکار لوگ سکہ حالی کو گلاکر اس کی چاندی فروخت کر رہے تھے اس لئے حسب فرمان خسروی سکہ حالی یا سکہ کلدار کی گداخت ۲۴ تیر ۱۳۲۷ف سے ممنوع قرار دیگئی۔ اور جو شخص اس کے خلاف ورزی کرے وہ گداخت شدہ سکہ کی قیمت کے دہ چند جرمانہ اور ایک ماہ قید کا مستوجب قرار دیا گیا۔ اور نیز سکہ حالی اور نقرہ خام کی برامدبھی ممالک محروسہ سرکار عالی سے بند کر دی گئی۔ تاوقتیکہ نقرہ خام کے متعلق عہدہ داران کروڑگیری کو اس بات کا اطمینان نہو جائے کہ ایسا نقرہ خام سکہ حالی یا سکہ کلدار کے گداخت سے حاصل نہیں کیا گیا۔ اعلان مورخہ ۲۴ تیر ۱۳۲۷ف مطبوعہ جریدہ ۲۹ تیر ۱۳۲۷ف۔

خزائن سرکار عالی میں سرکار عظمت مدار کے ہر قسم اور ہر پریسیڈنسی کے کرنسی نوٹ قبول کئے جاتے تھے۔ ۱۱ تیر ۱۳۲۷ف سے یہ قرار پایا کہ بجز بمبئی کے علاقہ جات (کلکتہ۔ کانپور لاہور۔ مدراس۔ کراچی اور رنگون) کا کوئی ایسا نوٹ جس کی قیمت سو روپیہ سے زائد ہو خزائن سرکار عالی میں ہرگز نہ لیا جائے۔ سو روپیہ کے اندر وہی نوٹ قبول کئے جائیں گے جو یونیورسل کرنسی نوٹ کہلاتے ہیں۔ یعنی نوٹ ہائے قیمتی۔ عـــہ۔ عـــہاں۔ صـ۔ عـــ۔

عـــہ ۔ ۵۔ ۔ اور ماعہ ۔

غرہ ر آبان ۱۳۲۳ف سے چاندی کا جدید سکہ بنام نہاد اٹھنی جاری کیا گیا۔ جس کے ایک طرف چار مینار کا نقشہ اور دوسرے طرف قیمت سکہ درج ہے۔ اور حکم دیا گیا کہ سکہ مذکور کے لینے سے کسی کو انکار کرنے کا حق نہ ہوگا ۔

تمام طلائی سکے جو اسوقت مروج ہین اور نیز جدید اشرفی جو عنقریب علاقہ سرکار عظمت مدار مین رائج ہونے والی ہے ۔ ان سب کی گداخت بھی مثل گداخت سکہ نقروی ممنوع کیگئی۔

طلا اور نقرۂ خام اور سکے جن کی برآمد ممنوع قرار نہین دی گئی ہے ۔ سوائے مقامات علاقہ سرکار عظمت مدار یا ریاست ہائے دیسی کے اور کسی دوسرے مقام پر برآمد نہ کیے جائین ۔

سکہ کلدار کا بٹہ ۱۲ ر آبان ۱۳۲۸ف کو اس قدر گران ہوا کہ ۔ ما عـــہ سکۂ محبوبیہ دینے پر بھی سو روپیہ کلدار نہین ملسکتے تھے ۔

۷ ر اردی بہشت ۱۳۲۹ف کو کلدار کا نرخ عـــہ تک اتر گیا تھا یعنی ما و عہ سکہ عثمانیہ کے عیوض ایک سو روپیہ کلدار ملنے لگے تھے ۔
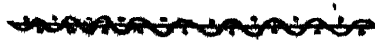
سہولت کاروبار نیز ترقی بیوپار کے لئے سکۂ قرطاس کا چلن نہایت ضروری ہے ۔ مگر یہان اس کے نہونے سے تجارتی معاملات مین روزانہ جو دقتین پیش آرہے تھے ان کا دفع کرنا مشکل ہوگیا تھا ۔ مفصلات اور خاصکر دیہات مین جہان خریدی اشیار یا

سامان وغیرہ کا موقع آتا تھا۔ وہان ساہوکارون کو زر نقد کا لیجانا اور ساتھ ساتھ لے کر پھرنا خالی از قت نہ تھا۔ ان وقتون کی وجہ سے ان کو برٹش کرنسی نوٹ یا ہنڈویات ساتھ رکھنے کی ضرورت ہوتی تھی۔ مگر برٹش کرنسی نوٹون کو اکثر دیہات کے لوگ یا تاجر اس وجہ سے لینے مین تامل کرتے تھے کہ ان کو سکہ عثمانیہ مین تبدیل کرانے مین نقصان ہوتا تھا۔ اور معمولی رعایا برٹش نوٹون سے اپنا روزآنہ کاروبار چلا نہین سکتی۔ اور یہ ان نوٹون کو سرکاری مالگذاری مین دیسکتے اور نہ کسی کو ان کے لینے پر مجبور کرسکتی۔ اور ہنڈیون کی حالت بھی قریب قریب اسی کے ہے کہ ہر مقام پر وہ داخل یا فروخت نہین ہوسکتے اور نہ ہر جگہ نقد روپیہ ملسکتا ہے۔ ہنڈوی لینے والے کو اپنا روپیہ وصول ہونے تک اطمینان کیونکر ہوسکتا۔ اور رعایا کی یہ جملہ وقتین بجز اس کے کہ سکۂ قرطاس جاری کیا جائے بہ آسانی رفع نہین ہوسکتے تھے۔ اس لئے سالہاء سال سے سرکار عالی کی خواہش تھی کہ مثل دیگر ممالک ترقی یافتہ کے ریاست حیدرآباد مین سکۂ قرطاس یعنی کرنسی نوٹ جاری کیا جائے۔ لیکن ہر سابقہ موقع پر کچھ نہ کچھ ایسے وجوہ (خاصکر ریاست کی مالی حالت کے متعلق) پیدا اور حایل ہوتے تھے۔ جن کی وجہ سے یہ کوشش مرتبہ کامیابی کو طے نہ کرسکی۔ مگر جب ریاست کی مالی حالت اس درجہ کو پہنچ گئی کہ بفور مطالبہ کرنسی نوٹون کے رقم کی ادائی کی جاسکے تو حسب فرمان اعلیحضرت اقدس واعلی یہ مسئلہ اجلاس دوم مجلس وضع قوانین منعقدہ ۲۶ اسفندار ۱۳۲۷ف مین پیش ہوکر بعد منظوری قانون وقواعد سکۂ قرطاس (جو جریدہ ۳۰ فروری ۱۳۲۷ف و ۱۶ شہریور ۱۳۲۷ف مین شایع کئے گئے ہین) اس کی داد وستند ۱۷ شہریور ۱۳۲۷ف سے خزانۂ عامرہ مین شروع ہوئی۔ اول اول ۱۰۰ اور ۱۰ کی مالیت کے نوٹ جاری کئے گئے۔ نوٹون کا ابتدائی خاکہ یہان تیار کیا گیا تھا۔ اور نوٹ لنڈن کے مطبع مین چھاپے گئے۔

تاحکم ثانی کرنسی نوٹون کی مجموعی رقم جو دفتر سکۂ قرطاس سے جاری کئے جاسکتے ہین پچاس لاکھ سکۂ عثمانیہ ہوگی (جریدہ مطبوعہ ۱۶ خورداد ۱۳۲۸ف نمبر ۴۴ جلد ۵۰)

اعلان منجانب صدر محاسب سرکار عالی نشان ۱ - مورخہ ۵ رخورداد ۱۳۲۸ف سرکار عالی کے کرنسی نوٹ آیندہ سو روپیہ (۱۰۰) دس روپیہ (۱۰) پانچ روپیہ (۵) اور ایک روپیہ (۱) سکہ عثمانیہ ہونگے۔ (جریدہ تاریخ ۷ - تیر ۱۳۲۸ف نمبر ۳ جلد ۵ صفحہ ۱۰۲)

پرامیسری نوٹ سرکار عالی

حسب فرمان مبارک مصدرہ ۱۰ رشوال ۱۳۳۵ھ اعلان مشتہر کیا گیا کہ سرکار عالی پچہتر لاکھ روپیہ عثمانیہ کا قرض شرائط ذیل پر لیا چاہتی ہے۔

(۱) جس قدر روپیہ نقد داخل ہوگا اسی مالیت کا پرامیسری نوٹ دیا جائیگا خواہشمندوں کو قرضہ کا روپیہ ایک مشت داخل کرنا ہوگا۔

(۲) اس قرضہ پر فیصدی چھ روپیہ سالانہ کے حساب سے سود ششماہی واجب الایصال ہوگا۔ اور ۳۰ ر اور ۳۱ ر خورداد کو یا اس کے بعد خزانہ عامرہ یا صدر خزانہ سرکار عالی سے وصول کیا جا سکیگا۔

(۳) اس قرضہ کے لئے دو قسم کے پرامیسری نوٹ جاری ہوں گے۔

الف - قلیل المیعاد - جس کی رقم ۳۰ ر آذر ۱۳۳۰ف کو سرکار کی جانب سے واجب الایصال ہوگی۔

ب - طویل المیعاد جس کی پوری رقم ۳۰ ر آذر ۱۳۴۱ف کو واجب الایصال ہوگی لیکن سرکار عالی کو یہ اختیار ہوگا کہ جریدہ اعلامیہ میں اعلان دینے کے تین مہینے بعد ۳۰ ر آذر ۱۳۳۹ف یا اس کے بعد کسی مابعد کی تاریخ پر اُن کل یا بعض پرامیسری نوٹوں کی پوری رقم ادا کر کے واپس کرالے۔

(۴) ہر سو روپیہ کے قرضہ زیر اعلان کے خریدنے پر یہ حق پیدا ہوگا کہ سرکار عالی کے قرضہ سنہ ۱۳۱۵ف کے سو روپیہ کی مالیت کے مقروضہ کی پرامیسری نوٹ جدید قرضہ کے کسی ایک قسم مین خریدار تبدیل کرائے۔ استحقاق تبدیل قابل انتقال نہ ہوگا۔

ریلوے

سلسلہ کیلئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صفحہ ۲۰۰۔

— ۷ رمضان سنہ ۱۳۲۹ھ م ۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء روز دوشنبہ شب کے ایک بجے کے قریب حیدرآباد گوداوری ویلی ریلوے لائن پرگنت اور مدگھرش کے درمیان پسنجر ٹرین کا انجن ندی کے اندر جا پڑا جس سے انجن مع اپنے اسٹاف کے غرق ہوگیا۔ گذشتہ دوشنبہ کی رات کو نظام آباد اور جالنہ کے درمیان زور کی بارش ہوئی۔ مسٹر فنشر چیف انسپکٹر نے بنظر احتیاط ۴۳ وین ڈاون پسنجر ٹرین کے انجن کی رہبری کی۔ جسوقت انجن ندی مین گرا ہے۔ اوسوقت انسپکٹر موصوف اوس کے پائدان پر کھڑے تھے وہ گرنے کے ساتھ ہی سیلاب سے پانسو گز فاصلہ پر بہہ کر چلے گئے جہان ایک درخت کو چمٹکر اونھون نے اپنی جان بچائی۔ اور لائن کے ایک ملازم نے آپ کو بیہوشی مین وہان سے نکالا۔ فایرمین لیگ کی لاش ندی مین اوس مقام حادثہ سے نصف میل کے فاصلہ پر پائی گئی۔ ایسے ہی تیل ڈالنے والے کریم خان اور سکنڈ گارڈ محمد خان کی لاشین بھی کچھ فاصلہ پر پڑی ہوئی ملین۔ دو زنانہ مسافرون اور ہیڈ گارڈ کے چوٹ آئی۔ جسوقت یہہ حادثہ گذرا اوسوقت بالکل اندھیر گُپ تھا۔

— بارسی لائٹ ریلوے کی تعمیر ماہ تیر سنہ ۱۳۲۰ف م ماہ مے سنہ ۱۹۱۱ء مین ختم ہوئی جو ستر ہالا سے ۵۴ میل تک مملکت نظام کے اندر سے گذری ہے۔ اس لائن کی تعمیر بارسی لائٹ ریلوے کمپنی نے اپنے سرمایہ سے کی ہے۔ اور مالی لحاظ سے سرکار عالی کو اس سے کوئی سروکار نہین۔

— پورنا سے ہنگولی تک چھوٹی پٹڑی کی لائن (جس کا فاصلہ ۰۰ء۵۰ میل ہے) کا افتتاح ۱۰ ارتیبر ۱۳۲۱ف م ۱۵ مارچ ۱۹۱۲ء کو عمل میں آیا۔ اس لائن پر سرکار عالی کا کل سرمایہ رقمی للعہ ماللعہ کلدار لگا۔ فی میل اسکا اوسط للعہ کلدار پڑا۔ اس لائن پر ایک جداگانہ معاہدہ کی رو سے نظامس گیارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے کمپنی کارکر رہی ہے۔

— سکندرآباد گدگ ریلوے چھوٹی پٹڑی کی لائن ۲۹۲ میل کی ہے۔ وسط ماہ بہمن ۱۳۲۲ف م وسط ماہ ڈیسمبر ۱۹۱۲ء میں اس لائن کی پیمایش کرنے کے لئے سرکار سے منظوری صادر ہوئی حصئہ سکندرآباد۔ گدوال ۱۱۷ میل کے سرمایہ خرچ کا نظرثانی شدہ اندازہ بقدر للعہ کلدار ہے۔ جس میں سے للعہ کلدار (بشمول لاگت پیمایش) ان کاموں کے شروع ہونے کے وقت سے آخر ماہ ستمبر ۱۹۱۶ء تک خرچ ہو چکے ہیں۔

— آخر ماہ فروری ۱۳۲۳ف م اوائل ماہ مارچ ۱۹۱۴ء میں شنکرپلی سے بیدر تک لائٹ ریلوے کی پیمایش کی پیشگاہ سرکار سے منظوری صادر ہوئی۔

— ۳ ذیحجہ ۱۳۳۴ھ م یکم اکتوبر ۱۹۱۶ء روز یکشنبہ دن کے دس بجے سکندرآباد سے محبوب نگر تک گدگ لائن کا افتتاح ہو کر مسافروں کی آمد و رفت اور ٹرافیک کی اجرائی عمل میں آئی۔

— ۸ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ م یکم اپریل ۱۹۱۷ء سے گدگ لین پر محبوب نگر سے ونپرتی روڈ سکشن تک مسافروں کی آمد و رفت اور ٹرافک شروع ہوا۔ اور اسی طرح سکندرآباد سے ونپرتی روڈ تک برابر سلسلہ قایم ہو گیا۔

— یکم ذیحجہ ۱۳۲۱ھ م یکم نومبر ۱۹۱۳ء روز شنبہ سے افضل گنج میں اول دوسری و تیسری درجہ کے مسافروں کے ریل کے ٹکٹ فروخت کرنے کی غرض سے ایک بکنگ آفس کھولا گیا۔ آخر ماہ ستمبر ۱۹۹۶ء سے بوجہ شیوع طاعون بلدہ چند ماہ تک آفس مذکور بند رکھا گیا تھا

پھر بدستور سابق کھل گیا۔ بعد پھر بند ہوگیا۔

ــــ ماہ فبروری ۱۹۱۶ء م ماہ فروردی ۱۳۲۵ف پیشگاہ خسروی سے سکندرآباد گدگ ریلوے کا جدید اسٹیشن حیدرآباد رزیڈنسی کے عوض حیدرآباد سٹی کے نام سے موسوم کرنے اور حیدرآباد کی موجودہ بڑی پٹری کی ریل کے اسٹیشن کو حیدرآباد ویسٹ کے نام سے موسوم کرنے کی منظوری صادر ہوئی۔

ــــ ماہ اگسٹ ۱۹۱۶ء م ماہ مہر ۱۳۲۵ف جدید اسٹیشن کا نام بجائے حیدرآباد سٹی حیدرآباد نیرو گنج اور قدیم اسٹیشن کا نام بجائے حیدرآباد ویسٹ کے "حیدرآباد براڈ گیج" رکھنے کی منظوری صادر ہوئی۔

ــــ یکم مارچ ۱۹۱۷ء سے بوجہ جنگ یوروپ ٹرینوں کی آمد و رفت میں کمی کردی گئی۔ اور محصول میں اضافہ کیا گیا۔

معدنیات

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصۂ اول صفحہ ۲۰۰

ــــ جریدہ یکم شہریور ۱۳۲۲ف جلد ۴۴ ع ۵۵ ۴ امرداد ۱۳۲۲ف۔ فصل ۲۶

حسب منشائے دفعہ ۸ قانون معاون ممالک سرکار عالی نشان بابتہ ۱۳۲۰ف سرکار نے مائنگ بورڈ کا قیام منظور فرمایا جو ارکین ذیل پر مشتمل ہے۔

آر۔ آئی۔ ارگلنی اسکوائر۔ سی۔ ایس۔ صدر نشین۔

لیونارڈن۔ اسکوآئر۔ ناظر معاون رکن۔

آر۔ ایل گیلین اسکوائر۔ "

ڈبلیو۔ ایچ۔ رول اسکوائر۔ "

ایچ - یل برایین - اسکوائر -

ڈبلیو - ایس ٹیر فلڈ اسکوائر مددگار معتمد فینانس صیغہ ریلوے - معتمد -

— یہ صیغہ زیر تحت محکمہ فینانس ہے -

— مسٹر خورشید مرزا صاحب - بی - ایس - سی - اے - یم - بی جن کو سرکاری خرچ سے ولایت میں جیالوجی وعلم طبقات الارض کی تعلیم دلائی گئی - یکم آذر سنہ ۱۳۲۵ف سے ناظم معاون کی خدمت پر مامور کیے گئے -

تعمیرات وآبپاشی و دیگر متعلقہ

سلسلہ کے لیے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صفحہ ۲۰۱

فصل (۲)

— حسب فرمان خسروی ۲۰ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ م ۲۷ آبان سنہ ۱۳۲۱ف روز چہار شنبہ کو مسٹر فاضل موراج معتمد تعمیرات سرکار عالی خدمت سے علیحدہ کیے گئے - اور مولوی احمد علیخان صاحب مددگار سپرنٹنڈنگ انجنیر آبپاشی کو اس خدمت کا جائزہ دلایا گیا - مسٹر موصوف ماہ آذر سنہ ۱۳۱۷ف میں خدمت پر مقرر ہوئے تھے - ۲۲ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ روز جمعہ کو بذریعہ ٹرین آپ بلدہ سے جانب بمبئی روانہ ہوئے -

— جریدہ غیر معمولی ۱۲ آبان سنہ ۱۳۲۲ف جلد ۴۴ عدد ۴۹

حسب فرمان خسروی مرقومہ ۱۵ شوال سنہ ۱۳۳۱ھ صاحبزادہ نواب تلاوت جنگ بہادر دو سال کے لیے منصرم معین المہام صیغہ جات تعمیرات وصفائی وطبابت مقرر ہوئے اور ماہانہ ۱۰۰۰ کلدار روپیہ مد خرچ مقرر ہوا - بعدہٗ بموجب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۷ شہریور سنہ ۱۳۲۴ف جلد ۴۶ عدد ۵۳ حسب فرمان خسروی مرقومہ ۱۱ شعبان سنہ ۱۳۳۳ھ نواب صاحب موصوف خدمت صدر المہامی مذکور سے علیحدہ کیے گئے - اور یہ صیغہ تعمیرات عارضی طور پر مسٹر گلانسی معین المہام

فینانس کے اور صیغۂ طبابت معین المہام عدالت و کوتوالی کے زیر نگرانی دیا گیا -

— مسٹر ملنگس سپرنٹنڈنگ انجنیر آبپاشی کی خدمات کا سرکار انگریزی سے ۱۲ ماہ شہریور ۱۳۲۲ف سے مستعار لی گئیں - اور ماہ بہمن ۱۳۲۵ف میں وہ سرکار انگریزی میں واپس ہوئے - اون کی جگہ مولوی میر احمد علی صاحب معتمد تعمیرات مقرر ہوئے - اور معتمدی تعمیرات کا کام مولوی حبیب الدین صاحب منصرم معتمد فنانس کے تفویض ہوا - اُن کے انتقال کے بعد مولوی سید مہدی حسین صاحب بلگرامی نائب معتمد فینانس سے معتمدی تعمیرات کا کام بھی متعلق کیا گیا -

— مسٹر مکنزی چیف انجنیر ۱۳ ماہ شہریور ۱۳۲۵ف کو یہاں سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوئے اور مسٹر گوتھم نے ۱۳ ماہ شہریور ۱۳۲۵ف کو چیف انجنیری کا جائزہ لیا -

حسب فرمان خسروی مرقومہ غرۂ ذیحجہ ۱۳۳۲ھ مسٹر گوتھم چیف انجنیر کے دفعتًا انتقال کر جانے سے میر احمد علی صاحب چیف انجنیر اور معتمد تعمیرات مقرر کئے گئے - اور سررشتہ تعمیرات کا ... ناظم مقرر ہونے تک معتمدی تعمیرات کے کاغذات براہ راست بتوسط صدر المہام صاحب دفتر پیشی ملاحظہ سرکار میں بغرض صدور حکم پیش ہوا کریں (مسٹر گلانسی معین المہام فینانس کو صیغۂ تعمیرات سے اب کوئی تعلق باقی نہ رہا (جریدہ غیر معمولی ۲ ماہ آبان ۱۳۲۷ف جلد ۴۹ صفحہ نمبر ۲)

آخر ماہ اردی بہشت ۱۳۲۵ف پیشگاہ خسروی سے مولوی میر احمد علی صاحب چیف انجنیر و معتمد تعمیرات کی ماہوار بحیثیت انجنیر (اعـــــ) اور معتمدی تعمیرات کے زاید کام کی بابت (۱۰۰) ماہانہ الونس اور نیز (۱۰۰) روپیہ ماہانہ موٹر الونس جملہ (اعـــــ) ماہانہ ایصال کرنیکی منظوری صادر ہوئی -

سینٹری انجنیری

حیدرآباد ہندوستان میں چوتھا - اور دنیا میں ۹۳ ترپانواں شہر ہے - رقبہ حدود صفائی کا اندازہ (۳۰۵) مربع میل ہے - اور بلحاظ مردم شماری بابتہ ۱۳۲۰ف (۴۲۰۷۰۸۶) کی

تعداد نفوس ہے۔ یون تو سابق مین بلدہ حیدرآباد کے نقشہ جات موجود تھے۔ لیکن مفصل طور پر کوئی نقشہ مرتب شدہ نہ ہونے سے حسب الحکم سرکار زیر نگرانی مسٹر ریل من ۱۸ مارچ ۱۹۱۱ء یکم اردی بہشت سنہ ۱۳۲۰ف کو جدید طریقہ سے بلدہ کی پیمایش کا کام آغاز ہوا۔ اور تقریباً تین سال کے عرصہ مین وہ کام ختم ہوا۔ اس پیمایش اور طبع نقشہ جات وغیرہ کے لئے مبلغ (...) روپیہ صرف ہوا۔ بعد ختم پیمایش اوس کے متعلق خریدشدہ آلات وغیرہ فروخت کر چکنے کے بعد بعد وضع اوس آمدنی کے فی ایکر ... اخراجات کا اوسط ہوا۔ بعد اختتام کار سرکار نے مسٹر موصوف کی کارگذاریون کو پسندیدہ نظر سے ملاحظہ کر کے بطور انعام آپ کو ... روپئے عطا فرمائی۔

اضلاع علاقہ سرکار عالی مین تعلقات اور دیگر مستقر مقامات جہان کی آبادی ... سے زاید ہے اون کی پیمایش کا کام اسی محکمہ کے ذریعہ زیر نگرانی مسٹر اسٹون برج فی الوقت جاری ہے۔ اون کے اخراجات کا اندازہ فی ایکر ... کیا جاتا ہے۔

آرایش بلدہ (سیٹی امپرومینٹ)

یکم رمضان سنہ ۱۳۲۶ھ م ۸ ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء روز دوشنبہ کو طغیانی رود موسیٰ کے باعث جو رقبہ تباہ و برباد ہو گیا تھا۔ اوس کی ساحل بندی۔ اوس مین سڑکین نکالنے اور چمن بندی اور بلدہ کے دیگر سڑکون کی توسیع کا کام اس کے تفویض کیا گیا۔ اور اس کے زیر اہتمام یا زیر تجویز جو کام تعمیر پا چکے ہین یا جو تجاویز ہو چکے ہین اون کا آیندہ ذکر کیا گیا ہے۔

(۱) مجلس آرایش بلدہ نے عملی طور پر اپنا کام آغاز سنہ ۱۹۱۴ء مین شروع کیا تھا۔ لیکن جنگ یورپ کے باعث عام گرانی شیوع پلیگ و انفلوئنزا کے عام پریشانی کی وجہہ سے تقریباً پانچ سال تک اس کا اچھی طرح کام نہ چل سکا۔

(۲) نقرہ ریاست بلدہ کے متعلق مسٹر بھوانی نے جو ابتدائی رپورٹ مرتب کی تھی۔ اس پر غور کرنے کے لئے ابتداءً ایک سب کمیٹی قایم کی گئی تھی جو چھہ ممبرون پر شامل تھی۔

مگر بعدمین وہ کمیٹی ورکنگ کمیٹی کے نام سے مبدل ہوگئی۔
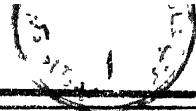
(۳) سب سے پہلی منظوری جو دیگئی وہ تقرر عملہ دفتر اور ملازمان نگہداشت ماہواری ایکہزار کی تھی جو بعدمین بلحاظ ازدیاد کار [illegible] ماہواری تک اخراجات بڑہ گئے۔

(۴) کمیٹی کی رائے پہلے یہ تھی کہ کام کا آغاز اندرون بلدہ سے کیا جائے۔ چنانچہ منڈی عالم کا مقام منتخب بھی ہوا۔ لیکن بدین خیال کہ وہان کام مین رکاوٹ پیدا ہوگی یہ مناسب سمجھا گیا کہ ایک ایسی جگہہ پر اصلاح و آرایش کا کام شروع کیا جائے جہان کسی مزاحمت کا اندیشہ نہ ہو۔ لہذا بمشورہ مسٹر مکنزی چیف انجنیر پل افضل گنج کے ندی کے دونون جانب بنیاد آرایش ڈالی گئی جس کے لئے [illegible] منظور ہوئی جس مین نقد رقم معاوضہ مکانات بھی شامل ہے۔ پس یہی سب سے پہلا کام ہے جو مجلس آرایش بلدہ نے شروع کیا۔

(۵) ایک ضروری اور قابل ذکر معاملہ جو مجلس نے طے کیا وہ رفع تکلیف باشندگان حدود ممنوعہ ہر دو جانب رود موسیٰ کا تھا۔ کیونکہ سنہ ۱۹۰۸ء مین جو طغیانی رود موسیٰ مین آئی تھی اس کے باعث وہان کی ایک خاص حدود تک کے باشندون کو تعمیر مکانات سے منع کیا گیا تھا۔ ان کو نہ تو ان کی زمین وغیرہ کا معاوضہ دیا گیا تھا نہ تعمیر مکانات کی اجازت ملتی تہی ان آفت زدہ لوگون کے سالہا سال سے بے خانمانی اور سرگردانی کا خیال کر کے مجلس نے اس مسئلہ کو پیش کیا۔ اور دعوے ہائے پیش شدہ کے برآوردات مرتب کر کے بعد منظوری [illegible] دعوی کا تصفیہ کر دیا۔ کل رقم جو اس کام مین صرف ہوئی وہ [illegible] ہے۔

(۶) مجلس نے بلدہ کے اطراف مین (۹۴۰) ایکر زمین (جو توسیع کے لئے نہایت موزون تھی) خریدنے کے لئے چھ لاکھ روپیہ کی منظوری اس غرض سے حاصل کی کہ جو غریب لوگ کہ بے خانمان ہو گئے ہین ان کو مکانات بنادئے جائین۔ اور جب مکانات تعمیر ہوجائین تو ان کو آسان شرائط کے ساتھ ادنیٰ درجہ کے لوگون کو یا کواپریٹو بلڈنگ سوسائٹی کو دیا جائے۔

— جدید تعمیر شدہ ہائی کورٹ کے قریب ہیچ ٹیکے علاوہ اور بادشاہی عاشورخانہ کے درمیانی

مکانات کو از روئے برآورد سرکار نے معاوضہ دیکر لغایت ۱۳۳۵ھ مین وہ مکانات شکستہ کر دیکر جگہ صاف کی گئی - اور سڑک تیار کردی گئی -

— طاعون اور ہیضہ کا آغاز ہمیشہ محلہ نام پلی سے ہوا کرتا ہے - لہذا اوس کے انسداد کی غرض سے ۱۳۳۵ھ مین منجانب سرکار وہان کے مکانات کا معاوضہ دیکر وہ توڑ دیئے گئے اور وہان جدید سڑکین اور کشادہ مکانات تعمیر کرنے کی اجازت ہوئی -

— عقب درگاہ حضرت یکے شاہ صاحب باغ صاحب جان کے روبرو سے جدید اسٹیشن گدک ریلوی تک ۱۳۳۴ھ مین جدید سڑک تیار کی گئی -

— پل افضل گنج سے کنارہ رود موسیٰ نوبلی دروازہ وہائی کورٹ جدید کے روبرو سے تا پل مسلم جنگ ۱۳۳۶ھ مین ایک سڑک تیار کی گئی -

بغرض توسیع راہ گلزار حوض سے تا مچھلی کمان ہر دو جانب کے مکانات اور ملگیات کو از روئے برآورد سرکار نے معاوضہ دیکر وسط سال ۱۳۳۵ھ مین اون کو شکست کر دیئے اور اوایل ۱۳۳۶ھ مین وہان چند گز پیچھے ہٹا کر جدید وضع پر سنگ بستہ دوکانات تعمیر کردیئے گئے - گلزار حوض کے قریب ایک دوکان کے روبرو نمونتًا فوٹ پاتھ سایہ دار سنگ بستہ تعمیر کرا دیا گیا تھا - لیکن وہ ناپسند ہونے سے شکست کر دیا گیا -

— سڑک افضل گنج سے گولی گوڑہ تک مشرق رویہ جانب رود موسیٰ ۱۳۳۵ھ مین چار جدید سڑکین نکالی گئین -

اس وقت تک بمنظوری مجلس آرائش بلدہ جو کام شروع ہو چکے ہین - اور جو آغاز سے طلب ہین و نیز جو تجاویز زیر منظوری ہین ان کا ایک تختہ درج ذیل ہے اوس کے ملاحظہ سے روشن ہوگا -

تختہ تجاویز منظورہ مجلس وزیر تعمیر اور بعض قریب الختم

کیفیت	رقم صرف شدہ	اندازہ مصارف بشمول معاوضہ	نام	نمبر شمار
۵	۴	۳	۲	۱
بموجب رزولیوشن نمبر ۲ در جلسہ نمبر ۹ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۱۴ء	سے لاکھ لله ہزار	عہ لاکھ صعہ ہزار	کار آرائش و اصلاح جانب ہر دو از پل افضل گنج تا پل مسلم جنگ۔	۱
بموجب رزولیوشن نمبر ۳ در جلسہ نمبر ۱۴ مورخہ ۸ فروری ۱۹۱۵ء	سے لاکھ لله ہزار	سے لاکھ عہ ہزار	تعمیر ہر دو سڑک ریلوے تا اسٹیشن۔	۲
بموجب رزولیوشن نمبر ۲ در جلسہ نمبر ۱۴ مورخہ ۸ فروری ۱۹۱۵ء	لعہ ہزار	صلعہ ہزار	آرائش و اصلاح باغ عامہ۔	۳
بموجب رزولیوشن نمبر ۱ در جلسہ منعقدہ غرہ نومبر ۱۹۱۵ء	سے لاکھ ھ ہزار	عہ لاکھ عہ ہزار	آرائش و اصلاح مقام بازار اکبر جاہ و تعمیر دیوار رو از پل افضل گنج تا پل چادرگھاٹ۔	۴
بموجب رزولیوشن نمبر ۲ در جلسہ نمبر ۱۹ مورخہ غرہ جولائی ۱۹۱۶ء	یک لاکھ سہ ہزار	سے لاکھ صعہ ہزار	اصلاح مقام سلطان شاہی	۵
بموجب رزولیوشن نمبر ۳ در جلسہ نمبر ۱۹ مورخہ غرہ جولائی ۱۹۱۶ء	علعہ ہزار	دو لاکھ	توسیع راہ پتھرگٹی (از گلزار حوض تا مچھلی کمان)	۶
در جلسہ خاص مورخہ ۲۴ اکٹوبر ۱۹۱۶ء	للعہ لاکھ ھ ہزار	اعہ لاکھ لعہ ہزار	اصلاح مقام نام پلی۔	۷

نمبر شمار	نام	اندازہ مصارف بشمول معاوضہ	رقم صرف شدہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
۸	حصول اراضی برائے تعمیر مکانات۔	[illegible]	[illegible]	بموجب رزولیوشن نمبرہ جلسہ نمبر ۳ مورخہ غرہ نومبر ۱۹۱۶ء۔
۹	سڑک از عاشور خانہ بادشاہی تا جنوبی دروازہ ہائے کورٹ جدید۔	[illegible]	[illegible]	بموجب رزولیوشن نمبر ۱۶ جلسہ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۰ امرداد ستمبر ۱۹۱۷ء۔
	میزان	[illegible]	[illegible]	

(۱۵) تجاویز منظورہ مگر آغاز طلب

نمبر شمار	نام	اندازہ مصارف بشمول معاوضہ	رقم صرف شدہ	کیفیت
۱۵	(۱) اصلاح سانچہ توپ ومقام حیدر گوڑہ۔	[illegible]	۔	
	(۲) اصلاح راستہ نارائن گوڑہ۔	[illegible]	۔	

(۱۶) تجاویز مکمل شدہ مگر منظور طلب۔

نمبر شمار	نام	اندازہ مصارف بشمول معاوضہ	رقم صرف شدہ	کیفیت
۱۶	(۱) سڑک ٹرام از ریلوی اسٹیشن جدید تا ریلوی اسٹیشن قدیم	[illegible]	۔	
	(۲) تعمیر مکانات محلہ ملے پلی۔	[illegible]	۔	

جرائد غیر معمولی کے متعلق ضروری نوٹ

جرائد غیر معمولی درج کرنیکو تو کتاب ہذا میں درج کردئے گئے ہیں لیکن اُن کی مجموعی تعداد چونکہ (۳۲۳) ہے اس لئے کسی مخصوص جریدہ کی تلاش میں ممکن ہے کہ ناظرین کو تکلیف و زحمت اوٹھانی پڑے۔ بنا٭ علیہ ناظرین کی مزید سہولت و آسانی کے خیال سے یہاں یہ صراحت کردی جاتی ہے کہ جرائد غیر معمولی کی نوعیت کئی قسم کی ہے یعنی انتظامی۔ تادیبی۔ سیاحت خسروی۔ سیاحت مدارالمہام۔ تشریف آوری ویسرایان ہند و شاہزادگان۔ ولادت و وفات اور متفرق۔ ان میں سے ہر نوعیت کے جرائد کے نمبر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ اس ترکیب سے جراید دیکھنے میں بہت کچھ آسانی ہوجائے گی۔

— جرائد انتظامی۔ نمبر ۳ و ۴ و ۵ و ۶ تا ۹ - ۱۲ تا ۱۵ - ۱۸ - ۲۰ - ۲۳ تا ۲۵ - ۲۷ تا ۳۰ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۷ - تا ۴۰ - ۴۲ - تا ۵۲ - ۵۴ - ۵۶ - ۵۷ - ۶۵ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۲ تا ۷۳ - ۷۵ - تا ۷۶ - ۸۰ - ۸۲ - ۸۴ - ۸۸ تا ۸۹ - ۹۰ تا ۹۱ - ۹۳ تا ۱۰۳ - ۱۰۶ تا ۱۰۷ - ۱۱۵ تا ۱۱۷ - ۱۲۰ تا ۱۲۳ - ۱۳۲ - ۱۳۴ تا ۱۳۵ - ۱۴۴ - تا ۱۴۵ - ۱۴۹ - ۱۵۱ تا ۱۵۶ - ۱۵۹ - ۱۶۱ - ۱۶۳ - ۱۶۴ تا ۱۶۵ - ۱۷۱ - ۱۷۶ - ۱۷۸ - ۱۸۰ تا ۱۸۲ - ۱۸۴ - ۱۸۷ - ۱۹۲ تا ۱۹۳ - ۱۹۷ - ۲۰۲ تا ۲۰۴ - ۲۱۲ - ۲۱۸ - ۲۲۲ تا ۲۲۵ - ۲۲۷ - ۲۲۹ - ۲۳۱ تا ۲۳۴ - ۲۳۸ - ۲۴۰ تا ۲۴۲ - ۲۴۴ تا ۲۴۸ - ۲۵۸ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۱ - ۲۷۰ - ۲۷۳ تا ۲۷۵ - ۲۸۱ تا ۲۸۴ - ۲۸۶ تا ۲۹۱ - ۲۹۳ تا ۲۹۵ - ۳۰۵ تا ۳۰۸ - ۳۱۱ - ۳۱۳ - ۳۱۶ - ۳۱۸ تا ۳۱۹ - ۳۲۱ تا ۳۲۲ -

— جرائد تادیبی۔ نمبر ۵۳ - ۱۱۸ - ۱۴۴ - ۱۹۵ - ۲۲۱ - ۲۲۸ - ۳۱۵ -

— جرائد سیاحت خسروی۔ نمبر ۱۶ - ۲۲ - ۲۶ - ۳۲ - ۳۹ - ۵۷ - ۵۹ تا ۶۰ - ۱۲۴ تا ۱۲۵ -

-۲۷۸

۱۴۶-۱۸۰-۱۴۳ تا ۱۴۹-۱۹۰-۲۰۰ تا ۲۰۱-۲۱۵-۲۲۴-۲۵۱-۲۶۴-۲۶۶-۲۶۹-

— جرائد سیاحت مدار المہام- نمبر ۱-۲-۳۳-۴۲-۴۷-۴۹-۵۱-۵۷-۶۲ تا

۷۳-۷۵-۸۰-۸۲-۸۶-۸۸ تا ۹۰-۱۰۳-۱۰۷-۱۲۴-۱۵۲-۱۶۲-۱۶۴-

۱۷۱-۱۸۲-۱۹۲-۲۱۲-۲۲۹-۲۳۱-۲۳۴-

— جرائد تشریف آوری ویسرایان ہند وشاہزادگان- نمبر ۲-۶۲-۹۱-۱۰۸-۱۳۸ تا

۱۳۹-۱۵۷-۱۶۹-۱۸۳-۱۸۴ تا ۱۸۹-۳۰۲-

— جرائد ولادت وفات نمبر ۱۷-۲۱-۲۸-۳۱-۵۹-۶۰ تا ۶۳-۶۷-۷۷ تا ۸۰-

۸۱-۸۳-۸۵-۸۶-۱۰۵-۱۰۹ تا ۱۱۳-۱۱۹-۱۲۸-۱۳۰-۱۳۷-۱۴۲-۱۵۸-

۱۶۳-۱۶۷ تا ۱۶۸-۱۷۰-۱۷۲-۱۷۷-۱۸۶-۱۹۱-۱۹۴-۱۹۸-۲۰۵ تا ۲۰۸-۲۱۰-

تا ۲۱۲-۲۱۳ تا ۲۱۴-۲۱۷-۲۱۹-۲۳۰-۲۳۶ تا ۲۳۷-۲۴۱-۲۴۹-۲۵۲-۲۵۴-

تا ۲۵۷-۲۶۳ تا ۲۶۵-۲۶۷-۲۷۱-۲۷۶ تا ۲۷۷-۲۹۲-۲۹۹ تا ۳۰۱-۳۰۹-

۳۱۲-۳۲۳-

— جرائد متفرق نمبر ۶-۱۰ تا ۱۱-۱۹-۳۱-۳۶-۵۵-۶۳ تا ۶۴-۶۶-۷۰-

تا ۷۱-۷۴-۷۹-۸۴-۹۲-۱۱۴-۱۲۶ تا ۱۲۷-۱۲۹-۱۳۱-۱۳۳-۱۳۶-۱۴۱-

۱۴۳-۱۴۷-۱۵۰-۱۶۰-۱۶۳ تا ۱۶۵-۱۸۵-۱۹۶-۱۹۹-۲۰۹-۲۱۶-۲۲۰-

۲۳۵-۲۵۳-۲۶۲-۲۶۸-۲۷۲-۲۷۹ تا ۲۸۰-۲۸۵-۲۹۶ تا ۲۹۸-۳۰۳-

تا ۳۰۴-۳۰۷-۳۱۰-۳۱۴-۳۱۷-۳۲۰-

نوٹ - سلہ۵۱ نواب سراج الملک بہادر مدار المہام ۷ ارشعبان سنہ ۱۲۶۹ھ م ۹ رتیر سنہ ۱۲۶۲ف کو انتقال کر چکے بعد ۲۰ رشعبان سنہ ۱۲۶۹ھ م ۱۴ رتیر سنہ ۱۲۶۲ف کو آپ خدمت مدار المہامی پر سرفراز ہوئے - لہذا یہاں سنہ ۱۲۶۳ف کی آمدنی تبلائی گئی ہے - لیکن سنہ مذکور کے اخراجات کا حال معلوم نہوا اس لئے وہ خانہ صفر ہے -

سلہ۵۲ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۰ھ م ۲ رفروردی سنہ ۱۲۹۲ف کو آپکا انتقال ہوا -

سلہ۵۳ یکم فروردی سنہ ۱۲۹۳ف کو آپ خدمت مدار المہامی پر سرفراز ہوئے اور ۱۲ ارخورداد سنہ ۱۲۹۶ف کو خدمت مذکور سے مستعفی ہوئے -

سلہ۵۴ ۲۲ رشہریور سنہ ۱۲۹۶ف کو خدمت وزارت پر سرفراز ہوئے اور ۱۲ ار بہمن سنہ ۱۳۰۳ف کو خدمت مذکور سے مستعفی ہوئے -

سلہ۵۵ ۱۲ ار بہمن سنہ ۱۳۰۳ف کو آپ خدمت وزارت پر سرفراز ہوئے - اور ۱۹ ار مہر سنہ ۱۳۱۰ف کو خدمت مذکور سے مستعفی ہوئے -

سلہ۵۶ ۱۹ ار مہر سنہ ۱۳۱۰ف کو آپ خدمت وزارت پر سرفراز ہوئے اور ۵ رشہریور سنہ ۱۳۲۱ف کو خدمت مذکور سے مستعفی ہوئے -

سلہ۵۷ ۵ رشہریور سنہ ۱۳۲۱ف کو آپ خدمت وزارت سے سرفراز ہوئے اور ۲۴ ردی سنہ ۱۳۲۴ف کو خدمت مذکور سے مستعفی ہوئے اور اسی تاریخ سے اعلیحضرت قدر قدرت نے بہ نفس نفیس مہام سلطنت کو انجام دینا شروع کئے -

(باب سوم)

معتمدی عدالت وکوتوالی وامور عامہ

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ بستان آصفیہ حصہ اول صـ ۲۶۲

مفصل ۱

سلہ حسب فرمان خسروی مرتبہ ۱۱ ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۷ھ مشیر قانونی کا عہدہ معتمدی عدالت وکوتوالی وامور عامہ سے علیحدہ کر دیا گیا - اور اس پر مسٹر کشتماچاری اڈوکیٹ جنرل لیگل ممبر

بمشاہرہ پندرہ سو روپیہ ماہوار مقرر کئے گئے۔ اور صاحب الصدر ...... ۱۳۱۵ف کو
اس خدمت کا جائزہ حاصل کیا۔ (جریدہ ۱۷ اردی بہشت ۱۳۱۴ف ......)
آپکی تنخواہ مین اضافہ ہو کر سہ ہزار روپیہ قرار پائی۔
ب ۲۸ بہمن ۱۳۲۳ف سے صدر مجلس بلدہ مین مسلمان قیدیون کو ...... کیلئے
انجمن ندوۃ المسلمین کو امتحاناً ایک سال کے لئے اجازت عطا ہوئی۔

تختہ معتمدین عدالت و کوتوالی و امور عامہ

نمبر شمار	نام معتمد	تاریخ ماموری	تاریخ علحدگی	نمبر شمار	نام معتمد	تاریخ ماموری	تاریخ علحدگی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	مولوی عزیز مرزا بی اے صاحب[۵]	۱۷ اردی بہشت ۱۳۱۶ف	۱۵ آذر ۱۳۱۹ف	۳	مشیر حیدری	۲۵ امرداد ۱۳۲۰ف	
۲	نواب نظامت جنگ بہادر	۱۵ آذر ۱۳۱۹ف	۲۵ امرداد ۱۳۲۰ف				

سلہ[۵] وظیفہ پر علحدہ ہونے کے بعد آپ نے بتاریخ ۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰ھ کو لکھنؤ مین انتقال فرمایا۔

عدالت

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اوّل صفحہ ۲۹

ب ۷ اسفندار ۱۳۲۱ف کو بوجہ شدت مرض طاعون مجلس عدالت العالیہ کا دفتر

نواب آسمان جاہ مرحوم کی ڈیوڑھی سے باغ عامہ کے اڈریس ہال مین عارضی طور پر منتقل ہوا۔ اور وہین کام انجام پاتا رہا۔ پھر ۱۴ اسفندار ۱۳۲۱ف کو دفتر مذکور وہان سے لکڑکوٹ مین جو نواب سالار جنگ کے ڈیوڑھی مین واقع ہے منتقل ہونا شروع کیا۔ دفتر کے جانے اور اجلاسون کی ترتیب مین ۱۲ روز کا عرصہ لگا۔ اتنے روز تک دفتر کا کام بند رہا۔ آخر ماہ آذر ۱۳۲۳ف مین دفتر مذکور وہان سے سیف آباد نواب سر تاج جنگ بہادر کے بنگلہ مین منتقل ہونا شروع ہوا۔ اور ۱۱ ماہ دے [illegible] سے وہیں بنگلہ مین کام ہونا شروع ہوا۔ تاریخ حال تک دفتر مذکور وہین موجود ہے۔

— بذریعہ فرمان خسروی مورخہ ۵ شوال ۱۳۳۱ھ سررشتہ کوتوالی بھی معین المہام عدالت سے متعلق کیا گیا۔ اور اون کے تحت سے صیغہ امور مذہبی اور صیغہ طبابت علحدہ کر لیا گیا (ملاحظہ ہو جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۱ آبان ۱۳۲۲ف)

— بذریعہ فرمان خسروی مورخہ ۲۵ شوال ۱۳۳۵ھ روز شنبہ حکم شرف و صدور لایا کہ نواب فخر الملک بہادر معین المہامی عدالت و کوتوالی و امور عامہ دو ہزار ماہانہ وظیفہ پر علحدہ کر دئے جائین اور کسی دوسرے معین المہام کے منتخب ہونے تک ان کے متعلقہ سررشتہ جات کے گزارشات بتوسط پولٹیکل ڈپارٹمنٹ سرکار مین پیش کی جایا کرین۔ (ملاحظہ ہو جریدہ غیر معمولی مورخہ ۸ مہر ۱۳۲۶ف)

— فرمان خسروی مورخہ ۲۹ شوال ۱۳۳۵ھ روز سہ شنبہ بدین مضمون شرف صدور لایا کہ نواب فخر الملک بہادر کے متعلق جتنے صیغہ جات ہین اون کا کام تا حکم ثانی ولی الدین خان صاحب (نواب ولایت جنگ بہادر) معین المہام فوج دیکھین اور ان کی موجودہ دو ہزار پر ایک ہزار کا اضافہ ہو کر آیندہ سے ان کو تین ہزار ماہوار ملا کرے۔ اور آیندہ سے ان کو معین المہامی فوج سے کوئی تعلق باقی نہ رہیگا۔ (ملاحظہ ہو جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۲ مہر ۱۳۲۶ف)

— وسط ماہ دی ۱۳۲۳ف مین حسب فرمان خسروی افضل العلماء نواب سرملند جنگ بہادر میر مجلس عدالت العالیہ وظیفہ پر علحدہ کئے گئے اور بجائے اون کے نواب حاکم الدولہ بہادر کا

تقرر امتحاناً ایک سال کے لئے ہوا۔ اسی سلسلہ مین انکا استقلال عمل مین آیا۔ اور ۱۹؍ فروردی ۱۳۲۵ف کو
اُنھون نے انتقال کیا۔ ان کی جگہ مولوی محی الدینخان صاحب منصرم مقرر کیے گئے۔ اور ہنوز ان کے
وظیفہ پر علحدہ ہونے کے بعد نواب نظامت جنگ بہادر کا تقرر میر مجلسی پر عمل مین آیا۔ اس کے بعد
بذریعہ فرمان خسروی مرقومہ ۲۰؍ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ نواب نظامت جنگ بہادر کا تقرر پولیٹیکل
سکرٹری کے عہدہ پر فرمایا گیا۔ اور تا حکم ثانی مولوی سید غلام جبار خانصاحب رکن مجلس عدالت العالیہ
کے منصب پر منصرمانہ مقرر کیے گئے۔ اور ۱۶؍ فروردی ۱۳۲۷ف کو انھون نے میر مجلسی کا جائزہ
حاصل کیا۔ ۲۰؍ مہر ۱۳۲۷ف سے لکھنو کے نامور وکیل انریبل مرزا سمیع اللہ بیگ صاحب کا
تقرر پانچ سال کے لئے بمشاہرہ دو ہزار پانسو ماہانہ میر مجلسی پر عمل مین آیا۔ اور مولوی سید غلام جبار صاحب
کو اورنگ آباد کی سشن ججی پر عود کرنے کا حکم ہوا۔
— مولوی سید سراج الحسن صاحب سابق ناظم تعلیمات سرکار عالی رکن مجلس عالیہ کے خدمت پر
مقرر ہوئے۔ اور ۱۲؍ تیر ۱۳۲۲ف کو آپ نے خدمت رکنیت کا جائزہ لیا۔
— حسب فرمان خسروی مترشحہ ۲۰؍ رجب ۱۳۳۶ھ مولوی سید غلام جبار صاحب
منصرم مجلس عالیہ عدالت کی جائداد رکنیت پر منصرمانہ تقرر ہوا۔
— ماہ تیر ۱۳۲۱ف مین بغرض تصفیہ مقدمات آبکاری اسپشل مجسٹریٹ قایم ہوئی۔
— ۷؍ امرداد ۱۳۲۶ف کو بمقام سمت ضلع پربھنی مین ایک منصفی اور بمقام گیورائی ضلع
بیڑ مین ایک منصفی قایم کی گئی۔
— آخر ماہ فروردی ۱۳۲۳ف۔ ہرسال موسم گرما مین مجلس عالیہ عدالت کو ماہ تیر مین ایک ماہ
کی تعطیل ہوا کرتی تھی۔ مگر آیندہ سے ہرسال دو ماہ کی تعطیل دینے کی منظوری سرکار سے صادر ہوئی
چنانچہ اوس سال ۱۵؍ اپریل سے ۱۵؍ جون تک تعطیل رہی۔ اور دیگر عدالتون کو چھ ہفتہ کی تعطیل ہوئی
بذریعہ فرمان مترشحہ غرۂ محرم ۱۳۳۷ھ نواب سعد جنگ بہادر مرحوم رکن عدالت العالیہ کی
جگہہ مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ناظم صدر عدالت صوبۂ اورنگ آباد کا تقرر عمل مین آیا۔

ـــــ ۲۵ ردی ۱۳۲۳ف کو مسٹر لیونارڈ من انجنیر معدنیات حیدرآباد اسٹیٹ یوروپین رعایائے سرکار عظمت مدار ہونے کی وجہ سے جسٹس آف دی پیس حیدرآباد مقرر ہوئے ۔ بعد ا ا مہر ۱۳۲۳ف کو مسٹر گلانسی معین المہام فینانس بجائے اون کے اسپشل مجسٹریٹ و جسٹس آف دی پیس مقرر ہوئے ۔ آپ بلدہ سے روانہ ہوچکنے کے بعد تاحکم ثانی عارضی طور پر مسٹر ویکفلڈ اسپشل مجسٹریٹ مقرر کئے گئے (جریدہ ۳۰ خورداد ۱۳۲۸ف جلد ۵۰ نمبر ۴۶ صہ ۴۹۶)

تختہ تعداد وکلاء کامیاب شدہ علاقہ سرکار عالی

نشان سلسلہ	سنہ ف	مدارج معہ تعداد اول	دوم	سوم	تعداد سند داری	تعداد اجازت نامہ جات	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱	۱۳۱۸ف	۰	۰	۳۷	۹	۴۶	فیصد ۱۳۱۸ف میں امتحان وکالت کامیاب درجہ سوم میں (۸۰) امیدوار شریک ہوئے اور (۶۵) کامیاب ۔ ۱۳۲۰ف میں (۶۸) امیدوار شریک ہوئے اور (۱۵) کامیاب ہوئے ۔ ۱۳۲۴ف میں (۵۰) امیدوار شریک ہوئے اور (۳۰) کامیاب ہوئے ۔
۲	۱۳۱۹ف	۰	۰	۷۵	۰	۷۵	
۳	۱۳۲۰ف	۰	۱	۱۵	۲	۱۸	
۴	۱۳۲۱ف	۱	۳	۲۳	۳	۳۰	
۵	۱۳۲۲ف	۰	۱	۲۷	۵	۳۳	
۶	۱۳۲۳ف	۰	۰	۳۰	۵	۳۵	
۷	۱۳۲۴ف	۴	۲	۲۶	۰	۳۲	

نشان سلسلہ	سنہ ف	مدارج معہ تعداد			[illegible]	[illegible]	کیفیت
		اول	دوم	سوم			
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۸	سنہ ۱۳۲۵ف	۱	۱	۵۵	۱۳	۷۰	
۹	سنہ ۱۳۲۶ف	۲	۱	۳۱	۷	۴۱	
۱۰	سنہ ۱۳۲۷ف	۰	۲	۳۰	۹	۴۱	
۱۱	سنہ ۱۳۲۸ف	۰	۲	۲۱	۰	۰	

کوتوالی

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ بستان آصفیہ حصہ اول صفحہ ۲۹۶

فصل (۳) ــــ ۲۰ رجب سنہ ۱۳۰۲ھ کو معین المہامی کوتوالی کے منصب پر جیسا کہ بستان آصفیہ کے حصہ اول صفحہ (۲۹۱) میں درج کیا جاچکا ہے۔ بجائے نواب فخرالملک بہادر کے نواب شہاب جنگ افتخار الملک بہادر سرفراز فرمائے گئے تھے۔ بعدہٗ حسب فرمان خسروی مورخہ ۱۵؍ شوال سنہ ۱۳۳۱ھ نواب صاحب ممدوح بوجہ پیرانہ سالی ملازمت سے سبکدوش فرمائے گئے۔ اور سررشتہ کوتوالی نواب فخرالملک بہادر معین المہام عدالت کے تفویض ہوا (ملاحظہ ہو جریدہ غیر معمولی ۱۵؍ شوال سنہ ۱۳۳۱ھ م ۱۳؍ آبان سنہ ۱۳۲۲ف جلد ۴۸ نمبر ۶۹۔)

ــــ حسب فرمان خسروی مرقومہ ۲۸؍ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ میر محسن علیخان بہادر کمانڈنگ افسر پلٹن افغانان کوتوالی بلدہ کو "میجری" کا درجہ اعزاز عطا ہوا۔ (ملاحظہ ہو جریدہ ۱۰؍ امرداد سنہ ۱۳۲۳ف جلد ۴۹ نمبر ۵۴ جزو اول)

ـــ محکمہ کوتوالی بلدہ سے اعلان شائع ہوا کہ یکم آذر ۱۳۲۳ف سے جن شاہراہون اور گلی کوچون مین سرکاری روشنی موجود ہے۔ اُن مقامات پر روشنی موقوف ہونے کے بعد اور جہان سرکاری روشنی نہین ہے وہان شب کے گیارہ بجے بعد جو شخص اپنے مکان سے باہر نکلے وہ روشن قندیل اپنے ساتھ رکھے۔ اور پولیس کے ٹوکنے پر اپنا نام و نشان صحیح پتہ بتلادیا کرے ۔

ـــ اعلان محکمہ کوتوالی بلدہ مورخہ ۱۰ آذر ۱۳۲۶ف بدین منشاء شائع ہوا کہ آیندہ محرم مین بجز ان بچون کے رنگون کے جو منتی ہون کسی اور شخص کو کسی رنگ بردہی کی اجازت نہین دیجائیگی۔

ـــ حسب اعلان محکمہ کوتوالی بلدہ مورخہ ۱۶ آذر ۱۳۲۶ف عشرۂ محرم مین اوباش۔ دھیڑ وغیرہ کو لٹھ لیکر نعرہ کرتے ہوئے فحش الفاظ بکتے ہوئے راستون پر پھرنے کی ممانعت کیگئی۔

ـــ آخر ماہ فروردی ۱۳۲۳ف مین کوتوال صاحب بلدہ کی تحریک پر پیشگاہ سرکار سے بلحاظ سہولت کارروائی امناء بلدہ کے دفاتر اوٹھا دینے اور ہر ایک امین کچہری مین کیس ڈائری اور چند ضروری رجسٹرات رکھنے کی منظوری دی گئی ۔

ـــ اوائل ماہ ذیحجہ ۱۳۲۹ھ مین شہر پناہ کے دروازون کے متصل صدر امینون اور امینون کی کچہریون مین سرکاری طور پر ٹیلیفون لگائے گئے ۔

ـــ اوائل ماہ محرم ۱۳۳۱ھ مین پولیس بلدہ کو جدید وضع کا ڈریس اور بادامی بگلوس مع بلاّ بلا۔ اور سابق کا بلاّ بدل دیا گیا ۔

ـــ اوائل ماہ صفر ۱۳۳۳ھ مین سابق کے تنو نفر عروب متعین پولیس بلدہ کے علاوہ تین سو عروب علاقہ نظم جمعیت سے علاقہ کوتوالی مین منتقل کئے گئے۔ اور ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ مین بلدہ کے بہت سے تھانون سے جوانان پولیس برخاست کر کے اُن کی جگہ عروب متذکرہ صدر کو متعین کیا گیا ۔ اور برخاست شدہ جوانون کو کوٹ مین حاضر رکھا گیا ۔

ـــ ۷ رجمادی الاول ۱۳۳۱ھ کو خان بہادر افضل نورخان صاحب افسر خفیہ پولیس وظیفہ پر علٰحدہ کئے گئے اور وہ خدمت خان بہادر عبدالکریم خان صاحب عرف نصل خان

کوتوال کے تفویض کی گئی - بعد ازان ۲؍ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ کو خدمت مذکور خان بہادر میر مبارک علی صاحب کے تفویض ہوئی -

فہرست کوتوالان بلدہ

نشان سلسلہ	نام کوتوال	تاریخ ماموری	تاریخ علیحدگی	نشان سلسلہ	نام کوتوال	تاریخ ماموری	تاریخ علیحدگی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱	نواب سلطان یار جنگ بہادر	۲؍ صفر سنہ ۱۳۲۲ھ	۷؍ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۰ھ	۳	میر مبارک علی صاحب خان بہادر -	۵ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ	۲۸؍ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۲ھ
۲	خان بہادر عبد الکریم صاحب[1] عرف لعل خان	۷؍ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۰ھ[2]	۴؍ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ	۴	نواب عماد جنگ بہادر	۲۹؍ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۲ھ	

—— نواب عماد جنگ بہادر کوتوال بلدہ نے ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ ویسرائے کشور ہند کی تشریف آوری کے موقع پر نہایت عمدہ انتظام فرمایا - اور بنظر حفظ امن اون تمام لوگون سے جن کے مکان اون راستون پر واقع تھے - جن سے ویسرائے بہادر کی سواری گزرنے والی تھی ذیل کا اقرارنامہ

[1] آپ سابق مین سٹی پولیس کے کمانڈنگ افسر تھے -

[2] خدمت کمشنری کروڑگیری پر آپکا تقرر ہونے سے خدمت کوتوالی پر میر مبارک علیخان بہادر کا منصرمانہ تقرر کیا گیا - اورنگ آباد سے آپ کے آنے تک مسٹر گے مددگار کوتوال کو عارضی طور پر خدمت کوتوالی کا جائزہ دلایا گیا -

[3] آپ سابق مین میر عدل گلبرگہ تھے - آخر ماہ شوال سنہ ۱۳۳۲ھ مین خدمت کوتوالی پر منتقل کئے گئے - بعد ازان حسن کارگذاری کے صلہ مین تنخواہ اور اعزاز مین اضافہ ہوا -

لکھوانے کا انتظام کرایا ۔

اقرار نامہ علاقہ پولیس متعلقہ تشریف آوری گورنر جنرل

— مین فلان ولد فلان قوم فلان عمر ساکن پیشیہ اقرار کرتا ہون کہ اپنے مکان / دوکان نمبر حلقہ واقع گذر سمت مین جو لب سڑک واقع ہے ۲۲ر آذر ۱۳۲۳ف م ۲۷ر اکٹوبر ۱۹۱۳ء روز دوشنبہ سے یکم دے ۱۳۲۳ف م ۵ر نومبر ۱۹۱۳ء روز چہار شنبہ تک مکان کے کسی حصہ مین کسی اجنبی مشتبہ نو وارد شخص کو اپنے متعلقین کے جن کی تعداد (   ) نفوس نہ آنے دونگا ۔ نہ رہنے دونگا ۔ اور نہ کسی شخص کو خواہ وہ کوئی بھی کیون نہ ہو بلا اجازت کوتوالی چھت پر نہ چڑھنے دونگا ۔ اور مین اس امر کا بھی ذمہ دار ہونگا کہ میرے ملازمین مین سے جن کا ذکر اوپر ہوا ہے میرے مکان مین نہین لاوین گے ۔ میرے مکان مین جملہ (   ) نفوس ہین جنمین مرد (   ) عورت (   ) بچے (   ) ملازمین (   ) ہین ۔ مین ان تواریخ مین اپنے مکان مین اگر کوئی نو وارد آجائے یا کوئی غیر معمولی واقعہ ہو جائے تو اوس کی فوری اطلاع اُس گذر متعلقہ کو فوری دیدون گا اگر اس کے خلاف ورزی ہوگی تو پولیس کو اختیار ہوگا جو صورت لازمی و فوری و ضروری ہو اوس کو وہ بلحاظ انتظام ضروری عمل مین لائے ۔

العبد

مین ولد اسکی تصدیق کرتا ہون کہ اس اقرار نامہ کی تکمیل مین نے اپنے مواجہہ مین کرائی اور مجھے اس تکمیل کا پوری طرح اطمینان ہے ۔ صدر امین سمت

امین گذر

۷ر مارچ ۱۹۱۹ء م ۱۲ر اردی بہشت ۱۳۲۸ف روز پنجشنبہ کو جبکہ ہز اکسلنسی لارڈ چیمسفورڈ ویسرائے و گورنر جنرل ہند تشریف فرمائے بلدہ ہوئے تھے تو منجانب کوتوالی بلدہ ویساہی معقول

اور پسندیدہ انتظام عمل مین لایا گیا تھا جیسا کہ بزمانہ تشریف آوری ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ انتظام عمل مین لایا گیا تھا۔ مگر اب کی مرتبہ بہ نسبت سابق کے اقرارنامہ مین بلحاظ ضرورت کچھ شرطین زیادہ کی گئی تھین۔

کوتوالی اضلاع

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صـ ۲۹۶

— حسب فرمان خسروی مصدرہ ۹ ۲ رجب ۱۳۲۸ھ کوتوالی اضلاع مین ایک کے عیوض دو ڈپٹی انسپکٹر جنرل مقرر کئے گئے۔ اور ہیوگاف کے علاوہ مسٹر ... کے عہدہ کا بھی یہی لقب قرار دیا گیا۔ (جریدہ ، ر آبان ۱۳۱۹ف)

— ماہ فروری ۱۳۲۴ف م ماہ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مین حسب فرمان خسروی ہر سہ پائیگاہ کی پولیس وجیل کا انتظام منتقل کوتوالی صرفخاص صدر ناظم صاحب کوتوالی اضلاع کے سپرد کیا گیا۔ اور اس کام کے لئے ایک مددگار مواجبی پانسو روپیہ کا تقرر عمل مین آیا۔

— سرکار سے منظوری صادر ہوئی کہ لوکل فنڈ کی رقم مین سے فی روپیہ دو پائی جو کوتوالی کو دیجاتی تھی۔ اور جس کی تعداد چار لاکھ ہوتی تھی وہ ۱۳۲۷ف سے موقوف کر دیجائے۔ اور پوری رقم اغراض لوکل فنڈ مین لگائی جائے۔

— ۱۳۲۳ف مین پولیس ٹریننگ اسکول ہیوز اسٹون سے دفتر نظامت کوتوالی اضلاع واقع سیف آباد کے قریب کے مکان مین منتقل کیا گیا۔ اور یہ مکان ... روپیہ مین خریدا گیا۔

— ناظم کوتوالی اضلاع کا لقب یکم بہمن ۱۳۲۴ف سے صدر ناظم کوتوالی قرار دیا گیا۔

جب مسٹر ہنکن صدر ناظم کوتوالی اضلاع حسب معمول رخصت بغرض علاج ولایت گئے ہوئے تھے تو اوس وقت بذریعہ جریدہ غیر معمولی مجریہ ۱۳۲۷ف فرمان واجب الاذعان مرقومہ ۲۶ اردی بہشت ...

۱۷ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ شرف وصدور لایا اوس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

"مسٹر ہنکن کی صحت ایسی خراب ہوگئی کہ ان کے مرض کا علاج یہان نہ ہوسکا اوراس وجہ سے اون کو انگلستان جانا پڑا۔ مسٹر ہنکن کی مدت ملازمت مین اخیر توسیع دوسال کی جو منظور ہوئی وہ ۲ نومبر ۱۹۱۸ء م ۲۸ آذر ۱۳۲۸ف کو ختم ہوتی ہے۔ چونکہ مزید توسیع کی صورت مین اون کی صحت مضر اثر پڑے گا۔ اس لئے ۲۹ آذر ۱۳۲۸ف سے مسٹر ہنکن کی جگہ صدر نظامت کوتوالی اضلاع مین منصرمانہ حیثیت سے تا حکم ثانی مولوی محمد علی صاحب صوبیدار ورنگل کو جو کہ حیدرآباد سیول سروس کلاس کے قدیم پاس شدہ ہونے کے علاوہ صیغہ جات مال و عدالت و کوتوالی مین وسیع تجربہ رکھتے ہین مقرر کرتا ہون۔ ان کو علاوہ اون کی ماہوار موجودہ کے پرسنل الونس دو سو روپیہ مقامی الونس بھی ملیگا"۔ لیکن مسٹر ہنکن نے بعد ختم رخصت بتاریخ ۱۵ شہریور ۱۳۲۷ف ولایت سے واپس آئے ۱۶ شہریور ۱۳۲۷ف کو اپنی خدمت کا جائزہ حاصل کر لیا۔

بارگاہ خسروی سے بذریعہ فرمان مصدرہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ یہ حکم شرف صدور لایا کہ میجر شاہ مرزا بیگ صاحب علاقہ حیدرآباد امپریل سروس ٹروپس کی تعیناتی جن غرض سے ہوئی ہے اوس کے لحاظ سے کوتوالی اضلاع مین ایک ہنگامی عہدہ واجبی (۱۲۵۰) قایم کر کے اوس کا لقب عہدہ دار متعینہ کار خاص نزد صدر ناظم کوتوالی و محابس مقرر کیا جائے جب تک میجر شاہ مرزا بیگ صاحب اس عہدہ پر مامور رہ کر اس کی ماہوار والونس پاتے رہین گے اون کو کوئی ماہوار والونس صیغہ فوج سے نہین ملیگی۔ یہ ہنگامی خدمت خاص میجر صاحب موصوف کے لئے مخصوص ہوگی۔ اگر میجر صاحب موصوف کا کسی مستقل خدمت پر تقرر ہو جائے تو یہ خدمت قایم نہین رہے گی۔ البتہ مستقل تقرر ہونے تک ان کا حق عود سررشتہ فوج مین باقی رہیگا۔

محابس و دارالطبع سرکار عالی

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صفحہ ۲۹۵

(۴) فصل

۱ــــ وسط ماہ آبان ۱۳۲۳ف سے ملازمین صیغۂ دارالطبع سرکار عالی کو شب معراج، شب برات، شب قدر گذرنے کے بعد جو دن آتے ہیں کام کے لحاظ سے تین یوم کی تعطیل دینے کی منظوری صادر ہوئی۔

۲ــــ مسٹر راج گوپال بیرسٹرایٹ لا خلف وینو گوپال پلے کا تقرر مہتمی دارالطبع سرکار عالی پر عمل میں آیا۔ اور ان کی تنخواہ چار سو ماہانہ سے چھ سو ماہانہ تک قرار دی گئی۔ اور ۳ خورداد ۱۳۲۶ف کو اونہوں نے اپنی خدمت کا جائزہ لیا۔ اور ان کے ذاتی پریس اور مشنری وغیرہ سامان ــــ روپیہ میں خرید کر دارالطبع میں منتقل کرا دیا گیا۔ آیندہ سے مہتمم محبس کو دارالطبع کے کام سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔

کاغذ مہور

(۵) فصل

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صفحہ ۳۰۶

۱ــــ یکم آذر ۱۳۲۳ف سے جدید رسوم اسٹامپ حسب نمونہ رسوم اسٹامپ سرکار ہند سرکار عالی میں بھی جاری ہوا۔ اور سابق کے ٹکٹ مہری (ع) منسوخ اور اونکی فروخت ناجائز قرار دی گئی (جریدہ ۱۹۔ مہر ۱۳۲۲ف)

۲ــــ غرۂ اسفندار ۱۳۲۴ف سے مثل سرکار عظمت مدار کے یہاں بھی رسید اسٹامپ کے بجائے جدید ٹکٹ سہ اقسام نیم آنہ و یک آنہ مشترک طور پر استعمال کئے جانے لگے۔ اور تاریخ مذکور سے سابق کا ٹکٹ رسید منسوخ ہوا۔ جدید ٹکٹ میں یہ حرف انگریزی "پوسٹ اینڈ اسٹمپ" اور یہ الفاظ حروف اردو "ڈاک و رسید" درج ہے اور اس کا استعمال علاقہ دیوانی و صرف خاص

وغیرہ مین یکسان ہوتا ہے۔

۔ ۱۳۲۴ف مین سرویس پوسٹ کارڈ تیار ہو کر جاری ہوئے۔

۔ حسب فرمان خسروی مترشدہ ۱۹ رجب ۱۳۲۴ھ کاغذ مختوم و ٹکٹ وغیرہ کے متعلق علاقہ دیوانی اور علاقہ صرفخاص مبارک کے درمیان جو امتیاز تھا۔ وہ آغاز ۱۳۲۶ف سے اٹھا دیا گیا۔ اور قرار یہ پایا کہ مہور کے مجموعی آمدنی کا ۱/۲ حصہ علاقہ صرفخاص مبارک مین داخل کیا جایا کرے۔

۔ یکم خورداد ۱۳۲۵ف سے جدید عدالتی و دستاویزی اسٹامپ جاری اور قدیم منسوخ کئے گئے

۔ ۱۳۲۵ف تک کاغذ مختوم کا تمام و کمال تعلق ناظم دارالضرب سے رہا۔ لیکن آغاز ۱۳۲۶ف سے اُس کی نگرانی انسپکٹر جنرل رجسٹریشن و اسٹامپ سے متعلق کیگئی۔ اور اس کام کے لئے اُن کے پاس (الما سو ۵) ماہانہ کا ایک عملہ بھی متعین کیا گیا۔

رجسٹریشن

فصل (۶)

یکم آذر ۱۳۲۳ف سے رسوم عدالت کے جدید ٹکٹ رواج پذیر ہوئے۔ اور تاریخ مذکور سے سابق کے ٹکٹ مہری (ع) منسوخ اور اُن کی خرید و فروخت ممنوع قرار دی گئی۔

۷ دی ۱۳۲۶ف م ۱۴ محرم ۱۳۳۵ھ روز شنبہ سے روبروئے رسالہ عبداللہ دفتر شریک رجسٹرار بلدہ منتقل کیا گیا۔ تاکہ بیرون بلدہ کے لوگون کو رجسٹری کے کرانے مین سہولت ہو۔

صفائی

فصل (۷)

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صفحہ ۲۰۸

۔ ۳۰ اسفندار ۱۳۲۲ف روز شنبہ کو مسٹر اسٹیونس کمشنر صفائی حیدرآباد وظیفہ پر علیحدہ ہوئے

اور اون کی جگہہ مسٹر وارنر کو ترقی دی گئی۔ اور ڈپٹی کمشنر صفائی کا ایک جدید عہدہ قایم کیا گیا۔ جس پر مشاہرہ ایک ہزار روپیہ ماہانہ ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کا تقرر عمل مین آیا۔

— بذریعہ فرمان خسروی متبرکہ شدہ ۲۳ رجادی الثانی ۱۳۳۱ھ یہ حکم شرف صدور لایا کہ بمعاوضہ ٹکس املاک وجانوران شاہی لوکل آمدنی کروڑگیری بلدہ سے سالانہ پندرہ ہزار روپیہ بطور امداد اخراجات صفائی آغاز سال حال سے اٹھالئے جائین۔ اور بلدہ کے تمام امراء و اعزا کے علاقہ جات سے بلا استثناء ٹیکس وصول کر لیا جائے۔ سالہائے ماقبل کا بقایا وصول کرنے کی ضرورت نہین ہے (جریدہ ۱۴ ر تیر ۱۳۲۲ف جلد ۴۴ نمبر ۲۳ جزو اول)

— اوائل ماہ آبان ۱۳۲۳ف مین بیگم بیٹھ اور اوس کے مضافات کو بلدہ کے حدود صفائی مین داخل کر کے ایک جدید حلقہ (د) قایم کیا گیا اور اس کے لئے جدید عملہ کے لئے اخراجات کی منظوری صادر ہوئی۔

— ماہ تیر ۱۳۲۸ف مین منجانب صفائی بلدہ حیدرآباد ابتدائی تعلیم چوتھے درجہ تک زبان اردو۔ مرٹھی۔ تلنگی مین غیر مستطیع طلباء کو بلا فیس تعلیم دینے کی غرض سے بلدہ کے مختلف محلون مین چھہ مدارس قایم کئے گئے۔ اون کی نگرانی کی غرض سے انسپکٹر کا تقرر بھی کیا گیا۔

تختہ مویشی و گوسفندان ذبح شدہ مسالخ حدود صفائی بلدہ حیدرآباد من ابتدائے ۱۳۰۸ف تا ۱۳۲۷ف

نشان سلسلہ	سنہ ف	تعداد سالانہ — مویشی	تعداد سالانہ — گوسفندان	صفحہ نظم و نسق	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	۱۳۰۸ف تا ۱۳۱۲ف	۳۰۰۰	۱۹۰۰۰		

نشان سلسلہ	سنہ ف	تعداد سالانہ		صفحہ نظم و نسق	کیفیت
		مویشی	گوسفندان		
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۲	سنہ ۱۳۱۳ف تا ۱۳۱۵ف[له]	۱۴۴۵۰	۶۸۰۶۲۵	۲۲۹	
۳	سنہ ۱۳۱۶ف تا ۱۳۱۹ف	۳۳۱۸	۹۸۰۴	۱۲۲	
۴	سنہ ۱۳۲۰ف تا ۱۳۲۱ف	۳۴۷۶	۹۹۰۴	۷۴	
۵	سنہ ۱۳۲۲ف	۷۵۷۶	۱۱۶۵۴۶	۱۰۵	
۶	سنہ ۱۳۲۳ف	۳۴۲۵	۴۱۳۴۱		
۷	سنہ ۱۳۲۴ف	۸۴۴۵	۱۸۰۷۱	۴۳	
۸	سنہ ۱۳۲۵ف	۸۷۴۹	۹۷۶۶۷	۳۲	
۹	سنہ ۱۳۲۶ف	۱۵۹۰۲	۲۵۸۱۵۸	۳۸	
۱۰	سنہ ۱۳۲۷ف	۱۵۲۵۹	۲۶۶۷۵۸		

صدارت العالیہ و اُمور مذہبی

• سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصۂ اول صفحہ ۳۰۸

له اگرچہ رپورٹ نظم ونسق میں مویشی کی تعداد (۱۴۴۵۰) اور گوسفندان کی تعداد (۶۸۰۶۲۵) سالانہ بتلائی گئی ہے لیکن اعداد سنہ ماسبق ومابعد پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اعداد میں غلطی واقع ہوئی ہے اور بادی النظر میں حسب ذیل تعداد صحیح معلوم ہوتی ہے۔ تعداد مویشی (۱۶۰۴) اور گوسفندان (۲۲۶۸۷۵) سالانہ ہوگی۔

۔۔۔ ۹ ر خورداد ۱۳۲۱ف کو نواب نظامت جنگ بہادر نے عزت یار خان صاحب (محی الدولہ) بہادر سے خدمت صدر الصدوری کا جائزہ لیا۔ اور مولوی لطیف احمد صاحب مینائی دوم مددگار دفتر معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کو نظامت امور مذہبی کا جائزہ دلایا گیا اور انکی تنخواہ آٹھ سو ۸۰۰ ماہوار مقرر ہوئی۔

۔۔۔ ۲ ر تیر ۱۳۲۱ف کو خان بہادر حافظ حاجی مولوی انوار اللہ خان بہادر (نواب فضیلت جنگ بہادر) منصب صدر الصدوری و نظامت امور مذہبی پر سرفراز فرمائے گئے۔ اور آپکی تنخواہ الف ماہانہ قرار دی گئی۔ اور ماہ مذکور کو آپ نے ان دونوں خدمتوں کا جائزہ لیا۔

۔۔۔ بذریعہ جریدہ غیر معمولی ۱۱ ر آبان ۱۳۲۲ف حسب فرمان خسروی مزینہ ۱۵ ر شوال ۱۳۳۱ھ سررشتہ امور مذہبی کے لئے معین المہامی کی ایک جدید خدمت قایم کی گئی اور اس پر منصرمانہ طور پر نواب مظفر جنگ بہادر رکن کبینٹ کونسل بمشاہرہ دو ہزار روپیہ مقرر فرمائے گئے افسوس ہے کہ ۱۵ ر جمادی الاول ۱۳۳۲ھ م ۸ ر خورداد ۱۳۲۳ف روز یکشنبہ کو آپ نے بمقام سرورنگر انتقال فرمائے۔ اور بذریعہ جریدہ غیر معمولی ۹ ر خورداد ۱۳۲۳ف جلد ۴۵ ع ۳۴ آپ کی تعزیت مین ایک یوم کے لئے جملہ دفاتر سرکار عالی کو بند رکھا گیا۔ اور جریدہ مذکور مین یہ بھی حکم درج تھا کہ مولوی انوار اللہ خان بہادر کا جو (حضرت اقدس اعلیٰ و حضرت غفران مکان علیہ الرحمہ کے اوستاد رہے ہین اور اسوقت شاہزادگان بلند اقبال کے اوستاد ہین۔ اور ناظم امور مذہبی و صدر الصدور صدارت العالیہ ہین) ۱۰۰۰ ماہوار خدمت معین المہامی امور مذہبی پر تقرر کیا گیا۔ افسوس ہے کہ بتاریخ ۳۰ ر جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ م ۱۰ ر اردی بہشت ۱۳۲۷ف روز شب جمعہ سات بجے آپنے انتقال فرمایا۔ اور آپ کی تعزیت مین جملہ دفاتر سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی۔ آپ کے زمانہ مین سررشتہ مذکور مین بہت سی اصلاحین ہوئین۔

۔۔۔ بذریعہ جریدہ غیر معمولی ۱۷ ر اردی بہشت ۱۳۲۷ف حسب فرمان خسروی مزینہ ۶ ر جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شیروانی ناظم امور مذہبی

مقرر کیئے گئے۔ اور جریدہ مذکور ہی مین یہ بھی حکم درج ہے کہ مدرسہ نظامیہ اور اشاعت علوم وفنون کی صدر نگرانی مولوی صاحب مذکور سے متعلق رہے گی۔ اور ان کی رائے سے ایک کمیٹی مقرر ہوگی جس کے توسط سے کام جاری رہیگا۔ اور جس کے میر مجلس وہ خود رہینگے۔ علاوہ اس کے سرکاری کتب خانہ آصفیہ بھی ان کی نگرانی مین رہے گا۔ مولوی صاحب موصوف پانچ سال کے لئے دو ہزار ماہوار سکۂ عثمانیہ پر لئے گئے ہین۔ آپ کے اقتدارات وہی رہین گے جو ناظم امور مذہبی کے ہین۔ ہر سال آپکو تین ماہ کی رخصت نصف ماہوار پر بطور خاص علاوہ رخصت ہائے استحقاقی کے ملیگی۔ اگر کسی مصلحت ملکی مین آپکی سبکدوشی مناسب ہو تو چھ ماہ قبل اطلاع دیجائے گی۔ اس طرح وہ قبل از تکمیل پنج سالہ علیحدہ ہونا چاہین تو چھ ماہ قبل اطلاع دین گے۔

— بوجہ جنگ راستہ کی مشکلات اور خطرات کے باعث ۱۳۳۲ھ مین بارگاہ خسروی سے اس سال عازمین حج کی روانگی ملتوی کردی گئی۔

— بموجب گشتی محکمہ امور مذہبی نشان ۲/۱۸ واقع ۲۲ مہر ۱۳۲۵ف طوائف پیشہ و عورات فاحشہ جو قریب مساجد شاہ راہ عام اور چار مینار وغیرہ رہتی تھین وہ وہان سے اٹھادی گئین۔

چونکہ اکثر غسال مسائل شرعی سے واقف نہین تھے اس واسطے ایک رسالہ متعلقہ مسائل غسل تجہیز و تکفین مقرر کر کے بذریعہ اعلان محکمہ صدارت العالیہ نشان ۱۸۹۴ مورخہ ۲۵ آبان ۱۳۲۵ف حکم دیا گیا کہ غسال رسالۂ مذکور مین امتحان دے کر سند حاصل کرین۔

— اوائل ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ مین حسب تحریک ناظم صاحب امور مذہبی پیشگاہ خداوندی سے فرمان شرف صدور لایا کہ درگاہون مین عرسون کے موقع پر طوائف کا ناچ وگانا قطعاً موقوف کیا جائے۔

تختہ تعداد مساجد۔ درگاہ مقابر مندر مٹھ و کلیسا وغیرہ ممالک محروسہ سرکار عالی معہ عطیہ سرکار عالی سنہ ۱۳۰۳ف لغایتہ سنہ ۱۳۲۶ف

نشان سلسلہ	سنہ	تعداد مساجد			تعداد درگاہ و عاشور خانجات			تعداد دیول و مٹھ			تعداد دھرم سالہ و سرائے			تعداد گرجا و [illegible]	تعداد آتشکدہ
		بلدہ	اضلاع	جملہ تعداد	بلدہ	اضلاع	جملہ تعداد	بلدہ	اضلاع	جملہ تعداد	بلدہ	اضلاع	جملہ تعداد		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱	۵۱ سنہ ۱۳۰۳ف	۲۵۴	۱۳۱۳	۱۵۶۷	۲۸۶	۵۰۳۰	۵۳۱۶	۹۳	۱۵۲۶۲	۱۵۳۵۵	۷	۹۷	۱۰۴		۱
۲	۵۲ سنہ ۱۳۰۷ف	۲۶۰	۱۳۲۲	۱۵۸۲	۲۸۷	۴۹۳۱	۵۲۱۷	۹۱	۱۵۲۶۲	۱۵۳۵۳	۷	۹۷	۱۰۴	۲	۱
۳	۵۳ سنہ ۱۳۱۵ف	۳۶۵	۱۳۱۳	۱۶۷۸			۴۹۹۰						۱۰۴	۱۲	۲
۴	سنہ ۱۳۱۸ف			۱۸۰۴						۱۵۳۸۰				۲۱	۲
۵	سنہ ۱۳۲۱ف			۱۸۰۸						۱۵۳۸۶			۱۰۴	۳۰	۲

مجلس عالیہ عدالت پر ہوا تو خدمت نظامت تعلیمات پر مسٹر الما لطیفی صاحب۔ ائی۔ سی۔ ایس قایم مقام ڈسٹرکٹ جج دہلی کا تقرر عمل میں آیا۔ اور ۲۷ شہریور سنہ ۱۳۲۲ ف کو آپ نے خدمت نظامت کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد آپ نے بحیثیت ناظم تعلیمات بلدہ اور اضلاع کے مدارس کا معائنہ کر کے اون میں بہت سے اصلاحیں کیں اور بہت سے جدید مدارس ان کے زمانہ نظامت میں قایم ہوئے اور بہت سے خانگی مدارس کے نام گرانٹ جاری ہوا۔ ان کی مدت مستعار ختم ہونے کے بعد یہ سرکار انگریزی کے ملازمت میں واپس کئے گئے۔ اور ان کے بجائے مسٹر سید راس مسعود نبیرہ سید احمد خان بہادر کی خدمات سرکار انگریزی سے مستعار لی گئیں۔ اور آپ بلدہ آنکر ۱۲ شہریور سنہ ۱۳۲۵ ف کو خدمت نظامت کا جائزہ حاصل کی اور کارگذار رہے بعد بغرض ولایت آپ چھ ماہ کی رخصت حاصل کی۔ لہذا بجائے آپ کے مسٹر مہدی حسن بلگرامی کا منصرمانہ تقرر کیا گیا۔ اور ۵ امرداد سنہ ۱۳۲۹ ف کو مسٹر سید راس مسعود سے آپ نے خدمت نظامت کا جائزہ حاصل کی۔

—— یکم اسفندار سنہ ۱۳۱۹ ف سے مسٹر مے ہیو یم۔ اے کی خدمت سرکار انگریزی سے مستعار لی گئیں۔ اور بمشاہرہ بارہ سو روپیہ ماہانہ کلدار مشیر تعلیمات کے عہدہ پر ان کا تقرر عمل میں آیا۔ اور اصلاحات تعلیمات کے متعلق رپورٹ لکھ کر آخر ماہ بہمن سنہ ۱۳۲۱ ف کو یہ سرکار انگریزی کے ملازمت میں واپس کئے گئے۔ مسٹر مے۔ ہیو کے مشورہ کے بنا پر ہر ضلع کے لئے ایک ایک مہتمم تعلیمات کے تقرر کی اسکیم پیشگاہ سرکار سے منظور ہوئی۔

—— حیدرآباد کے طلباء سرکاری اور پرائیوٹ مقیمہ لندن کی نگرانی کی غرض سے مسٹر سٹین سابق پرنسپل نظام کالج وظیفہ یاب سرکار عالی کا تقرر پانسو پونڈ سالانہ الونس کے ساتھ اوائل ماہ شہریور سنہ ۱۳۱۹ ف م اوائل ماہ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء میں سرکار سے منظور ہوا۔ اور ماہ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء سے آپ کے الونس میں سو پونڈ سالانہ کا اضافہ کیا گیا۔ اور یہ قرار پایا کہ آیندہ سے پرائیوٹ طلباء کی فیس سرکار میں جمع ہوا کرے۔

— جو سیول سرویس کلاس ۲۲ آبان سنہ ۱۳۱۹ف کو چادر گھاٹ مین قایم ہو کر سنہ ۱۳۲۰ف مین توڑ دیا گیا تھا۔ وہ سنہ ۱۳۲۲ف مین پھر سے قایم کیا گیا۔ اور قرار دیا گیا کہ تاریخ مذکور سے سیول سرویس کلاس کے تین سال بعد ہر سال آیندہ مفصلہ ذیل محکمون مین سے حسب ذیل افراد مین امیدوار منتخب ہوا کرین۔ (۱) سررشتہ مال (۲) سررشتہ بندوبست (۳) سررشتہ کروڑ گیری (۴) سررشتہ آبکاری (۵) سررشتہ فنانس (۶) سررشتہ محاسبی (۷) سررشتہ عدالت (۸) سررشتہ رجسٹریشن (۹) سررشتہ ٹپہ (۱۰) سررشتہ مجالس۔ اور اسی طرح اون امیدوارون کو (حسب قواعد) سیول سرویس کلاس مین تعلیم پاکر امتحان آخرین کامیاب حاصل کرنا لازمی ہوگا۔

— سابق مین نظام کالج کا تعلق نظامت تعلیمات سے تھا۔ لیکن ۲۶ مہر سنہ ۱۳۱۶ف سے اس کا تعلق نظامت مذکور سے منقطع ہو کر ایک مجلس انتظامی کے تفویض کیا گیا۔ اس مجلس کی صدارت نواب معین المہام بہادر عدالت و کوتوالی و امور عامہ فرماتے ہین۔ اور اس کے اراکین اعلیٰ عہدہ دار مقرر ہوتے رہتے ہین۔

— بذریعہ فرمان خسروی مورخہ ۴ رجب سنہ ۱۳۳۵ھ عثمانیہ یونیورسٹی کے قیام کی منظوری صادر ہوئی جس مین اردو زبان کے ذریعہ تعلیم قرار دئے جانے کا اعلان ہوا اور جدید علوم فنون کی کتابون کا اردو مین ترجمہ کرنے کی غرض سے اس یونیورسٹی کے متعلق ۱۵ آبان سنہ ۱۳۲۶ف سے ایک دار الترجمہ قایم کیا گیا۔ جس مین تین سو سے پانسو اور پانسو سے آٹھ سو ماہوار کے متعدد مترجم مامور کئے گئے۔ وسط ماہ دی سنہ ۱۳۲۸ف مین عثمانیہ یونیورسٹی کے ترجمہ کی قیام کی مدت مین دو سال کی توسیع منظور ہوئی۔

— ۳۰ آبان سنہ ۱۳۲۱ف کو صاحبزادہ نواب تلاوت جنگ بہادر صدر مہتمم مدارس بلدہ حسب فرمان خسروی صیغہ تعلیمات سے ناظم مخارج علاقہ صرف خاص مبارک کے عہدہ پر منتقل کئے گئے۔

(۱۲) لفٹننٹ کرنل نواب سرافسرالملک بہادر۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ یم۔ ڈی۔ او۔ اے ڈی۔ (۱۳) صاحبزادہ نواب تلاوت جنگ بہادر (۱۴) نواب سرمرز جنگ بہادر (۱۵) نواب نظامت جنگ بہادر۔ یم۔ اے۔ یل۔ یل۔ پی۔ بیرسٹرایٹ لا۔ (۱۶) نواب نذیر جنگ بہادر (۱۷) مولوی مرزا سمیع اللہ بیگ صاحب۔ بی۔ اے۔ یل۔ یل۔ بی۔ (۱۸) مولوی سید مہدی حسین صاحب بلگرامی۔ یم۔ اے۔ (۱۹) ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب۔ ایم۔ اے۔ یل۔ یل۔ ڈی۔ (۲۰) مولوی فخرالدین احمد خان صاحب (۲۱) مسٹر ڈبلیو جے پرنڈر گارسٹ۔ بی۔ اے۔ اکسفورڈ۔ (۲۲) مولوی نورالضیاءالدین صاحب (۲۳) مولوی عبدالرحمن خان صاحب۔ بی۔ اے۔ بی۔ یس۔ سی۔ (لنڈن) (۲۴) نواب حیدر یار جنگ طباطبائی۔ (۲۵) مولوی ہاشم معزالدین صاحب۔ یم۔ اے۔ یل۔ یل۔ بی۔ (۲۶) خان فضل محمد خان صاحب۔ ایم۔ اے کیمرج۔ (۲۷) مولوی عبدالحق صاحب۔ بی۔ اے۔ (۲۸) آغا سید حسین صاحب۔ بی۔ اے۔ (۲۹) ملا شیخ داؤد صاحب۔ ایم۔ اے۔ (۳۰) مولوی غلام نبی صاحب مولوی فاضل۔ (۳۱) مولوی غلام یزدانی صاحب۔ ایم۔ اے (۳۲) مولوی سید عبدالمجید صاحب اول مددگار معتمد تعلیمات (۳۳) مولوی خیرالمبین صاحب (۳۴) مولوی صفی الدین محمد صاحب (۳۵) مولوی مفتی محمد رکن الدین صاحب (۳۶) مولوی محمد مرتضیٰ صاحب (۳۷) مولوی سید محی الدین صاحب۔ بی۔ اے۔ بیرسٹرایٹ لا (۳۸) مولوی عبدالماجد صاحب۔ بی۔ اے۔ (۳۹) مولوی عبدالحلیم صاحب شرر۔ (۴۰) مولوی ظفر علیخان صاحب۔ بی۔ اے۔ (۴۱) مولوی امیر احمد علی صاحب۔ یف۔ سی۔ یچ۔ (۴۲) مولوی محمد سعادت خان صاحب۔ یچ۔ سی۔ یس۔ (۴۳) مولوی فصیح الدین احمد خان صاحب۔ یچ۔ سی۔ یس۔ (۴۴) راؤ بہادر جے کشٹا چاری۔ بی۔ اے۔ بی۔ یل۔ ارکان بحیثیت عہدہ ضمن الف منشور خسروی۔

(۱) مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شیروانی صدرالصدور امور مذہبی (۲) محمد اکبر نذر علی حیدری بی۔ اے

معتمد تعلیمات (۳) مولوی سید راس مسعود صاحب ۔ بی ۔ اے ۔ آئی ۔ ای ۔ یس ناظم تعلیمات ۔

— حسب فرمان خسروی مرقومہ رجب المرجب ۱۳۳۵ھ دربارۂ قیام جامعہ عثمانیہ یونیورسٹی کالیج (شعبۂ فنون) کا یکم ذیحجہ ۱۳۳۷ھ م ۱۲ مہر ۱۳۲۸ف روز پنجشنبہ کو صبح کے دس بجے بمکان آغا سید حسین صاحب افتتاح ہوا ۔ اس جلسہ مین شرکت کی غرض سے اکثر معززین وعہدہ دار مدعو کئے گئے تھے ۔

— چند علم دوست حضرات کی سعی و کوشش سے ۲۷ فروری ۱۳۲۴ف روز دوشنبہ صبح کے ۸ بجے بمقام باغ عامہ محبوب ٹاون ہال مین ایجوکیشنل کانفرنس کا پہلا سالانہ جلسہ بصدارت مسٹر حیدری معتمد عدالت و کوتوالی وامور عامہ منعقد ہوا ۔ اور تین ۳ روز تک اس کے اجلاس ہوتے رہے ۔

۲۹ فروردی ۱۳۲۵ف روز پنجشنبہ کو اس کا دوسرا سالانہ اجلاس بصدارت مولوی حبیب اللہ صاحب صدر محاسب سرکار عالی اورنگ آباد مین منعقد ہوا ۔

اور اس کا تیسرا سالانہ جلسہ ۹ بہمن ۱۳۲۷ف روز جمعہ کو بصدارت نواب عماد الملک بہادر سی ۔ یس ۔ آئی ۔ باغ عامہ کے محبوب ٹاون ہال مین منعقد ہوا ۔ جس کا دو روز تک اجلاس ہوتا رہا ۔ ممبری کی فیس تین روپیہ (ستے) ہے ۔ مگر اس دفعہ ہوا یہ کہ وزیٹرون سے بھی ایک روپیہ کے حساب سے فیس وصول کیگئی ۔ اس مرتبہ اس کانفرنس سے متعلق ایک تعلیمی نمائش بھی کھولی گئی تھی اور اوس مین انعامات تقسیم کرنے کی غرض سے سرکار سے ۱۰۰۰ روپیہ عطا ہوئے تھے ۔ اور حسب الحکم ناظم صاحب تعلیمات مدارس اضلاع کے تمام مہتممان تعلیمات بغرض شرکت کانفرنس بلدہ طلب کئے گئے تھے ۔

۲ آبان ۱۳۲۸ف م ۱۲ ذیحجہ ۱۳۳۷ھ روز دوشنبہ سے ایام تعطیل عید الضحیٰ مین زیر صدارت مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شیروانی صدر الصدور امور مذہبی علاقہ سرکار عالی ٹاون ہال باغ عامہ حیدرآباد مین ایجوکیشنل کانفرنس کا چوتھا سالانہ جلسہ منعقد ہوا ۔ دو روز تک اسکے بدفعات اجلاس ہوتے رہے بہت سے رزولیوشن پاس ہوئے ۔ گذشتہ کی طرح سال حال مین بھی اسکے ساتھ تعلیمی نمائش ہوتی تھی ۔

— مدرسہ ویدیک وہرم پرکاش کا واقع شاہ علی بنڈہ چند علم دوست حضرات کے سعی سے ماہ اردی بہشت ۱۳۰۵ف

قایم ہوا۔ اور اوس کے تمام اخراجات حیدرآباد کے اہل ہنود علم دوست حضرات کے چندہ سے پورے ہوتے رہے بعدہٗ سرکار عالی کے صیغۂ تعلیمات سے ۵۰ مہ ماہانہ کی امداد جاری ہوئی۔ اور جب تمام چندہ کی رقم سے مدرسے کے اخراجات کے لئے پورے نہ ہونے لگے اور اوس کے لئے دقتیں اور دشواریاں پیش آنے لگیں تو ۱۳۲۲ف ۳ اسفندار سے اس کا کامل تعلق سرکار سے ہوگیا۔ اور اب اس کی حیثیت سرکاری مدارس کی سی ہے۔

— ۱۴ شوال ۱۳۳۲ھ کو دار العلوم کے شصت سالہ جوبلی بصدارت نواب اسالار جنگ مدار المہام سرکار عالی منائی گئی۔

— محلہ کاچی گوڑہ اور رام کوٹ میں منجانب رزیڈنٹ بہادر پرائمری اسکول کیلئے دو مکان تعمیر کیے گئے جسکا افتتاح ۱۶ جون ۱۹۱۴ء کو ہوا۔ ان مدارس میں بہت کم فیس لیجاتی ہے اور انگریزی و اردو و تلنگی کی تعلیم دیجاتی ہے۔

— ۳ رجب ۱۳۳۲ھ روز چہارشنبہ دن کے ۲ بجے انوار العلوم نام واقع حبیب نگر کا ایک خاص جلسہ بصدارت مولانا عبد الصمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ انجمن انوار العلوم کی افتتاحی رسوم ادا کیے گئے۔

— یکم نومبر ۱۹۱۲ء روز جمعہ کو شام کے پانچ بجے ال سنٹس انسٹیٹیوشن چادرگھاٹ میں بصدارت صاحب رزیڈنٹ بہادر تقسیم انعام کا جلسہ منعقد ہوا۔ اور اوسی روز ملک معظم قیصر ہند جارج پنجم کی یادگاری لائبریری اور لیبوریٹری کی عمارت کا بھی افتتاح عمل میں آیا۔

— ۲۲ جولائی ۱۹۱۴ء روز چہارشنبہ کو شام کے پانچ بجے انسٹیٹیوشن مذکور میں جدید عمارت کنڈر گارٹن (سالار جنگ میموریل بلڈنگ) کا نواب یوسف علیخان سالار جنگ بہادر ثالث کے دست مبارک سے افتتاح عمل میں آیا۔

— ۲۲ مارچ ۱۹۱۳ء روز جمعہ کو ولزلین مشن کے جدید اسکول اور بورڈنگ ہوس کا افتتاحی جلسہ بصدارت صاحب عالیشان بہادر منعقد ہوا۔

— ماہ تیر ۱۳۲۱ف میں بر بناء درخواست نواب فضیلت جنگ بہادر بارگاہ خسروی سے مدرسۂ نظامیہ کی امداد سابقہ میں الف مبلغ روپیہ ماہانہ کا اضافہ منظور فرمایا گیا اور اوس کی امدادی مقدار سات سو ماہانہ کے بجائے دو ہزار ماہانہ ہوگئی۔ اور مدرسہ مذکور کے لیے حضرت قدر قدرت و اعلیٰ نے ایک سرکاری وسیع مکان بھی شبلی گنج میں عطا فرمایا۔ اور ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۳۴ھ کو مدرسہ مذکور اپنے پہلے مکان سے اس مکان میں منتقل ہوگیا۔ ۱۱ ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ کو

مدرسہ مذکور کے متعلق ایک دار الاقامہ قایم کیا گیا ۔ اور اوس کی فیس ۵ روپیہ ماہانہ مقرر کیگئی۔

ـــ مدرسہ آصفیہ ملک پیٹھ کو سرکار سے جو ۲۰۰ روپیہ ماہانہ کی امداد ملا کرتی تھی ۔ ماہ تیر ۱۳۲۲ ف سے اُس میں وہ ۳۰۰ ماہانہ کا اضافہ کر کے اُس کی مقدار پانسو روپیہ ماہانہ کردی گئی ۔

ـــ ماہ شہریور ۱۳۲۳ ف سے اسلامیہ بورڈنگ اسکول نام پلی کے نام ماہانہ ۱۰۰ روپیہ کی امداد مقرر ہوئی ۔

ـــ ۱۵ آبان ۱۳۲۵ ف سے ویدیک وردھنی پاٹ شالہ واقع گولی گوڑہ کے نام ماہانہ ۱۵ روپیہ کا گرانٹ سرکار سے جاری ہوا چونکہ اس مدرسہ کی کوئی ذاتی عمارت نہیں تھی ۔ اور اسکے طلبہ کے روز افزون تعداد کے باعث قلت جگہ کی تکلیف محسوس ہونے لگی تھی ۔ اس لئے پنڈت وامن نایک صاحب جاگیردار نے ازراہ علم پروری اپنی ذات سے گوروجی کے باغ واقع گولی گوڑہ کا ایک وسیع قطعہ مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ کو خرید فرما کر تعمیر مدرسہ کے لئے وقف فرمادیا ۔ اور پبلک جلسون کے انعقاد کی غرض سے ایک پنڈال بھی بنام ویدیک وردھنی تھیٹر تیار کرادیا ۔

۱۱ تیر ۱۳۲۷ ف م ۱۴ شعبان ۱۳۳۶ ھ روز پنجشنبہ بوقت صبح ویدیک وردھنی پاٹ شالہ کی تعمیر کا پایہ کھودنے کی رسم مہاراج ڈنڈی سوامی کے ہاتھ ادا ہوئی ۔ جو جو حضرات اوس پاٹ شالہ کے کمرے اور ہال تعمیر کرنے کا وعدہ کر چکے تھے اون حضرات کے ہاتھ اون کی کندید گی بناء کی رسم عمل میں لائی گئی ۔ فضیلت علم پر سوامی مہاراج کا بیان ہوا ۔ اس کے بعد وامن نایک صاحب جاگیردار سکریٹری شالہ مذکور نے رپورٹ پڑھکر سنائی ۔ تقریباً ایک سو سے زاید مدعوتی موجود تھے اور بعد تقسیم گلدستہ وغیرہ جلسہ برخاست ہوا ۔

ـــ محبوب کالج سکندرآباد کو سرکار سے جو ۲۰۰ ماہانہ امداد ملتی تھی ۔ اس میں ماہ ارد بہشت ۱۳۲۲ ف سے دو سو ۲۰۰ ماہانہ کا اضافہ کیا گیا ۔ اور کالج کے لئے عمارت تعمیر کرنے کی غرض سے ۲۰۰۰۰ روپیہ کی رقم بھی سرکار سے منظور کی گئی ۔

ـــ ۵ شہریور ۱۳۲۷ ف م ۳ شوال ۱۳۳۶ ھ روز پنجشنبہ بوقت مغرب سب بورڈنگ روڈ کی جو دیا

کا افتتاح راجہ فتح نواز ونت بہادر صدر المہام مال و صرف خاص کے ہاتھ عمل میں آیا۔ بورڈنگ مذکور کے لئے مولوی حسین عطاء اللہ صاحب مرحوم کا مکان کرایہ پر لیا گیا ہے۔

مدارس کی تعطیلات کا تعین سنہ ۱۳۲۳ف میں حسب ذیل کیا گیا۔

ف تعطیلات مختص المقام کے لئے (۱۰) یوم کی مدت کافی ہے۔ ان کا تعین صدر مدرسین مدارس مڈل وہائی اسکول (ورناکیولر انگلو ورناکیولر) بہ لحاظ ضرورت مقامی بعد حصول منظوری بالادست یا احکام مستقر کریں گے۔

لہذا حکم ہوا کہ

آیندہ (باستثنائے نظام کالج و مدرسہ عالیہ و دار العلوم) تمام مدارس علاقہ سرکار عالی میں ہر سال حسب ذیل تعطیلات دئے جائیں۔

تعطیلات موسم گرما (۴۵) یوم۔
تعطیلات موسم سرما (۱۰) یوم۔

نوٹ۔ صرف مڈل اور ہائی اسکول ورناکیولر۔
انگلو ورناکیولر ہی ان سے مستفید ہونگے۔

تعطیلات مختص المقام وغیر معمولی
۱۰ یوم تعطیلات متفرق ۲۶ ½
یوم حسب حاشیہ تعطیلات مختص المقام
وغیر معمولی کیواسطے حسب صراحت بالا جسکی
تعداد زیادہ سے زیادہ (۱۰) یوم ہوگی
افسران بالادست یا افسران مقامی کی
منظوری حاصل کرنی ضروری ہوگی۔

دسہرہ (۱) یوم۔ دیوالی (۱) یوم عید الضحیٰ (۴) یوم محرم شریف (۸) یوم۔
دوازدہم شریف (۱) یوم مہا شیوراتری (۱) یوم یادگار اعلیحضرت غفران مکان (۱) یوم۔
یازدہم شریف (۱) یوم ہولی دھولنڈی (۱) یوم اوگادی (۱) یوم یادگار ملکہ معظمہ (۱) یوم
سالگرہ ہز مجسٹی دی کنگ جارج پنجم (۱) یوم سالگرہ مبارک اعلیحضرت بندگانعالی (۱) یوم۔
شب برات (۱) یوم شب معراج (۱) یوم یادگار مسند نشینی اعلیحضرت بندگانعالی (۱) یوم
راکھی پونم (۱) یوم جنم اشٹمی (½) یوم عید الفطر (۲) یوم۔
گنیش چوتھ (½) یوم جشن تاج پوشی ملک معظم (۱) یوم۔

(ملاحظہ ہو جریدہ اعلامیہ جلد ۴۴ نمبر ۱۰۵ جزو اول)

نشان سلسلہ	سنہ	تعداد مدارس: جملہ تعداد مدارس	تعداد مدارس: تعداد مدارس سرکاری	تعداد مدارس: تعداد مدارس غیر سرکاری	تعداد طلباء: جملہ تعداد طلباء	تعداد طلباء: طلباء مدارس سرکاری	تعداد طلباء: طلباء مدارس غیر سرکاری	آمدنی مدارس ... سالانہ تخمینی	اخراجات تعلیمات صرف سرکار سالانہ تخمینی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۸	سنہ ۱۳۲۴ف	۵۳۴۱	۱۱۶۹	۴۲۷۲	۱۵۶۹۴۰	۸۲۷۷۸	۷۳۷۷۸	[illegible]	[illegible]
۹	سنہ ۱۳۲۵ف	۵۵۲۶	۱۲۵۴	۴۲۷۲	۱۴۷۰۶۷	۹۳۲۸۹	۷۳۰۰۸	[illegible]	[illegible]
۱۰	سنہ ۱۳۲۶ف	۶۸۵۱	[۲] ۲۵۷۹	[۲] ۴۲۷۲	۲۱۴۴۵۱	[۲] ۱۴۰۶۷۳	[۲] ۷۳۷۷۸	[illegible]	[illegible]
۱۱	سنہ ۱۳۲۷ف	۷۱۳۱	[۳] ۳۲۲۴	[۳] ۳۹۰۷	۲۵۴۲۵۲	[۳] ۱۸۲۹۸۷	[۳] ۷۱۲۶۵	[illegible]	[illegible]

[۱] غیر مسلمہ مدارس کے بارہ میں سررشتہ تعلیمات کی درخواست پر سنہ ۱۳۲۳ف میں صدر ناظم صاحب کوتوالی اضلاع نے مدارس اور طلباء کی تعداد بتلائی ہے۔ اوس کے لحاظ سے رپورٹ نظم و نسق سرکاری بابتہ سنہ ۱۳۲۳ف لغایتہ سنہ ۱۳۲۵ف میں وہی مجملی تعداد دی گئی ہے۔

[۲] جملہ تعداد مدارس میں (۴۰۳) مدارس اناث کی اور تعداد طلباء میں (۱۴۵۹۷) ہے۔

[۳] جملہ تعداد مدارس میں (۵۱۰) مدارس اناث کی اور تعداد طلباء (۲۳۹۷۹) ہے۔

تختہ طلباء تعداد شریک کامیاب امتحان مڈل۔ ہائی اسکول لیونگ سارٹیفکٹ۔ انٹرمیڈیٹ۔ میاٹرکیولیشن۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے۔ ممالک محروسہ سرکار عالی

نشان سلسلہ	سنہ	مڈل						ہائی اسکول لیونگ سارٹیفکٹ						انٹرمیڈیٹ		میاٹرکیولیشن						ایف۔اے		بی۔اے	
		تعداد امیدوار شریک امتحان			تعداد کامیاب			تعداد امیدوار شریک امتحان			تعداد کامیاب			تعداد امیدوار شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد امیدوار شریک امتحان			تعداد کامیاب			تعداد امیدوار شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد امیدوار شریک امتحان	تعداد کامیاب
		ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ			ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ				
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۱	۱۹۰۸ء			۴۸۱			۲۳۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰			۱۱۰			۱۶	۴۱	۹	۱۹	۱۴
۲	۱۳۱۸ف / ۱۹۰۹ء	۴۲۴	۳۵	۴۵۹	۲۴۲	۱۹	۲۶۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۳	۵	۴۸	۱۷	۱	۱۸	۳۰	۹	۱۹	۱۳
۳	۱۹۱۰ء	۷۹۴	۳۶	۸۳۰	۳۴۷	۳۰	۳۷۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰	۶	۲۶	۲	۰	۲	۲۷	۷	۱۴	۱۰
۴	۱۹۱۱ء	۱۲۴۸	۳۹	۱۲۸۷	۳۲۵	۲۰	۳۴۵	۹۴	۳	۹۷	۹۴	۳	۹۷	۰	۰	۲۰	۶	۲۶	۲	۰	۲	۱۳	۶	۱۹	۱۴
۵	۱۹۱۲ء	۴۰۱	۲۰	۴۲۱	۱۸۹	۱۲	۲۰۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷	۴	۲۳	۱۴

نشان سلسلہ	سنہ	مڈل						ہائی اسکول لیونگ سارٹیفکٹ						انٹرمیڈیٹ		میاٹرکیولیشن						ایف-اے		بی-اے	
		تعداد امیدوار شریک امتحان			تعداد کامیاب			تعداد امیدوار شریک امتحان			تعداد کامیاب			تعداد امیدواران شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد امیدوار شریک امتحان			تعداد کامیاب			تعداد امیدواران شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد امیدواران شریک امتحان	تعداد کامیاب
		ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ			ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ				
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۶	۱۹۱۳ء	۸۵۲	۲۶	۸۷۸	۳۴۷	۱۴	۳۶۱	۵۴	۲	۵۶	۵۴	۲	۵۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۶	۵	۱۱	۳
۷	۱۹۱۴ء	۱۰۳۱	۴۰	۱۰۷۱	۳۳۰	۲۳	۳۵۳	۸۸	۴	۹۲	۸۸	۴	۹۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۸	۱۱	۸	۶
۸	۱۹۱۵ء	۱۱۳۵	۳۲	۱۱۶۷	۳۸۷	۱۰	۳۹۷	۱۱۹	۹	۱۲۸	۵۲	۵	۵۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰	۸	۶	۳
۹	۱۹۱۶ء	۱۳۸۱	۳۸	۱۴۱۹	۶۷۹	۲۳	۷۰۲	۱۶۴	۷	۱۷۱	۶۲	۱	۶۳	۳۴	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵	۴
۱۰	۱۹۱۷ء	۱۴۷۱	۳۲	۱۵۰۳	۶۳۱	۱۵	۶۴۶	۱۵۷	۱۰	۱۶۷	۶۵	۱	۶۶	۵۵	۱۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲	۱۴
۱۱	۱۹۱۸ء	۱۸۴۴	۳۲	۱۸۷۶	۸۷۶	۸	۸۸۴	۱۶۹	۸	۱۷۷	۹۳	۵	۹۸	۶۸	۱۶	۵۳۲	-	۵۳۲	۹۲	۰	۹۲	۰	۰	۸	۵
۱۲	۱۹۱۹ء ۱۳۲۸ف	۲۵۳۸	۳۳	۲۵۷۱	۱۲۲۴	۲۴	۱۲۴۸	۲۱۰	۵	۲۱۵	۱۳۶	۰	۱۳۶	۶۷	۳۰	۳۴۲ لہ	۰	۳۴۲ لہ	۱۲۷ لہ	۰	۱۲۷ لہ	۶۷	۳۰	۱۰	۲

لہ جامعہ عثمانیہ کی یہ تعداد ہے۔

تختہ طلباء کامیاب شدہ منجانب یونیورسٹی مدرسہ دار العلوم بلدہ و مدارس اضلاع

نمبر شمار	سنہ امتحان	کامل: تعداد شرکت	کامل: تعداد کامیاب	فاضل: تعداد شرکت	فاضل: تعداد کامیاب	عالم: تعداد شرکت	عالم: تعداد کامیاب	مولوی: تعداد شرکت	مولوی: تعداد کامیاب	منشی فاضل: تعداد شرکت	منشی فاضل: تعداد کامیاب	منشی عالم: تعداد شرکت	منشی عالم: تعداد کامیاب	منشی: تعداد شرکت	منشی: تعداد کامیاب	رشدیہ: تعداد شرکت	رشدیہ: تعداد کامیاب	اسپیشل ٹسٹ: تعداد شرکت	اسپیشل ٹسٹ: تعداد کامیاب	ادیب: تعداد شرکت	ادیب: تعداد کامیاب	دبیر: تعداد شرکت	دبیر: تعداد کامیاب
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	سنہ ۱۹۰۸ء سنہ ۱۳۱۸ف	۰	۰	۱	۱	۶	۵	۱۰	۱	۶	۵	۲۲	۱۶	۷۷	۲۲	۰	۰	۲	۰	۰	۰	۰	۰
۲	سنہ ۱۹۰۹ء سنہ ۱۳۱۹ف	۰	۰	۴	۴	۸	۶	۱۸	۱۳	۹	۹	۱۴	۹	۱۱۲	۷۶	۰	۰	۱۰	۱	۰	۰	۰	۰
۳	سنہ ۱۹۱۰ء سنہ ۱۳۲۰ف	۰	۰	۱۸	۷	۲۴	۹	۵۳	۲۶	۵۰	۲۸	۳۷	۲۳	۳۲۸	۱۵۶	۰	۰	۵	۳	۰	۰	۰	۰
۴	سنہ ۱۹۱۱ء سنہ ۱۳۲۱ف	۰	۰	۱	۰	۲	۲	۶	۲	۰	۰	۰	۰	۵۶	۹	۸۹	۲۵	۵	۱	۲	۱	۴	۴
۵	سنہ ۱۹۱۲ء سنہ ۱۳۲۲ف	۴	۳	۱	۱	۱	۰	۱۳	۴	۰	۰	۰	۰	۵۵	۱۹	۰	۱۲۵	۲۶	۶	۲	۲	۴	۳

نشانات مسلسل	سنین	کامل		فاضل		عالم		مولوی		منشی فاضل		منشی عالم		منشی		رشدیہ		طول شست		ادیب		دبیر	
		تعداد شرکاء امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شرکاء امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شرکاء امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شرکاء امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شرکاء امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شرکاء امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شرکاء امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شرکاء امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شرکاء امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شرکاء امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شرکاء امتحان	تعداد کامیاب
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۶	۱۹۱۳ع ۱۳۲۳ف	۴	۲	۲	۲	۴	۳	۱۵	۵	۰	۰	۰	۰	۷۱	۲۲	۲۰۳	۳۰	۵	۳	۴	۲	۱۶	۶
۷	۱۹۱۴ع ۱۳۲۴ف	۱	۱	۲	۱	۴	۲	۱۲	۴	۰	۰	۰	-	۳۵	۹	۸۳	۲۳	۶	۶	۰	۰	۱۷	۱۱
۸	۱۹۱۵ع ۱۳۲۵ف	۰	۰	۴	۳	۳	۴	۴۷	۱۷	۰	۰	۰	۰	۸۵	۲۸	۱۳۲	۳۷	۲۸	۱۷	۰	۰	۹	۳
۹	۱۹۱۶ع ۱۳۲۶ف	۰	۰	۳	۳	۵	۱	۵۰	۲۲	۰	۰	۰	-	۱۳۹	۶۰	۱۳۶	۴۲	۰	۰	۰	۰	۹	۵
۱۰	۱۹۱۸ع ۱۳۲۷ف	۰	۰	۴	۱	۱۶	۴	۴۸	۱۶	۰	۰	۰	-	۲۶۰	۱۲۰	۱۶۲	۹۳	۰	۰	۰	۰	۱۲	۴
۱۱	۱۹۱۹ع ۱۳۲۸ف	۰	۰	۲	۱	۱۱	۱۰	۴۷	۱۰	-	۰	۰	-	۳۴۸	۱۳۳	۵۰	۲۳	۸	۴	۰	۰	۲۸	۱۳

زبان دانی سنہ ۱۹۱۹ع تک ۲ کامیاب

طبابت

(فصل ۱۱)

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ ۱ صفحہ ۳۲۷

— زنانہ طغیانی واقع ۴ رمضان ۱۳۲۷ھ میں دواخانہ افضل گنج کی جو عمارت خراب ہوگئی تھی وہ کرنل ڈریک براکین سابق رزیڈنسی سرجن وسپرنٹنڈنٹ دواخانہ افضل گنج کے تحریک پر بعد میں تعمیر ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی ایک جدید وارڈ تیار کیا گیا جس میں ۵۸ بیماروں کے رہنے کی گنجائش رکھی گئی تھی اور طلبائے مدرسہ طبابت کے آرام کے لئے جو مرضاٰت کی خبرگیری کی غرض سے باری باری روزانہ مامور کئے جاتے ہیں۔ ایک یونین تعمیر کیا گیا تاکہ اون کو ضروری خرد و نوشش کے متعلق ہر طرح کا آرام وقت پر مل سکے۔ اس یونین کی افتتاح ۳ رفروری ۱۳۲۱ف م ۵ رفروری ۱۹۱۲ء روز دوشنبہ صبح کے آٹھ بجے مسٹر گلانسی معین المہام فنانس کے ہاتھ عمل میں آیا۔

— وکٹوریہ زنانہ شفاخانہ کے کھلنے پر یکم فروری ۱۳۱۷ف کو شفاخانہ افضل گنج سے اُس میں زنانہ مرضاۃ معہ لیڈی سرجن منتقل کئے گئے۔

— ۱۲ راکتوبر ۱۹۱۴ء روز چہارشنبہ کو شام کے ۵ بجے سکندرآباد کے سیول ہاسپٹل میں بصدارت صاحب رزیڈنٹ بہادر "بہمن جی چینائی کے خیراتی دواخانہ" کا افتتاحی جلسہ منعقد ہوا۔ اس دواخانہ کو مسٹر ووسابہائی چینائی نے تعمیر کرایا ہے۔

— ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ روز جمعہ کو بمقام گلبرگہ شام کے پانچ بجے رانی جانکی بائی صاحبہ زمیندارنی کے تیار کردہ زنانہ شفاخانہ (جانکی بائی زنانہ ہاسپٹل) کی رسم افتتاح کو اعلیحضرت قدر قدرت نواب میر عثمان علیخان بہادر کے دست مبارک سے ادا ہونے کی عزت حاصل ہوئی۔

— ۱۲ آبان ۱۳۲۲ف کو صاحبزادہ نواب تلاوت جنگ بہادر معین المہام مدفائی تعمیرات

اور طبابت کے عہدہ سے سرفراز ہوئے۔ ۱۷ ر شہریور ۱۳۲۳ف کو بعطائے وظیفہ تین سو روپیہ صاحب زادہ صاحب موصوف خدمت معین المہامی سے سبکدوش فرمائے گئے ۔ اور سررشتہ طبابت عارضی طور پر نواب فخر الملک بہادر کے زیر نگرانی دیا گیا۔ اور پھر ۲ ار مہر ۱۳۲۶ف نواب فخر الملک بہادر کے منصب معین المہامی سے کنارہ کش ہوتے پر نواب امامت جنگ بہادر کو معین المہامی عدالت وکوتوالی وغیرہ کے منصب پر سرفراز فرمائے گئے تو سررشتہ طبابت بھی آپ کی نگرانی میں دیدیا گیا۔

اس سے پہلے سررشتہ طبابت۔ اور سررشتہ حفظان صحت بالکل جدا تھے لہذا بذریعہ گشتی نشان واقع ۲۸ ر امرداد ۱۳۲۷ف ہر دو سررشتہ مذکور باہم ضم کردیے گئے۔ اور آیندہ سے ناظم طبابت کا لقب (ناظم سررشتہ طبابت وحفظان صحت) مقرر کر کے نائب ناظم طبابت کے نام تین سو روپیہ ماہانہ کا زاید الونس منظور فرمایا گیا۔ اور پرسنل اسسٹنٹ سنٹری کمشنر کی جائداد مواجبی تین سو روپیہ تخفیف کردی گئی۔

تختہ نظما طبابت ممالک محروسہ سرکار عالی

نشان سلسلہ	نام ڈاکٹر	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نشان سلسلہ	نام ڈاکٹر	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	ڈاکٹر لیف۔ یم۔ کرنل پس ارشو۔ یم۔ آئی۔ ای۔ یم۔ بیس۔	۲۵ ر اپریل ۱۹۰۸ء	۲۲ ر ڈسمبر ۱۹۱۲ء	۲	ڈاکٹر ڈرنگ مسٹر ہاکنین	۲۲ ر ڈسمبر ۱۹۱۲ء	۱۸ ر اپریل ۱۹۱۷ء
				۳	ڈاکٹر اے لنکاسٹر ایم۔ ڈی۔ لندن۔	۱۸ ر اپریل ۱۹۱۷ء	

باب ۴

مالگزاری

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اوّل صفحہ ۳۷۸

(فصل ۱)

— ماہ مہر ۱۳۱۸ف میں ایک جدید عہدہ ارگینشن سلطنت آصفیہ کا تجویز کیا گیا۔ جس پر مسٹر ویکفلڈ کا تقرر ہوا۔ جنکی تنخواہ الـ(۱۵۰۰) کلدار قرار پائی۔ اس کے سوا ایک سو پچاس (۱۵۰) روپیہ ماہانہ کرایہ مکان اور (۵) روپیہ روزانہ بھتہ دیا جانا منظور ہوا۔ اور یکم اگست ۱۹۰۹ء سے مسٹر موصوف نے اپنے عہدہ کا چارج لیا۔

— ۱۵ فروردی ۱۳۱۶ف کو مولوی محمد عبدالرحیم صاحب مرحوم شریک معتمد کی جگہ مولوی محمد سعادت خان صاحب سپرد گا معتمد مال کا منصرمانہ تقرر حسب فرمان خداوندی مترشدہ ۵ صفر ۱۳۲۸ھ عمل میں آیا۔

— ۳ اسفندار ۱۳۲۰ف حسب فرمان خسروی مصدرہ ۱۲ محرم ۱۳۲۹ھ مسٹر اے۔ جی۔ ڈنلاپ معتمد مال کے عہدہ کا لقب صدر ناظم مال مقرر کیا گیا۔

— حسب فرمان اقدس مترشدہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ مسٹر ویکفلڈ ۲۲ آبان ۱۳۲۰ف نائب صدر ناظم مال (ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل مال) مقرر ہوئے (ملاحظہ ہو جریدہ ۸ دی ۱۳۲۱ف)

— مسٹر لائفن عرف دنشاہ کا تقرر انسپکٹری باغات کے خدمت پر بمشاہرہ (۵۰۰) ۲۰ فروردی ۱۳۲۱ف سے عمل میں آیا (ملاحظہ ہو جریدہ ۱۴ اردی بہشت ۱۳۲۱ف)

— حسب فرمان مترشدہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ م ۱۱ اردی بہشت ۱۳۲۱ف اگزامنر آف اکونٹس کا دفتر سررشتہ فنانس کے تحت سے علحدہ ہوکر صدر ناظم مال کے تحت میں منتقل کیا گیا۔ اور اگزامنر آف اکونٹس کا لقب بدلکر ناظم تنقیح حسابات مال قایم کیا گیا۔ اور اس عہدہ کی تنخواہ [illegible] سے [illegible] باضافہ (۵۰۰) روپیہ سالانہ مقرر کی گئی۔ اس عہدہ پر مولوی حبیب الدین صاحب کا

تقرر ہوا۔ اس دفتر کے عملہ کی ملازمت قابل وظیفہ قرار دی گئی۔ ناظم تنقیح حسابات کے فرائض بھی مقرر کئے گئے۔

— ۲۹ر شہریور ۱۳۲۱ف صیغہ جات مفصلہ ذیل کا کام مسٹر ویکفلڈ نائب صدر ناظم مال کے تفویض ہوا۔

(۱) مالگذاری اراضی (۲) جنگلات۔ (۳) بندوبست (۴) انعام (۵) معاوضہ ریلوے وچھاؤنیات (۶) معاوضہ اراضیات گنڈی پیٹھ (۷) لوکلفنڈ۔

— ۱۱ر بہمن ۱۳۲۲ف مسٹر جان کینی کا تقرر بہ اہوار ۱۱۵۰ روپیہ کلدار اور بھتہ روزانہ ۱/۸ سکہ عثمانیہ نظامت زراعت پر ہوا۔

— بذریعہ گشتی نشان ۲۸ مورخہ ۲۸ر امرداد ۱۳۲۲ف تصفیہ تنازعہ سرحد گوداوری کے متعلق بصراحت احکام جاری کئے گئے۔

— حسب فرمان خسروی مشرفہ ۲۴ر شعبان ۱۳۳۱ھ صیغہ زراعت کے کام کی نگرانی بھی مسٹر ویکفلڈ کے تفویض ہوئی۔

— اوائل ماہ مہر ۱۳۲۲ف میں مسٹر ویکفلڈ نے دفتر معتمدی مال میں کام کرنا شروع کیا۔

— ۲۸ر بہمن ۱۳۲۳ف مسٹر ڈنلاپ کے علحدہ ہونے کے بعد صیغہ مال کا انتظام حسب ذیل تجویز ہوا۔

(۱) مسٹر ویکفلڈ صدر ناظم مال بہ تنخواہ ۱۵۰۰ کلدار (۲) مولوی محمد علی صاحب اول تعلقدار زاید معتمد مال بہ تنخواہ ۱۰۰۰ کلدار۔ (ملاحظہ ہو جریدہ ۳ر اسفندار ۱۳۲۳ف جلد ۴۹ نمبر ۱۶ جزو اول)

— ۲۲ر اردی بہشت ۱۳۲۳ف م ۲۶ر مارچ ۱۹۱۴ء روز پنجشنبہ کو مسٹر ڈنلاپ نے مسٹر ویکفلڈ کو صدر نظامت مال کا جائزہ دیدیا۔ ۲۴ر اردی بہشت ۱۳۲۳ف سے ۴ر خورداد ۱۳۲۳ف تک مسٹر ڈنلاپ کی رخصت اتفاقی (۱۰) روز منظور ہوئی۔

— ۲۳ ماہ اردی بہشت ۱۳۲۳ف کو مسٹر ڈنلاپ بلدہ سے ولایت روانہ ہوئے ۔ اور دفتر مالگذاری میں کام کی تقسیم حسب ذیل عمل میں آئی ۔

صدر ناظم مال — آبپاشی ۔ صیغہ انگریزی ۔ انتظامات لاونی ۔ تقرر ۔ تنقیح حسابات ۔ سرکار میں کاغذات پیش کرنا ۔

زاید معتمد — کروڑگیری ۔ عطیات ۔ آبکاری ۔ کورٹ آف وارڈز ۔ کارخانجات ۔

شریک معتمد — مالگذاری ۔ بندوبست ۔ زراعت ۔ جنگلات ۔ لوکلفنڈ ۔ ہر ایک عہدہ دار اپنی اپنی سررشتہ جات متعلقہ کے مرافعہ سماعت کرنے کے مجاز کئے گئے ۔

— ماہ بہمن ۱۳۲۳ف میں مسٹر کینی ناظم سررشتہ تجارت سے مجالس قرضہ امداد باہمی کا قطع تعلق ہوکر مجالس مذکور کی رجسٹراری پر راگھوا چاری کا تقرر بمشاہرہ ایکہزار روپیہ السکہ ہوا ۔

— جدید اسکیم مال کا نفاذ یکم خورداد ۱۳۲۴ف کو ہوا ۔

— حسب فرمان خسروی مؤرخہ ۹ رجادی الثانی ۱۳۳۶ھ دربارہ تقرر راجہ فتح نواز ونت بہادر صدر المہام صرفخاص بر خدمت صدر المہامی مال حکم شائع ہوا ۔ آپکو علاقہ دیوانی سے جوالسکہ وظیفہ ترقیبیہ مل رہا ہے اس کے علاوہ دو ہزار روپیہ عــه بطور ترریم یعنی جملہ تین ہزار سکہ ملا کریں ۔ صدر المہام مال کے وہی اقتدارات ہونگے جو مدار المہام نہ ہونے کی وجہ سے صدر المہام ناظم مال کو عارضی طور پر دئے گئے ہیں ۔

مولوی فصیح الدین احمد صاحب تا اید حتمداً آیندہ سے معتمد مال اور مولوی سعادت خانصاحب حسب حال شریک معتمد رہیں گے ۔ جملہ صیغہ جات متعلقہ معتمدی مال کے کاغذات اُن عہدہ داروں کے توسط سے صدر المہام مال کے پاس پیش ہوا کریں گے ۔ (جریدہ غیر معمولی ۲۰ اردی بہشت ۱۳۲۷ف جلد ۴۸ نمبر ۱۳)

تفصیل مواضعات علاقہ دیوانی بابتہ ۱۳۰۲ف

انکے علاوہ علاقہ صرفخاص و پائیگاہ وغیرہ جداگانہ ہیں

منجملہ کل تعداد (۱۹۲۲۶) دیہات کے (۱۶۲۵۹) دیہات خالصہ ہیں ۔ جن میں سے

(۱۲۶۲۲۶) آباد (۱۲۵۴۳) بے چراغ (۱۰۹۱) سربستہ (۱۲۱۴۲) اگرہار (۳۴۹)
پیشکش ومکاسہ - اور (۲۲۸۴) دیہات اجارہ ہین - صرف عملداری سرپورہ تانڈور مین
(۵۳۴۷) دیہات بے چراغ ہین - باقی (۲۹۶۷) دیہات جاگیر ہین - وہ تین قسم کے ہین
ذات جاگیر (۱۷۴۸) تنخواہ جاگیر (۵۴) اور دیگر جاگیرات (۱۱۶۵) ہین -

تفصیل مواضعات علاقہ دیوانی بابتہ ۱۳۲۴ف

انکے علاوہ صرفخاص اور علاقہ پائیگاہ وغیرہ جداگانہ ہین

رعیت واری (۱۳۴۷۱) زمینداری اور پیشکش مواضعات (۷۰۵) پن مقطعہ
(۶۸۰) مکاسہ (۱۷۵) انلی (۲۴۸) اجارہ (۸۵) اگرہار (۱۴۱) مواضعات
بے چراغ (۸۱۱) جملہ میزان مواضعات علاقہ دیوانی (۱۶۳۱۶) جاگیری مواضعات ذات
جاگیر (۳۴۷۲) تنخواہ جاگیر (۱۴) جاگیرات مشروطی (۲۲۵) جملہ میزان مواضعات جاگیرات
(۴۰۰۹) صدر میزان مواضعات علاقہ دیوانی (۱۹۳۲۵) ہین

سنہ ۱۳۳۷ھ — علاقہ مالگزاری نشان ۴۳/۲۱ دی ۱۳۲۸ف وزریعہ فرمان مبارک مترشحہ ۱۶ صفر
مولوی محمد علی صاحب منصرم صوبہ دار صوبہ ورنگل و ناظم ماکولات فیمین کمشنر کے علاوہ انسپکٹر
جنرل مال مقرر ہوئے ہین - جن کی خدمت اضلاع وغیرہ مین دورہ کرنے کی ہوگی - ماہوار تنخواہ
وہی ہوگی جو اسوقت پا رہے ہین - (جریدہ ۵ بہمن ۱۳۲۸ف جلد ۵ نمبر ۱۴ -)

ماہ فروردی ۱۳۲۸ف سے مولوی فصیح الدین احمد خان صاحب معتمد مالگزاری کے نام
پانسو روپیہ ماہانہ کا اسپشل الونس جاری کرنے کی منظوری صادر ہوئی -

۵ آبان ۱۳۲۴ف کو مسٹر ویکفیلڈ رخصت پر ولایت روانہ ہوئے - اور مولوی محمد فصیح الدین صاحب
منصرم صدر ناظم مال ہوئے -

اسکے بعد مولوی محمد علی صاحب زائد معتمد مال کا تبادلہ صوبہ داری ورنگل پر ہوا -

مسٹر ویکفیلڈ صدر ناظم مال ۱۴ فروردی ۱۳۲۵ف کو ولایت سے واپس آئے اور مولوی محمد فصیح الدین صاحب زائد معتمد مال ہوئے -

تختہ صدر المہام و معین المہام مال علاقہ سرکار عالی

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	نواب بکرم الدولہ ۵۱	۲۹ آبان ۱۲۷۹ف	۲۴ فروردی ۱۲۹۱ف	۳	نواب وقار الامرا اقبال الدولہ ۵۳	۳ اردی بہشت ۱۲۹۹ف	۸ مہر ۱۳۰۳ف
۲	نواب منیر الملک ۵۲	۲۹ فروردی ۱۲۹۳ف	۲۲ اسفندار ۱۲۹۹ف	۴	راجہ فتح نواز ونت بہادر	۲۰ اردی بہشت ۱۳۲۷ف	
	میر سعادت علیخان بہادر						

۵۱ ۶ رجب ۱۲۸۶ھ کو ہر ایک علاقہ کے لئے ایک ایک صدر المہام کا تقرر ہوا۔ اوسوقت آپ صدر المہام مال مقرر ہوئے اور بہ سبب ناسازی مزاج خدمت سے علحدہ کئے گئے۔

۵۲ ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف کو صدر المہام کا نام معین المہام سے مبدل کیا گیا۔ ۲۲ اسفندار ۱۲۹۹ف کو آپکا انتقال ہوا۔

۵۳ ۸ مہر ۱۳۰۳ف کو آپ بجائے معین المہام کے منصب مدار المہامی پر سرفراز ہوئے۔

کروڑ گیری

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصۂ اول صفحہ ۳۸

تختہ کمشنران کروڑ گیری

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	نواب مفخر جنگ بہادر ۵۱	۱۷ اردی بہشت ۱۳۱۳ف	۹ آبان ۱۳۱۸ف	۳	خان بہادر عبد الکریم خان صاحب عرف لال خان ۵۳	۹ آبان ۱۳۲۱ف	۱۵ فروردی ۱۳۲۴ف
۲	نواب اقتدار جنگ بہادر ۵۲	۷ آبان ۱۳۱۸ف	۸ آبان ۱۳۲۱ف				

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۴	راجہ اندر کرن بہادر ۵۴	۱۶ فروردی ۱۳۲۲ف	۱۷ فروردی ۱۳۲۵ف	۵	نواب سہراب نواز جنگ بہادر ۵۵	۱۸ فروردی ۱۳۲۵ف	۔

۵۱ ماہ آذر ۱۳۱۶ف میں آپ مستقل کئے گئے۔ اور ۲ آبان ۱۳۱۸ف کو آپ کا انتقال ہوا۔

۵۲ آپ سابق میں ڈپٹی کمشنر کروڑگیری تھے۔ بعدہ کمشنری کے عہدہ پر منصرمانہ تقرر ہوا۔ ۲۹ آذر ۱۳۱۹ف کو آپ مستقل کئے گئے۔ بعدہ وظیفہ پر علیحدہ کئے گئے۔

۵۳ آپ سابق میں کوتوال بلدہ تھے۔ بعدہ کمشنری کروڑگیری پر منصرمانہ تقرر ہوا۔ وسط ماہ آبان ۱۳۲۳ف میں آپ مستقل کئے گئے۔ بعدہ وظیفہ پر علیحدہ کئے گئے۔

۵۴ آپ سابق میں اول تعلقدار ضلع گلبرگہ تھے۔ بعدہ صوبہ دار گلبرگہ مقرر ہوئے۔

۵۵ آپ سابق میں اول تعلقدار نظام آباد تھے۔

ب حسب فرمان خسروی مرتبہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ کمشنر کروڑگیری کے عہدہ کا لقب ناظم کروڑگیری مقرر کیا گیا۔ (جریدہ ۱۷ خورداد ۱۳۲۲ف جلد ۴۳ نمبر ۳ جزو اول)

ب ذریعہ کشتی نشان (۴۴) مورخہ ۲۷ اسفندار ۱۳۲۳ف یہ حکم ہوا کہ آیندہ سے اڑپ میں اجناس لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ جسقدر قیمت کا مال ہو اُس کا محصول نقد وصول اور امانت میں رکھکر چٹھی پیش ہونے پر تصفیہ کر دینا چاہیے۔

ب بموجب کشتی نشان (۷) واقع ۱۸ مہر ۱۳۲۵ف محکمہ نظامت کروڑگیری کے عمال کے عہدوں میں حسب ذیل تبدیلی عمل میں لائی گئی۔

سلسلہ نشان	نام سابق	نام جدید انگریزی	سلسلہ نشان	نام سابق	نام جدید انگریزی	کیفیت
۱	۲	۳	۱	۲	۳	۴
۱	مددگار ناظم	اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل	۲	مہتمم	سپرنٹنڈنٹ	

سلسلہ نشان	نام سابق	نام جدید انگریزی	سلسلہ نشان	نام سابق	نام جدید انگریزی	کیفیت
۱	۲	۳	۱	۲	۳	۴
۳	امین	انسپکٹر	۳	داروغہ	سب انسپکٹر	

— سنہ ۱۲۹۲ ف سے سنہ ۱۳۰۲ ف تک نقرہ کے محصول کروڑگیری کی شرح عہ فیصدی تھی سنہ ۱۳۰۲ ف سے سنہ ۱۳۰۲ ف تک اس کی مقدار (صہ) فیصدی رہی۔ پھر پنجسالہ مابعدمین بڑہاکر عہ فیصدی کردی گئی۔ اور آخر سنہ ۱۳۱۳ ف مین اس کی شرح ۵عہ فیصدی قرار دیگئی۔ جو ماہ شہریور سنہ ۱۳۲۵ ف تک قایم رہی۔ اس کے بعد پھر گھٹا کر (صہ) فیصدی کردیگئی۔

— سنہ ۱۳۱۵ ف سے کروڑگیری کے ملازمین کے امتحان کا طریقہ جاری ہوا۔

— سنہ ۱۳۱۱ ف مین یہ طے پایا کہ سکندرآباد اور بلدہ کی آمدنی محصول خانہ کروڑگیری مد مخاص مین داخل کیا جائے۔ اور چونکہ کروڑگیری کا انتظام علاقہ دیوانی کے سپرد ہے۔ اس لئے آمدنی کا ربع حصہ انتظامی اخراجات کے لئے علاقہ دیوانی کو دیا جائے۔ اس قرارداد کے بموجب ماہ شہریور سنہ ۱۳۱۷ ف سے آمدنی محصول خانہ بلدہ ماہ بہمن سنہ ۱۳۲۴ ف سے آمدنی محصول خانہ سکندرآباد مد مخاص مین جمع ہونا شروع ہوئی۔

۵ ہراردی بہشت سنہ ۱۳۲۸ ف علاقہ صیغہ کروڑگیری۔

بوجہ تقسیم دفاتر ہر ۳ ڈویژن مددگاران نظامت کروڑگیری حسب تحریک ناظم صاحب کروڑگیری مولوی عظیم الدین احمد صاحب (سابق سوم تعلقدار) وحال منتظم نظامت کروڑگیری کا لقب بطور شخصی مددگار ناظم سے بدل نے کی منظوری پیشگاہ سرکار سے صادر ہوئی۔

کورٹ آف وارڈس

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صہ ۳۸۱

فصل (۳)

۔۔۔۔ ۲۱ فروردی ۱۳۱۹ف م ۱۱ صفر ۱۳۲۸ھ بجائے مولوی سید اعجاز حسین صاحب نواب رسول یار جنگ بہادر بطور منصرمانہ خدمت سپرنٹنڈنٹی کورٹ آف وارڈس پر تا حکم ثانی مقرر ہوئے۔

۔۔۔۔ حکم نشان ۱۰۱ مورخہ ۱۳ اردی بہشت ۱۳۲۳ف کے ذریعہ مولوی سید ضیاء الحسن صاحب حال منصرم سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈز کا منصرمانہ تقرر خدمت دوم تعلقداری پر عمل میں آیا۔ مولوی احمد علیخان صاحب کا تقرر ایک سال کے لئے بحیثیت مددگار صدر ناظم مال بغرض انتظام کار اسٹیٹ ہائے کلیانی ثریا جنگ مرحوم ورائے رایان متوفی۔ ذریعہ حکم نشان ۱۵۶ مورخہ ۲۵ دی ۱۳۲۳ف بماہوار (لعہ) علاوہ کنٹروبشین عمل میں آیا۔ لہذا علاوہ کارہائے متذکرہ صدر کے سپرنٹنڈنٹی کورٹ آف وارڈس پر بھی صاحب موصوف کا ۲۶ دی ۱۳۲۳ف کو منصرمانہ تقرر ہوا۔

۔۔۔۔ ماہ شہریور ۱۳۲۵ف میں صیغہ کورٹ آف وارڈس کے لئے ایک ناظم کی منظوری ہوئی۔ اور سپرنٹنڈنٹ کا لقب ناظم سے متبدل ہوا۔

تختہ سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈس

نمبر شمار	نام سپرنٹنڈنٹ	تاریخ تقرر عہدہ	تاریخ علحدگی	نمبر شمار	نام سپرنٹنڈنٹ	تاریخ تقرر عہدہ	تاریخ علحدگی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	مولوی اعجاز حسین صاحب	۸ خورداد ۱۳۱۱ف	۲۰ فروردی ۱۳۱۹ف	۴	مولوی احمد علیخان صاحب	۲۶ دی ۱۳۲۳ف	۲۱ مہر ۱۳۲۵ف
۲	نواب رسول یار جنگ بہادر	۲۱ فروردی ۱۳۱۹ف	۱۸ اردی بہشت ۱۳۲۱ف	۵	مولوی غلام احمد رضا صاحب	۲۱ مہر ۱۳۲۵ف	
۳	مولوی ضیاء الحسن صاحب	۱۹ اردی بہشت ۱۳۲۱ف	۲۵ دی ۱۳۲۳ف				

بندوبست

فصل (۴) — پیشگاہ ظل سبحانی سے بذریعہ فرمان مبارک مترشدہ ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ جدید اسکیم بندوبست کی منظوری صادر ہوئی۔ جس کے سالانہ اخراجات ... ہیں۔

— ۲ مہر ۱۳۲۷ف عہدہ داران جدید سررشتہ بندوبست ولیانڈر کاروٹر کی اسکیم جدید کا نفاذ یکم آذر ۱۳۲۹ف سے ہوا۔

جنگلات

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صفحہ ۳۸۹

فصل (۵) — ۲۹ شہریور ۱۳۲۲ف کو مسٹر سہراب جی جمشید جی ناظم جنگلات نے فرامرز جنگ بہادر سے صوبہ داری گلشن آباد کا جائزہ لیا۔ اور نظامت جنگلات کا جائزہ مسٹر پاٹرج کو دیا گیا۔ اور ۱۰ فروردی ۱۳۲۳ف کو مسٹر لاج نے مسٹر پاٹرج سے خدمت نظامت جنگلات کا جائزہ حاصل کیا۔

— ۱۳۱۲ف کے ختم پر ایک مدرسہ جنگلات حیدرآباد میں اس غرض سے قایم کیا گیا تھا کہ تحتانی خدمات کی تعلیم دیجائے۔ لیکن یہ مدرسہ صرف ۱۳۱۳ف اور ۱۳۱۴ف تک ہی قایم رہا۔ اس عرض مدت مین ۶۴ طلبا زیر تعلیم رہے۔ جنہین سے ۴۴ بحیثیت رینجر اور ۱۰ بحیثیت فارسٹر پاس ہوئے اخراجات مدرسہ بابتہ سال ۱۳۱۳ف و ۱۳۱۴ف ... تھے مدرسہ کی فیس کی آمدنی اتنی تھی کہ اس مین مدرسہ کے اخراجات پورے ہونے کے بعد بھی (...) کی بچت ہوتی تھی۔ ہر طالب علم سے تین روپیہ ماہانہ فیس لیجاتی تھی۔ اور خانگی طلباء سے فی کس پچاس روپیہ فیس داخلہ بھی لیجاتی تھی۔

— ۱۳۱۵ف مین سرکار سے یہ تجویز منظور ہوئی کہ ۱۳۱۶ف سے ۱۳۱۸ف تک ہر سال دو طالب علم ڈیرہ ڈون کو بھیجے جائیں۔

۔ یکم شہریور ۱۳۲۵ف مین ایک مدرسہ جنگلات نظام آباد مین پھر قایم کیا گیا۔ اور آذر ۱۳۲۷ف تک قایم رہا۔ اس مین صرف ۲۰ طلبا ء کامیاب ہوئے ۔

آبکاری

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصۂ اول صفحہ ۳۹۱

فصل ۶
چونکہ اس ریاست کے آمدنی کے صیغون مین صیغۂ آبکاری کو درجہ امتیاز حاصل ہے۔ اسلیئے مناسب سمجھا گیا کہ اس کے حالات کسی قدر زیادہ وضاحت کے ساتھ قلمبند کیئے جائین ۔

تخمیناً (۶۲) سال قبل یعنی ۱۲۷۴ھ مین بعہد حضرت مغفرت مکان اس مضمون کا فرمان نافذ ہوا تھا کہ تمام بھٹیات اور دوکانات شراب شہر پناہ سے باہر منتقل کر دی جائین ۔ اور اندرون بلدہ مین شراب کی کشید و فروخت موقوف رکھی جائے ۔

حسبۂ بھٹیات اور دوکانات شراب شہر پناہ کے باہر منتقل کر دی گئین۔ لیکن سالہائے مابعد مین رفتہ رفتہ بیرونی حصہ شہر بہ نسبت رقبہ اندرون شہر پناہ بہت وسیع اور آباد ہو گیا جس کی وجہ سے دوکانات آبکاری گویا پھر بلدہ کی ابادی مین نظر آنے لگین ۔

پہلے سررشتۂ آبکاری کی کچہری بدعت کہ نام سے موسوم تھی اور کاغذات وحہرو غیرہ مین بھی یہی نام لکھا جاتا تھا۔ لیکن جب اس سررشتہ کا جدید انتظام ہوا تو نام بھی تبدیل کر کے سررشتۂ آبکاری رکھا گیا۔ اوس وقت سے اسوقت تک اسی نام سے موسوم ہے۔ اس سررشتہ سے جملہ سکرات متعلق ہین ۔

۳۰ ر خورداد ۱۲۹۲ف کو مسٹر بریرو خدمت اول تعلقداری سے تعلقدار بدعت مقرر ہوئے

۲۳ ر خورداد ۱۲۹۶ف کو نواب عماد نواز جنگ کا تقرر کمشنر آبکاری وافیون بلدہ و اضلاع پر ہوا اور تنخواہ بشمول الونس الــ ۱۲۰۰ ــ مقرر ہوئی

۲۹ ر رمضان ۱۳۱۲ھ ود فتر مہتممی آبکاری قایم ہوا اور مولوی میر انصار علی صاحب

مہتمم مقرر کیئے گئے۔ اس انتظام سے سرکار کا منشا یہ تھا کہ یہان بھی احاطۂ مدراس کے اصول پر آبکاری کا انتظام کیا جائے۔

— سنہ ۱۳۱۳ ف مین آبکاری ضلع اطراف بلدہ علاقہ صرفخاص کو علاقہ دیوانی کے تفویض کرنیکا فرمان صادر ہوا۔ جس کی تعمیل سنہ ۱۳۱۵ ف مین ہوئی اور سنہ مذکور مین علاقہ صرفخاص کی آبکاری کی آمدنی [illegible] (۱۲ر۷ ہزار) تھی جو سنہ ۱۳۱۹ ف مین بڑھکر [illegible] اور سنہ ۱۳۲۶ ف مین [illegible] ہوگئی اس کے علاوہ بعض تعلقات صرفخاص جو اضلاع سرکار عالی سے متعلق ہین اون کی آمدنی آبکاری سنہ ۱۳۱۴ ف مین [illegible] تھی اور سنہ ۱۳۲۶ ف مین ترقی کر کے [illegible] ہوگئی۔ اس طرح علاقہ صرفخاص کی کل آمدنی آبکاری کی مقدار سنہ ۱۳۲۶ ف مین [illegible] پر بڑھ گئی۔

— سنہ ۱۳۲۳ ف مین ہرسہ علاقہ جات پائیگاہ کی آبکاری یعنی تعہدات شراب اور جہان معاملات سیندہی و شراب مشترک تھے وہان کے مشترکہ معاملات بغرض یکسائی انتظام علاقہ دیوانی کے تفویض ہوئی۔ اور اخراجات انتظام کی بابتہ یہ طے ہوا کہ جو اضافہ اس انتظام سے حاصل ہو وہ بعد وضع اخراجات متعلقہ انتظام جن کی مقدار ۲ فیصدی سے بڑھکر نہ ہوگی۔ علاقہ جات پائیگا کو ایصال کر دیا جائے۔ بوقت تفویض ہرسہ پائیگاہ کے معاملات شراب و مشترکہ معاملات سیندہی و شراب کی آمدنی [illegible] (۱۳ر۹ ہزار) تھی اور سال سنہ ۱۳۲۷ ف تک اس آمدنی مین [illegible] (۱۴ر۳ ہزار) تک کی ترقی ہوئی گویا انتظام سرکار سے [illegible] (۴ ہزار) کا اضافہ ہوا۔

— سنہ ۱۳۲۱ ف مین خاصکر ترتیب حسابات آبکاری کے لیئے ہر ضلع کے محکمہ اول تعلقداری مین محاسبان آبکاری کا تقرر کیا گیا۔

— یکم مہر ۱۳۲۱ ف سے سماعت مقدمات آبکاری بلدہ کے لئے ایک اسپشل مجسٹریٹ امتحاناً ایک سال کے لئے مقرر کیا گیا۔ اور پہر ہر سال ایک ایک سال کی توسیع ہوتی رہی۔ یہان تک کہ اختتام ماہ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۷ ف پر اسپشل مجسٹریٹی برخاست کر دی گئی۔ اور مقدمات آبکاری کا تصفیہ عدالت فوجداری کے بلدہ کے تفویض ہوگیا۔

— سرکار عالی اور سرکار عظمت مدار کے سرحدی مواضعات موقوعہ اورنگ آباد و بیڑ و رائچور کی باہمی رقابت کے دفیہ کے لئے پہلے سنہ ۱۳۲۴ف مین برضامندی ہردو سرکارین یہ انتظام ہوا کہ ہر دو علاقہ جات کے سرحدی مواضعات مین ۱۲ میل تک ڈیوٹی سرکار اور نرخ چلر فروشی مساوی رکھا جاوے۔

— سنہ ۱۳۲۳ف و سنہ ۱۳۲۶ف مین انتظام آبکاری اضلاع کے لئے کل اضلاع مین عملہ آبکاری کا تقرر عمل مین آیا۔

— جملہ دروازہ ہائے شہر پناہ کے دوکانات سیندہی و شراب کے لئے قرار پایا کہ بشکل مارکٹ ایک وسیع رقبہ مین قایم کئے جاوین۔ چنانچہ اکثر حلقہ جات قایم ہو چکے ہین اور بقیہ حلقہ جات کے قیام کی کارروائی جاری ہے۔

— سررشتہ آبکاری کے تعلیم کے لئے سنہ ۱۳۲۴ف مین ۱۳ ملازمین سرکار اور ۷ امیدوار جملہ ۲۰ اشخاص مدارس کو بغرض حصول تعلیم بھیجے گئے جنہین ۱۶ کامیاب ہوئے۔

— یکم آذر سنہ ۱۳۲۴ف سے دوکانات شراب و سیندہی کے شاہراہون پر سے برخاست کئے جانے کا حکم ہوا۔

— سنہ ۱۳۱۴ف مین ممالک محروسہ سرکار عالی کی آبکاری کی جملہ آمدنی [illegible] تھی جو بڑھتے بڑھتے سنہ ۱۳۲۷ف مین یک کروڑ [illegible] تک پہنچ گئی۔ اسطرح گویا ۱۴ سال کے عرصہ مین آمدنی آبکاری مین [illegible] کی توفیر ہوئی۔

— سنہ ۱۳۲۷ف مین انتظام آبکاری و اخراجات عملہ اضلاع و بلدہ پر [illegible] کی رقم صرف ہوئی اس لحاظ سے سررشتہ آبکاری کے خرچ کا اوسط کل آمدنی آبکاری پر ۳٫۶۹ فیصدی یعنی روپیہ (۷ بر) سات پائی پڑا۔

— اندفاع دنگہ فساد اور عشرہ شریف و دوازدہم شریف کے احترام کی غرض سے حدود بلدہ مین ۹ و ۱۰ محرم و ۱۲ ربیع الاول کو شراب و سیندہی کے فروخت ممنوع کی گئی۔ اسکے

علاوہ مندرجۂ ذیل ایام مین بلحاظ اُن کے اعزاز واحترام کے بلدہ واضلاع دونون جگہ دوکانات آبکاری بند رکھے جانے کا حکم ہوا ۔ (۱) یوم المیلاد (۱۲ ربیع الثانی) (۲) یوم المعراج (۲۷ رجب) (۳) یوم القدر (۲۷ رمضان) یوم الوداع (۴) یوم القدر) ۲۷ رمضان (۵) یوم الفطر (غرۂ شوال (۶) یوم البقر ۱۰ ذیحجہ (۷) یوم العرفہ ۹ ذیحجہ (۸) یوم البرات ۱۴ شعبان (ملاحظہ ہو احکام مورخہ ۱۰ شوال ۱۳۳۴ھ و ۱۹ رمضان ۱۳۳۶ھ مجریہ محکمہ نظامت امور مذہبی سرکار عالی ۔

سنہ ۱۳۳۶ھ مین ۸ محرم ۱۳۳۶ھ کو اہل ہنود کی عید دسیرہ واقع ہونے سے اوس روز بھی دوکانات آبکاری بند رکھنے کا حکم ہوا ۔

شراب گلمہوہ — سنہ ۱۳۱۴ف مین اضلاع ملک سرکار عالی مین حق کشید و فروخت شراب دیسی تعلقہ وار یا ضلع وار ٹھیکہ پر دیا جاتا تھا ۔ علی العموم پاٹ بھٹیون کے ذریعہ شراب کشید ہوتی تھی ۔ اور ٹھیکہ دارون کو اختیار تھا کہ جس قدر اور جس قوت کی چاہین شراب کشید اور جس قیمت پہ چاہین شراب فروخت کرین ۔ کمی و زیادتی تعداد دوکانات کے نسبت بھی کوئی سخت حکم نہین تھا ۔ قدیم دوکانات کے لئے ایک ۱۲ روپیہ کے کاغذ مہور پر اور جدید دوکان کے لئے عند الطلب چار روپیہ (للعہ) کے کاغذ مہور پر پروانہ دیا جاتا تھا ۔

گلمہوہ کا محصول و محاصل بھی بطور ہراج وصول کیا جاتا تھا ۔

بلدہ مین کلالون کے دو علحدہ اقسام ہین ۔

(۱) وہ کلال جن کے قبضہ مین بھٹیات اور دوکانات موجود ہین جنکا دعوے ہے کہ بوجہ اس کے کہ اونھون نے سنین گذشتہ مین نذرانہ داخل کئے ہین ان کو ان کی بھٹیات اور دوکانات کے نسبت حقوق موروثی و حقوق انتقال حاصل ہین ۔ یہ کلال جس مال گلمہوہ کو گلانے کے لئے درآمد کرتے ہین ۔ اوس پر فی پلہ وزنی (۱۲۰) اثار ۹؎ روپیہ محصول ادا کرتے تھین ۔

(۲) وہ کلال جن کے دوکانات راسبندی ہین۔ اور حدود بلدہ کے باہر سے شراب دیسی درآمد کرکے چلر فروشی کیا کرتے ہین۔ ان کو کوئی موروثی حقوق حاصل نہین۔ ان سے شراب درآمد شدہ پر (۶۰) ڈگری انڈر پروف کے لئے فی پلہ (۹۶) اثار (عـــہ) اور (۲۹) ڈگری انڈر پروف کے لئے فی پلہ (سعـــہ) محصول وصول کیا جاتا ہے ۔

اس کے علاوہ جاگیرداروں اور دوسرے اشخاص کے قبضہ مین (جو محصول بدعت سے مستثنیٰ ہین) بہت سارے بھٹیات اور دوکانات موجود تھے۔ جس کے دوکانات سرکار سے رقابت رہتی تھی ۔

ـــ حدود بلدہ مین ابتداءً گلمہوہ پر فی پلہ عـــہ روپیہ محصول لیا جاتا تھا۔ بعد مین فی پلہ عـــہ اور ۱۲۹۳ف سے فی پلہ عـــہ روپیہ محصول لیا جانا شروع ہوا۔ ممالک محروسہ سرکار عالی کے پیداوار گلمہوہ پر بحساب فی کھنڈی عـــہ روپیہ محصول لیا جاتا تھا۔ حلقہ بلدہ کے اندر عـــہ روپیہ فی پلہ جو محصول وصول کیا جاتا تھا وہ اس محصول اضلاع کے علاوہ تھا۔ یہ عمل ۱۳۲۱ف تک جاری رہا ۱۳۲۲ف مین اس طریقہ کو منسوخ کرکے شراب پر فی گیالن (۶۰) ڈگری انڈر پروف عـــہ محصول مقرر ہوا۔ اور ۱۳۲۳ف مین فی گیالن (۶۰) ڈگری انڈر پروف عـــہ اور ۱۳۲۴ف مین محصول کی مقدار فی گیالن عـــہ پر بڑھ گئی۔ اور دوسری قوتوں کی شرابوں کے محصولات مین بھی اسی تناسب سے اضافہ عمل مین آیا ۔

ـــ مسدودی پاٹ بھٹیات اور گلمہوہ پر محصول وصول کرنے کا طریقہ منسوخ اور شراب پر محصول وصول ہونے کی وجہ سے گلمہوہ کی مانگ کم ہوگئی۔ اس لئے ۱۳۲۳ف کے انتظام مین مستاجر کو للعـــہ فی صدی کی کمی کیگئی۔ اور ۱۳۲۴ف مین دو ثلث کی کمی دیکر ایک ثلث رقم قرار پائی۔ اور ۱۳۲۵ف مین ســـہ ربع رقم کی کمی دیکر صرف ایک ربع رقم مستاجرین سے لیگئی۔

ـــ درختان گلمہوہ کے رعیت واری انتظام کے صورت مین ان درختوں کو پٹہ دار قابضین اراضی کے تفویض کرکے ان سے بشمول مال و برکہ و نیز محصول کی بابتہ بحساب

فی درخت بارآور ۸ر وصول کرنے کا طریقہ سنہ ۱۳۲۴ف مین جاری ہوا تھا۔ مگر سنہ ۱۳۲۵ف مین اسی حکم مین یہ ترمیم ہوئی کہ اضلاع تلنگانہ مین رعایا سے فی درخت بارآور ۲ر اور مرہٹواری مین فی درخت بارآور ۴ر لئے جاوین۔

— انتظام جدید کی وجہ سے محاصل شراب مین دن بدن ترقی ہوتی رہی۔ اور اضلاع کے حق فروخت شراب کا انتظام حسب طریقہ سابق تعلقہ واری یا ضلع واری بقرارداد مینیم گیارنٹی بذریعہ ہراج تعہدیر دیا جاتا ہے۔ سنہ ۱۳۲۲ف مین اون اضلاع کے محصول شراب کا نرخ جن کا تعہد بطریق مینیم گیارنٹی دیا جاچکا تھا۔ اضافہ کیا گیا۔

— ضلع میدک مین وسط سال سنہ ۱۳۲۵ف سے مدراس سسٹم کے مطابق دوکانات شراب کی بیٹھک قایم کرکے بلامحصول شراب اجرا کرنے کا عمل جاری ہوا۔

— حلقہ بلدہ مین سنہ ۱۳۱۹ف مین دیسی شراب کے (۵۲۵) دوکانات تھے جو کم ہوتے ہوتے سنہ ۱۳۲۲ف مین (۴۳۴) سنہ ۱۳۲۴ف مین (۳۲۷) اور سنہ ۱۳۲۵ف مین (۳۴۸) اور سنہ ۱۳۲۶ف مین (۳۳۲) کی تعداد مین رہ گئین۔ سنہ ۱۳۲۵ف مین دوکانات کی تعداد مین جو بیشی ہوئی اوس کی وجہ توسیع حدود بلدہ تھی۔

— اضلاع مین سنہ ۱۳۱۷ف مین دیسی شراب کی دوکانون کی تعداد (۱۰۶۵۷) تھی کم ہوتے ہوتے سنہ ۱۳۲۰ف مین (۸۳۵۹) سنہ ۱۳۲۱ف مین (۹۸۱۰) اور سنہ ۱۳۲۲ف مین (۷۳۸۰) تک آگئی سنہ ۱۳۲۱ف مین دوکانات کی تعداد مین جو بیشی ہوئی اُس کی وجہ یہ تھی کہ علاقہ جاگیرات کے شراب کے دوکانین بادائے معاوضہ منتقل کر لی گئی تھین۔ صیغہ جاگیرات کے معاملات شراب کی منتقلی کی وجہ سے سنہ ۱۳۲۷ف تک دوکانات شراب اضلاع کی تعداد (۹۵۲۶) تک جا پہنچی۔

— اضلاع مین ولایتی شراب کے چلر و ٹھوک فروشی کے کل (۴۲) دوکانات اور (۱۴) ریلوے ریفرشمینٹ روم اور بلدہ مین (۱۲) دوکانات ہین۔ جن مین سے (۷) تو دوکانین ہین

دو ہوٹل اور (۳) بار بقیہ میخانہ ہین۔ ولایتی شراب کے لائسنس کی فیس اضلاع مین (ﮧ)

اور حلقہ بلدہ مین (ﺴﮧ) سالانہ تھی

۔ سنہ ۱۳۱۴ف مین بلدہ و اضلاع کے شراب کی آمدنی [illegible] تھی جو ترقی کرکے سنہ ۱۳۲۷ف مین [illegible] ہوئی۔

۔ سنہ ۱۳۱۴ف مین گلمہوہ سے کارکو [illegible] کی آمدنی ہوئی تھی۔ بوجہ انتظامات جدید سنہ ۱۳۲۷ف مین اُسکی مقدار [illegible] ترقی کرگئی۔

۔ معاوضہ جات آبکاری کی رقمین جو معاوضہ یابون کو اضلاع کے خزائن سے ملتی تھین۔ اون کے متعلق حکم ہوا کہ آیندہ سے خزانۂ عامرہ سے ہی ملا کرین۔ لیکن بعد وضعات فیس آبرو [illegible]

سیندہی ۔ سررشتۂ آبکاری کی جدید اسکیم کے قبل مثل اضلاع بین تعہدات سیندہی کی حالت بھی مثل معاملات شراب کے تھی۔ تعہدار لوگ من مانے چھوٹے بڑے درختون کی تراشی کیا کرتے تھے۔ نیز کمی و زیادتی دوکانات کی نسبت کوئی خاص احکام سختی کے ساتھ نہ تھے۔

۔ اب یہ طریقہ ہے کہ مدت دراز کے لئے تعہدات دیئے جاتے ہین تاکہ مستاجرون کو درختون کی نگہداشت مین دلچسپی ہو۔ اور تراش درختان کی نسبت سخت احکام جاری کی گئے ہین۔ جہان کہین اس کی خلاف ورزی ہوتی ہے اون کو سزا دیجاتی ہے۔

۔ سیندہی کے فروخت کی غرض سے بلدہ کے جو حدود قایم ہوئے تھے اوسمین سنہ ۱۳۲۲ف سے مشمول اون علاقہ جات کے توسیع کیگئی۔ جن سے دوکانات حدود بلدہ کو رقابت ہوتی تھی۔ اور سنہ ۱۳۲۴ف مین حلقہ سیندہی بلدہ کی مزید توسیع ہوکر اطراف مقامات مندرجۂ فاصلہ پر ۱ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد۔ ۲ عنبرپیٹھ۔ ۳ کتوپیٹہ۔ ۴ چنتل گنٹہ۔ ۵ کرمن گھٹ ۶ ینکٹاپور ۷ گگن پہاڑ ۸ منچریول (جوڑوان تالاب) ۹ نارسنگی۔ ۱۰ [illegible] ۱۱ [illegible] گاہ ۱۲ بدویل ۱۳ لچھمن باغ۔ ان مقامات پر ڈپو قایم ہوئے۔ اور اونکی نگرانی کیلئے

خاص عمل مامور ہوا -

- سنہ ۱۳۲۲ف کے قبل تک بلدہ مین سیندہی پر فی سبوچہ وزنی (۴۰) سیر ۸ر محصول لیا جاتا تھا - سنہ مذکور مین ۱۲ار آذر سنہ ۱۳۲۳ف مین عصہ ا اور سنہ ۱۳۲۵ف مین سبوچہ وزنی (۴۰) سیر عصہ قرار پایا - اور ۴ ۲ر دی سنہ ۱۳۲۵ف سے سیندہی کے جدید ٹکٹ بھی خاص نمونہ پر دارالضرب مین طبع کرا کے نافذ کئے گئے - اور قدیم ٹکٹ ا اور اوس کی اجرائی مسدود کردیگئی -

- درختان سیندہی موقوعہ حدود بلدہ کے محصول بن تراشی مین درختون کی حالت اور اتصال آبادی کے لحاظ سے سنہ ۱۳۲۷ف مین فی درخت سیندہی و تاڑی سے ۸ر روپیہ تک اور درخت کھجور کے لئے عہ ۵ روپیہ تک اضافہ ہوا -

- ملک سرکار عالی مین ٹرنکس سسٹم کو رائج کرنے کے لئے سنہ ۱۳۲۶ف مین میدک کے ایک تعلقہ کا ٹرنکس سسٹم کے طریقہ پر امتحاناً انتظام کیا گیا -

- سنہ ۱۳۱۹ف مین بلدہ مین دوکانات سیندہی کی تعداد (۹۳۷) تھی اور سنہ ۱۳۲۱ف تک (۵۴۹) کی تعداد رہی - اور بوجہ توسیع حدود سیندہی سنہ ۱۳۲۷ف مین دوکانات سیندہی بلدہ کی تعداد مین (۲۷) تک زیادتی ہوئی -

- سنہ ۱۳۲۷ف مین اضلاع ملک سرکار عالی کے دوکانات سیندہی کی تعداد (۲۲۹۷۶) تھی -

- سنہ ۱۳۱۴ف مین قبل انتظام جدید بلدہ و اضلاع کے سیندہی کی آمدنی [illegible] تھی اور سنہ ۱۳۲۷ف مین [illegible] پر ترقی کرگئی گویا جدید انتظام وجہہ سے اس مین [illegible] کا اضافہ ہوا -

افیون

ملک سرکار عالی کے بعض تعلقات خصوصاً سیلو ڑ و سہوکرو ہن اور علاقہ پائیگاہ کے تعلقات چنگو پہ اور رہناباد مین جو حال مین داخل صرف خاص ہوا ہے - افیون کی پیداوار بکثرت ہوتی تھی - حسب تحریک صاحب عالیشان بہادر ۲۷ر شوال سنہ ۱۲۹۷ کو دفتر مالگزاری سے

ممالک محروسہ سرکار عالی مین دستور العمل کاشت خشخاش و تیاری افیون کی ممانعت کے متعلق جاری کیا گیا۔ اُسوقت سے افیون کی مقدار مطلوبہ ممالک محروسہ سرکار عالی مین مالوہ سے بذریعہ پروانہ جات درآمد کیجاتی ہے۔ اور منجانب سرکار درآمد فروخت افیون کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے۔

یکم آذر سنہ ۱۳۱۱ف سے افیون کے تحصیلون کی تنقیح کا تعلق کوتوالی بلدہ سے علٰحدہ کرکے تعلقدار آبکاری بلدہ کے تفویض کیا گیا۔

افیون پر سابق مین پاس ڈیوٹی فی پیٹی وزنی (۷۰) سیر ۱۲۸۵ روپیہ کلدار مقرر تھی۔ پھر سنہ ۱۳۲۲ف سے گورنمنٹ ہند کی تحریک پر اُس کی شرح ۱۱۵۵ کلدار کردی گئی ہے۔

سنہ ۱۳۲۳ف تک بلدہ واضلاع کے افیون کا انتظام مثل دیگر ابواب آبکاری اجارہ ہوا کرتا تھا اور ہر ایک ٹھیکہ دار کو مالوہ سے افیون درآمد کرنے کے لئے رزیڈنسی سے پاسپورٹ طلب کرکے دیا جاتا تھا۔

سنہ ۱۳۲۴ف مین افیون کی درآمد کے لئے ایک خاص ایجنٹ مقرر کیا گیا۔ جو مالوہ سے افیون درآمد کرکے ایک مقررہ نرخ پر جو بذریعہ ٹنڈر قرار پاتی ہے سربراہی کیا کرتا ہے۔ اور پاس ڈیوٹی کی رقم بذریعہ ہنڈوی وصول کیجاتی ہے۔

افیون کا گودام نارائن گوڑہ مین تحت تعلقدار آبکاری بلدہ قایم ہے۔ جہان سے بلدہ و اضلاع کے لئے افیون کی سربراہی کی جاتی ہے۔

انتظام افیون بلدہ و گودام کے لئے سنہ ۱۳۲۴ف مین ایک خاص عملہ کی منظوری ہوئی جسکی ماموری آغاز سال سنہ ۱۳۲۵ف مین ہوئی۔

چلر فروشی افیون کا انتظام اضلاع و بلدہ مین بذریعہ کمیشن ایجنٹ ہوا کرتا ہے۔

سنہ ۱۲۸۸ف کے قبل ملک سرکار عالی مین افیون کا نرخ فی روپیہ (۶) تولہ تھا۔ اوس کے بعد بتدریج کمی ہوکر سنہ ۱۳۲۳ف کے قبل تک بلدہ واضلاع مین اُس کا نرخ فی روپیہ ۲ تولہ سنہ مذکور مین فی روپیہ ڈیڑھ تولہ تھا۔ اور سنہ ۱۳۲۶ف مین فی روپیہ ۱¼ تولہ قرار پایا۔

— جدید انتظامات سررشتۂ آبکاری کے قبل بلدہ و اضلاع مین صدہا مدک خانہ جات قایم تھے مگر سنین مابعد مین اون مین بہت کچھ کمی کیگئی ۔

— ۱۳۲۵ف مین مدک خانہ جات بلدہ و اضلاع بالکلیہ برخاست کرنے کا فرمان صادر ہونے سے بلدہ کے موقوعہ (۶۵) اور اضلاع کے (۱۲۵) جملہ (۱۹۰) مدک خانہ جات بالکلیہ مسدود کرئے گئے ۔ البتہ خانگی استعمال بہیت انفرادی جائز رکھا گیا ۔

— ۱۳۲۶ف سے چلر فروشی افیون بلدہ و سکندرآباد کا انتظام دوکانداری طریقہ پر بقرار داد گیارنٹی کیا جاتا ہے ۔ دوکانداران بلدہ کو فیصدی (۵) روپیہ اور تعہد واران اضلاع کو فیصدی (۱۰) روپیہ کمیشن دیا جاتا ہے ۔

— بلدہ اور اضلاع و سکندرآباد مین جو دوکانات افیون قایم ہین اون کی تعداد (۱۴۵۳) ہے

— ۱۳۱۴ف مین بلدہ و اضلاع کی آمدنی افیون دو لاکھ [illegible] اور پاس ڈیوٹی کی آمدنی دو لاکھ [illegible] جملہ آمدنی [illegible] لاکھ [illegible] تھی ان مین بتدریج اضافہ ہوکر ۱۳۲۷ف تک افیون کی آمدنی [illegible] لاکھ [illegible] ہوئی ۔

گانجہ

— سابق مین کاشت گانجہ کی نسبت کوئی قید نہین تھی ۔ عملی طور پر کاشت گانجہ مواضعات علاقہ صرف خاص اور جاگیرات کے بعض بعض حصون مین ہوا کرتی تھی ۔ دیگر مقامات مین لوگ اپنے خاص استعمال کے لئے کہین کہین کاشت کیا کرتے تھے اور مستاجران گانجہ کاشتکاران مذکور سے راست گانجہ خرید کیا کرتے تھے ۔

— ۱۳۱۹ف سے بغیر لائسنس کے کاشت گانجہ کی امتناعی احکام جاری ہوئے ۔ اور بعد حصول لائسنس جسقدر کاشت کیجاتی ہے اوس کا تصفیہ زیر نگرانی سرکار ہوا کرتا ہے ۔ چرس کی جسقدر ضرورت ہوا کرتی تھی وہ پنجاب سے درآمد کیجاتی تھی ۔

— ۱۳۲۱ف سے انتظام کاشت و نگرانی گانجہ کے لئے ایک خاص عملہ مقرر ہوا ہے جنکی نگرانی مین گانجہ کی کاشت کرائی جاتی ہے ۔

سنہ ۱۳۲۳ف کے قبل گانجہ پر فی سیر (للعہ) اور بھنگ پر فی سیر ۸ر اور چرس پر فی سیر (دے) محصول لیا جاتا تھا۔ مگر سنہ مذکور مین گانجہ پر فی سیر (دے) اور بھنگ پر (عصہ) اور چرس پر فی سیر (ملے) محصول قایم ہوا۔ اور سنہ ۱۳۲۴ف مین مزید اضافہ ہوکر گانجہ فی سیر (اعہ ۸ر) اور بھنگ پر فی سیر (عصہ ۸ر) محصول مقرر ہوا۔ چرس کی درآمد ملک سرکار عالی مین ممنوع کردی گئی۔ مگر علمی اغراض کے لئے محصول فی سیر (عہ) قرار پایا۔

بلدہ و سکندرآباد و اضلاع مین جو دوکانات گانجہ فروشی قایم ہین اون کی تعداد (۷۳۵) ہے۔

سنہ ۱۳۱۴ف مین قبل انتظام جدید ممالک محروسہ گانجہ کی آمدنی لعہ تھی اور سنہ ۱۳۲۷ف مین وہ دولاکھ المعہ پر ترقی کر گئی۔ جدید انتظام کی وجہ سے بمقابل سابق للعہ کا اضافہ ہوا۔

بھٹیات نارائن گوڑہ

سنہ ۱۳۰۶ف مین بمقام نارائن گوڑہ ایک اسٹیم ڈیسٹلری جس کا نام اسٹار ڈیسٹلری ہے بمنظوری سرکار منجانب میسرس سید عبدالرزاق اینڈ کمپنی تعمیر ہوئی۔ جس مین قند سیاہ کے شیرہ سے محکمہ طبابت کے سربراہی کے لئے اسپریٹ اور دیگر ادویات کشید و اجرائی ہوا کرتی ہے ملک سرکار عالی مین کشید شراب کی یہ پہلی اسٹیم ڈیسٹلری ہے۔

سکندرآباد کے سربراہی کے لئے سنہ ۱۳۱۲ف مین بمنظوری سرکار ایک اور اسٹیم ڈسٹلری کشید شراب بمقام نارائن گوڑہ کمپنی متذکرہ بالا کے جانب سے تعمیر اور جاری ہوئی جس سے اب سکندرآباد کے علاوہ دوکانات غیر نذرانہ واوہ راسبندری اور اضلاع کو بھی شراب کی سربراہی ہوتی ہے۔

حلقہ بھٹیات کے قیام کے لئے بمقام نارائن گوڑہ (۱۳) یکر اراضی لیگئی۔ اور اوس کو بلند چودیواری سے محصور کرکے آبرسانی کے لئے تالاب حسین ساگر سے نل لایا گیا۔ اور بدرو کا معقول انتظام کیا گیا۔ اس تعمیر اور انتظام مین خزانہ شاہی سے علمالعہ روپیہ صرف ہوئے۔

— سنہ ۱۳۲۰ف مین اس احاطہ کے اندر کلالان موروثی نے اپنی ذاتی صرفہ سے بھٹیات
وغیرہ کے لئے مکانات حسب نمونہ مجوزہ تیار کئے ۔ ان بھٹی دارون سے ایک خفیف سی
رقم بطور ماہوار وصول کیجاتی ہے جو حصول اراضی نارائن گوڑہ کے اخراجات کا بدل ہے ۔
اس سے اس کثیر رقم کرایہ کا لیا جانا موقوف کر دیا گیا جو ان بھٹیدارون کو اپنے بھٹیات کے
مکانات کی بابتہ ادا کرنا پڑتا تھا

— آخر اردی بہشت سنہ ۱۳۲۱ف م ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۲ء مین جملہ بھٹیات موروثی حلقہ مذکور مین
منتقل ہوگئے ۔

— فی الجملہ (۱۰۶) مسلمہ موروثی کلال ہین جن کو (۱۸۷) پاٹ بھٹیات رکھنے کا حق حاصل
ہے ۔ ان کے منجملہ بعض کلالون نے باہم شرکت کر لی ہے ۔ اور حلقہ نارائن گورہ مین (۶۳)
علیحدہ علیحدہ مکانات ہین ۔ جن مین (۱۷۹) پاٹ بھٹیات قایم ہین ۔ مسمی نتھو پرشاد صاحب
کی (۱۵) ذاتی اور اون کے سات قرابتدارون کے (۱۲) جملہ (۲۷) بھٹیات ہین سنہ ۱۳۲۱ف
کے آخری سات مہینون مین ایک بڑی اسٹیم ڈسٹلری قایم ہوئی جو "سیٹی جنرل ڈسٹلری"
کے نام سے موسوم ہے ۔ اس ڈسٹلری سے علاوہ مقامی دوکانات موروثی کے اضلاع
رائچور و گلبرگہ کی پوری سربراہی شراب ہوا کرتی ہے ۔

— سنہ ۱۳۲۲ف مین مسرس وامن نایک اینڈ کمپنی کو بمقام ضلع پربھنی کشید شراب دیسی
کی ایک اسٹیم ڈسٹلری قایم کرنے کی اجازت دی گئی ۔ سنہ مذکور مین کمپنی کی جانب
سے ایک بڑی ڈسٹلری قایم ہوگئی جس سے پورے ضلع پربھنی کے علاوہ دیگر اضلاع کی
بھی سربراہی شراب ہوا کرتی ہے ۔

— راجہ صاحب ونپرتی اور پنگل وینکٹ راما ریڈی صاحب ویسکھہ کی درخواست پر
مستقر ضلع محبوب نگر مین ضلع مذکور کے سربراہی کے لئے کشید شراب دیسی کی اسٹیم ڈسٹلری
قایم کرنے کی اجازت ہوئی اور اوسی سنہ مین ڈسٹلری کی تعمیر اور اجرائی بھی ہوگئی چونکہ

ضلع میدک کا انتظام راست سرکار عالی کے تحت تھا۔ اس لئے سنہ ۱۳۲۲ف مین تعلقہ سدی پیٹھ کے سوا ضلع میدک کے تمام پاٹ بھٹیات بند کر کے اونکی سربراہی شراب حلقہ نارائن گوڑہ کے ڈسٹلری سے ہونے لگی۔

— سنہ ۱۳۲۲ف مین اضلاع اورنگ آباد۔ ناندیڑ۔ بیڑ۔ نظام آباد۔ عثمان آباد۔ بیدر و پربھنی کے بھٹیات مسدود ہوکر اضلاع نمبر ۱ تا ۳ کی سربراہی پربھنی کے ڈسٹلری اور نمبر ۴ تا ۷ کی سربراہی حیدرآباد ڈسٹلری سے متعلق کیگئی۔

— سنہ ۱۳۲۳ف مین تعلقہ سدی پیٹھ ضلع میدک کی بھٹی بھی اوٹھادی گئی۔ اور مختلف مقامات پر بارہ ڈپو قایم ہوئے۔ اور شراب کی سربراہی کا انتظام نارائن گوڑہ ڈسٹلری سے متعلق کر دیا گیا۔

— سنہ ۱۳۲۳ف مین ضلع گلبرگہ اور رائچور کے پاٹ بھٹیات موقوف ہوکر تعلقات اضلاع مذکور کی سربراہی اسٹیم ڈسٹلری حیدرآباد سے متعلق کر دیگئی مگر سنہ ۱۳۲۴ف مین بمقام کرشنا ایک ڈپو قایم ہوکر اضلاع مذکور کی سربراہی محبوب نگر ڈسٹلری سے متعلق کی گئی۔

— ضلع کریم نگر و نلگنڈہ و ورنگل مین جہانکہ قدیم تعہدات جاری تھے فروخت شراب کا انتظام جدید طریقہ منیمم گیارنٹی پر کیا جاکر آغاز سنہ ۱۳۲۴ف سے بمسدودی بھٹیات شراب کی سربراہی اسٹیم ڈسٹلری حیدرآباد سے ہونا شروع ہوئی۔

— ضلع عادل آباد مین پاٹ بھٹیات کا طریقہ جاری تھا سنہ ۱۳۲۴ف سے انتظاماً بعض تعلقات کے پاٹ بھٹیات بند کر کے ہر تعلقہ کے مستقر پر ایک ایک صدر بھٹی قایم کر کے سربراہی شراب ہوا کرتی ہے۔

— سنہ ۱۳۲۵ف مین میسرز سید عبدالرزاق اینڈ کمپنی کی جانب سے ایک بڑی بھٹی (شاخ سنٹرل ڈسٹلری نارائن گوڑہ) ضلع میدک کی سربراہی کے لئے وسطی مقام ماسائی پیٹھ قایم ہوئی۔ جو اوائل سنہ ۱۳۲۷ف مین بند ہوگئی۔

— سنہ ۱۳۲۶ف مین حلقہ بہٹیات نارائن گوڑہ مین لباڑری کی تعمیر اسوجہ سے کیگئی کہ مصنوعات ملکی کو فروغ دینے کے لئے بہترین اسباب دریافت ہون اور اہل حرفت کے لئے ذریعہ ترقی مہیا کرے۔ نیز کارخانہ جات حلقہ کو اس قسم کے اسپرٹ وادویات تیار کرنے کے طریقے بتلائے۔ جو ممالک یورپ مین بنائے جاتے ہین۔ اور ہر ایک فضلہ سے جہانتک ممکن ہو صفائی کے ساتھ مفاد حاصل کرے۔

— سنہ ۱۳۲۶ف مین حلقہ نارائن گوڑہ کے ڈسٹلری والون کو اندرون حلقہ اپنی اپنی ڈسٹلری مین ٹنگچر اور ادویات وعطر سازی وغیرہ کی اجازت بکمی محصول اسپرٹ خاص شرایط کے ساتھ دیگئی کہ بوجہ جنگ ملک مین جو درآمد کم ہوگئی اوس کی تلافی ہو سکے۔

ملک سرکار عالی مین جملہ جاگیرداروں کی تعداد (۲۴۴۴) ہے جن کے قبضہ مین (۴۹۸۱) مواضعات ہین۔ بلحاظ جاگیرون کے تین بڑے علاقہ جات پایگاہ بھی ہین منجملہ ان تمام علاقہ جات کے باستثناء چند چھوٹے علاقہ جات کے باقی علاقہ جات کو انتظام آبکاری کی نسبت خود مختارانہ حقوق حاصل ہین۔

— دریافت حقوق وتشخیص معاوضہ آبکاری معافیات وجاگیرات کے لئے سنہ ۱۳۱۷ف مین تین عہدہ داران مندرجۂ ذیل کا ایک کمیشن مقرر کیا گیا۔

(۱) واسدیو راؤ صاحب بی۔ اے۔ سینیر مددگار مال (۲) مولوی سید احمد صاحب مددگار صدر محاسب سرکار عالی۔ (۳) مولوی میر ہدایت علی صاحب ڈپٹی کمشنر کروڑگیری۔

— ادائی معاوضہ آبکاری کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ سنہ ۱۳۱۰ف لغایتہ سنہ ۱۳۱۵ف دہ سالہ حقیقی آمدنی کے اوسط پر عـــہ روپیہ فیصدی اضافہ کے ساتھ معاوضہ ادا کیا جائے یا صرف حقیقی آمدنی سنہ ۱۳۱۵ف پر بلا اضافہ فیصدی عـــہ معاوضہ کی ادائی کیجاوے۔

— کمیشن آبکاری نے اپنا کام سنہ ۱۳۱۷ف سے شروع کیا جو آخر سنہ ۱۳۱۹ف پر ختم ہوا۔ اس زمانہ مین کمیشن نے (۱۳۵۰) جاگیرداروں کے بہٹیات کی نسبت جو (۴۸۲۸) مواضعات

متعلق ہے - اور جن کی مجموعی رقم معاوضہ [illegible] ہوئی تحقیقات و تشخیص کی اور (۹۰) مقدمات غیر منفصلہ جو (۱۶۳) مواضعات اور تین پائیگاہ کے علاقون سے متعلق ہین - دریافت طلب باقی رہے - ان کے سوائے آخر ۱۳۲۲ف تک (۵۹) مزید علاقہ جات کے جو (۱۵۹) مواضعات سے متعلق تھے حقوق آبکاری لئے گئے -

— تشخیص معاوضہ جاگیرداروں کے ساتھ ہی ساتھ معافیات اور حقوق کلالان حلقہ بلدہ کی بھی تحقیقات کمیشن آبکاری مین ہوئی - بلدہ مین (۲۴) معافیات شراب ہین - جن مین سالانہ (۲۹۲۶) من شراب بلا ادائی محصول فروخت ہوتی ہے - اور سالانہ (۵۵۴۲) من گلمہوہ کشید کے لئے معافی درآمد کیا جاتا ہے - نیز سالانہ (۴۲۳۸۵) سبوچہ جات سیندہی بھی ادائی محصول سے مستثنےٰ ہین معافیات متذکرہ بالا کے لئے کمیشن نے [illegible] روپیہ معاوضہ قرار دیا -

— منتقلی آبکاری جاگیرات کی کارروائی سنہ ۱۳۲۰ف سے شروع ہوئی - اور اختتام سنہ ۱۳۲۴ف تک کل جاگیرات کی آبکاری سرکار مین بادائی معاوضہ منتقل کر لیگی -

— کمیشن آبکاری نے اپنے قبضہ مین (۴۷) کلالون کے حقوق کو موروثی تسلیم کیا - اور (۲۱) مقدمات مین حقوق کو مشتبہ قرار دیا - جن کے متعلق محکمہ مالگذاری مین دریافت ہوکر (۵) مقدمات مین حقوق موروثی (۱۲) مقدمات مین صرف ایک یا دو پشت کے لئے تسلیم کئے گئے - بقیہ (۴) مقدمات عدم حقوق کی وجہ سے خارج ہوئے - گویا بشمول اون مقدمات کے جن کے حقوق ایک مدت معینہ کے لئے تسلیم کی گئے - کلالون کی مجموعی تعداد (۹۱) ہے - جن کے قبضہ مین (۱۸۲) بھٹیات اور (۲۰۱) دوکانات ہین - جن کے حقوق موروثی اون کی بھٹیات اور دوکانات کی نسبت تسلیم کی گئے - اور قابضان حال نے اون کو ورثاً یا بذریعہ بیع یا رہن یا بمنظوری سررشتہ آبکاری حاصل کیا ہے -

— سنہ ۱۳۲۶ف مین (۵۷۷) علاقہ جات کی بابتہ جو رقم معاوضہ شراب و افیون و گانجہ

خزانہ شاہی سے اداکیگئی۔ اور نیز مقدمات زیر کارروائی مین لیلوہ علی الحساب مستاجران سے وصول کرکے علاقہ جات متعلقہ کو اداکیگئی وہ حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ابواب	معاوضہ پختہ	معاوضہ علی الحساب	جملہ	کیفیت
۱	شراب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲	افیون	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳	گانجہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

سکندرآباد وبلوارم۔

چھاؤنیات سکندرآباد و بلوارم کا انتظام آبکاری بمشورہ صاحب عالیشان بہادر بغرض یکسانی انتظام بلدہ و سکندرآباد سنہ ۱۸۶۷ء مین سرکارعالی کے زیر نگرانی لیا گیا۔ اور معاہدہ یہ ہوا کہ جملہ آمدنی بعد وضع اخراجات انتظام علاقہ موصوف کو ادا کیجاوے۔

سکندرآباد مین سابق مین ایک صدر بھٹی قایم تھی۔ جس کا انتظام امانی طور پر سرکار کے جانب سے ہوا کرتا تھا۔ مگر سنہ ۱۳۰۳ف سے کشید و فروخت شراب دیسی کا مشترکہ تھیکہ (بدین شرط کہ گیرندہ معاملہ ایک مقررہ رقم ماہانہ سرکار کو دیا کرے) دیا گیا۔ اور یہی طریقہ سنہ ۱۳۱۸ف تک جاری رہا۔ اور رقم انتظام مین بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ سنہ ۱۳۱۹ف سے جدید طریقہ یہ جاری ہوا کہ کشید شراب کو فروخت شراب سے علیحدہ کرکے کشید شراب کا ٹھیکہ میسرس

سید عبدالرزاق اینڈ کمپنی مالکان سنٹرل واسٹار ڈسٹلری موقوعہ حلقہ نارائن گوڑہ کو دیا گیا۔ اور فروخت شراب کا محصول بقرار داد عــــہ فی گیالن (۶۰) ڈگری انڈر پروف مقرر ہو کر تعہد دیا گیا۔ سنہ ۱۳۲۰ف میں اس محصول میں عـــہ اضافہ ہو کر بجائے عـــہ کے عـــہ فی گیالن (۶۰) ڈگری انڈر پروف تک بڑھا دیا گیا۔ سنہ ۱۳۲۰ف کے آخر پر اس تعہد میں اور تین سال کی توسیع یعنی سنہ ۱۳۲۳ف کے اخیر تک ہوئی۔ آخر سنہ ۱۳۲۳ف میں پنجسالہ توسیع آخر سنہ ۱۳۲۸ف کے ختم تک منظور کی گئی۔ اور محصول شراب میں مثل بلدہ کے اضافہ ہوتا رہا۔

۔ سنہ ۱۳۰۲ف میں سکندرآباد کی آمدنی شراب و سیندہی (عـــہ [illegible]) تھی اور سنہ ۱۳۱۳ف اور آخر سنہ ۱۳۱۸ف تک ([illegible]) اور اس کے بعد سنہ ۱۳۲۷ف تک اس آمدنی میں شراب کی [illegible] سیندہی [illegible] جملہ [illegible] تک کا اضافہ ہوا۔

۔ سیندہی کا محاصل سابق میں آرندوں سے سیوچوں پر بطریق ٹکس کے وصول ہوتا تھا اور یہ حق مستاجر شراب کو بطور تعہد دیا جاتا تھا۔ چنانچہ اب بھی سیندہی کا تعہد مستاجر شراب ہی کو دیا گیا ہے۔

۔ سنہ ۱۳۱۸ف میں سکندرآباد میں اندرون حدود چھاؤنی سیندہی کے علاوہ شراب دیسی کے (۴۸) دوکانات قایم تھے۔ ان میں کمی ہو کر سنہ ۱۳۲۶ف میں صرف (۳۹) دوکانات شراب اور (۴۵) دوکانات سیندہی باقی رہے۔

۔ سکندرآباد میں شراب ولایتی کی حسب ذیل دوکانات قایم ہیں۔

دوکانات درجۂ اول (۹) دوکانات درجۂ دوم (۴) ہوٹل (۲) کیا نٹین (میخانہ فوجی) (۳) ان کے متعلق دوکانات اور ہوٹل سے فی دوکان (۱۰) سکہ کلدار اور کیا نٹین سے للعہ کلدار سالانہ وصول کیا جاتا ہے۔

نشان سلسلہ	نام مقام یا ضلع	تعداد مردم شماری بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء م سنہ ۱۳۲۰ف	جملہ آمدنی آبکاری بابتہ سنہ ۱۳۲۱ف	جملہ آمدنی آبکاری بابتہ سنہ ۱۳۲۷ف						سالانہ اوسطاً فی کس	
				جملہ آمدنی	شراب	سیندھی	گلمهوه	افیون	گانجہ	سنہ ۱۳۲۱ف	سنہ ۱۳۲۷ف
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۹	آمدنی معجون فروشی بلدہ	۰	۰	ما سہ	۰	۰	۰	۰	ما سہ	۰	۰
۲۰	متفرق	۰	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	صدر میزان	۱۳۳۷۴۶۷۶	[illegible]	یک کروڑ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰ر ۱۱ر	[illegible]

نوٹ ۔ سنہ ۱۳۲۰ف م سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے لحاظ سے بلدہ کی مردم شماری ۳۴۳۱۳۸۷ ہے ۔ اُسوقت بلدہ کے حدود اطراف تین میل قرار دئے گئے تھے ۔ اور ضلع اطراف بلدہ کا انتظام آبکاری جداگانہ کیا گیا تھا ۔ لیکن اوائل سنہ ۱۳۲۵ف مین بلحاظ اغراض آبکاری (ملاحظہ ہو مضمون سیندھی فقرہ (۴) بلدہ کے حدود مین مزید توسیع کی جاکر ۱۲ میل تک اضافہ کیا گیا جس کے لحاظ سے ضلع اطراف بلدہ کی مردم شماری ۵۲۰۱۵۹ ہے اوس کی تقسیم اسطرح ہوئی کہ کچھ تو حدود بلدہ مین شریک اور کچھ ضلع میدک مین شامل کئے گئے ۔

سنہ ۱۳۲۰ف اوسط مین رقم افیون و گانجہ بلدہ و اطراف بلدہ و سکندرآباد شامل نہین ہے ۔

تختہ دوکانات آبکاری شراب سیندہی۔ افیون۔ گانجہ۔ ممالک محروسہ سرکار عالی بابتہ ۱۳۲۷ف

نمبر شمار	نام ضلع	تفصیل تعداد دوکانات آبکاری				جملہ	کیفیت
		شراب	سیندہی	افیون	گانجہ		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱	اورنگ آباد۔	۹۱۷	۱۲۶	۳۵۰	۱۸۰	۱۵۷۳	
۲	بیڑ	۲۶۶	۶۵	۳۹۳	۱۲۴	۸۴۸	
۳	پربہنی	۴۰۰	۲۹۵	۲۳۷	۱۰۳	۱۰۳۵	
۴	ناندیڑ	۳۷۷	۴۰۴	۷۲	۵۴	۹۰۷	
۵	گلبرگہ	۶۸۰	۱۱۸۵	۱۸	۱۸	۱۹۰۱	
۶	رائچور	۶۱۸	۹۴۰	۱۲	۱۴	۱۵۸۴	
۷	عثمان آباد	۳۱۲	۳۱	۲۳۰	۱۴۲	۷۱۵	
۸	بیدر	۶۰۴	۳۲۵	۲۱	۲۳	۹۷۳	
۹	نظام آباد	۵۶۰	۱۰۷۳	۱۰	۸	۱۶۵۱	
۱۰	محبوب نگر	۸۴۹	۷۶۶	۱۳	۱۱	۱۶۳۹	
۱۱	نلگنڈہ	۱۰۲۶	۷۱۹۹	۱۰	۵	۸۲۴۰	
۱۲	میدک	۴۹۶	۱۸۴۸	۱۲	۶	۲۳۶۲	
۱۳	ورنگل	۱۰۵۸	۴۴۸۷	۲۳	۱۱	۵۵۷۹	
۱۴	کریم نگر	۴۵۱	۳۸۹۷	۷	۷	۴۳۶۲	
۱۵	عادل آباد	۹۱۲	۳۳۵	۰	۰	۱۲۴۷	خانہ ۵ و ۶ کا داخلہ نہیں ملا۔
۱۶	حدود آبکاری بلدہ	۳۴۰	۷۲۷	۴۲	۲۶	۱۱۳۵	
۱۷	حلقہ سکندرآباد	۱۲۳	۲۱۰	۳	۳	۳۳۹	
۰	جملہ میزان	۹۹۸۵	۲۳۹۱۳	۱۴۵۳	۷۳۵	۳۶۰۹۰	

سلسلۂ نمبر	نام سنہ ف	تعداد مالیت شراب محصولی	رقم وصول محصول کروڑگیری	سلسلۂ نمبر	نام سنہ ف	تعداد مالیت شراب محصولی	رقم وصول محصول کروڑگیری
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۳۵	سنہ ۱۳۲۲ ف	[illegible]	[illegible]	۳۸	سنہ ۱۳۲۵ ف	[illegible]	[illegible]
۳۶	سنہ ۱۳۲۳ ف	[illegible]	[illegible]	۳۹	سنہ ۱۳۲۶ ف	[illegible]	[illegible]
۳۷	سنہ ۱۳۲۴ ف	[illegible]	[illegible]	۴۰	سنہ ۱۳۲۷ ف	[illegible]	[illegible]

باب ۵

فوج

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صفحہ ۲۱۳

فصل (۱) — آخر ماہ رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ مین بارگاہ خسروی سے کرنل نواب سرافسر الملک بہادر باالقاب "چیف کمانڈر ریگولر فورسس" کے جدید عہدے پر ممتاز فرمائے گئے ۔ اور کمانڈر افواج باقاعدہ کی خدمت پر میجر نواب عثمان یار الدولہ بہادر کا تقرر عمل مین لایا گیا ۔

— نواب ممتاز یار الدولہ بہادر کو عہد اعلیحضرت غفران مکان مین ۲۹ امرداد سنہ ۱۳۲۰ ف کو میجری کے درجہ پر ترقی دیگئی ۔

— ۱۴ اسفندار سنہ ۱۳۲۲ ف کو بارگاہ خسروی سے عہدہ داران ذیل میجری کے درجہ پر سرفراز فرمائے گئے ۔

۱۔ کپتان نواب وزیریارالدولہ بہادر ناظم نظم جمعیت سرکار عالی۔

۲۔ کپتان سردار پریم سنگھ صاحب مددگار معتمد سرکار صیغہ فوج۔

۳۔ کپتان خدیو جنگ بہادر ڈپٹی ڈائرکٹر صیغہ طبابت۔

۔ آخر ماہ رمضان ۱۳۳۲ھ مین حسب فرمان خسروی میجر حبیب بوبکر نظام محبوب رجمنٹ (فوج میسرم) کے مستقل کمانڈنگ افیسر مقرر ہوئے۔

۔ ۴ آذر ۱۳۲۳ف روز پنجشنبہ کو فوج میسرم کے بہت سے جوان تنخواہ اور وظیفہ کے بارے مین کچھ فریاد لیکر کنگ کوٹھی مین حاضر ہوئے۔ اور جو تحقیقات بذریعہ نواب مدارالمہام کی گئی اُس مین اُن لوگون کی زیادتی پائی گئی۔ جس کی بنا پر تاریخ مذکور سے اُن کے پہرجات کنگ کوٹھی۔ قصر فلک نما۔ اور حویلی قدیم سے برخاست کیئے گئے۔ اور پھر ۱۶ آذر ۱۳۲۴ف کو جوانان پلٹن مذکور کے عفو تقصیر کی گئی۔ اور حسب دستور سابق ڈیوڑھی جات وغیرہ پر پہرہ بندی مین ان کی شرکت کا حکم شرف صدور لایا۔ اور اُن کے ماہوارات مین جو کمی کی گئی تھی اُس کی تکمیل بھی کردی گئی۔

۔ آخر ماہ دی ۱۳۰۴ف مین فوج باقاعدہ گوشہ محل کی ایک پلٹن شکست کی گئی۔ اور اوس کے جوانون وغیرہ کو دیگر رجمنٹون مین تقسیم کردیا گیا۔

۔ ۱۳۱۰ف سے سرکار عالی کے فوج باقاعدہ کو موسم گرما مین سفید ڈریس ملا اور سنہ مذکور سے اوس کا رواج ہوا۔

۔ حسب الحکم سرکار بتقریب دوازدہم شریف (۲۱) ضرب توپ کی سلامی نو بجے صبح خزانہ عامرہ کے میدان مین ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ م ۱۸ فروردی ۱۳۲۲ف روز چہارشنبہ کو دی گئی اور ہر سال دوازدہم شریف کے موقع پر اس سلامی کے اُتارے جانے کا حکم تعمیل شیم شرف صدور لایا۔ (ملاحظہ ہو غیر معمولی جریدہ مورخہ ۱۲ فروردی ۱۳۲۴ف جلد ۴۶ نمبر ۲۴ جزو اول)

۔ جنگ یوروپ مین شریک ہونے کی غرض سے امپریل فسٹ و سکنڈ لانسرز کے جوانونکو

انتخاب کر کے ایک رجمنٹ بنام فسٹ لانسرز قرار دیگئی ۔ اوس رجمنٹ کو بتاریخ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ کو
گاف صاحب کے بنگلہ مین جو نزد کنگ گوٹھی واقع ہے کھانا کھلایا گیا ۔ اور ۲۱ ذیقعدہ
۱۳۳۲ھ م ۱۷ آذر ۱۳۲۴ف روز شنبہ کو رجمنٹ مذکور کی روانگی جس مین (۶۱۹) معہ افسر
شریک تھے دن کے دو بجے بذریعہ اسپشل ٹرین عمل مین آئی ۔

وسط ماہ محرم ۱۳۳۳ھ م اوایل ۱۳۲۴ف مین فوجی ورک شاپ واقع قلعہ گولکنڈہ کو
تخفیف کرنے کا حکم صادر ہوا ۔

۱۳۱۴ف مین حکم سرکار ہوا کہ علاقہ نظم جمعیت مین سے بارہ ۱۲ ہزار کی جمعیت تخفیف کیجائے
چنانچہ رفتہ رفتہ یہ تخفیف ہو رہی ہے جس کی کیفیت تختہ ذیل سے ظاہر ہو گی جو آخر مین درج ہے
۱۶ تیر ۱۳۲۷ف باتباع فرمان خداوندی مشرشدہ ۱۹ صفر ۱۳۳۶ھ کپتان عادل میر خان
سابق سکنڈ پلٹن اول و حال وظیفہ یاب کو میجری کا اعزاز ریانک عطا ہوا ۔

بہ استثنائے فرمان واجب الاذعان حضرت اقدس و اعلیٰ مندرجہ جریدہ معمولی
مطبوعہ ۲۹ فروردی ۱۳۲۸ف پیشگاہ گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل کپتان مرزا قادر بیگ صاحب
علاقہ فسٹ لانسرز حیدرآباد امپیریل سرویس ٹروپس کو ان کی جنگی خدمات کے صلہ مین آرڈر اف
برٹش انڈیا درجہ دوم کے اعزاز کے ساتھ بہادری کا خطاب بھی عطا فرمایا گیا ۔

حسب فرمان خسروی بذریعہ مراسلہ محکمہ فنانس نشان (۴۰۴۰ و ۶۰۵) مورخہ ۱۹ بہمن ۱۳۲۸ف
سررشتہ فوج باقاعدہ مین بھی پچپن سالہ گشتی کا نفاذ عمل مین آیا ۔

تختہ عہدہ داران

معین المہام فوج ۔

سلسلہ نشان	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علاحدگی
۱	نواب سید نواز امیر یار جنگ بہادر خوش فکاران [illegible]	۱۱ شہریور ۱۳۱۰ف	۱۲ آبان ۱۳۲۲ف سنہ ۵۲
۲	نواب ولایت جنگ بہادر	۱۲ آبان ۱۳۲۲ف سنہ ۵۲	۱۲ مہر ۱۳۲۶ف سنہ ۵۳
۳	نواب لطافت جنگ بہادر	۱۲ مہر ۱۳۲۶ف	

نوٹ ۵۱ بسبب کبیر سنی آپکو خدمت سے سبکدوش کیا گیا۔ اور ماہانہ پانسو روپیہ ماہوار خاص تاحیات مقرر ہوئے۔ ۵۲ ماہانہ دو ہزار روپیہ مدد خرچ مقرر ہوا ۔ ۵۳ ۔ آپ معین المہام عدالت و کوتوالی مقرر ہوئے اور تین ہزار روپیہ تنخواہ قرار پائی ۵۴ ماہانہ دو ہزار روپیہ قرار پائے ۔

معتمد فوج

نشان سلسلہ	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نشان سلسلہ	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	نواب ماہر الدولہ بہادر	۱۵ر اسفندار ۱۳۱۲ف	۱۵ر آذر ۱۳۲۴ف [۵۱]	۳	نواب نذیر جنگ بہادر [۵۲]	۲۹ر آذر ۱۳۲۴ف	۔
۲	نواب عقیل جنگ بہادر	۱۶ر آذر ۱۳۲۴ف	۲۹ر آذر ۱۳۲۴ف				

نوٹ ۵۱ آپ وظیفہ پر علیحدہ کئے گئے ۔ ۵۲ آپ سابق میں صوبہ دار صوبہ ورنگل تھے ۔

ناظم نظم جمعیت سرکار عالی

نشان سلسلہ	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نشان سلسلہ	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	نواب نذیر یار الدولہ بہادر [۵۱]	۲۸ر مہر ۱۳۱۷ف	۳۰ر شہریور ۱۳۲۶ف	۲	مولوی مرزا نثیر بیگ صاحب [۵۲]	۳۰ر شہریور ۱۳۲۶ف	۔

نوٹ ۔ ۵۱ آپ نے تین ماہ کی رخصت حاصل کی۔ اور بعد ختم رخصت وظیفہ پر علیحدہ ہوئے ۔

۵۲ آپ نواب نذیر جنگ بہادر معتمد فوج کے صاحبزادۂ کلاں ہیں۔ آپ سابق میں مددگار محاسب علاقہ صرف خاص تھے ۔

سنہ ۱۲۸۱ھ میں علاقہ نظم جمعیت جن جمعداران عرب کے ماتحت میں جو عرب تھے اونکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

از تاریخ دکن مولفہ نصر اللہ خانصاحب زبان فارسی سنہ ۱۲۸۸ھ

نشان سلسلہ	نام جمعدار	تعداد عرب	نشان سلسلہ	نام جمعدار	تعداد عرب
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱	عبداللہ بن علی۔	۲۰۰۰	۱۰	ابوبکر عوض و حسین سعید یافعی	۳۰۰
۲	غالب جنگ [1]	۶۰۰۰	۱۱	حسین صالح	۷۵
۳	عبادی	۲۵۰	۱۲	حبیب عبداللہ بن صالح	۲۵۰
۴	حبیب عبدالرحمن	۳۰۰	۱۳	شیخ باد اللہ	۵۰
۵	بن شاس	۲۰۰	۱۴	بوبکر بن طران	۱۰۰
۶	شاہ عبدالرحمن	۷۵	۱۵	سالم عمشان	۵۰
۷	شیخ محمد یارا عید۔	۲۵	۱۶	باقصو	۲۵
۸	حبیب عبدالرحمن الکہف	۵۰	۱۷	عبداللہ شامس	۵۰
۹	برق جنگ	۲۳۰۰		۔	۰

جملہ

۱۲۱۰۰

نوٹ۔ [1] آپکے علاقہ میں (۱۵۰۰) سوار بھی تھے۔

نمبر	نام لوازمہ	سنہ ۱۲۹۸ف	سنہ ۱۳۰۳ف	سنہ ۱۳۰۷ف	سنہ ۱۳۱۲ف	سنہ ۱۳۱۵ف	سنہ ۱۳۲۷ف
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۳	پالکی ومیانہ	۹۷	۸۷	۸۳	۷۸	۴۶	۳۹
۴	فیل	۵۱	۴۶	۴۳	۳۷	۳۳	۱۵
۵	شتر	۲۶	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲
۶	نرگاوان	۸۷	۸۶	۸۶	۶۲	۶۰	۳۶
۷	توپ	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	باروت کے صندوق	۴	.	.	۴	۴	۴
۹	نقارہ	۳					۰
۱۰	بیرق	۱			۱	۱	۰
۱۱	آفتاب گری	۱			۱	۱	۱
۱۲	ہنڈیان	۴			۴	۴	۴
۱۳	روشن چوکی						۱

صدر تختہ نظم جمعیت علاقہ سرکار عالی تعداد نفری و سالانہ اخراجات سنہ واری

نمبر	سنہ ف	تعداد نفری	تعداد اخراجات سالانہ	نمبر	سنہ ف	تعداد نفری	تعداد اخراجات سالانہ
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	سنہ ۱۲۹۸ف	۲۰۶۷۹	[illegible]	۳	سنہ ۱۳۰۷ف	۱۹۳۶۶	[illegible]
۲	سنہ ۱۳۰۳ف	۱۹۳۳۰	[illegible]	۴	سنہ ۱۳۱۲ف	۱۹۲۱۶	[illegible]

ٹیلیفون

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصۂ اول صفحہ ۴۱۴

فصل ۲ — ۱۳ ماہ مہر ۱۳۲۱ف۔ بارہ دری اکسچنج اور ورک شاپ اکسچنج کو آیندہ "سٹی اکسچنج" اور نارائن گوڑہ اکسچنج "کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اور سکندرآباد اکسچنج کا نام علی حالہ قایم رہا۔ (جریدہ ۲۷ مہر ۱۳۲۱ف جزو اول)

— وسط ماہ بہمن ۱۳۲۴ف مسٹر چپٹ اوڈ سابق ناظم رصدگاہ کا تقرر امتحاناً چھ ماہ کے لئے سررشتۂ ٹیلیفون میں ہوا۔

— ۱۳۲۵ف میں سررشتۂ ٹیلیفون کا انتظام میسرز کیلنڈر کیبل اینڈ کنٹرکشن کمپنی کے تفویض کیا گیا۔ بعدہٗ یکم آذر ۱۳۲۸ف سے حسب سابق سررشتہ مذکور تعمیرات سے امانی میں انجام پانا قرار دیا گیا۔

مردم شماری

سلسلہ کیلئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصۂ اول صفحہ ۴۲۷

فصل ۲ — ۸ اردی بہشت ۱۳۱۹ف کو مسٹر ار۔ واسدیو راؤ صاحب۔ بی۔ اے سنیر اسسٹنٹ معتمد مال بہ کار مردم شماری صیغۂ مال سے صیغۂ فنانس میں منتقل کئے گئے۔ اور وہ مہتمم مردم شماری کے حیثیت سے خدمت کو انجام دیتے رہے۔ بعدہ یکم خورداد ۱۳۱۹ف کو آپکا انتقال ہوا۔ آخر ماہ امرداد ۱۳۱۹ف میں خدمت مہتممی مردم شماری پر مولوی عبدالمجید صاحب مددگار معتمد فنانس کا تقرر ہوا۔ اور بجائے مہتمم کے "ناظم مردم شماری کا لقب" قرار دیا گیا۔ اور اون کی تنخواہ ماہانہ آٹھ سو روپیہ قرار پائی۔ ۳ ماہ شہریور ۱۳۱۹ف کو اُنہوں نے خدمت کا جائزہ حاصل کیا۔

— ۱۸ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۰ف م ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء روز شنبہ کو شب میں مردم شماری

ہوئی جو بلحاظ سلسلہ چوتھی مردم شماری تھی۔
ــــ کل ممالک محروسہ سرکار عالی کی آبادی کی تعداد از روئے مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۱۱۱۴۱۱۴۲) تھی۔ جو اس مردم شماری میں بڑھ کر (۱۳۳۷۴۳۳۲) ہوگئی۔ اور اون میں تعداد ذکور (۶۷۹۵۲۰۹) تعداد اناث (۶۵۸۰۲۶۰) ہے۔ تعداد خانہ شماری (۲۷۱۰۰۰۰) ہے اسیطرح بمقابلہ مردم شماری گزشتہ کے (۲۲۱۴۲۹۰) نفوس کا اضافہ ہوا۔ جس کا اوسط تقریباً ۱۲ فیصدی ہوتا ہے ۔
ــــ حال کی مردم شماری کے لحاظ سے بلدہ حیدرآباد۔ سکندرآباد و بلارم کی تعداد حسب صراحت ذیل ہے۔ آبادی حدود صفائی حیدرآباد (۸۷۶۱۳۹) ذکور (۱۷۰۱۴۲) اناث یعنے کل (۳۴۶۲۸۱) تعداد خانہ شماری (۷۷۶۰۵) ہے۔ بلدہ حیدرآباد کو ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں چوتھا درجہ حاصل ہے۔ کل بلدہ کی آبادی کا اوسط فی مربع میل (۱۰۰۱۲) نفوس اور بلدہ کی خاص آبادی کا اوسط (۱۸۱۱۲) نفوس فی مربع میل اور اندرون بلدہ کی آبادی کا اوسط فی مربع میل (۶۵۶۶۸) نفوس پڑتا ہے۔ بلدہ میں فی ایک ہزار ذکور (۹۴۷) اناث کا اوسط پڑتا ہے۔ صرف چادر گھاٹ ہی کا ایک ایسا حصہ ہے کہ جس میں اناث کا اوسط فی ایک ہزار ذکور (۱۰۱۵) پڑتا ہے۔ بلدہ کی آبادی کی تفصیل بلحاظ مذاہب حسب ذیل ہے۔
اہل ہنود (۲۶۲۱۳۱) اہل اسلام (۲۱۹۸۹۲) عیسائی (۱۶۲۰۴) سکھہ (۹۷۸) پارسی (۸۰۸) جین (۳۷۹) ہے۔
رزیڈنسی بلدہ کی مردم شماری و خانہ شماری بلحاظ مردم شماری حسب ذیل ہے۔
تعداد خانہ شماری (۴۰۸۹) تعداد مردم شماری ذکور (۹۵۱۱) اناث (۸۴۳۴) جملہ تعداد نفوس (۱۷۹۵۵) ہے ۔
تعداد مردم شماری حال سکندرآباد و بلوارم حسب حاشیہ ہے۔ تعداد ذکور (۶۰۹۰۷)

تعداد اثاثہ (۵۲۷۶۲) جملہ تعداد (۱۱۳۵۶۹) ہے تعداد خانہ شماری (۲۴۵۸۶) ہے
صدر میزان مردم شماری حال بلدہ ۔ سکندرآباد ۔ بلوارم و رزیڈنسی بلدہ (۴۷۷۸۳۵) ہے ۔

صدر تختہ مردم شماری ممالک محروسہ سرکار عالی بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء م سنہ ۱۳۲۰ف

نشان سلسلہ	نام قوم	جملہ تعداد مرد و عورت: جملہ	مرد	عورت	نشان سلسلہ	نام قوم	جملہ تعداد مرد و عورت: جملہ	مرد	عورت
۱	۲	۳	۴	۵	۱	۲	۳	۴	۵
۱	اہل ہنود	۱۱۶۲۶۱۴۶	۵۸۹۷۰۴۵	۵۷۲۹۱۰۱	۸	برہمو	۳۴		
۲	جین	۲۱۰۳۴	۱۱۰۴۲	۹۹۹۲	۹	آریہ سماج	۱۷۳		
۳	سکھ	۴۷۲۶	۲۶۴۳	۲۰۸۳	۱۰	بودھ	۳۰		
۴	اہل اسلام	۱۳۸۰۹۹۰	۷۰۴۸۲۱	۶۷۶۱۶۹	۱۱	اینی مسٹک و دیگر	۲۸۵۷۲۲	۱۵۹۲۲۳	۱۲۶۴۹۹
۵	پارسی	۱۵۳۹	۸۳۳	۷۰۶		جملہ تعداد	۱۳۳۷۴۶۷۶	۶۷۹۷۱۱۸	۶۵۷۷۵۵۸
۶	عیسائی	۵۴۲۹۶	۲۶۲۹۵	۲۸۰۰۱					
۷	یہودی	۱۶	۷	۹					

تختہ خواندہ و ناخواندہ بموجب مردم شماری ممالک محروسۂ سرکار عالی بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء م سنہ ۱۳۲۰ ف

نشان سلسلہ	نام قوم	جملہ تعداد معہ خواندہ و ناخواندہ			تعداد مرد خواندہ و ناخواندہ			تعداد عورت خواندہ و ناخواندہ		
		جملہ تعداد	خواندہ	ناخواندہ	جملہ تعداد	خواندہ	ناخواندہ	جملہ تعداد	خواندہ	ناخواندہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱	اہل ہنود	۱۱۶۲۶۳۷۵	۲۶۷۰۴۱	۱۱۳۵۹۳۳۴	۵۸۹۷۲۷۴	۲۵۶۱۴۸	۵۶۴۱۱۲۶	۵۷۲۹۱۰۱	۱۰۸۹۳	۵۷۱۸۲۰۸
۲	جین	۲۱۰۲۶	۴۲۸۰	۱۶۷۴۶	۱۱۰۳۲	۴۱۳۹	۶۸۹۳	۹۹۹۴	۱۴۱	۹۸۵۳
۳	سکھ	۴۷۲۶	۸۱۸	۳۹۰۸	۲۶۴۳	۷۴۱	۱۹۰۲	۲۰۸۳	۷۷	۲۰۰۶
۴	اہل اسلام	۱۳۸۰۹۹۰	۸۱۲۶۰	۱۲۹۹۷۳۰	۷۰۶۸۲۱	۷۲۷۸۳	۶۳۴۰۳۸	۶۷۴۱۶۹	۸۴۷۷	۶۶۵۶۹۲
۵	عیسائی	۵۴۲۹۶	۱۳۴۰۴	۴۰۸۹۲	۲۹۴۹۵	۹۳۶۲	۲۰۱۳۳	۲۴۸۰۱	۴۰۴۲	۲۰۷۵۹
۶	پارسی	۱۵۲۹	۱۱۰۶	۴۲۳	۸۲۲	۶۹۲	۱۳۰	۷۰۷	۴۱۴	۲۹۳
۷	یہودی	۱۲	۱۰	۲	۸	۸	۰	۴	۲	۲
۸	اینی مسٹک و دیگر	۲۸۵۷۲۲	۲۴۷	۲۸۵۴۷۵	۱۴۹۰۲۳	۲۱۶	۱۴۸۸۰۷	۱۳۶۶۹۹	۳۱	۱۳۶۶۶۸
	جملہ تعداد	۱۳۳۷۴۶۷۶	۳۶۸۱۶۶	۱۳۰۰۶۵۱۰	۶۷۹۷۱۱۸	۳۴۴۰۸۹	۶۴۵۳۰۲۹	۶۵۷۷۵۵۸	۲۴۰۷۷	۶۵۵۳۴۸۱

تختہ جات متعلقہ مردم شماری ممالک محروسہ سرکار عالی بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء م سنہ ۱۳۲۰ف

تختہ خانہ شماری و مردم شماری بلدہ حیدرآباد وغیرہ بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء م سنہ ۱۳۲۰ف

نشان سلسلہ	سنہ ء	تعداد مربع میل	تعداد مکان	جملہ مردم شماری	مرد	عورت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	سنہ ۱۹۱۱ء سنہ ۱۳۲۰ف	۵۰	۱۱۱۵۰۹	۵۰۰۶۲۳	۲۵۸۴۵۴	۲۴۲۱۶۹

تختہ تعداد شہر و قصبات و مکانات و مردم شماری بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء

نشان سلسلہ	سنہ ء	تعداد رقبہ	تعداد شہر و قصبہ	تعداد مکانات	جملہ مردم شماری	مرد	عورت	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱	سنہ ۱۹۱۱ء	۸۲۶۹۸	۲۰۲۳۶	۲۷۱۳۸۴۵	۱۳۳۷۴۶۷۶	۶۷۹۷۱۱۸	۶۵۷۷۵۵۸	اس مردم شماری کے رو سے فی ہزار مرد کے مقابلہ مین (۹۶۸) عورت ہے۔

صدر تختہ مریضان ممالک محروسہ سرکار عالی بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء

نشان سلسلہ	سنہ	جملہ مریضان			جنونی			بہرے			نابینا			کوڑی		
		جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۱	سنہ ۱۹۱۱ء	۲۶۸۳۱	۱۵۰۲۵	۱۱۸۰۶	۲۵۶۰	۱۵۴۷	۱۰۱۳	۴۴۲۱	۲۵۲۲	۱۸۹۹	۱۶۳۶۴	۸۳۸۸	۷۹۷۶	۳۷۵۸	۲۷۶۲	۹۹۶

تختہ کتخدا و ناکتخدا - رنڈوے و بیوہ وغیرہ بموجب مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء

نشان سلسلہ	سنہ	جملہ مردم شماری			ناکتخدا			بیاہ شدہ			رنڈوے و بیوہ		
		جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱	سنہ ۱۹۱۱ء	۱۳۳۷۴۶۷۶	۶۷۹۷۱۱۸	۶۵۷۷۵۵۸	۴۹۶۳۱۶۶	۳۰۲۳۰۳۲	۱۹۴۱۱۳۴	۶۹۶۹۴۵۳	۳۴۹۵۶۹۵	۳۴۷۳۷۵۸	۱۴۴۲۰۵۷	۲۷۹۳۹۱	۱۱۶۲۶۶۶

تختہ خانہ شماری و مردم شماری چھاؤنیات ممالک محروسہ سرکار عالی بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء

نشان سلسلہ	نام مقام	مربع میل ایک میل کا حصہ ۹۳	تعداد مکانات	تعداد مردم شماری			کیفیت
				جملہ	مرد	عورت	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱	رزیڈنسی بازار بلدہ	۵۳۴	۴۰۸۹	۱۷۹۷۱	۹۵۰۴	۸۴۶۷	
۲	سکندرآباد و بلارم	۱۷٫۱۷	۲۴۵۸۶	۱۱۳۴۹۰	۶۰۷۵۵	۵۲۷۳۵	
۳	چھاؤنی اورنگ آباد	۳۰۵۳	۲۷۸۶	۱۱۹۵۳	۶۶۹۹	۵۲۵۴	

تختہ ہر چہار مردم شماری متعلقہ عیسائیان ممالک محروسہ سرکار عالی

نشان سلسلہ	سنہ	جملہ تعداد عیسائی	تفصیل عیسائی			کیفیت
			یوروپین	یوروشین	دیسی عیسائی	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	سنہ ۱۸۸۱ء	۱۳۶۱۴	۴۰۱۶	۱۹۰۶	۷۶۹۲	
۲	سنہ ۱۸۹۱ء	۲۰۴۲۹	۵۲۶۱	۲۵۰۷	۱۲۶۶۱	
۳	سنہ ۱۹۰۱ء	۲۲۶۹۶	۴۳۴۷	۳۲۹۲	۱۵۰۵۷	
۴	سنہ ۱۹۱۱ء	۵۴۲۹۶	۵۳۸۴	۳۰۰۴	۴۵۹۰۸	

		نمبر	اہل ہنود			
نام قوم		۱				
سنہ عیسوی و فصلی		۲	۱۸۸۱ء سے ۱۲۹۰ف	۱۸۹۱ء سے ۱۳۰۰ف	۱۹۰۱ء سے ۱۳۱۰ف	۱۹۱۱ء سے ۱۳۲۰ف
جملہ تعداد خواندہ و ناخواندہ	جملہ تعداد مردم شماری	۳	۸۸۹۳۱۸۱	۱۰۳۱۵۲۴۹	۹۸۴۰۸۳۹	۱۱۶۲۶۳۷۵
	جملہ تعداد خواندہ	۴	۲۶۳۵۰۶	۳۴۶۴۷۵	۲۵۰۲۴۷	۲۶۷۰۴۱
	تعداد ناخواندہ	۵	۸۶۲۹۶۷۵	۹۹۶۸۷۷۴	۹۵۹۰۵۹۲	۱۱۳۵۹۳۳۴
	کتنوں میں ایک لکھا پڑھا ہوا ہے	۶	۳۳ ۱/۱۰	۲۹ ۱/۱۳	۳۹ ۱/۸	۴۳ ۱/۹
مرد	جملہ تعداد	۷	۴۵۱۷۸۱۲	۵۲۴۶۹۷۱	۵۰۲۴۲۰۲	۵۸۹۷۲۷۴
	خواندہ	۸	۲۴۲۶۱۷	۳۴۰۱۵۸	۲۴۰۸۱۰	۲۵۶۱۴۸
	ناخواندہ	۹	۴۲۷۵۱۹۵	۴۹۰۶۸۱۳	۴۷۸۳۳۹۲	۵۶۴۱۱۲۶
	کتنوں میں ایک لکھا پڑھا ہوا ہے	۱۰	۱۷ ۱/۴	۱۵ ۱/۷	۲۰ ۱/۱۴	۲۳
عورت	جملہ تعداد	۱۱	۴۳۷۵۳۶۹	۵۰۶۸۲۷۸	۴۸۱۶۶۳۸	۵۷۲۹۱۰۱
	خواندہ	۱۲	۱۸۸۹	۶۳۱۷	۹۴۷۵	۱۰۸۹۳
	ناخواندہ	۱۳	۴۳۷۳۴۸۰	۵۰۶۱۹۶۱	۴۸۰۷۱۶۳	۵۷۱۸۲۰۸
	کتنوں میں ایک لکھی پڑھی ہے	۱۴	۲۳۱۴ ۱/۴	۹۵۳ ۱/۴	۵۱۱ ۱/۸	۵۲۵ ۱/۱۵

			پارسی				عیسائی			
نام اقوام		۱								
سنہ ف		۲	سنہ ۱۸۸۱ء م سنہ ۱۲۹۰ف	سنہ ۱۸۹۱ء م سنہ ۱۳۰۰ف	سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ف	سنہ ۱۹۱۱ء م سنہ ۱۳۲۰ف	سنہ ۱۸۸۱ء م سنہ ۱۲۹۰ف	سنہ ۱۸۹۱ء م سنہ ۱۳۰۰ف	سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ف	سنہ ۱۹۱۱ء م سنہ ۱۳۲۰ف
جملہ تعداد خواندہ و ناخواندہ	جملہ تعداد مردم شماری	۳	۶۳۸	۱۰۵۸	۱۲۴۳	۱۵۳۹	۱۳۶۱۳	۲۰۳۲۹	۲۲۹۹۷	۵۳۲۹۶
	جملہ تعداد خواندہ	۴	۳۵۸	۷۲۹	۹۶۱	۱۱۰۶	۶۰۵۳	۱۰۶۵۵	۱۰۱۹۴	۱۳۲۰۴
	تعداد ناخواندہ	۵	۲۸۰	۳۲۹	۲۸۲	۴۳۳	۷۵۶۱	۹۶۷۴	۱۲۸۰۳	۴۰۰۹۲
	کتنوں میں ایک لکھا پڑھا ہے	۶	۱ ۱/۱۲	۱ ۱/۷	۱ ۱/۸	۱ ۱/۶	۱ ۱/۱۵	۱ ۱/۱۴	۲ ۱/۴	۴ ۱/۱
مرد	جملہ تعداد	۷	۳۰۵	۴۳۸	۸۱۳	۸۲۲	۷۹۷۲	۱۱۶۳۰	۱۲۸۳۲	۲۹۴۹۵
	خواندہ	۸	۲۶۴	۴۸۵	۶۰۳	۶۹۲	۵۳۰۷	۷۱۱۵	۷۰۶۸	۹۳۶۲
	ناخواندہ	۹	۱۲۲	۱۴۳	۲۱۰	۱۳۰	۲۶۶۵	۴۵۱۵	۵۷۶۴	۲۰۱۳۳
	کتنوں میں ایک لکھا پڑھا ہے	۱۰	۱ ۱/۷	۱ ۱/۶	۱ ۱/۴	۱ ۱/۳	۱ ۱/۸	۱ ۱/۱۰	۱ ۱/۱۳	۳ ۱/۲
عورت	جملہ تعداد	۱۱	۲۶۳	۶۲۰	۴۳۹	۷۰۷	۵۶۴۲	۸۷۹۹	۱۰۱۶۴	۲۴۸۰۱
	خواندہ	۱۲	۹۴	۲۳۴	۳۶۸	۴۱۴	۱۷۴۶	۳۶۴۰	۳۱۲۵	۴۰۴۲
	ناخواندہ	۱۳	۱۶۹	۱۸۶	۲۸۱	۲۹۳	۳۸۹۶	۵۱۵۹	۷۰۳۹	۲۰۷۵۹
	کتنوں میں ایک لکھی پڑھی ہے	۱۴	۲ ۱/۱۲	۱ ۱/۱۲	۱ ۱/۱۲	۱ ۱/۱۱	۳ ۱/۴	۲ ۱/۷	۳ ۱/۲	۹ ۱/۲

نام اقوام		۱	یہودی				گونڈ و بھیل			
سنہ ء م سنہ ف		۲	سنہ ۱۸۸۱ء م سنہ ۱۲۹۰ف	سنہ ۱۸۹۱ء م سنہ ۱۳۰۰ف	سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ف	سنہ ۱۹۱۱ء م سنہ ۱۳۲۰ف	سنہ ۱۸۸۱ء م سنہ ۱۲۹۰ف	سنہ ۱۸۹۱ء م سنہ ۱۳۰۰ف	سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ف	سنہ ۱۹۱۱ء م سنہ ۱۳۲۰ف
جملہ تعداد خواندہ و ناخواندہ	جملہ تعداد مردم شماری	۳	۴۷	۲۶	٠	۱۲	٠	۲۹۲۳۰	٠	٠
	جملہ تعداد خواندہ	۴	۹	۸	٠	۱۰	٠	۲۷	٠	٠
	تعداد ناخواندہ	۵	۳۸	۱۸	٠	۲	٠	۲۹۲۰۳ ۱/۱۵	٠	٠
	کتنوں میں ایک لکھا پڑھا ہے	۶	۵ ۱/۴	۳ ۱/۴	٠	۱ ۱/۴	٠	۱۰۷۸ ۱/۱۵	٠	٠
مرد	جملہ تعداد	۷	۲۵	۱۰	٠	۸	٠	۱۴۸۷۲	٠	٠
	خواندہ	۸	۷	۷	٠	۸	٠	۲۶	٠	٠
	ناخواندہ	۹	۱۸	۳	٠	٠	٠	۱۴۸۴۶	٠	٠
	کتنوں میں ایک لکھا پڑھا ہے	۱۰	۳ ۱/۹	۱ ۱/۸	٠	۱	٠	۵۶۲	٠	٠
عورت	جملہ تعداد	۱۱	۲۲	۱۶	٠	۴	٠	۱۴۳۵۸	٠	٠
	خواندہ	۱۲	۲	۱	٠	۲	٠	۱	٠	٠
	ناخواندہ	۱۳	۲۰	۱۵	٠	۱	٠	۱۴۳۵۷	٠	٠
	کتنوں میں ایک لکھی پڑھی ہے	۱۴	۱۱	۱/۱	٠	۲	٠	۱۴۳۵۸	٠	٠

[illegible] صفر [illegible] اوس کا حال معلوم نہ ہوا ۔

نام اقوام	سنہ	جملہ تعداد مردم شماری	جملہ تعداد خواندہ	تعداد ناخواندہ	کتنوں میں ایک لکھا پڑھا ہے	مرد: جملہ تعداد	مرد: خواندہ	مرد: ناخواندہ	مرد: کتنوں میں ایک لکھا پڑھا ہے	عورت: جملہ تعداد	عورت: خواندہ	عورت: ناخواندہ	عورت: کتنوں میں ایک لکھی پڑھی ہے
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
اینی میسٹ و دیگر	سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۲۹۰ف	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
اینی میسٹ و دیگر	سنہ ۱۸۹۱ء تا سنہ ۱۳۰۰ف	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
اینی میسٹ و دیگر	سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۳۱۰ف	۶۵۳۱۴	۶۴	۶۵۳۴۰	۸۸۳ ۱/۱۵	۳۲۱۶۹	۵۸	۳۲۱۱۱	۵۵۴ ۱/۶۰	۳۳۲۴۵	۱۶	۳۳۲۱۹	۲۰۷۷ ۱/۱۲
اینی میسٹ و دیگر	سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۳۲۰ف	۲۸۵۶۲۲	۲۴۷	۲۸۵۳۷۵	۱۱۵۶ ۱/۱۳	۱۴۹۰۲۳	۲۱۶	۱۴۸۸۰۷	۶۸۹ ۱/۱۳	۱۳۶۶۹۹	۳۱	۱۳۶۶۶۸	۴۴۰۹ ۱/۱۲
اہل اسلام	سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۲۹۰ف	۹۲۵۹۲۹	۴۵۶۵۲	۸۸۰۱۷۷	۲۰ ۱/۴	۴۶۹۴۳۶	۴۴۵۲۲	۴۲۴۹۲۳	۱۰ ۱/۹	۴۵۶۴۸۳	۱۲۲۹	۴۵۵۲۵۴	۳۷۱ ۱/۲
اہل اسلام	سنہ ۱۸۹۱ء تا سنہ ۱۳۰۰ف	۱۱۳۸۶۶۶	۷۰۱۴۷	۱۰۶۸۵۱۹	۱۹ ۱/۴	۵۸۱۴۹۶	۶۵۱۱۰	۵۱۶۳۸۹	۸ ۱/۱۵	۵۵۷۱۶۰	۵۰۳۷	۵۵۲۱۳۳	۱۰۹ ۱/۱۳
اہل اسلام	سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۳۱۰ف	۱۱۵۵۶۵۰	۹۳۱۱۰	۱۰۶۲۶۴۰	۱۸ ۱/۵	۵۹۳۲۰	۵۶۲۹۳	۵۳۶۹۳۶	۱۰ ۱/۵	۵۶۵۵۲۰	۵۸۱۶	۵۵۹۷۰۴	۹۷ ۱/۴
اہل اسلام	سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۳۲۰ف	۱۳۸۰۹۹۰	۸۱۳۹۰	۱۲۹۹۶۳۰	۱۶ ۱/۱۵	۷۰۹۸۶۱	۷۲۷۸۳	۶۳۷۰۳۸	۹ ۱/۹	۶۷۴۱۲۹	۸۴۷۷	۶۶۵۶۹۲	۷۹ ۱/۹

نوٹ: جن خانوں میں بجائے رقم صفر ہیں اوس کا حال معلوم نہیں ہوا۔

			۱	جین				سکھ			
نام اقوام											
سنہ عیسوی / سنہ فصلی		۲		سنہ ۱۸۸۱ع / سنہ ۱۲۹۰ف	سنہ ۱۸۹۱ع / سنہ ۱۳۰۰ف	سنہ ۱۹۰۱ع / سنہ ۱۳۱۰ف	سنہ ۱۹۱۱ع / سنہ ۱۳۲۰ف	سنہ ۱۸۸۱ع / سنہ ۱۲۹۰ف	سنہ ۱۸۹۱ع / سنہ ۱۳۰۰ف	سنہ ۱۹۰۱ع / سنہ ۱۳۱۰ف	سنہ ۱۹۱۱ع / سنہ ۱۳۲۰ف
جملہ تعداد خواندہ و ناخواندہ	جملہ تعداد مردم شماری	۳		۸۵۲۱	۲۷۰۴۵	۲۰۳۴۵	۲۱۰۲۶	۳۶۶۴	۴۶۳۷	۴۳۳۵	۴۷۲۶
	جملہ تعداد خواندہ	۴		۷۵۹	۶۵۹۷	۳۷۳۶	۴۲۸۰	۴۴۳	۹۹۲	۱۸۷۰	۸۱۸
	جملہ تعداد ناخواندہ	۵		۷۷۶۲	۲۱۳۴۸	۱۶۶۰۹	۱۶۷۴۶	۳۲۲۱	۳۶۴۵	۲۴۶۵	۳۹۰۸
	کتنوں میں ایک لکھا پڑھا ہے	۶		۱۱ ۱/۴	۴ ۱/۴	۵ ۱/۲	۴ ۱/۱۴	۸ ۱/۴	۴ ۱/۱۰	۲ ۱/۵	۵ ۱/۱۲
مرد	جملہ تعداد	۷		۴۴۵۰	۱۴۹۶۶	۱۰۴۷۲	۱۱۰۳۲	۲۱۵۷	۲۵۵۶	۲۶۶۰	۲۶۴۳
	تعداد خواندہ	۸		۷۵۷	۶۵۵۶	۳۶۸۳	۴۱۳۹	۴۴۳	۹۷۴	۷۷۰	۷۴۱
	تعداد ناخواندہ	۹		۳۶۹۳	۸۴۱۰	۷۰۸۹	۶۸۹۳	۱۷۱۴	۱۵۸۲	۱۸۹۰	۱۹۰۲
	کتنوں میں ایک لکھا پڑھا ہے	۱۰		۵ ۱/۱۴	۲ ۱/۴	۲ ۱/۱۴	۲ ۱/۱۱	۴ ۱/۱۴	۲ ۱/۱۰	۳ ۱/۷	۳ ۱/۷
عورت	جملہ تعداد	۱۱		۴۰۷۱	۱۲۸۷۹	۹۵۷۳	۹۹۹۴	۱۴۰۷	۲۰۸۱	۱۶۲۵	۳۰۸۳
	خواندہ	۱۲		۲	۳۱	۵۳	۱۴۱	۰	۱۸	۳۰	۷۷
	ناخواندہ	۱۳		۴۰۶۹	۱۲۸۳۱	۹۵۲۰	۹۸۵۳	۱۴۰۷	۲۰۶۳	۱۵۹۵	۳۰۰۶
	کتنوں میں ایک لکھی پڑھی ہے	۱۴		۲۰۳۵ ۱/۱	۳۱۴ ۱/۲	۱۸۰ ۱/۱۰	۷۰ ۱/۱۴	۰	۱۱۵ ۱/۱۰	۵۴ ۱/۸	۴۰ ۱/۱۴

تعطیلات

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صفحہ ۴۴۲

فصل "۴"

— ملک معظم کنگ ایڈورڈ ہفتم کی سالگرہ کی تقریب میں جو عام تعطیل ہر سال ۲۶ جون کو منائی جاتی تھی۔ وہ بوجہ اُن کی وفات کے منسوخ کیگئی۔ (ملاحظہ ہو جریدہ اعلامیہ مورخہ ۱۵ امرداد ۱۳۱۹ف جلد ۱۴ عدد ۳۶ صفحہ ۴۵۴ جزو اول)۔

— ہر سال ۱۷ ربیع الثانی کو حضرت غفران مکان علیہ الرحمہ (میر محبوب علیخان) کی سالگرہ کی تعطیل کے بدستور منائی جانے اور اعلیحضرت (نواب میر عثمان علیخان بہادر) کی سالگرہ مبارک کی تقریب ہمایون مین ہر سال غرۂ رجب کو عام تعطیل عطا کئے جانے کے متعلق حکم صادر ہوا۔ (ج ۲۱ بہمن ۱۳۲۱ف جلد ۴۳ نمبر ۱۵ صفحہ ۱۳۴)

— حضرت غفران مکان علیہ الرحمہ کی وفات حسرت آیات کی یادگار کے طور پر ہر سال ۱۴ رمضان المبارک کو عام دفاتر و مدارس وغیرہ کے بند رکھے جانے کے متعلق بارگاہ خسروی سے حسب ذیل حکم شرف صدور لایا۔

یہ روز ریاست حیدرآباد مین رنج وغم کا دن ہے۔ اس روز تمام دفاتر وغیرہ بند رہین۔ اور سال بسال ایسا ہی عمل ہوا کرے۔ جہان جہان سرکاری بوقتیں چوکیان مقرر ہین (سرکاری ڈیوڑھیات مین تو ضروری عمل ہوگا) اوس روز صرف ایک دن کے لئے اِن کا بجنا موقوف رہے۔ اور اس روز کوئی خوشی کا کام نہ کیا جائے (ملاحظہ ہو جریدہ غیر معمولی ۳۰ شہریور ۱۳۲۰ف جلد ۴۴ نمبر ۶۱)

— حضرت اقدس و اعلی سریر آرائے سلطنت ۷ رمضان المبارک کو ہوئے۔ اس لئے ہر سال اُس تاریخ کو تعطیل منائی جانے اور قلعہ کے میدان مین قواعد کئے جانے اور سلامی وغیرہ اُتارے جانے کے متعلق حکم شرف صدور لایا۔ (ملاحظہ ہو جریدۂ غیر معمولی مورخہ ۱۳ مہر ۱۳۲۰ف جلد ۴۴ نمبر ۶۲)

— ورنگل میں حسب ذیل اعراس کے متعلق تین روز کی مقامی تعطیل کی منظوری بارگاہ خسروی سے بذریعہ فرمان مصدرہ ۲ رجمادی الاول سنہ ۱۳۳۱ھ شرف صدور لائی۔

۱— ۲۸ رصفر۔ عرس حضرت شاہ افضل بیابانی قدس سرہ۔

۲— ۲۲ رجب عرس حضرت معشوق ربانی قدس سرہ۔

۳— ۱۰ ذیقعدہ۔ عرس حضرت عبدالنبی شاہ صاحب قدس سرہ۔

— دوازدہم شریف کی تعطیل میں وقتاً فوقتاً جو تغیر و تبدل ہوئے اون کی کیفیت درج ذیل ہے۔ اولاً بذریعہ گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ عام طور پر تمام دفاتر کے لئے یکیوم کی تعطیل منظور ہوئی (ج۔ ۹ آبان سنہ ۱۲۸۳ف جلد ۱ صفحہ ۴۴) اس کے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فنانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ھ اس تعطیل کی عمومیت جاتی رہی۔ اور اسکو صرف مسلمانوں سے مخصوص کیا گیا۔ (جریدہ ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) پھر گشتی نشان ۶ علاقہ فنانس مورخہ ۲ محرم سنہ ۱۳۱۳ھ میں بالتخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفتر کے اس تعطیل کو عام کر دیا گیا (ج۔ ۲۴ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۴۲ صفحہ ۶۰۴ جزو اول) بعدہ بمتابعت فرمان خسروی مورخہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۳ھ دوازدہم شریف کی تعطیل سنہ ۱۳۳۳ھ سے بجائے ایک یوم کے دو یوم کر دی گئی۔ چنانچہ اُس وقت سے گیارہویں اور بارہویں ربیع الاول کو یہ تعطیل عام طور پر منائی جاتی ہے۔ (ج۔ ۱۳ فروردی سنہ ۱۳۲۴ف جلد ۴۴ نمبر ۳۴ جزو اول۔)

— سابق میں بتقریب شب معراج ہر سال ۲۷ رجب کو ایک یوم کی عام تعطیل دیئے جانے کا اعلان بذریعہ گشتی نشان ۱۰ مورخہ ۲۷ آذر سنہ ۱۳۰۹ف کیا گیا۔ (ملاحظہ ہو جریدہ ۹ دی سنہ ۱۳۰۹ف جلد ۳۰ نمبر ۳۸ صفحہ ۷۰۔ جزو اول) بعدہ حسب فرمان خسروی مورخہ ۵ رجب سنہ ۱۳۳۳ھ اس تعطیل میں اور ایک روز یعنی ۲۶ رجب کا اضافہ کیا گیا (ج۔ ۱۵ امرداد سنہ ۱۳۲۴ف جلد ۴۴ نمبر ۴۷ جزو اول)

— حسب فرمان خسروی مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۳۳ھ سری رام نومی کی ایک یوم کی عام تعطیل منظور ہوئی (ملاحظہ ہو جریدہ ۲۲ امرداد ۱۳۲۴ف جلد ۴۴ نمبر ۲۳ جزو اول)

— حسب فرمان خسروی مورخہ ۱۰ شعبان ۱۳۳۳ھ دفتر تحصیل پیٹن ضلع اورنگ آباد کے لئے بزمانہ جاترہ پیٹن مقامی طور پر ایک یوم کی تعطیل منظور ہوئی (ج۔ ۵ شہریور ۱۳۲۴ف جلد ۴۴ نمبر ۲۵ جزو اول)

سررشتہ برق

(فصل ۵)

— سررشتہ برق ۱۳۲۰ف میں زیر نگرانی ناظر دارالضرب قایم ہوا۔

— ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ م ماہ اکتوبر ۱۹۱۳ء میں حسین ساگر کے بند پر برقی روشنی ہونی شروع ہوئی۔

— ۲۴ ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ م ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۳ء روز شنبہ سے اندرون و بیرون بلدہ کے شاہ راہوں پر برقی روشنی کا آغاز ہوا۔

— وسط ماہ صفر ۱۳۳۴ھ م ماہ ڈسمبر ۱۹۱۵ء سے رزیڈنسی کے شاہ راہوں پر برقی روشنی کا آغاز ہوا۔

— برقی روشنی کا محصول فی یونیٹ ۵ آنہ مقرر ہے۔ اور کسی حالت میں ماہانہ پانچ روپیہ سے کم برقی روشنی کی فیس نہیں لیجاتی۔

محکمۂ ناظم اتحادی (کواپریٹو سوسائٹی)

— اوائل ماہ خورداد ۱۳۲۳ف میں زراعتی بنک (کواپریٹو کریڈٹ سوسائٹی) کے قیام کی منظوری سرکار سے صادر ہوئی۔ اور اس کا تعلق مسٹر جان کینی ناظم زراعت سے کیا گیا۔ اسکے بعد راؤ صاحب وچیارا گھوا چاری۔ ایم۔ اے۔ مدد گار سرکار عظمت مدار کا تقرر ۲۰ امرداد ۱۹۱۳ء

۱۴؍ بہمن ۱۳۲۴ف کو بحیثیت رجسٹرار ایک ہزار روپیہ کلدار ماہانہ تنخواہ اور ماعسہ کنزرویشن سے کیا گیا۔ اور آپ خدمت کو انجام دیتے رہے۔ ۲۹؍ فروردی ۱۳۲۵ف کو آپ کا انتقال ہو گیا۔ اور کچھ عرصہ تک کسی موزون شخص کے دستیاب نہ ہونے کے باعث رجسٹراری کی جگہ خالی رہی۔ کام چلانے کے لئے بالآخر مسٹر شنکر پرشاد۔ بی۔ اے۔ مددگار صدر محاسب سرکار عالی کو عارضی طور پر اس جگہ مقرر کیا گیا۔ جنہوں نے ۲؍ تیر ۱۳۲۵ف سے ۲۹؍ شہریور ۱۳۲۵ف تک اس خدمت کو انجام دیا۔ اس کے بعد یکم مہر ۱۳۲۵ف سے مولوی عبدالمجید خان صاحب رجسٹراری کے عہدہ پر بمشاہرہ الاء آٹھ سو روپیہ ماہوار رکھے گئے۔

انجمن ہائے اتحادی سرکار عالی کی رپورٹ جو یکم آذر سے ۳۱؍ امرداد ۱۳۲۶ف تک یعنی ۹ ماہ کی بابت ہے۔ اوس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

گزشتہ سال صرف ۴۵ ایسی انجمنیں تھیں جو دراصل کام کرتی تھیں۔ ۱۵۰ محض برائے نام تھیں۔ ۱۳۲۷ف میں ۲۲۴ انجمنیں جدید قائم اور رجسٹری ہوئیں۔ مذکورہ بالا ۱۵۰ برائے نام انجمنوں میں سے ۲۶ پر عملی طور پر کام شروع کیا گیا۔ اور ۸ منسوخ کر دی گئیں۔ اب صرف ایک انجمن ایسی ہے جو برائے نام قائم ہے۔ اور ۲۹۵ انجمنیں درحقیقت چل رہی ہیں۔ ایسی انجمنوں کی تعداد پہلے ۴۵ تھی۔ اب ۲۹۵ یعنی ۵۴۶ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ اور ممبروں کی تعداد پہلے ۱۲۴۴ اور اب ۶۲۵۵ یعنی ۴۵۴ فیصدی کا اضافہ ہے۔ اور سرمایہ زیر استعمال پہلے تین لاکھ ۱۵ ہزار ۹۵ روپیہ تھا۔ اور اب بارہ لاکھ چھ سو ۵ روپیہ ہے۔ یعنی اس میں ۳۴۲ فیصدی کا اضافہ وقوع میں آیا۔

انجمن ہائے زراعتی کی نسبت تعداد بمقابلہ تمام انجمنوں کے گزشتہ سال ۹۴ فیصدی تھی۔ اس سال ۹۱ فیصدی ہے۔ ان کی تعداد میں ۲۱۰ کا اور ممبروں کی تعداد میں ۳۷۵۹ کا اور سرمایہ زیر استعمال میں ۴ لاکھ ۳۳ ہزار دس روپیہ کا اضافہ ہوا۔

محکمہ سررشتہ فن زراعت

فصل (۲۶)

(جریدہ ۲۷۔ بہمن سنہ ۱۳۲۲ف جلد ۴۳ نمبر ۱۲۳)

زراعت کا جدید محکمہ قایم کرنے کے بارے میں آغاز ماہ دی سنہ ۱۳۲۲ف میں پیشگاہ سرکار سے منظوری صادر ہوئی۔ جس میں ایک ناظم فن زراعت (ملـ۴ـعہ) (۲) مددگار ناظم فن زراعت (ما صـہ) (۳) انسپکٹر بمشاہرہ (ا اعہ) ماہانہ پر مقرر کیئے گئے۔ اس کے سوا عملہ وغیرہ کا بھی تقرر کیا گیا۔ اس سررشتہ کے نظامت پر حسب فرمان خسروی ۷ دی سنہ ۱۳۲۲ف کو مسٹر جان کینی کا تقرر ہوا۔ اور ملـ۴ـعہ کلدار ماہانہ ماہوار کے علاوہ پے سکہ عثمانیہ یومیہ بھتہ بھی مقرر ہوا۔ بعد ازان بتاریخ ۱۵ بہمن سنہ ۱۳۲۶ف کو مولوی مسٹر مظہر حسین صاحب نے بیافت نصف تنخواہ مسٹر جان کینی سے خدمت نظامت زراعت کا سرمایہ جائزہ حاصل کیا۔

— ماہ امرداد سنہ ۱۳۲۴ف سے زیر نگرانی محکمہ ناظم زراعت "رہبر مزارعین" نامی ایک ماہواری رسالہ بزبان اردو شایع ہونا شروع ہوا۔

— یہ سررشتہ سابق میں محکمہ مال کے تحت میں تھا۔ بعد ازان حسب فرمان خسروی مرقومہ ۹ رجمادی الاول سنہ ۱۳۳۶ھ جریدہ غیر معمولی ۲۰ ارادی بہشت سنہ ۱۳۲۷ف جلد ۴۹ نمبر ۲۳ سررشتہ مذکور الصدر ناظم صنعت و حرفت۔ مسٹر جی۔ اے۔ سی۔ ویکفیلڈ کے تحت کیا گیا۔

رصد خانہ نظامیہ

فصل (۲۷)

ماہ شعبان سنہ ۱۳۲۱ف میں نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر معین المہام فوج نے بڑے دور کے پلہ کی دو دوربینین ساٹھ ہزار روپیہ میں اپنا ذاتی شوق پورا کرنے کے لیئے جو اُنکو علم ہیئت کے متعلق اُنکے جد امجد شمس الامرا امیر کبیر سے بطور ورثہ ملا تھا خریدے تھین۔ اور اُن کو ایک ماہر فن مسٹر گرپ کی نگرانی مین اپنی دیوڑہی کی اس عمارت مین جو بارہ دری کے

نام سے مشہور ہے نصب کروایا تھا۔ اور مسٹر گریپ کی مددگاری مین مسٹر سبھاراؤ بی۔ اے کا تقرر بھی آپ نے فرمایا تھا۔ آخر ماہ صفر ۱۳۲۵ھ مین یہ دوربینین بارگاہ خسروی مین گزرانین۔ اور سرکار عالی کے جانب سے ان دوربینون کے لیئے ایک عمارت بیگم بیٹھ مین مسٹر جمشید جی جیبنائی کی پچاس ہزار روپیہ مین خریدی گئی اور اُسکو رصدگاہ کے طور پر کام مین لایا گیا۔ اور ۱۹۰۸ء مین اس کی ڈائرکٹری یعنی نظامت پر مسٹر اے۔ بی چیٹ اؤ مقرر کیے گئے۔ اور ۱۹۱۴ء مین مسٹر آر۔ جے پوکاک کو مسٹر چیٹ اوڈ سے اسکی نظامت کا جائزہ دیدیا گیا۔ مسٹر جے پوکاک اس عہدے پر اپنے انتقال تک جو ۸ ر اکتوبر ۱۹۱۸ء کے اخیر مین واقع ہوا ممتاز رہے۔

خطابات

سلسلہ کے لیئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صفحہ ۴۲۵

فصل (۹) خانی بہادری

احمد محی الدین صاحب قاضی قصبۂ بیڑ بصلہ خدمات رفاہ عامہ بتاریخ ۸ ربیع الثانی ۱۳۰۷ھ خطاب خانی بہادری سے سرفراز فرمائے گئے۔

جنگی

حضرت اقدس واعلی خلد اللہ ملکہ نے ۱۳۳۵ھ مین بتقریب سالگرہ مبارک خسروی بہ الطاف شاہانہ مندرجہ ذیل حضرات کو خطابات جنگی مرحمت فرمائے۔

نام خطاب یافتہ	خطاب	تاریخ عطائے خطاب
۱	۲	۳
مولوی محمد انوار اللہ خان بہادر معین المہام امور مذہبی۔ ×	فضیلت جنگ بہادر	۲۹ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ
محمد رحیم الدین خان فرزند نواب خورشید الملک بہادر۔	رحیم نواز جنگ بہادر	"
محمد سکندر خان فرزند نواب خورشید الملک بہادر۔	سکندر نواز جنگ بہادر	"

نام خطاب یافتہ	خطاب	تاریخ عطائے خطاب
۱	۲	۳
ـــ محمد منظر الدینخان فرزند نواب سلطان الملک بہادر ۔	منظر نواز جنگ بہادر	۹ ۲ جمادی الثانی ۱۳۳۵ء
ـــ محمد نذیر الدینخان فرزند نواب سلطان الملک بہادر ۔	نذیر نواز جنگ بہادر	"
ـــ صاحبزادہ میر تلاوت علیخان ناظم مخارج صرفخاص مبارک ۔	تلاوت جنگ بہادر	"
ـــ مولوی احمد حسین صاحب ۔ ایم ۔ اے ۔ بی ۔ ایل ۔ ایف آر ۔ اے ۔ ایس ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی چیف سکریٹری سرکار عالی ۔	امین جنگ بہادر	"
ـــ غلام غوث خان رکن خاندان نواب کرناٹک ۔	غوث یار جنگ بہادر	"
ـــ محمد فریدالدینخان فرزند نواب سلطان الملک بہادر ۔	فرید نواز جنگ بہادر	"
ـــ میر قدرت علیخان فرزند نواب جہانگیر جنگ بہادر	قدرت نواز جنگ بہادر	"
ـــ مرزا نذیر بیگ معتمد فوج سرکار عالی ۔	نذیر جنگ بہادر	"
ـــ ڈاکٹر شاہ میر خان شاہی اسٹاف سرجن ۔	شاہ میر جنگ بہادر	"
ـــ مولوی محمد عبد القادر صاحب مہتمم محلات مبارک ۔	قادر نواز جنگ بہادر	"
ـــ مولوی غیاث الدین صاحب مہتمم کوٹھیات و منتظم پیشی اعلیحضرت ۔	اظہر جنگ بہادر	"
ـــ مولوی میر تبیین علیخان مددگار صدر المہام صرفخاص مبارک ۔	تبیین جنگ بہادر×	"
ـــ آغا نصراللہ خان صاحب مددگار صدر محاسب صرفخاص مبارک ۔	ناصر یار جنگ بہادر	"
ـــ حافظ جلیل حسن صاحب جلیل شاعر دربار آصفی ۔	فصاحت جنگ بہادر	"
ـــ مولوی مرزا منظور احمد خان صاحب انسپکٹر پائیگاہ نواب سر وقار الامرا مرحوم ۔	منظور جنگ بہادر	"
ـــ میجر حبیب بوبکر متعلقہ جمعیت نظام محبوب ۔	حبیب یار جنگ بہادر	"

نام خطاب یافتہ	خطاب	تاریخ عطائے خطاب
۱	۲	۳
ـــ مولوی سید عقیل صاحب بلگرامی ڈپٹی صدر المہام پائیگاہ۔ حال صوبہ دار صوبہ میدک۔	عقیل جنگ بہادر	۲۹ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ
ـــ مولوی علی حیدر صاحب طباطبائی اتالیق شاہزادگان بلند اقبال۔	حیدر یار جنگ بہادر	۷ شعبان ۱۳۳۵ھ
ـــ رضا علی بیگ صاحب نبیرہ نواب انوار جنگ بہادر۔	رضا یار جنگ بہادر	"
ـــ مولوی محمد احمد صاحب ثانی سابق معتمد کمیٹی صرف خاص مبارک۔	احمد نواز جنگ بہادر	"
ـــ حکیم احمد علی صاحب بلگرامی طبیب شاف خسروی۔	حکمت جنگ بہادر	۷ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ
ـــ نواب لطف الدولہ خان صاحب معین المہام فوج۔	لطافت جنگ بہادر	۱۷ رجب ۱۳۳۶ھ
ـــ نواب ولی الدولہ خان صاحب معین المہام عدالت و کوتوالی وغیرہ	ولایت جنگ بہادر	"
ـــ نواب معین الدین خان صاحب۔	اعانت جنگ بہادر	"
ـــ مسٹر ہرمز جی وکیل و سابق معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی۔ ×	نواب ہرمز جنگ بہادر	۲۵ صفر ۱۳۳۷ھ

ـــ سر فریدون جنگ بہادر صدر المہام پولیٹکل ڈپارٹمنٹ۔ فریدون الدولہ ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ و بتقریب نوروز ۱۹۱۸ء بارگاہ ملک معظم قیصر ہند سے اعلیٰحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کو بتاریخ یکم جنوری ۱۹۱۸ء جو "ہز اگزالٹیڈ ہائینس" کا خطاب مرحمت ہوا تھا۔ اوس کی تقریب مسرت میں حضرت اقدس و اعلیٰ خسرو دکن نے بتاریخ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ کو ایک دربار منعقد فرما کر اوس میں شاہزادگان بلند اقبال

نواب میر حمایت علیخان بہادر و نواب میر شجاعت علیخان بہادر و مرشد زادگان والا دودمان نواب میر احمد محی الدین علیخان بہادر و نواب میر محمد محی الدین علیخان بہادر کو خطاب جاہی مع لوازمہ اور نواب سر فریدون الدولہ بہادر صدر المہام پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ کو خطاب ملکی سے سرفراز فرمایا۔ جس کا اعلان بذریعہ جریدہ غیر معمولی کیا گیا۔ نقل جریدہ بغرض مزید وضاحت ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

ملکی

— سر فریدون الدولہ بہادر صدر المہام پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ۔ فریدون الملک۔ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ

جاہی

۱ — نواب میر حمایت علیخان بہادر۔ اعظم جاہ۔

(عماری مع مورچھل۔ پالکی جھالردار۔ مع علم و نقارہ و ماہی مراتب۔ نوبت و روشن چوکی وخلعت مرصع مع ہفت پارچہ)

۲ — نواب میر شجاعت علیخان بہادر۔ معظم جاہ۔ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ

(عماری مع مورچھل۔ پالکی جھالردار۔ مع علم و نقارہ و ماہی مراتب۔ نوبت و روشن چوکی وخلعت مرصع مع ہفت پارچہ)

۱ — نواب میر احمد محی الدین علیخان بہادر۔ صلابت جاہ۔ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ

(عماری مع مورچھل۔ پالکی جھالردار۔ مع علم و نقارہ و ماہی مراتب۔ نوبت و روشن چوکی وخلعت مرصع مع ہفت پارچہ)

۲ — نواب میر محمد محی الدین علیخان بہادر۔ بسالت جاہ۔ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ

(عماری مع مورچھل۔ پالکی جھالردار۔ مع علم و نقارہ و ماہی مراتب نوبت و روشن چوکی وخلعت مرصع مع ہفت پارچہ)

— سیٹھ تہان مل جوہری ساکن ریزیڈنسی۔ راجہ بہادر۔ ۱۹ شوال ۱۳۳۱ھ

— لالہ سکھ دیو سہائے جوہری خلف لالہ نیت رام جوہری۔ راجہ بہادر۔ آخر ماہ شوال ۱۳۳۱ھ

— موتی لال جوہری۔ راجہ بہادر۔

۔۔۔ لالہ پریم سکھہ داس جوہری۔ راجہ بہادر۔ آخر ماہ شوال ۱۳۲۱ھ

۔۔۔ رائے مرلی دہر صاحب صدر المہام مرفخاص مبارک کا لیا راجہ فتح نواز ونت بہادر۔ ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ

(جریدہ غیر معمولی جلد ۴۳ نمبر ۲۳ - ۹ رخورداد ۱۳۲۱ ف)

حکم عالیجناب مہاراجہ بہادر یمین السلطنت مدار المہام سرکار عالی۔ صیغہ فنانس۔ نقل فرمان واجب الاذعان حضرت اقدس واعلی۔ مصدرہ ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ متضمن اس حکم کے کہ محی الدولہ بہادر نے حال مین جو انٹریک کی ہے اوس کے پاداش مین وہ خدمت سرکاری سے معطل اور اون کے تمام خطابات منسوخ کئے گئے۔ بغرض اطلاع عام شایع کیا جاتا ہے تاکہ دوسرون کو اس سے عبرت حاصل ہو۔

نقل فرمان واجب الاذعان حضرت بندگان عالی متعالی مدظلہم العالی۔ مصدرہ ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ کنگ کوٹھی۔

مہاراجہ مدار المہام پیشکار صاحب یمین السلطنت

انٹریک جو محی الدولہ بہادر نے حال مین کی جس کا حملہ میری ریاست اور میرے مدار المہام کی ذات پر تھا۔ ورجس کا ثبوت مجھے ملچکا ہے۔ اور اس کا اعتراف بھی انھون نے کیا ہے۔ اوس کی سزا مین محی الدولہ بہادر خدمات صدر الصدوری ناظم امور مذہبی سے معطل کئے گئے۔ اور اون کے تمام خطابات منسوخ کئے گئے۔ آیندہ سے اون کا دیوڑھی دربار مین آنا بھی موقوف کیا گیا۔ یہ حکم جریدہ اعلامیہ مین عام اطلاع کے لئے شایع کیا جائے تاکہ دوسرون کو عبرت ہو۔ فقط

سرحد تخط مبارک بندگان اقدس واعلی

۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ۔ جمعہ

جی۔ یچ۔ ڈیولن۔ مددگار معتمد فنانس

آپکا منسوخ شدہ خطاب "محی الدولہ" کو اعلحضرت اقدر قدرت نے براحم خسروانہ

حسب فرمان ۱۲ رمضان ۱۳۳۱ھ یہ یادگار تخت نشینی سابق بدستور بحال کئے گئے ۔
(ملاحظہ ہو جریدہ ۱۲ مہر ۱۳۲۲ف جلد ۴۴ نمبر ۱۶ جزو اول)

ابو الحسن خان صاحب حسب فرمان حضرت غفران مکان مورخہ ۴ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ آپکے خطابات (شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر) جو منسوخ و معطل کئے گئے تھے (ملاحظہ ہو جریدہ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۱۸ھ) حسب فرمان خسروی مرقومہ ۱۴ رمضان ۱۳۳۱ھ حضرت اقدس و اعلیٰ کے تخت نشینی کی یادگار مین وہ معطل شدہ جملہ خطابات بحال کردئے گئے ۔ (ملاحظہ ہو جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۲۲ف جلد ۴۴ نمبر ۶۶ جزو اول)

نقل جریدہ غیر معمولی

(حیدرآباد دکن ۱۱ شہریور ۱۳۲۲ف م ۱۲ شعبان ۱۳۳۱ھ جلد ۴۴ نمبر ۵)

حکم عالیجناب نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی ۔ علاقہ فنانس ۔ پیشگاہ اعلیحضرت سے ذریعہ فرمان مبارک مرقومہ ۱۰ شعبان ۱۳۳۱ھ جو حکم فیضا شیم نزول اجلال پایا ہے ۔ وہ بغرض اطلاع عام درج ذیل کیا جاتا ہے ۔ کنگ کوٹھی ۔

مدار المہام سالار جنگ بہادر ۔ ممتاز یار الدولہ بہادر کے مقدمہ مین تمہاری عرضداشت معروضہ امروزہ مع رپورٹ کمیشن متجوزہ ملاحظہ کیگئی ۔ معین المہام صاحب فنانس کا یہ خیال درست ہے کہ ممتاز یار الدولہ بہادر کے الزامات منسوبہ کے منجملہ جو پورے طور پر ثابت ہین صرف ایک مقدمہ $\frac{\text{۵ عہ ۱۲}}{\text{۱۳۲۳}}$ کے تغلب ہی کا ایسا ہے کہ اگر وہ عدالت فوجداری کے سپرد کردئے جاوینگے تو وہ محبس بھیجدئے جائین گے ۔ نیز معین المہام صاحب فنانس نے اُن سے پورے رقوم تغلب شدہ واپس وصول کرلینے کی جو رائے ظاہر کی ہے وہ بھی واجبی ہے ۔ لیکن چونکہ میرے پاس اس نوعیت کا یہ پہلا مقدمہ پیش ہوا ہے ۔ اس لئے اس مقدمہ مین نرمی کے ساتھ برتاؤ کرنا زیادہ پسند کرتا ہون ۔ پس ممتاز یار الدولہ بہادر کی

جس قدر خدمات سرکاری ہین جا ہے وہ دیوانی سے تعلق رکھتے ہون یا صرف خاص سے اون سے وہ فوراً برطرف کر دیے جائین۔ اور اس کے سوا پاداشاً اون کا جنگی۔ و دولائی۔ بہادری کا خطاب بھی منسوخ کر دیا جائے۔ اور ممتاز یار الدولہ بہادر کے پاس جو سرکاری تر نجیر ہے جس کی قیمت اونہون نے ادا نہین کی ہے وہ اون سے فی الفور واپس لیا جائے۔ یہ یاد رہے کہ اس مقدمہ سے عبرت حاصل کرنے کا موقع ملنے کے بعد بھی اگر آیندہ کوئی ملازم خواہ وہ کوئی ہو ایسے جرم کا مرتکب ہوگا تو اوس کو علاوہ برطرفی کی سزا کے قید کی سزا بھی دیجائے گی۔

مولوی حبیب الدین صاحب اور مسٹر گیر نے نہایت محنت و احتیاط کے ساتھ تحقیقات کرکے جو مکمل رپورٹ پیش کی ہے اوس کی مین بے انتہا قدر کرتا ہون۔ ان دونون صاحبون کی نسبت میری خوشنودی کا اظہار کیا جائے۔ مخبر کو انعام دینے کے متعلق معین المہام صاحب فنانس کی رائے مناسب ہے۔ لہذا اوس کو دو ہزار روپیہ حالی انعام دیا جائے۔ اور میرا یہ حکم پبلک کی اطلاع کی غرض سے جریدہ غیر معمولی مین فوراً شایع کر دیا جاوے۔

شرحہ دستخط مبارک

(شرحہ دستخط محمد رحمت اللہ مددگار فنانس)

بعد ازان آپ کے ضبط شدہ خطاب کی بحالی کے متعلق حسب ذیل حکم صادر ہوا۔

ذریعہ فرمان اقدس مصدرہ ۲۸ رجمادی الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ بہ کمال مراحم خسروانہ و مکارم شاہانہ سالگرہ مبارک کی تقریب کے موقع پر ممتاز علی صاحب کے قصور معاف اور اون کا خطاب ممتاز یار الدولہ بہادر بحال فرمایا گیا۔ (ملاحظہ ہو جریدہ ۱۷ ر تیر سنہ ۱۳۲۳ف م

حسب فرمان خسروی ۲ ر محرم سنہ ۱۳۳۶ھ۔

اعلان کیا جاتا ہے کہ چونکہ محمد یار جنگ خطیب مکہ مسجد کا رویہ نہایت بد ہے۔ اور انکا

رپورٹ میں بھی خراب ہے۔ لہذا پادشاہا اون کا خطاب محمد یادرجنگ ضبط کیا گیا۔ اور اون کی تنخواہ مسدود کردی گئی۔ اور زیر نگرانی پولیس بلدہ رہین گے فقط
(ملاحظہ ہو جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹ ردی ۱۳۲۳ف م ۴ محرم ۱۳۳۲ھ جلد ۴۹ نمبر ۱)

سررشتہ ماکولات

یعنی

انتظام گرانی غلہ وغیرہ

فصل (۱۰)

اوائل ماہ خورداد ۱۳۲۷ف مین بلحاظ موجودہ گرانی پیشگاہ سرکار سے نظامت ماکولات کی ایک جدید خدمت قایم فرمائی گئی۔ جس پر بارگاہ خسروی سے مولوی محمد علی صاحب صوبہ دار صوبہ ورنگل کا تقرر منظور فرمایا گیا۔

— وسط ماہ تیر ۱۳۲۷ف مین نظامت ماکولات کا دفتر منفذی تعمیرات مین قایم ہوا۔

— پیشگاہ خداوندی سے بذریعہ فرمان واجب الاذعان مترشدہ ۱۷ ر رمضان ۱۳۳۶ھ حکم ہوا کہ چونکہ اس قسم کے عہدہ دارون کا لقب برٹش انڈیا مین "ڈائرکٹر سیول سپلائیز" قرار پایا ہے۔ لہذا مولوی محمد علی صاحب کو اجازت دیجاتی ہے کہ وہ اپنے دیگر القاب کے ساتھ ڈائرکٹر سیول سپلائیز حیدرآباد کا لقب اضافہ کرین۔ تاکہ برٹش انڈیا کے عہدہ دارون سے مراسلت ہو تو اون کے عہدہ کی نوعیت فوراً پہچان لی جائے۔

— علاقہ مالگزاری نشان ۲۴ ۱۲ ردی ۱۳۲۸ف۔

بذریعہ فرمان مبارک مترشدہ ۱۶ ر صفر ۱۳۳۷ھ مولوی محمد علی صاحب منصرم صوبہ داری صوبہ ورنگل وناظم ماکولات فیمین کمشنر کے علاوہ انسپکٹر جنرل الکفر مقرر ہوئے ہین جنکی خدمت اضلاع وغیرہ پر دورہ کرنے کی ہوگی۔ ماہوار اون کی وہی ہوگی جو کہ اسوقت پارہے ہین۔

(جریدہ ۔ ۵ بہمن ۱۳۲۸ف جلد ۵۰ نمبر ۱۴)

ـــــ ماہ ۔ فروردی ۱۳۲۸ف پیشگاہ خسروی سے مولوی محمد علی صاحب انسپکٹر جنرل مال وکمشنر قحط کو اون کے پرسنل الونس دو سو روپیہ ماہانہ کے علاوہ دو ہزار روپیہ ماہانہ بدستور ایصال کئے جانے کی منظوری صادر ہوئی ۔ نیز قحط کا کام ختم ہونے تک سرکاری موٹر کے لئے پٹرول و دیگر مصارف موٹر کار اون کو دئے جائینگے ۔

ـــــ یکم اسفندار ۱۳۲۸ف روز شنبہ کو نواب سہراب نواز جنگ بہادر ناظم کروڑگیری نے نظامت ماکولات کا جائزہ مولوی محمد علی صاحب ناظم انتظام قحط سے حاصل کرلیا ۔ بعد ازان سررشتہ ماکولات کا عملہ علی الخصوص سب انسپکٹران اضلاع تخفیف کردے گئے ۔ اور اوسکا انتظام تعلقدار صاحبان و تحصیلدار صاحبان سے متعلق کردیا گیا ۔

ـــــ بشرف صدور فرمان خسروی مرقومہ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ سررشتہ ماکولات کو آیندہ کے لئے بجائے فنانس کے سررشتۂ مال سے متعلق کیا گیا ۔

ـــــ نواب سہراب نواز جنگ بہادر کے نام نظامت ماکولات کے زاید کام کی بابت ماہ خورداد ۱۳۲۸ف سے دو سو پچاس روپیہ ماہانہ الونس منظور ہوا ۔

ـــــ نرخ جوار ۔ آذر ۱۳۲۶ف مین جوار ۱۲ سیر بکتی تھی ۔ اور سال ماسبق اسی مہینہ مین ۲۴ سیر کی تھی ہفتہ دوم ماہ دی مین قبل بارش اوسط نرخ ۱۰ سیر کا تھا ۔ لیکن ماہ دی کی بارش کے بعد نرخ سستا ہوکر ۱۵ سیر کا ہوگیا ۔ اوس وقت سے ۱۳۲۶ف کی بارش تک زیادہ سے زیادہ نرخ ۱۱ سیر اور کم سے کم فی روپیہ ۱۰ سیر تک رہا ۔ شہریور ۱۳۲۶ف مین جبکہ بارش رک گئی تو نرخ گرا ہوکر ۹ سیر ہوگیا یہ اوسط نرخ ہے ۔

آغاز گرانی پر سرکار سے بلدہ حیدرآباد کے لئے غلہ درآمد کرنے کا حکم ہوا ۔ اور کیا اندازاً ۳۰ ہزار من غلہ خرید بھی کیا گیا ۔ لیکن چونکہ ماہ دی کی بارش کے بعد نرخ گھٹ گیا تھا ۔ اس لئے اس معاملہ مین ۱۰ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ۔ بعدہ شہریور ۱۳۲۶ف مین جب گرانی

نرخ سے غربا کو سخت تکلیف ہوئی تو بلدہ میں ارزان فروشی کی سرکاری دوکانیں کھولدی گئیں۔ اور ان میں برنج گندہ فی روپیہ ۷ سیر فروخت ہوا۔ جبکہ بازاری نرخ اُس سے کم درجہ کے چاول کا ۵ سے ۶ سیر تک تھا۔

چاول کی فروخت فی کس ایک روپیہ تک محدود تھی۔ دوکانیں اڑہائی مہینے تک کھلی رہیں۔ اور اس عرصہ میں ۱۵ ہزار من چاول۔ اور دس ہزار من جوار ۹۰۰۰ [illegible] اشخاص کے ہاتھ فروخت ہوئی۔ اس غلہ کی قیمت ہو کہ کیا لاکھ۔ رنگون اور بمبئی سے خرید اگیا تھا [illegible] تھی جس میں اس کو کمی نرخ پر بیچنے کی وجہ سے سرکار کو [illegible] روپیہ کا نقصان ہوا۔

— اوائل ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ میں غلہ کی ارزان فروشی کی سرکاری دوکانوں کے قیام کی منظوری صادر ہوئی۔ اور سررشتہ تاردن و سورج ل شیرنی فروش مچھلی کمان کی توسط سے (۱) چار مینار (۲) دبیر پورہ (۳) عثمان گنج (۴) دھول پیٹھ میں ۱۰ اسفندار ۱۳۲۷ف کو ارزان فروشی کی دوکانیں کھولی گئیں۔ اور ان میں برنج فی روپیہ ۸ سیر۔ جوار فی روپیہ ۱۵ سیر کے حساب سے فروخت کئے جانے کا حکم ہوا۔ بعد ازاں ۲۹ ماہ خورداد ۱۳۲۷ف سے صبح سے بارہ بجے تک چاول فی روپیہ ۷ آثار۔ بارہ بجے کے بعد ۹ آثار فروخت ہونا شروع ہوا۔ بعلاوہ سرکاری طور پر دیگر مقامات پر ارزان فروشی کے دوکانات قایم کی گئیں جن میں فی کس ایک روپیہ کا چاول ۸ سیر کے حساب سے دیا جاتا تھا۔

— آخر ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ میں رزیڈنسی بازار میں ارزان فروشی کی ایک دکان قایم کی گئی۔

— دفتر مالگذاری سے ایک اعلان واقع ۲۲ فروری ۱۳۲۷ف حسب فرمان خسروی بدین مضمون شایع کیا گیا کہ "مصالح انتظامی بغرض تحفظ مقاصد بیوپاریان و عامہ غلایان تاریخ سے اجناس جوار و موٹے چاول کی برآمد بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی تا حکم ثانی مسدود کردی گئی درون قلمرو سرکار عالی درآمد و برآمد بدستور جاری رہے گی۔

حکم مندرجہ صدر کی بناء پر محکمہ نظامت کروڑگیری سرکار عالی سے بھی تحت کے عہدہ داران کے نام حکم جاری کیا گیا۔

— اوائل ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ مین ہر بڑے قصبہ یا تعلقہ مین ایک ایک دوکان اجناس کی منجانب سرکار کھولنے کے لئے حکم صادر ہوا

— جریدہ اعلامیہ سرکار عالی مطبوعہ ۴ر خورداد ۱۳۲۷ف مین اعلان شایع ہوا کہ قبل ازین ذریعہ اعلان مورخہ ۲۲ر فروردی ۱۳۲۷ف جوار اور موٹے چانول کی برآمد بیرون ممالک سرکار عالی مسدود کردی گئی ہے۔ اب حسب فرمان عطوفت نشان ملازمین اقدس و اعلی معدرہ ۵ر جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ منسلکہ مراسلہ دفتر فنانس نشان ۵۲۵ مورخہ ۱۹ر اردی بہشت ۱۳۲۷ف بمصالح انتظامی بغرض تحفظ مقاصد عام رعایا آج کی تاریخ سے اجناس گندم۔ نخود۔ اور چانول کی برآمد بیرون ممالک سرکار عالی تا حکم ثانی مسدود کردی گئی۔

— وسط ماہ رجب ۱۳۳۶ھ م آخر اردی بہشت ۱۳۲۷ف مین ربنائے فرمان خداوندی جوار۔ چانول۔ نخود۔ گیہون کی برآمد بیرون ممالک سرکار عالی تا حکم ثانی بند کردی گئی تھی۔ پھر اُس کے سلسلہ مین یہ حکم صادر کیا گیا کہ جو پاییکار کاشتکار علاقہ سرکار عالی۔ علاقہ انگریزی کے باشندہ ہون اور اپنا مال کاشت اپنی جائے سکونت پر علاقہ انگریزی مین لیجانا چاہین تو انکو اجازت دیجائے۔ مگر اس امر کی نگرانی رہے کہ اس حیلہ سے وہ دوسری رعیت کا مال برآمد نکر سکین

— بذریعہ فرمان عزیمنہ ۳۰ر شوال ۱۳۳۶ھ حکم شرف وصدور لایا کہ وہ مفلوک اور ناقابل کار اشخاص کو مفت غلہ تقسیم کرنیکے لئے ہر صوبہ کے واسطے جو بیس ہزار منظور ہوئے ہین اوس رقم مین سے پردہ نشین مستورات وغیرہ کو کپڑا بھی مفت دینا مناسب ہے۔ اگر بیس ہزار اوپر اور چار پانچ ہزار روپیہ پارچہ کی تقسیم مین صرف ہوجائین تو چندان قباحت نہین۔ کیونکہ اس پر آشوب زمانہ مین غربا کے ساتھ سلوک اور رعایت ضروری ہے "

— انتظام قحط علاوہ اضلاع کے ۹ر رمضان ۱۳۳۶ھ سے ناظم قحط نے مستقر بلدہ مین بھی محتاج خانہ کھول دئے۔

تختہ قیمت طلا و اشرفی نذری بحساب سکہ چلنی

نمبر شمار	نام ماہ و سنہ	قیمت طلائی فی تولہ	قیمت اشرفی نذری عدد	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
۱	ماہ دی سنہ ۱۲۷۹ ف	عـــه ۶ر	لوعـــه	
۲	ماہ آبان سنہ ۱۲۸۰ ف	عـــه ۲ر	معـــه ۱۳ر	
۳	ماہ مہر سنہ ۱۲۸۲ ف	سعـــه ۱۱ر	عـــه ۳ر	
۴	ماہ مہر سنہ ۱۲۸۳ ف	سعـــه ۱۲ر	لوعـــه	
۵	ماہ مہر سنہ ۱۲۸۵ ف	عـــه ۸ر	عـــه	
۶	ماہ آبان سنہ ۱۲۸۶ ف	للوعـــه ۸ر	عـــه	
۷	ماہ مہر سنہ ۱۲۸۹ ف	صعـــه	لعـــه ۱۰ر	
۸	ماہ مہر سنہ ۱۲۹۴ ف	معـــه	عـــه	
۹	ماہ امرداد سنہ ۱۳۲۸ ف	صـــه ۲	لـــه ۲	

نوٹ ۱۲۷۹ تا ۱۰۰ روپیہ چلنی کو ایک سو روپیہ حالی شمار کیا جاتا تھا ۔

سنہ ۵۲ قیمت بحساب سکہ عثمانیہ ۔

سررشتہ صنعت و حرفت و تجارت

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول ص۳۴۱

فصل (۱۱)

مولوی سید محمد حسین صاحب - ایم - آر - آئی - سی - کی خدمات سرکار انگریزی سے سرکار عالی مین مستعار لی گئین - اور ۱۴ ر دسمبر ۱۸۹۱ء م ۹ ر بہمن ۱۳۰۱ف کو نظامت زراعت و تجارت کے عہدہ پر بمشاہرہ الـ ۸۰۰ روپیہ ماہانہ پر آپکا تقرر کیا گیا تھا - اور تنخواہ پندرہ سو ۱۵۰۰ روپیہ ماہانہ ہونے تک سالانہ سو روپیہ ماہوار کا اضافہ بھی تجویز ہوا تھا - اور اونکا بھتہ اور اخراجات باربرداری و دیگر لوازم دورہ کمشنر صاحب کروڑگیری کے مساوی رکھے گئے تھے (ملاحظہ ہو جریدہ ۱۴ ر اسفندار ۱۳۰۱ف)

حسب فرمان خسروی مرقومہ ۹ ر جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ تقرر مسٹر جی - ائی - سی - ویکفلڈ بحیثیت صدر ناظم صنعت و حرفت و تجارت و زراعت و آبکاری (ملاحظہ ہو جریدہ مورخہ ۲۰ ر اردی بہشت ۱۳۲۷ف جلد ۴۹ نمبر ۳۰) مقرر ہوئے -

اوائل ماہ خورداد ۱۳۲۷ف سے پیشگاہ خسروی سے (۱) کارخانجات (۲) معدنیات (۳) مجالس قرضہ امداد باہمی کے صیغون کو بھی مسٹر ویکفلڈ صدر ناظم صنعت و حرفت و تجارت و آبکاری کے تفویض کرنے کے متعلق حکم نافذ ہوا - اور نیز یہ بھی حکم صادر فرمایا گیا کہ مسٹر ویکفلڈ کی موجودہ ماہوار مین (جو ۱۵۰۰ ماہوار ۵۰ تا ۲۰۰۰ کلدار قرار دی گئی ہے - اور سر دست ۱۷۵۰ ہے) متعدد اہم صیغون کا کام بطور خاص متعلق ہونے سے ماہوار ۵۰ کا اضافہ کیا جاتا ہے - تاکہ اکتوبر مین مقررہ ماہوار ۵۰ کا اضافہ ہونے مین وہ اپنی انتہائی ماہوار ۲۰۰۰ روپیہ کلدار پانے لگین (جریدہ ۱۱ ر خورداد ۱۳۲۷ف جلد ۴۹ نمبر ۳۶)

۲۰ ر امرداد ۱۳۲۸ف کو مسٹر ویکفلڈ آٹھ ماہ کی رخصت پر ولایت روانہ ہوئے - لہذا نظامت صنعت و حرفت کا کام مسٹر حیدری معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کے زیر نگرانی

دیا گیا۔ آپ سابق اور حال کے ہر دو خدمت انجام دینگے۔

— (۱۳ امر تیر ۱۳۲۸ف) ۱۷ شہریور ۱۳۲۷ف م ۱۲۔ جولائی ۱۹۱۸ء روز جمعہ کو باغ عامہ مین مصنوعات ملکی کی نمایش کا افتتاح ہوا تھا۔ اوس کو مستقل طور پر قایم رکھنے اور اس کے متعلقہ اجرائی کار و انتظام کے لیے حسب منظوری سرکار ایک مہتمم مع عملہ کے تقرر کیا گیا۔ اور جائداد مہتمی پر مسٹر ایچ۔ جی۔ راجفورسٹ سابق مہتمم افیون حال وظیفہ یاب کا تقرر عمل مین آیا اور نمایش مذکور کی نگرانی وغیرہ دفتر نظامت صنعت و حرفت سے متعلق کی گئی۔ (جریدہ ۲۷ر تیر ۱۳۲۸ف جلد ۵ نمبر ۵۶ صفحہ ۵۵۹)

— وسط ماہ شوال ۱۳۳۵ھ مین پچاس ہزار روپیہ کے سرمایہ سے بطور آزمایش۔ ملک سرکار عالی مین صابون سازی کا ایک کارخانہ قایم کرنے کی سرکار سے منظوری صادر ہوئی۔ اس کام کی غرض سے مسٹر محمدی نامی کا تقرر بمشاہرہ ۱۷۵ روپیہ سکہ کلدار منظور ہوا۔ علاوہ ازین فیصدی ۵ منافع بھی اونھین دیا جائیگا۔

— وسط ماہ ذیحجہ ۱۳۳۵ھ مین ناظم صنعت و حرفت کی جدید خدمت پر تین سال کے لئے ماہوار ۱۰۰۰ روپیہ سکہ کلدار مسٹر یا ئرٹ کا تقرر کرنے اور اون کی مددگاری مین ماہوار ۴۰۰ روپیہ ماہانہ مسٹر ڈی۔ ین۔ ناگر کٹی کو اسی مدت کے لئے مقرر کرنے کی سرکار سے منظوری صادر ہوئی۔ چنانچہ مسٹر ناگر کٹی نے یکم اسفندار ۱۳۲۷ف کو نظامت صنعت و حرفت کی مددگاری کا جائزہ حاصل کیا۔

— حیدرآباد بائلر و مشنری ایکٹ جو ۱۳۱۹ف مین پاس ہوا تھا وہ ۱۳۲۰ف کے آغاز پر نافذ کیا گیا۔ اور ۲۰ رفروری ۱۳۲۰ف کو بائلرون اور کلون کے ایک انسپکٹر کا تقرر عمل مین آیا۔

— حسب فرمان خسروی مندرجہ مراسلہ محکمہ فنانس نشان ۲۲۷۳ مورخہ ۱۲ر مئی ۱۹۱۸ء جن شرائط پر مسٹر ناگر کٹی۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی کا تقرر عمل مین آیا ہے۔ انھین شرائط پر

ناظم صاحب صنعت و حرفت کے ساتھ کام کرنے کے واسطے مسٹر غلام محمدی۔ بی۔ اے
یف۔ سی۔ ایچ ماہر صابن و روغنیات کا تقرر تین سال کے لئے بماہوار للعہ روپیہ کلدار
عمل مین آیا۔ اور مسٹر موصوف نے ۴ جون ۱۹۱۸ء م ۳ رتیر ۱۳۲۷ف کو جائزہ حاصل کیا۔
ممالک محروسۂ سرکار عالی مین حسب ذیل کارخانہ جات موجود تھے۔

۱۳۲۶ف۔ سوت کاتنے اور کپڑا بننے کی گرنیون کی تعداد (۳) روئی صاف کرنے
اور اوس کے گٹھے بنانے کے کارخانون کی تعداد (۱۷۱) آٹے کی گرنیان (۲۲) چاول
کی گرنیان (۳۳) پانی کو بذریعہ پمپ چڑھانے کا کارخانہ (۱) ایک ریشم کی گرنی (۱) بھٹیات
(ڈسٹلری) (۵) کارخانہ کویلو سازی (۱) کارخانہ برف سازی (۲) آہنی اشیاء ڈہالنے کا
کارخانہ (۲) سوڈا لمنیڈ وغیرہ کا کارخانہ (۱) اسطرح جملہ تعداد (۲۸۲) ہے۔

۱۳۲۷ف۔ سوت کاتنے اور کپڑا بننے کی گرنیون کی تعداد (۳) روئی صاف کرنے اور
اوس کے گٹھے بنانے کے کارخانون کی تعداد (۱۷۷) تعداد دیگر کارخانہ جات (۱۲۲) تھے
جملہ تعداد کارخانہ جات جو لایق معائنہ تھے (۳۰۲) معہ (۲۶۵) بائلرز تھے۔

مسٹر غلام علی محمدی مددگار ناظم صنعت و حرفت کے زیر انتظام و نگرانی جو صابن سازی کا
کام شروع ہوا ہے۔ ماہ خورداد ۱۳۲۸ف مین اونھون نے جو پہلا صابن تیار کیا ہے اوسکا نام
نفیس صابون تجویز کیا گیا ہے۔ اور یہ فی الوقت قریب تین ٹن کے تیار ہو چکا ہے۔ اور یہ صابن
ولایت کے مشہور صابن سن لائٹ کے نمونہ کا ہے۔

کئی سال قبل کنداسوامی کے باغ کے قریب ملک کے چند اصحاب کے مشترکہ سرمایہ سے
قالین بافی کا ایک کارخانہ قایم ہوا تھا۔ جو بعض بدعنوانیون کے باعث وسط ماہ اپریل ۱۹۱۱ء مین
بند ہو گیا۔

۲۱ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ م ۱۲ مئی ۱۹۱۱ء کو سکندرآباد کے مشہور ساہوکار لچھمن داس
جودھراج نے دیوالہ نکالا۔ جس سے لوگون کا آٹھ دس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

۔۔۔ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۳۴ھ م ۲۸ ستمبر ۱۹۱۶ء کو حیدرآباد بنکنگ کمپنی نے دیوالیہ ہونیکا اعلان کیا۔ کمپنی مذکور یکم فبروری ۱۸۸۶ء کو قایم ہوئی تھی۔ اس مین بھی لوگون کا تقریباً دو لاکھ روپیہ ڈوب گیا۔

۔۔۔ ۹ ستمبر ۱۹۱۸ء م ذیحجہ ۱۳۳۶ھ روز سہ شنبہ کو بنک آف بنگال کے پاس کی جدید عمارت مین ٹاٹا انڈسٹریل بنک کے افتتاح کی رسم آنریبل سر اسٹورٹ فریزر رزیڈنٹ حیدرآباد کے ہاتھ سے ادا ہوئی۔

۔۔۔ چیمبر آف کامرس حیدرآباد دکن۔ یہ چیمبر وسط ۱۳۲۶ف مین قایم ہوا۔

۔۔۔ بلحاظ معلومات تجارت من ابتدائے ۱۲۹۷ف لغایتہ ۱۳۲۷ف ملک سرکار عالی مین جن اشیاء کی درآمد وبرآمد ہوچکی ہے اون کی اصلی مالیت کا حال رپورٹ نظم ونسق سرکاری سے مولف نے اس کتاب مین درج کرنا چاہا۔ لیکن رپورٹ مذکور مین کامل طورپر مواد بہم دست نہ ہوسکا۔ بہر نہج جس طور سے مواد حاصل ہوچکا ہے اوس کے چار قسم کے تختے کئے گئے ہین جو یکی بعد دیگرے درج کئے گئے ہین۔

۔۔۔ تختہ نشان ۱ اشیاء درآمد وبرآمد ملک سرکار عالی جنکی اصلی مالیت کا حال معلوم نہ ہوسکا لیکن اون اشیاء پر من ابتدائے ۱۲۹۶ف لغایتہ ۱۳۰۳ف تک کروڑ گیری کا جو محصول وصول ہوچکا ہے اوس کے دیکھنے سے ناظرین اون اشیاء کے اصلی مالیت کا اندازہ کرسکتے ہین۔

۔۔۔ تختہ نشان ۲ صدر تختہ مالیتی سالانہ درآمد وبرآمد ملک سرکار عالی من ابتدائے ۱۳۰۴ف لغایتہ ۱۳۲۷ف۔

۔۔۔ تختہ نشان ۳ تفصیلی مالیت اشیاء سالانہ درآمد وبرآمد من ابتدائے ۱۳۰۴ف تا ۱۳۲۷ف

۔۔۔ من ابتدائے ۱۳۰۴ف لغایتہ ۱۳۱۵ف ۔۔ تفصیلی مالیت اشیاء سالانہ درآمد وبرآمد بعد دستیاب نہوا لیکن اوس کی جملہ سالانہ تعداد صدر تختہ نشان ۲ مین درج کی گئی ہے۔

۔۔۔ تختہ نشان ۴ مین تفصیلی مالیت اشیاء سالانہ درآمد وبرآمد من ابتدائے ۱۳۱۶ف لغایتہ ۱۳۲۷ف درج ہے

رزیڈنسی حیدرآباد

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صفحہ ۳۸۹

— آخر ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء مین علاقہ رزیڈنسی کے باشندون کو سرکاری طور پر بذریعہ منادی آگاہ کیا گیا کہ از روئے ایکٹ اسلحہ کوئی شخص بغیر حصول لائسنس اپنے پاس ہتیار نہ رکھے۔

— یکم جنوری سنہ ۱۹۱۱ء سے حسب الحکم رزیڈنسی حیدرآباد۔ کنٹونمنٹ سکندرآباد و بلارم کے حدود کے اندر چھ مہینے سے اوپر کے عمر کے کتون پر فی کتا عصہ حالی ٹیکس لگایا گیا۔

— ماہ نومبر سنہ ۱۹۱۴ء مین نواب خسرو جنگ بہادر فرزند نواب سر افسر الملک بہادر آنریبل کرنل پنچے رزیڈنٹ کے پرسنل اسسٹنٹ کی حیثیت سے رزیڈنسی اسٹاف مین شریک ہوئے۔

— ۳ رجنوری سنہ ۱۹۱۵ء کو کپتان او گلوی مجسٹریٹ رزیڈنسی بازار حیدرآباد سے بدل گئے۔ اور اون کی جگہ اوائل ماہ فبروری سنہ ۱۹۱۵ء مین۔ ایچ۔ لانچ۔ بلاس۔ بی۔ اے۔ مقرر ہو کر آئے۔

— اوائل ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء م ماہ صفر سنہ ۱۳۳۴ھ رزیڈنسی کے راستون پر برقی روشنی ہونی شروع ہوئی۔

— ماہ اگست سنہ ۱۹۱۶ء مین رزیڈنسی بلدہ اور بنک آف بنگال کے پھاٹکون پر بجائے دیسی پلٹن کے چند ماہ تک یورپین سولجرون کے پہرے قایم ہوئے تھے۔

— وسط ماہ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ء مین میجر ہارپ۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ رزیڈنسی حیدرآباد کے سرجن مقرر ہوئے۔

— ماہ محرم سنہ ۱۳۳۵ھ م آخر ماہ نومبر سنہ ۱۹۱۶ء مین کرنل سر ڈیوڈ بار کا ولایت مین انتقال ہوا۔ آپ ۴ مئی سنہ ۱۹۰۰ء لغایت ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء حیدرآباد کے رزیڈنٹ رہ چکے تھے۔ آپ کے انتقال کی خبر موصول ہونے پر اظہار رنج والم کی غرض سے دفاتر رزیڈنسی ایک روز کے لئے بند رکھے گئے۔

تختہ آمد و رفت صاحبان رزیڈنٹ حیدرآباد دکن سنہ ۱۹۰۸ء تا سنہ ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی	نمبر شمار	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۵۷	مسٹر آنریبل سر چارلس بیلی	۲۷ نومبر سنہ ۱۹۰۸ء	۱۳ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء	۶۲	مسٹر فریزر (منصرم)	۷ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء	۲۳ اکتوبر [illegible]
۵۸	مسٹر بادل (منصرم)	۱۴ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء	۲۲ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء	۶۳	آنریبل لفٹنٹ کرنل اے۔ ایف پینہ۔ سی۔ آئی۔ ای	۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء	۷ اپریل [illegible]
۵۹	مسٹر آنریبل [illegible] (منصرم)	۲۳ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء	۲ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء	۶۴	میجر مینچن (منصرم)	۸ اپریل سنہ ۱۹۱۶ء	۲۳ جولائی سنہ ۱۹۱۶ء
۶۰	آنریبل مسٹر چارلس بیلی	۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء	۲۴ فروری سنہ ۱۹۱۱ء	۶۵	مسٹر فریزر	۲۴ جولائی سنہ ۱۹۱۶ء	
۶۱	آنریبل لفٹنٹ کرنل اے۔ ایف پینہ	۲۵ فروری سنہ ۱۹۱۱ء	[illegible] مارچ سنہ ۱۹۱۴ء				

نوٹ سنہ۵ چھ ماہ کی رخصت پر آپ ولایت روانہ ہوئے ۔ سنہ۵ آپ فسٹ اسسٹنٹ رزیڈنٹ رہین ۔

سنہ۵ آپکی روانگی کے وقت پھولون کا ہار پہنایا گیا ۔ چھ ماہ کی رخصت پر ولایت روانہ ہوئے ۔ سنہ۵ صبح کے پاسنجر ٹرین مین آپ بلدہ داخل ہوئے ۔ اور سات بجے تک اپنے سلون مین آرام کئے ۔ اور آٹھ بجے پلاٹ فارم پر آئے حسب معمول مراسم استقبال ادا ہوئے اور توپین سر کیگئین ۔

سنہ۵ آپکی تشریف آوری چونکہ روز یکشنبہ ہوئی تھی ۔ اس لئے دوسرے روز توپین سر کیگئین ۔ اور ۲۰ ماہ مذکور کو اپنی خدمت کا جائزہ لیا ۔

سنہ۵ تاریخ مذکور روز پنجشنبہ شب کے دس بجے رزیڈنسی بلدہ مین انتقال ہوا ۔ ایک ماہ سے علیل تھے ۔ دوسرے روز بروز جمعہ شام کے وقت کوٹھی رزیڈنسی کے احاطہ مین دفن ہوئے ۔ آپکی تعزیت مین سکندرآباد اور رزیڈنسی بلدہ کے بازارات اور دفاتر ایک روز کے لئے بند رہے ۔ اور بذریعہ جریدہ غیر معمولی جملہ دفاتر سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل دیگئی ۔

سنہ۵ آپ اول مددگار رزیڈنٹ تھے ۔ رزیڈنسی کا جائزہ عارضی طور پر آپ کو دلایا گیا ۔

ـــــ بلحاظ مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء علاقہ رزیڈنسی کے مکانات کی تعداد (۴۰۸۹۹) ذکور کی تعداد (۹۵۱۱۲) اور اناث کی تعداد (۴۷۴۴۴) یعنی کل تعداد نفوس (۱۷۹۵۸۵) تھی ۔

ـــــ سنہ ۱۹۱۱ء کے طاعون مین (۲۱۸) مبتلا اور (۱۴۱۳) فوت ہوئے ۔

ـــــ بلحاظ مردم شماری بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء سکندرآباد و بلارم حسب تفصیل تھے ۔ مرد (۶۰۸۰۷) عورت (۵۲۷۶۲) جملہ (۱۱۳۵۶۹) ہے ۔

مشاہیر یورپ و ہند کی تشریف آوری

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صت ۴۹

شہزادگان ۔ ۲۶ محرم سنہ ۱۳۲۸ھ م ۷ فبروری سنہ ۱۹۱۰ء روز دوشنبہ کی میل ٹرین مین پرنس اور پرنسس آف ویلز بلدہ داخل ہوئے ۔ اور رزیڈنسی بلدہ مین فروکش ہوئے ۔

ـــــ ۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۸ھ م ۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء روز شنبہ کو دن کے بارہ بجے شہزادہ ولیعہد جرمن

بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ داخل ہوئے۔ حسب معمول گارڈ آف آنر اور توپون کی سلامی سرہوئی۔ صاحب رزیڈنٹ اور اعلیحضرت غفران مکان و دیگر عہدہ داران پیشوائی کی غرض سے اسٹیشن تشریف لیگئے تھے۔ شہزادہ موصوف معہ اعلیحضرت اسٹیٹ کیاریج (شاہی گاڑی) مین سوار ہو کر قصر فلک نما تشریف لے گئے۔ اور وہین قیام ہوا۔ حسب پروگرام بازدید، دربار، ڈنر اور شکار پریڈ سکندرآباد ادا ہوئے۔ ۱۸ رذیحجہ ۱۳۲۳ھ م ۱۲ رڈسمبر ۱۹۰۵ء روز چہارشنبہ دن کے گیارہ بجے شاہزادہ موصوف بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ سے رخصت ہوئے۔

کانٹ — ۱۴ رجمادی الاول ۱۳۳۲ھ م ۱۱ راپریل ۱۹۱۴ء روز شنبہ کو شب کی ٹرین مین پرنس یوسف پاشا عم خدیو المعظم بلدہ تشریف لائے۔ سرکاری مہمان کی حیثیت سے گیسٹ ہوس مین ٹھہرائے گئے۔ زسم پیٹھہ مین شکار کھلایا گیا۔ حسب معمول دعوت وغیرہ ادا ہوئے۔ بعد بلدہ سے واپس تشریف لے گئے۔

ویسرائے گورنر جنرل — ۲۲ رشوال ۱۳۲۹ھ م ۱۶ راکتوبر ۱۹۱۱ء روز دوشنبہ صبح کے سوا آٹھ بجے ہزاکسلنسی لارڈ ہارڈنج گورنر جنرل بذریعہ اسپشل ٹرین شملہ سے بلدہ داخل ہوئے۔ حسب معمول استقبال کیا گیا۔ بموجب پروگرام تمام باتین ادا ہوئین۔ رزیڈنسی بلدہ مین قیام ہوا۔ ازروئے پروگرام ۱۸ راکتوبر روز چہارشنبہ کو شب کے وقت یہان سے روانگی قرار پائی تھی۔ لیکن دوسرے روز پنجشنبہ کو شب کے گیارہ بجے روانگی عمل مین آئی۔

— ۲۶ رذیقعدہ ۱۳۳۱ھ م ۲۷ راکتوبر ۱۹۱۳ء روز دوشنبہ کو دن کے ۱۲½ بجے ہزاکسلنسی ویسرائے لارڈ ہارڈنج معہ لیڈی صاحبہ واسٹاف بذریعہ اسپشل ٹرین خانۂ دولت آباد پہونچے۔ نواب مدارالمہام بہادر و آنریبل صاحب رزیڈنٹ بہادر و دیگر عہدہ دار پیشوائی کے لئے موجود تھے۔ آپ نے قلعہ دولت آباد اور غارہائے ایلورہ وغیرہ کا ملاحظہ فرمایا۔ بعدہ بڑی لائن سے ۲۸ رذیقعدہ ۱۳۳۱ھ م ۲۹ راکتوبر ۱۹۱۳ء روز چہارشنبہ کو صبح کے پونے نو بجے داخل بلدہ ہوئے۔ حسب معمول سابق آپکا اعزاز کیا گیا۔ بغرض قیام بسواری موٹر قصر فلک نما تشریف فرما ہوئے۔

حسب پروگرام دربار اور ڈنرز وغیرہ ادا ہوئے ۔ بعدیکم ذیحجہ سنہ ۱۳۳۱ھ م یکم نومبر سنہ ۱۹۱۳ع روز شنبہ کو شب کے دس بجے بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ سے جانب بیجاپور روانہ ہوئے ۔ آپکی بلدہ کو تشریف آوری یہ دوسری مرتبہ ہی حیدرآباد آنے والون مین آپ ساتوین ہین ۔

سنہ ۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ م ۱۵ فروری سنہ ۱۹۱۳ء روز شنبہ کو مسٹر مانٹگو نایب وزیر ہند بلدہ تشریف لائے ۔ اور کوٹھی رزیڈنسی بلدہ مین فروکش ہوئے ۔ آپکی ہر جگہ دعوت ہوئی اور ۱۸ فروری سنہ روز دوشنبہ کو بلدہ سے واپس تشریف لے گئے ۔

سنہ ۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۶ھ م ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء روز یکشنبہ دن کے ایک بجے ہز اکسلنسی ویسرائے بہادر اور آنریبل مسٹر مانٹیگو وزیر ہند بذریعہ اسپشل ٹرین مدراس سے براہ واڑی اسٹیشن شاہ آباد تشریف لائے ۔ واڑی پر صاحب رزیڈنٹ بہادر نے استقبال کیا ۔ اور اسی ٹرین مین سوار ہوکر اسٹیشن شاہ آباد تشریف لائے ۔ اسٹیشن شاہ آباد پر سرکار عالی کی جانب سے نواب سر فریدون الملک بہادر اور سر ارائن ایجرٹن نے استقبال کیا ۔ اسٹیشن کے باہر ایک عالیشان ڈیرہ مین بریک فاسٹ تناول فرمانے کے بعد دو بجے کے قریب ہر دو صاحبان جانب بمبئی روانہ ہوئے ۔

سنہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۱۹ء م ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۷ھ روز پنجشنبہ کو عالیجناب ہز اکسلنسی لارڈ چیمسفورڈ ویسرائے کشور ہند صبح ساڑھے آٹھ بجے جانب بمبئی سے بلدہ تشریف لائے حسب قاعدہ اسٹیشن پر آپکا استقبال کیا گیا ۔ قصر فلک نما پر آپ ٹھہرائے گئے ۔ اور حسب پروگرام دعوتین وغیرہ ادا ہوئین ۔ جدید عمارت ہائیکورٹ اور گنڈی پیٹہ کو ملاحظہ فرمایا ۔ اور ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۱۹ء م ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۷ھ روز شنبہ کو شب کے ساڑھے ۱۰ بجے چھوٹی لائن سے بغرض ملاحظہ غارہائے ایلورہ وغیرہ حیدرآباد سے بذریعہ اسپشل ٹرین روانہ ہوئے روانگی پرائیوٹ تھی ۔ لارڈ صاحب موصوف آٹھوین ویسرائے ہین ۔ جو اپنے قدوم میمنت لزوم سے دارالسلطنت حیدرآباد کو مشرف فرما چکے ہین ۔

— ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ م یکم اپریل سنہ ۱۹۱۳ء روز سہ شنبہ شام کو بجوارہ پنچ بجے ٹرین مین آنریبل سر سید علی امام صاحب ممبر امپیریل کونسل سرکاری مہمان بنکر بلدہ تشریف لائے۔ تمام جگہ ڈنر ہوئے۔ ۲۸ ربیع الثانی سنہ الیہ کو بلدہ سے واپس روانہ ہوئے۔

گورنران۔ — ۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ھ م ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء روز سہ شنبہ کو صبح کے آٹھ بجے ہز اکسلنسی سر آرتھر لالی گورنر مدراس معہ لیڈی صاحبہ بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ تشریف لائے۔ حسب مراتب پیشوائی وغیرہ کے رسومات ادا ہوئے۔ مہاراجہ مدار المہام وغیرہ بغرض پیشوائی اسٹیشن تشریف لیگئے تھے۔ گورنر صاحب ممدوح اسٹیٹ کیریج (شاہی گاڑی مین) سوار ہو کر بغرض قیام قصر فلک نما تشریف لیگئے۔ حسب پروگرام ملاقات اور ڈنر وغیرہ ہوئے۔ بعدۂ ۱۲ ذیقعدہ سنہ الیہ م ۱۵ نومبر سنہ الیہ روز سہ شنبہ صبح کے ساڑھے آٹھ بجے صاحب موصوف معہ لیڈی صاحبہ بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ سے مراجعت فرمائے مدراس ہوئے۔

— ۱۳ رمضان سنہ ۱۳۳۳ھ م ۲۶ جون سنہ ۱۹۱۵ء روز دوشنبہ کو صبح کے نو بجے ہز اکسلنسی لارڈ ویلنگٹن گورنر بمبئی معہ لیڈی صاحبہ فائز بلدہ ہوئے۔ مقررہ دستور کے مطابق پیشوائی وغیرہ کیگئی۔ کوٹھی رزیڈنسی بلدہ مین قیام ہوا۔ حسب پروگرام ملاقاتین ہوئین۔ بعدۂ ۱۵ رمضان سنہ الیہ روز چہارشنبہ کو شب مین مراجعت عمل مین آئی۔

کمانڈرانچیفان۔ — ۸ صفر سنہ ۱۳۳۰ھ م ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء روز دوشنبہ کو بوقت صبح سر آرمور کریگھ کمانڈرانچیف افواج ہند بطور دورہ سکندرآباد تشریف لائے۔ اور وہانکی فوج اور چھاؤنی وغیرہ کو ملاحظہ فرماکر واپس تشریف لیگئے۔

— ۳۰ شوال سنہ ۱۳۳۵ھ م ۱۹ اگست سنہ ۱۹۱۷ء روز یکشنبہ دوپہر کی ٹرین مین ہز اکسلنسی جنرل چارلس منرو سپہ سالار اعظم افواج ہند بلدہ تشریف لائے۔ حسب قاعدہ استقبال وغیرہ ہوا بوجہ روز یکشنبہ اوس روز توپون کی سلامی سر نہین ہوئین۔ رزیڈنسی بلدہ مین قیام ہوا حسب قاعدہ دوسرے روز سکندرآباد مین فوجی پریڈ ہوئی۔ رزیڈنسی اور کنگ کوٹھی مین ڈنر ترتیب دیا گیا۔

اور ۳ ذیقعدہ ۱۳۳۰ھ روز چہارشنبہ کو آپ بذریعہ اسپشل ٹرین سکندرآباد سے واپس تشریف لے گئے۔

رؤسائے ہند۔ ۸ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ م ۲۳ فبروری ۱۹۱۵ء روز ...شنبہ کو ہز ہائینس سر آغاخان بہادر شام مین بذریعہ میل بلدہ تشریف لائے۔ اور بطور مہمان شاہی بشیر باغ مین ٹھہرائے گئے۔ کنگ کوٹھی مین ملاقات اور ڈنر وغیرہ ہوا۔ اور ۱۲ ماہ مذکور ۱۳۳۳ھ روز شنبہ کے میل مین آپ بلدہ سے واپس تشریف لے گئے۔

یکم شعبان ۱۳۳۱ھ م ۶ جولائی ۱۹۱۳ء روز یکشنبہ کو صبح کی ٹرین مین ہز ہائینس مہاراجہ الور بلدہ تشریف لائے۔ اعلیحضرت کے جانب سے نواب صادق جنگ بہادر وغیرہ نے آپکا استقبال کیا اور (۱۵) ضرب توپ کی سلامی سر ہوئی۔ بعدہٗ مہاراجہ موصوف بغرض قیام رزیڈنسی الوال تشریف لیگئے حسب معمول اعلیحضرت کے یہان دعوت ہوئی۔ ۳ ماہ مذکور روز ...شنبہ کو آپ واپس تشریف لیگئے۔ حسب معمول توپین سر ہوئین۔

۹ رمضان ۱۳۳۲ھ م ۳ اگست ۱۹۱۴ء روز یکشنبہ کو ہز ہائینس مہاراجہ کپورتھلہ معہ رانی صاحبہ بکس ٹرین مین صبح چھ بجے بلدہ تشریف لائے۔ سرکار کی جانب سے نواب فخر الملک بہادر اور صاحب رزیڈنٹ کی جانب سے پرسنل اسسٹنٹ وغیرہ نے آپکا استقبال کیا۔ حسب قاعدہ گارڈ آف آنر موجود تھا۔ توپون کی سلامی سر ہوئی۔ سرکاری مہمان کی طور پر بشیر باغ مین ٹھہرائے گئے۔ ۱ ماہ مذکور روز دوشنبہ کو آپکے آنر مین اعلیحضرت کی جانب سے کنگ کوٹھی مین ڈنر ہوا۔ بعد اعلیحضرت نے رانی صاحبہ کو ایک عدد بیش قیمت چنتاک اور چار انگشتریان مرحمت فرمایئن۔ نواب سالار جنگ بہادر اور نواب فخر الملک بہادر کے ہان بھی ڈنر ہوا۔ اور ۱۵ ماہ مذکور روز ...شنبہ کو شام کی ٹرین مین آپ معہ رانی صاحبہ بلدہ سے جانب مدراس تشریف لے گئے۔

۷ شوال ۱۳۳۴ھ م ۸ اگست ۱۹۱۶ء روز دوشنبہ کو مہاراجہ کپورتھلہ کی بڑے صاحبزادے معہ ہمراہیون کے بلدہ تشریف لائے۔ اور سرکاری مہمان کی طور پر بشیر باغ مین ٹھہرائے گئے۔ ۸ ماہ مذکور

روز جمعہ کو آپ معہ اسٹاف بلدہ سے واپس تشریف لے گئے ۔

۲ر شوال ۱۳۳۵ھ م ۲۲ر جولائی ۱۹۱۷ء روز یکشنبہ کے میل مین مہاراجہ صاحب کوچ بہار معہ رانی صاحبہ (اندرا رانی صاحبہ صاحبزادی ہز ہائینس مہاراجہ گائیکواڑ) بجواڑہ کے جانب سے وسنا بجے بلدہ تشریف لائے ۔ سرکار کی جانب سے استقبال وغیرہ ادا ہوا ۔ بطور مہمان شاہی بشیر باغ مین ٹھہرائے گئے ۔ آپ ہر شب مین کنگ کوٹھی مین ڈنر تناول فرماتے تھے ۱۰ر شوال سالہ روز دوشنبہ کو صبح کی ٹرین سے مہاراجہ صاحب معہ رانی صاحبہ بلدہ سے واپس تشریف لے گئے ۔

۲۴ر ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ م یکم ستمبر ۱۹۱۸ء روز یکشنبہ کو بوقت صبح پیا پنجر ٹرین سے ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال مع اسٹاف حیدرآباد تشریف فرما ہوئین ۔ حسب ایما خسروی اسٹیشن پر استقبال کے لئے نواب سر فریدون الملک بہادر صدر المہام پولٹیکل ڈپارٹمنٹ ۔ کرنل نواب سر افسر الملک بہادر اور نواب عماد الملک بہادر موجود تھے ۔ اسٹیشن پر گارڈ آف آنر نے سلامی اوتاری ۔ اور موٹر مین سوار ہو کے بشیر باغ تشریف فرما ہوئین ۔ اوس روز اتوار ہونے کی وجہ سے دوسرے روز صبح آپ کے اعزاز مین سلامی کی توپین سر ہوئین ۔ آپ نے یہان کے مشہور مقامات ملاحظہ فرمائے ۔ حسب قاعدہ شاہی دعوت وغیرہ ادا ہوئی ۔ بعدہٗ ۲۸ر ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ روز پنجشنبہ شام کو آپ چھوٹی لائن سے دولت آباد و ایلورہ وغیرہ کا ملاحظہ فرماتے ہوئے منماڈ تشریف لے گئین ۔

باب ۶

حالات پائیگاہ

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ دوم صفحہ

فصل (۱)

نواب فخر الدین خان امیر کبیر اول کے زمانہ تک پائیگاہ مجموعی طور پر ایک ہی جگہ تھی ۱۹ر شوال ۱۲۷۹ھ کو

آپکا انتقال ہو چکنے کے بعد پائیگاہ کے تعلقات وجمیعت وغیرہ دو حصوں پر منقسم ہوئی ۔ ازنجملہ سے ایک پر نواب عمدۃ الملک اور دوسرے پر نواب وقار الامرا رشید الدین خان قابض ومتصرف ہوئے ۔

— نواب عمدۃ الملک ۱۲ ربیع الاول ۱۲۹۴ھ کو انتقال کرنے کے بعد نواب آسمانجاہ اُن کے جانشین ہوئے ۔ اور ۲۶ صفر ۱۳۱۶ھ کو آپ کے انتقال کے بعد آپ کے حصہ کی پائیگاہ آپ کے محل حضرۃ باد شاہ بیگم صاحبہ کے زیر انتظام واقتدار رہی ۔ اور حضرۃ ممدوحہ یکم رجب ۱۳۲۳ھ کو وفات پانے کے بعد نواب اعانت جنگ بہادر خلف نواب سرآسمانجاہ بہادر اس کے سربراہ کار رہے ۔

— نواب رشید الدین خان وقار الامرا ۱۹ محرم ۱۲۹۹ھ کو انتقال کرنے کے بعد اُن کی اسٹیٹ کے دو حصے ہوئے ۔ جن میں سے ایک پر نواب سرخورشید جاہ اور دوسرے پر نواب سر اقبال الدولہ وقار الامرا قابض ہوئے ۔

— نواب سرخورشید جاہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۰ھ کو انتقال کرنے کے بعد اس اسٹیٹ کی نگرانی نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر کی تفویض ہوئی ۔ اور ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ کو آپکے انتقال کے بعد آپکے فرزند اکبر نواب لطافت جنگ بہادر آپ کے جانشین ہوئے ۔

— نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ ۶ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو انتقال کرنے کے بعد اُن کے اسٹیٹ پر اُن کے فرزند اکبر نواب سلطان الملک بہادر قابض ہوئے ۔ اور وہی اوس کی دیکھ بھال کرتے رہے ۔ نواب سلطان الملک بہادر کا مزاج ناساز ہونے سے ۴ رمضان ۱۳۲۵ھ کو جب آپ ولایت روانہ ہوئے تو آپ کی والدہ حضرۃ باد شاہ بیگم صاحبہ اوس اسٹیٹ کی نگرانی فرماتی رہیں ۔

— انتظام پائیگاہ کی اصلاح کی غرض سے حسب فرمان خسروی مترشدہ ۲۹ شوال ۱۳۲۹ھ سر برائن ایجرٹن تینوں پائیگاہوں کے انسپکٹر جنرل مقرر ہوئے ۔ اور اسکا

اعلان ذیل کے جریدہ غیر معمولی کے وزریعہ سے کیا گیا۔ (جریدہ غیر معمولی جلد ۴۳-۲۳ مر اسفندار ۱۳۲۱ف م ۵ر صفر ۱۳۳۰ھ نمبر ۱۹-)

حسب الحکم عالیجناب مہاراجہ بہادر یمین السلطنت مدار المہام سرکار عالی

علاقہ فنانس

وزریعہ فرمان واجب الاذعان مرقومہ ۲۹ رشوال ۱۳۲۹ھ جو حکم قضا شیم حضرت قدر قدرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی آیا ہے بغرض اطلاع عام بجنسہ شایع کیا جاتا ہے۔

برٹن ایجرٹن صاحب

ہر ۳ پائیگاہون کی موجودہ حالت کی دریافت اور اون کے امور کے آیندہ انتظام کے لئے مین نے آپ کو بحیثیت انسپکٹر جنرل پائیگاہ مقرر کیا ہے۔ تاریخ ہذا سے آپ اوس کام پر مامور ہو گئے تصور کیا جائے۔

(۲) آپکی تنخواہ والونس جو کچھ اب مقرر ہے یا آیندہ مقرر ہوگی وہ حسب دستور آپکو خزانہ صرف خاص سے ملتی رہے گی۔ کیونکہ آپ صرفخاص کے ملازم ہین کوئی دوسرے علاقہ کے ملازم نہین ہو سکتے۔ مگر جس قدر رقم آپکو صرف خاص سے ادا ہوگی وہ علاقہ صرفخاص ہر ۳ پائیگاہ سے وصول کرے گا کیونکہ آپ پائیگاہون کے صلاح و فلاح کا کام کرتے رہین گے متعاقب احکام مناسب صادر ہون گے کہ کس علاقہ سے کس قدر رقم صرف خاص کو واجب الایصال ہوگی۔

(۳) پائیگاہوںکا کل کام جس وقت تک آپکے سپرد رہے گا آپکا قیام آسمانجاہ کے بشیر باغ مین ہوگا اس باغ کی پروانگی کے واسطے معین الدینخان صاحب کو لکھا جاتا ہے۔

(۴) سر دست آپکا کام یہ ہوگا کہ امور ذیل کے متعلق رپورٹ اپنی رائے کے ساتھ براہ راست میرے ملاحظہ مین پیش کر کے احکام مناسب حاصل کرین۔

(۱) پائیگاہون کے جاگیرات وغیرہ کے رعایا کی حالت کیا ہے۔ اور وہان مالی عدالتی

پولیس وغیرہ کا انتظام کیا ہے -

(۲) ہر ایک پائیگاہ کی فنانشیل حالت گزشتہ پانچ سال مین کیسی رہی ہے - اور کس وجوہ سے آمد و خرچ مین کمی بیشی ہوتی رہی ہے -

(۳) آسمانجاہ بہادر - خورشید جاہ بہادر - وقار الامرا بہادر کے انتقال کی تاریخ سے اب تک جو احکام ہر ایک پائیگاہ کی نسبت صادر ہوے ہین - (اون کے نقول آپکی پاس میرے معتمد کے دفتر سے پہنچادے جائینگے) ان احکام کی اب تک ہر ایک پائیگاہ مین کہان تک تعمیل ہوئی ہے -

مذکورہ تین۳ امور کے متعلق آپ کی رپورٹون پر وقتاً فوقتاً جو احکام آپکے نام صادر ہوتے رہین گے اون کی تعمیل کرنا اور کرانا یہی آپکا کام ہوگا -

(۵) آپ کو بحیثیت انسپکٹر جنرل پائیگاہ امور مذکورہ کی دریافت و تحقیقات کے پورے پورے اقتدارات دئے جاتے ہین کہ آپ پائیگاہ کے زنانی ڈیوڑیات کے سوا دوسری تمام جگہ جاسکتے ہین - تمام پائیگاہ والون پر لازم ہوگا کہ آپ کو اس کام مین اپنے سے جسقدر اچھی طرح ہوسکے کامل مدد دیتے رہین - اور کوئی ہرگز مجاز نہ ہوگا کہ آپ کے اس کام مین مداخلت کرے یا ہرج واقع ہونے دے -

(۶) مذکورہ اقتدارات دریافت و تحقیقات کے علاوہ آپکو بالفعل اقتدارات نگرانی و انتظام اسقدر دئے جاتے ہین کہ ہر سہ پائیگاہ مین حضرت غفران مکان علیہ الرحمہ کے احکام متذکرہ صدر کی تعمیل اگر کسی امر مین نہین ہوئی ہے تو آپ اوس کی صراحت اور وجوہ سے مجھے اطلاع دین - بعد غور مناسب جو احکام جاری ہون گے اون کی تعمیل کرانا آپ کے ذمہ ہوگا -

(۷) آپ ہر سہ پائیگاہ کے جاگیرات وغیرہ کے حدود ارضی مین فوجداری اقتدارات مجسٹریٹ درجہ اول کے پورے طور سے استعمال کرسکتے ہین - اگر آپ کو کبھی اونکے استعمال کی

ضرورت پائی جائے - ورنہ آپ کو جہان تک مناسب پایا جائے ان کا استعمال مقامی عہدہ دارون پر چھوڑ رکھ سکتے ہین -

(۸) آپ کے متذکرہ بالا کام کے واسطے جس قدر عملہ کی ضرورت ہو آپ پائیگاہون کے موجودہ عملون مین سے اہلکار و عہدہ دار منتخب کر کے لے لیسکتے ہین - ان عملون کے سوا اگر آپ کو کوئی دوسرے عہدہ دار یا اہلکار کی ضرورت ہو تو آپ اس کے تقرر وغیرہ کے واسطے میرے احکام حاصل کر لے سکتے ہین -

(۹) آپ کے سپرد جو کام مین نے اب کیا ہے وہی کام صرف خاص کے عہدہ دارون کے ایک کمیٹی سے لینے کی تجویز حضرت غفران مکان علیہ الرحمہ نے کی تھی یہ تجویز جاری نہ ہوئی تھی کہ اون کا انتقال ہو گیا -

اب مین وہی تجویز فقط اس قدر ترمیم سے جاری کرتا ہون کہ کمیٹی کے تقرر کے عوض آپکو بہ حیثیت انسپکٹر جنرل پائیگاہ مقرر کیا - کیونکہ مجھے مناسب پایا گیا یہ کام متعدد عہدہ دارون کی کمیٹی سے بہتر ایک ہی آدمی جلد اور اچھا کر سکتا ہے اور چونکہ مین آپ کو ایک عرصہ دراز سے بخوبی جانتا ہون لہذا مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے کہ آپ اس اہم کام کو قابل تحسین طور سے انجام دینگے

(۱۰) اس بارہ مین حضرت پھوپی صاحبہ قبلہ محمد معین اللہ خان صاحب اور محمد لطف اللہ خان صاحب کے نام مراسلت جو مین نے لکھے ہین اون کی نقلین آپ کے اطلاع کے لئے ملفوف ہین فقط

شرحد تخط - اعلحضرت

نیز ہر سہ پائیگاہ کے لئے ایک ایک انسپکٹر کا تقرر عمل مین لایا گیا - اور دفتر انسپکٹری جنرل پائیگاہ کے منتظمی پر مولوی مرزا منظور احمد خان صاحب کا تقرر ہوا -

حسب فرمان خسروی مصدرہ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مسٹر ایجرٹن انسپکٹر جنرل پائیگاہ کی تنخواہ مین تاریخ نفاذ فرمان مبارک سے ماہانہ ۵۰۰ روپیہ کلدار کا اضافہ کیا گیا - اور ان کے عہدہ کا لقب انسپکٹر جنرل پائیگاہ سے "کنٹرولر جنرل" پائیگاہ قرار دیا گیا (ملاحظہ ہو جریدہ ۲۰ فروردی ۱۳۲۴ف)

جلد ۴۴ نمبر ۲۲ -

— حسب فرمان خسروی مصدرہ ۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۲ھ مسٹر ایجرٹن "کنٹرولر جنرل" پائیگاہ کے "صدر المہام پائیگاہ" بنائے گئے۔ ملاحظہ جریدہ غیر معمولی ۱۲ آبان سنہ ۱۳۲۳ف جلد ۴۵ نمبر ۲۷۔

— آخر ماہ بہمن سنہ ۱۳۲۳ف میں خدمت منتظمی شکست ہونے کے باعث مولوی مرزا منظور احمد خان صاحب بمشاہرہ دو سو پچاس روپیہ ۲۵۰ مددگار کنٹرولر جنرل مقرر ہوئے۔

— یکم فروردی سنہ ۱۳۲۲ف کو مولوی اسد اللہ صاحب مددگار مہتمم بندوبست سرکار عالی کا تقرر خدمت مہتمی بندوبست ہر سہ پائیگاہ پر ہوا۔ ہر ایک پائیگاہ سے ماہانہ عـــہ پاتے ہیں۔

— ۱۶ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۲ف م ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء کو مسٹر ایجرٹن صدر المہام پائیگاہ ۳ ماہ کی رخصت پر ولایت روانہ ہوئے۔ آپ کے بعد نواب عقیل جنگ بہادر بلگرامی منصرمی کام انجام دیتے رہے۔ اور صاحب موصوف ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء کو رخصت سے بلدہ واپس تشریف لائے۔

— ۲۱ محرم سنہ ۱۳۳۳ھ م ۶ بہمن سنہ ۱۳۲۳ف کو نواب عقیل جنگ بہادر بلگرامی مددگار صدر المہام پائیگاہ معتمد صرف خاص کی خدمت پر منتقل ہوئے اور نواب منظور جنگ بہادر ان کی جگہ مددگار صدر المہام پائیگاہ مقرر کئے گئے۔

— علاقہ پائیگاہ کے بندوبست شدہ تعلقات سے آغاز سنہ ۱۳۲۵ف سے حق رفہ پٹی نہ لینے کی نسبت صدر المہام پائیگاہ سے احکام جاری ہوئے۔

— اوائل ماہ محرم سنہ ۱۳۳۳ھ م ماہ بہمن سنہ ۱۳۲۴ف میں ہر سہ پائیگاہ کی پولیس و محبس کی نگرانی صدر ناظم صاحب پولیس اضلاع سرکار عالی کے تفویض کی گئی۔

— نواب عقیل جنگ بہادر ۱۷ فروردی سنہ ۱۳۲۵ف کو دائی کنٹرولر بیوشن خدمت نائب صدر المہامی پائیگاہ پر مقرر ہوئے۔

--- حسب فرمان خسروی مصدرہ ۲۰ شعبان ۱۳۲۱ھ نواب معین الدینخان بہادر و نواب سلطان الملک بہادر و نواب لطف الدین خان بہادر دوامی محصول کروڑ گیری سے مستثنے کیگئے (ملاحظہ ہو جریدہ ۳۱ اردے ۱۳۲۳ف جلدہ ۳ نمبر ۔)

--- یکم آذر ۱۳۲۸ف سے بہ تعمیل فرمان مبارک متر شدہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ ۔ نواب عقیل جنگ بہادر اول تعلقدار و نائب صدرالمہام پائیگاہ کا تقرر (بحفظ حق عود پائیگاہ) تا حکم ثانی صوبہ داری میدک کے عہدہ جلیلہ پر عمل مین آیا ۔

--- تقسیم پائیگاہان کے بارے مین بذریعہ جریدہ غیر معمولی اعلان شایع ہو چکا ہے ۔ اوسکی نقل درج ذیل ہے ۔

جریدہ غیر معمولی جلد (۵۰) حیدرآباد دکن ۔ ۸ رخورداد ۱۳۲۸ف م ۱۱ رجب ۱۳۳۷ھ نمبر ۲ صفحہ ۳۸۹ ۔ حکم سرکار عالی صیغۂ فنانس ۔ حسب الحکم حضرت اقدس و اعلی ۔ پائیگاہون کی تقسیم سے متعلق اعلان مورخہ ۱۰ رجب المرجب ۱۳۳۷ھ پبلک کی اطلاع کی غرض سے ذریعہ ہذا شایع کیا جاتا ہے ۔

میر فیض الرحمن مددگار معتمد فنانس

اعلان

ہرگاہ سر رائس ایجرٹن ختم سال عیسوی پریا اس کے قریب اپنی خدمت سے علحدہ ہونے والے ہین اور چونکہ اب ہر سہ پائیگاہ کی حالت بعد ضروری انتظام و اصلاح کے ایک ایسے درجہ پر پہنچ چکی ہے جو قابل اطمینان ہے ۔ اور اب وہ وقت آگیا ہے کہ پائیگاہ کے متعلق کوئی ایسی مختتم تجویز عمل مین لائی جائے جو تشفی بخش ہو ۔ اور چونکہ اس امر کو مدنظر رکھ کر علحضرت بندگانعالی کی خواہش ہے کہ بعد ختم ماہ رمضان حسب الحکم ایک کمیٹی مقرر کیجائے جس مین چند لایق اور قابل اعتماد اعلی عہدہ دار شریک ہون اور جس کے صدر نشین صدرالمہام

پائیگاہ ہون اور چونکہ اس کمیٹی پر واجب ہوگا کہ بہ احتیاط تمام دریافت وتحقیقات کر کے کامل غور کے بعد صحیح اور سچی کیفیت ملاحظہ اقدس مین پیش کرے تاکہ پیشگاہ خسروی سے حکم مناسب شرف صدور لا سکے ۔

لہذا بذریعہ ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ جملہ اشخاص جن کو بربنائے قانون یا انصاف یا اصول تصفت یا بموجب کسی خاص رسم یا رواج کے جو قانون کی حیثیت رکھتا ہو۔ اور جس کو والیان ریاست حیدرآباد نے تسلیم فرمایا ہو اور جو اب تک علاقہ جات پائیگاہ مین واجب العمل رہا ہو ہرسہ پائیگاہ مین سے کسی پائیگاہ کے تعلقات کے انتظام مین اور دیگر امور کے انتظام مین کوئی حق یا حصہ حاصل ہو یا جو کسی پائیگاہ کے محاصل مین سے کسی خاص عطا کے حقدار ہون یا جو کسی جاگیر یا جاگیرات متعلقہ پائیگاہ کے محاصل مین سے کوئی حصہ پانے کے مستحق ہون ان کو چاہیئے کہ کمیٹی مذکور کے اجلاس پر اپنے اپنے حقوق و دعاوی اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز پیش کرنے کے لئے ماہ شوال کے ہفتہ اول کے اختتام تک ہرطرح آمادہ و تیار رہین ۔ کیونکہ اعلیحضرت بندگان عالی کی مرضی مبارک یہ ہے کہ کسی طریقہ سے کوئی ناانصافی کسی شخص کی حقیت یا دعوے کی نسبت نہ ہونے پائے ۔ بلکہ ہر شخص کے حق مین بلا کسی طرفداری کے یکسان انصاف عمل مین آئے ۔ اس موقعہ پر یہ امر بطور خاص قابل ذکر ہے کہ وقارالامرا کی پائیگاہ کے دعویدار و ورثا اکبر سے ایک سلطان الملک بہادر ہین بدقسمتی سے ان کی دماغی حالت اس وقت صحیح نہین ہے ۔ اس وجہ سے اس بات کی ضرورت ہوگی کہ کمیٹی تحقیقات کے روبرو ان کے حقوق کی پیروی کے لئے ایک خاص کمیٹی مقرر کیجائے نظر بران اعلیحضرت بندگان عالی تین شخصون کی ایک کمیٹی مقرر فرمائین گے جن مین سے ایک عہدہ دار پائیگاہ ہوگا ۔ اور دوسرے دو ایسے اشخاص ہون گے جو اس کام کے لئے موزون ہون ۔ لیکن شرط یہ ہے اور اس کی نسبت بذریعہ ہذا صراحتاً حکم دیا جاتا ہے کہ باوجودیکہ امور مندرجہ صدر مین سے کوئی امر اس کے خلاف ہو ۔ یہ دو اہم مندرجہ ذیل ہرسہ پائیگاہ کے معاملات

کے تصفیہ مین بطور خاص ملحوظ رکھے جائین گے۔

اوّل۔ یہ کہ ہر پائیگاہ کا انتظام اس شخص کے سپرد کیا جائے گا جو اصل معطی لہ کا ذی حق وارث یا قایم مقام از روئے مرتبہ یا رواج یا عمل ورآمد قرار پائیگا۔

دوم۔ یہ کہ تحقیقات پائیگاہ یا انتظام متعلقہ پائیگاہ اور وہ جاگیرات جو پائیگاہ سے متعلق ہین ہمیشہ ناقابل تقسیم رہین گے اور کسی وقت بھی ان کی تقسیم نہ ہو سکے گی کیونکہ جب ایک بار قبضہ یا انتظام پائیگاہ اور تعلقات پائیگاہ اور مواضعات جاگیر متعلقہ پائیگاہ کی تقسیم عمل مین آئے تو وہ بتدریج حقیقت اجزا پر منقسم ہوتے ہوئے معدوم ہو جائینگے جو سرکار یعنی معطی کے (جنہون نے پائیگاہون کو وہ معاش باغراض خاص عطا فرمائی ہے) مصالح ملکی اور وقعت و شان کے بالکل منافی ہوگا۔

لیکن باوجود شرط مندرجہ بالا مزید شرط یہ ہے اور اس کی نسبت صراحتاً بذریعہ ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ محاصل مین سے ہر وارث جائز اور ہر وعیدار جائز کے حق یا حصہ کا تعین نہایت احتیاط و انصاف کے ساتھ کیا جائے گا۔ تاکہ ہر ایک اپنے اپنے واجبی حق یا حصہ سے مستفید ہو سکے۔

علاوہ امور متذکرہ صدر کے اور بہت ساری تفصیلی امور بھی ہون گے جن پر بوقت تصفیہ اخیر غور کرنا ہوگا۔ لیکن اس ابتدائی حکم مین ان کی صراحت غیر ضروری ہے۔

المرقوم ۱۰ رجب المرجب ۱۳۳۷ھ مقدس شنبہ (حسب الحکم اقدس و اعلیٰ)

احمد حسین امین جنگ۔ صدر المہام پیشی و فرحضور پرنور۔

حسب جریدہ غیر معمولی مذکور الصدر بغرض تحقیقات حقوق حقداران پائیگاہ بموجب تفصیل ذیل اراکینون کی ایک کمیٹی منعقد ہوئی۔ اور ۲۴ شہریور ۱۳۲۸ف سے اس کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا۔ اجلاس کے لئے بشیر باغ مقام قرار پایا۔ ہفتہ مین دو یوم بروز سہ شنبہ و پنجشنبہ اس کے اجلاس ہوا کرتے ہین۔ اس کے صدر نشین سرآئن ایجرٹن صدر المہام پائیگاہ

اراکین (۱) نواب تلاوت جنگ بہادر بی۔ اے۔ معتمد مخاص (۲) نواب نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے۔ معتمد پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ (۳) مولوی غلام اکبر خان صاحب رکن عدالت العالیہ (۴) دیوان بہادر کشٹماچاری صاحب مشیر قانونی ہین۔ درخواست دعویداران حقوق ہر سہ پائیگاہ اس کمیٹی مین ۳۱ شہریور ۱۳۲۸ف تک پیش اور قبول ہوسکتے ہین۔ آئندہ چلکر اراکین کمیٹی اور اجلاس کے روز مین تبدل وتغیر ہوا۔

حالات پائیگاہ نواب سر خورشید جاہ مرحوم مغفور

فصل (۲)

سلسلہ کے لیے ملاحظہ ہو بوستان آصفیہ حصہ دوم صفحہ ۵۶

نواب ظفر جنگ شمس الملک بہادر کے بعد انتقال اسٹسٹ پائیگاہ نواب سر خورشید جاہ مرحوم کامل طور پر نواب لطف الدین خان بہادر کے زیر نگرانی رہی۔ جس کے متعلق حسب ذیل فرمان شرف وصدور لایا۔

جریدہ غیر معمولی ۱۱ آذر ۱۳۲۲ف م ۴ ذیقعدہ ۱۳۳۰ھ جلد ۴ نمبر ۳

فرمان مورخہ یکم ذیقعدہ ۱۳۳۰ھ دربارہ نگرانی خاص اعلحضرت قدر قدرت بر پائیگاہ خورشید جاہی بماتحتی مسٹر ایجرٹن انسپکٹر پائیگاہ ملاباریل بمبئی۔

چونکہ خورشید جاہی پائیگاہ کا انتظام بھی اندنون میرے اطمینان کے قابل نہین ہے لہذا مناسب ہے کہ اس علاقہ کا انتظام بھی خاص میری نگرانی مین مسٹر ایجرٹن انسپکٹر پائیگاہ کے ماتحت رہے۔ پس انتظام کا جائزہ فوراً مسٹر ایجرٹن کو دلایا جائے۔

سثبت شد دستخط اعلحضرت

جگموہن لعل۔ مددگار فنانس

حسب فرمان خسروی ۶ محرم ۱۳۳۱ھ م ۴ بہمن ۱۳۲۲ف کو بماہوار (۱۱ؑ) روپیہ نواب رسول یار جنگ بہادر مہتمی کورٹ آف وارڈز سے منتقل ہوکر انسپکٹر پائیگاہ ہذا کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔ آخر ماہ بہمن ۱۳۲۳ف مین آپ کی تنخواہ مین (۱۱ؑ) کا اضافہ ہوکر (۱۱ؑ) قرار پائی۔

۔۔۔ ۱۰ ردی سنہ ۱۳۲۱ف کو بوجہ انتقال مولوی سید محمود صاحب معتمد پائیگاہ مولوی قطب الدین علی صاحب شریک معتمد خدمت معتمدی پائیگاہ پر مقرر ہوئے ۔

۔۔۔ مولوی قطب الدین علیصاحب معتمد و تعلقدار نے ۱۲ مہر سنہ ۱۳۲۱ف کو انتقال کیا ۔ ان کی جگہ مولوی خواجہ امین الدین صاحب معتمد پائیگاہ مقرر ہوئے ۔ اور ۱۴ بہمن سنہ ۱۳۲۲ف کو ان کا بھی انتقال ہو جانے سے وینکٹ راؤ صاحب رکن مجلس پائیگاہ منصرمانہ حیثیت سے خدمت معتمدی پائیگاہ کو انجام دیتے رہے ۔

۔۔۔ ۴ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۲ف کو مولوی ناصر ولی بہادر صاحب نے خدمت معتمدی پائیگاہ کا جائزہ حاصل فرمایا ۔ یکم خورداد سنہ ۱۳۲۵ف کو صاحب موصوف بوجہ شکست دفتر معتمدی پائیگاہ اپنی اصلی خدمت مددگاری بندوبست سرکار عالی پر واپس تشریف لے گئے ۔

۔۔۔ ۱۰ آذر سنہ ۱۳۲۲ف کو خدمت صدر محاسبی علاقہ پائیگاہ پر کیشو راؤ صاحب کے بجائے مولوی سید عزیز صاحب بی ۔ اے کا مشاہرہ (المعہ) روپیہ تقرر ہوا ۔ اور ۳۰ آبان سنہ ۱۳۲۲ف کو آپ سرکار عالی مین واپس ہوئے ۔ صاحب موصوف کے عہد مین دفتر محاسبی علاقہ ہذا مین بہت کچھ اصلاحین ہوئین ۔

۔۔۔ ۱۲ آذر سنہ ۱۳۲۳ف کو مولوی محمد پناہ صاحب سابق مددگار صدر محاسبی سرکار عالی وظیفہ یاب سرکار عالی کا تقرر صدر محاسبی پائیگاہ پر بمشاہرہ (مہاء) روپیہ عمل مین آیا ۔ اور صاحب معزز نے ۹ امرداد سنہ ۱۳۲۶ف کو بمقام دہلی انتقال کیا ۔ اور رداسے شفل راے صاحب مددگار صدر محاسب پائیگاہ کا صدر محاسبی کی خالی شدہ خدمت پر منصرمانہ تقرر عمل مین آیا ۔

۔۔۔ ۵ آذر سنہ ۱۳۲۲ف کو راجہ نرسنگیر صاحب سے تعلقہ لوہارا اور راجہ موتی لعل صاحب سے تعلقہ گنجوٹی کے دفتر تعلقداری کا جائزہ لیا گیا ۔ اور گنجوٹی اور شاہ آباد دو اضلاع قرار پائے ۔

اوران پر اول تعلقدارون کا تقرر کیا گیا۔ اور اطراف بلدہ کے مختلف باغات و مواضع مختلف اشخاص کی نگرانی سے نکال کر ایک عہدہ دار کے تفویض کئے گئے - اور اوس کا لقب بھی تعلقدار اطراف بلدہ قرار دیا گیا۔

— حسب فرمان خسروی بڑے بڑے جاگیرون اور پائیگاہون مین ششن ججون کے تقرر کئے جانے کا انتظام پیش آیا تو مولوی حافظ لطف اللہ صاحب میر مجلس پائیگاہ اس خدمت پر مامور کئے گئے۔ اور یکم آبان ۱۳۲۶ف کو آپ نے کام شروع کیا۔ مستقر شاہ آباد قرار دیا گیا۔ اور میر مجلس پائیگاہ کی خدمت پر مولوی مخدوم محی الدین صاحب تعلقدار گنجوٹی کا تقرر عمل مین لایا گیا اور ۳ر آذر ۱۳۲۷ف کو صاحب موصوف نے میر مجلسی کا جائزہ لیا۔

— ۱۶ر بہمن ۱۳۲۴ف کو دفتر کشنری انعام علاقہ ہذا شکست اور تعلقداران ضلع کے تفویض کیا گیا۔

— بموجب گشتی مجلس پائیگاہ نشان ۱۵۲۷ مورخہ ۲۸ر اردی بہشت ۱۳۲۵ف بموجب حکم دفتر صدر المہامی پائیگاہ ۴ ہمار اردی بہشت ۱۳۲۵ف کو دفتر معتمدی پائیگاہ شکست ہو کر مجلس پائیگاہ مین ضم کر دیا گیا۔

— ۱۳۲۳ف سے بزمانہ صدر محاسبی پائیگاہ مولوی محمد پناہ صاحب موازنہ کا شایع ہونا شروع ہوا۔

— بموجب گشتی دفتر محاسبی علاقہ پائیگاہ نشان ۳ واقع ۱۲ر اردی ۱۳۲۳ف مثل ملازمین سرکار عالی علاقہ پائیگاہ ہذا مین ماہانہ تقسیم تنخواہ قبض الوصول پر ماہ دی ۱۳۲۲ف سے رسیدی اسٹامپ لگانے کا رواج ہوا۔

— بموجب گشتی صدر محاسبی پائیگاہ نشان ۳ واقع ۳۰ر بہمن ۱۳۲۲ف یکم امرداد ۱۳۲۳ف سے علاقہ پائیگاہ مین وضعات کنٹرو بیوشن کا طریقہ جاری ہوا۔

— پلٹن علاقہ ہذا مین سپاہی کو فی کس (۷ سے ۸) روپیہ تنخواہ مقرر تھی۔ چونکہ گرانی کے باعث

نمبر شمار	نام تعلقہ	تعداد مواضعات	تعداد مردم شماری		
			جملہ	مرد	عورت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۳	حسن آباد	۳۴	۲۱۴۵۲	۱۰۵۶۵	۱۰۸۸۷
۴	پرتاب پور	۵۸	۴۶۰۸۳	۲۳۵۱۳	۲۲۵۷۰
۵	نرساپور ۔	۳۲	۱۵۲۹۳	۷۶۷۳	۷۶۲۰
۶	بھالکی ۔	۲۱	۲۲۷۸۴	۱۱۵۰۹	۱۱۲۷۵
۷	فیروز آباد	۲۱	۲۸۶۳۵	۱۴۳۵۷	۱۴۲۷۸
۸	جملہ صدر میزان تعلقات	۳۷۴	۲۶۹۹۶۱	۱۳۱۹۷۶	۱۲۷۹۶۶

اطراف بلدہ کی تعداد مواضعات ۱۲ ۔ اور مردم شماری ۳۳۰۳ ہے ۔

پائیگاہ نواب سر آسمانجاہ مرحوم

حالات نواب اعانت جنگ بہادر

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ دوم صفحہ ۵۸۳

بعد انتقال حضرت بیگم صاحبہ نواب سر آسمانجاہ مرحوم پائیگاہ نواب اعانت جنگ بہادر کے زیر نگرانی رہی بعد بمصالح انتظامی دوسری پائیگاہوں کی طرح اسکو بھی سر رشتہ ایجنٹ کے نگرانی مین دیدیا گیا ۔ چنانچہ اس کے متعلق جو جریدہ شایع ہوا تھا اوس کی نقل درج ذیل ہے ۔

جریدہ غیر معمولی جلد ۴۳ ۔ ۳۰ آبان ۱۳۲۱ف م ۲۲ شوال ۱۳۳۰ھ نمبر ۶۴

حکم عالیجناب مدار المہام سرکار عالی

علاقہ فنانس

فرمان واجب الاذعان مرقومہ ۲۲ شوال ۱۳۲۳ھ دربارہ نگرانی خاص بندگان حضرت قوی شوکت مدظلہ العالی بر پائیگاہ نواب آسمانجاہ بہادر مرحوم ماتحت بریٹن ایجبرٹن انسپکٹر جنرل پائیگاہ بغرض اطلاع عام ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔

کنگ کوٹھی

مدارالمہام سالارجنگ بہادر

چونکہ پائیگاہ علاقہ نواب آسمانجاہ بہادر مرحوم مین ان دنوں سخت بے عنوانیان سرزد ہوئی اور ہو رہی ہین ۔ لہذا ان کے انسداد کے لئے پایا جاتا ہے کہ اسٹیٹ مذکور معین الدینخاں صاحب کی نگرانی و انتظام سے فوراً علحدہ کر کے خاص میری نگرانی مین مسٹر بریٹن ایجبرٹن انسپکٹر جنرل پائیگاہ کے ماتحت کر دیا جائے اور فوراً اسٹیٹ کے کامل انتظام کا جائزہ اون کو باضابطہ طور سے دلایا جائے ۔ اور اطلاع عام کے لئے یہ حکم جریدہ غیر معمولی مین شایع کر دیا جائے ۔ اس حکم کی ایک نقل اطلاعاً برائے تعمیل محمد معین الدین خان صاحب کے پاس میرے حسب الحکم بھیجدیا جائے فقط

(شرحہ دستخط مبارک) اعلحضرت بندگان عالی ۔

۲۲ شوال ۱۳۲۳ھ روز جمعہ جگموہن لعل مددگار معتمد فنانس ۔

حسب فرمان خسروی ۶ محرم ۱۳۳۰ھ م ۲۲ فروردی ۱۳۲۱ف مولوی سید احمد علیخانصاحب بہ ماہوار (۱۵۰) روپیہ انسپکٹری کی خدمت پر مامور کئے گئے ۔ (ملاحظہ ہو جریدہ معمولی ۲۶ اسفندار ۱۳۲۱ف)

---

۲۵ مردی ۱۳۲۳ف کو مولوی احمد علیخان صاحب خدمت انسپکٹری پائیگاہ سے اسٹیٹ نواب ثریا جنگ مین منتقل ہونے کے باعث حسب ذیل انتظام عمل مین آیا ۔

نواب سرآسمانجاہ اور نواب سروقارالامرا مرحوم کی پائیگاہوں کی انسپکٹری ایک کردی گئی اور اس پر نواب عقیل جنگ بہادر بلگرامی کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ اور تنخواہ ایک ہزار دوسو الٹ؟ روپیہ قرار دی گئی۔ جب ۲۹ آذر ۱۳۲۳ف کو صاحب موصوف نائب صدر المہام پائیگاہ مقرر ہوئے تو ماہ اسفندار ۱۳۲۳ف میں اس پائیگاہ کی نگرانی نواب رسول یار جنگ بہادر انسپکٹر کی تفویض کی گئی۔

— بعد نگرانی سرکار عالی کی طرح اس اسٹیٹ کا بھی موازنہ باضابطہ مرتب ہوکر ۱۳۲۴ف سے طبع ہونا شروع ہوا۔

— اوائل ماہ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ میں بمقام شبیر بیٹہ نواب اعانت جنگ بہادر بوقت شکار گھوڑے سے گر گئے۔ اور آپکی ہنسلی کی ہڈی میں سخت چوٹ آئی۔

— ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ روز شنبہ کے ٹرین میں بغرض زیارت آپ اجمیر شریف تشریف فرما ہوئے۔ بعد انفراغ زیارت ۱۸ رجب ۱۳۲۹ھ روز دوشنبہ کو مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔

— ۲۸ رجب ۱۳۲۹ھ روز شنبہ کو آپ بمقام لالہ گوڑہ گھوڑے سے گر گئے۔ جس کے باعث آپکی پسلی میں چوٹ آئی۔

— وسط ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ میں آپ مسلم یونیورسٹی کے چندہ میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ مرحمت فرمائے۔

— ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ میں اعلیحضرت قدر قدرت نے براحم خسروانہ پانچ تھان جامع وار چھڑیاں اور تلواریں آپ کو سرفراز فرمائیں۔

— ۸ صفر ۱۳۳۱ھ روز جمعہ بوقت مغرب اعلیحضرت قدر قدرت نے آسمان گڑھ تشریف فرما ہوئے تھے۔ نواب صاحب موصوف نے اوسکو وہیں نذر گزراننے کا شرف حاصل کیا حضرت اقدس نے آسمان گڑھ کا نام بدل کے عثمان گڑھ رکھا۔ اس کے دو چار روز بعد نواب صاحب نے عثمان گڑھ کی

ملحقہ زمین کو بھی اعلیحضرت میں نذر گذراننے کا عز و افتخار حاصل کیا۔

۹ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ روز شنبہ نو بجے آپ معہ اسٹاف و مسٹر واکر پرسنل اسسٹنٹ صاحب رزیڈنٹ بغرض اختتام موسم گرما کشمیر تشریف فرما ہوئے۔ وہان کے قابل دید مقامات کی سیر فرمائی اور شکار کھلا گیا۔ بعدہٗ ۱۱ رجب ۱۳۲۱ھ روز شنبہ کے ریل مین آپ وہان سے واپس بلدہ داخل ہوئے۔

۲۰ محرم ۱۳۲۳ھ روز چہار شنبہ کو بشیر باغ کو براے گیسٹ ہوس اعلیحضرت قدر قدرت نے اپنی نگرانی مین لینے کی عزت بخشی۔

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ روز شنبہ کو آپ حسب الحکم سرکار عالی کام کا تجربہ حاصل کرنے کی غرض سے شب کے ٹرین مین سرکاری طور پر اورنگ آباد تشریف لے گئے چند روز کے بعد واپس بلدہ ہوئے۔

۳ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ روز شنبہ کو آپ بغرض حصول تجربہ متعلقہ صیغہ مال حسب الحکم سرکار شب کی ٹرین مین مع زنانہ وغیرہ نظام آباد تشریف فرما ہوئے۔ اور آپ وہان مالی کام کا تجربہ حاصل کرکے ۲۲ رمضان ۱۳۲۶ھ روز شنبہ کو مع اسٹاف وغیرہ بلدہ واپس تشریف لائے۔

۱۷ رجب ۱۳۲۶ھ کو بتقریب سالگرہ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت آپکو اعانت جنگ کا خطاب پیشی خداوندی سے سرفراز ہوا۔

نقشہ آمدنی حقیقی علاقہ پائیگاہ نواب آسمانجاہ مرحوم من ابتدائے ۱۳۲۲ف لغایتہ سنہ ۱۳۲۶ف

نمبر شمار	نام ابواب جمع	سنہ ۱۳۲۲ف	سنہ ۱۳۲۳ف	سنہ ۱۳۲۴ف	سنہ ۱۳۲۵ف	سنہ ۱۳۲۶ف	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
	ابواب مالگزاری (۱) معمولی۔		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نمبر شمار	نام ابواب اخراجات	سنہ ۱۳۲۲ ف	سنہ ۱۳۲۳ ف	سنہ ۱۳۲۴ ف	سنہ ۱۳۲۵ ف	سنہ ۱۳۲۶ ف	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
	صدر میزان -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

حالات پائیگاہ نواب سر وقار الامراء مرحوم

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ دوم صفحہ ۵۹۶

فصل (۴)

بسبب ناسازی مزاج نواب سلطان الملک بہادر کے ولایت تشریف لیجانے کے بعد اس پائیگاہ کی نگرانی حضرت بادشاہ بیگم صاحبہ یعنی محل نواب سر وقار الامرا کے تفویض ہوئی۔ بعدہ بمصالح انتظامی دوسری پائیگاہوں کے ساتھ حسب فرمان خسروی جسکی نقل درج ذیل ہے یہ پائیگاہ بھی سر برائن ایجرٹن کی نگرانی مین دی گئی -

جریدہ غیر معمولی جلد (۴۴) - ۳۰ر آبان سنہ ۱۳۲۱ ف م ۲۲ر شوال سنہ ۱۳۳۰ھ نمبر ۶۳

بحکم عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی

علاقہ فینانس

۳۰ر آبان سنہ ۱۳۲۱ ف م ۲۲ر شوال سنہ ۱۳۳۰ھ

فرمان واجب الاذعان مصدرہ ۲۲ر شوال سنہ ۱۳۳۰ھ -

متضمن نگرانی خاص -

پائیگاہ علاقہ نواب وقار الامراء مرحوم باتحتی مسٹر برین ایجرٹن انسپکٹر جنرل ہر سہ پائیگاہ بغرض اطلاع عام ذیل مین درج کیا جاتا ہے -

کنگ کوٹھی .

مدار المہام سالار جنگ بہادر -

چونکہ پائیگاہ نواب سر وقار الامرا مرحوم مین اندنون سخت بے عنوانیان نمبر زد ہوئی اور ہورہی ہین لہذا ان کے انسداد کے لئے مناسب پایا جاتا ہے کہ اسٹیٹ مذکور محل نواب وقار الامرا بہادر کی نگرانی اور انتظام سے فوراً علحدہ کر کے خاص میری نگرانی مین مسٹر برمن ایجرٹن انسپکٹر جنرل پائیگاہ کے ماتحت کر دیا جائے۔ بناءً علیہ میرے اس حکم کی اطلاع مسٹر ایجرٹن کو دیدی جائے اور فوراً اسٹیٹ کے کامل انتظام کا جائزہ اون کو باضابطہ طور سے دلایا جائے اور عام اطلاع کے لئے یہ حکم جریدہ غیر معمولی مین شایع کر دیا جائے۔ فقط

شرحد ستخط مبارک

اعلیحضرت بندگان عالی

اس حکم کی ایک نقل اطلاعاً برائے تعمیل محل نواب وقار الامرا بہادر کے پاس میرے حسب الحکم بھیجدی جائے فقط

شرحد ستخط مبارک

اعلیحضرت بندگان عالی

۲۲ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ روز جمعہ

جگموہن لعل۔ مددگار معتمد فنانس۔

حسب فرمان خسروی ۶ محرم سنہ ۱۳۳۰ھ (جریدہ ۲۶ اسفندار سنہ ۱۳۲۱ف) کے ۲ خورداد سنہ ۱۳۲۱ف کو مولوی سید عقیل صاحب بلگرامی بمشاہرہ السرار علاوہ کنٹر یوشن اسیکٹری پائیگاہ کی خدمت پر مقرر ہوئے۔ بعدہٗ ۵ بہمن سنہ ۱۳۲۴ف کو صاحب موصوف یہان سے منتقل ہو کر خدمت معتمدی صرفخاص پر مقرر ہوئے۔ اور اون کی جگہ نواب منظور جنگ بہادر کا تقرر عمل مین آیا۔

۲۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۷ھ م ۲ جنوری سنہ ۱۹۱۹ء روز پنجشنبہ کی سیل مین نواب

متعین کی ۔ ۹ محرم ۱۳۲۹ھ کو شب کے ۱۲ بجے سٹی پولیس بلدہ کے ایک بڑے دستہ نے بغرض انتظام نواب خورشید جاہ کی دیوڑھی میں آکر ۱۱ محرم ۱۳۲۹ھ کو اسے برخاست کیا اور ۱۷ محرم ۱۳۲۹ھ روز شنبہ کو بوقت مغرب دستہ مذکور وہاں سے برخاست کرکے کوارٹر کو واپس ہوا ۔

۔ ۱۰ رمضان ۱۳۲۹ھ کو بوقت صبح نواب لطافت جنگ بہادر نے کنگ کوٹھی میں حاضر ہوکر بارگاہ حضرت اقدس واعلیٰ میں باریاب ہونے کا شرف حاصل کیا ۔

۔ ماہ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ میں پیشگاہ حضرت اقدس واعلیٰ سے پانچ تھان جامہ وار اور شمشیر آپ کو سرفراز ہوئی ۔

۔ ۲۶ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ روز چہارشنبہ کو شب میں آپکے نام فرمان شاہی صادر ہوا کہ وو عیش محل وغیرہ نواب امام جنگ کے مکانات میں اون کو خالی کرا دیا جائے چنانچہ حسب الارشاد خسروی ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ کو مکانات مذکور خالی کر دئے گئے ۔

۔ ۲۴ رمضان ۱۳۳۰ھ روز جمعہ کو بوقت افطار اعلیحضرت قوی شوکت نے آپ کی دعوت میں تہنیت افروز ہوکر آپ کو عز و افتخار بخشا ۔ آپ نے مع اپنے بھائیوں اور مصاحبین خاص کے بارگاہ خسروی میں نذر گذراننے کا شرف حاصل کیا ۔ اعلیحضرت نے نصف گھنٹہ کے بعد وہاں سے مراجعت فرمائے ۔

۔ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ روز دوشنبہ کو دن کے ۹ بجے اعلیحضرت قدر قدرت نے مع اسٹاف دوسرے مرتبہ آپ کی دعوت میں شرکت فرماکر آپکو سربلندی عطا فرمائی اور خانہ باغ میں جو جدید مکانات تعمیر ہو رہے تھے اوس کا ملاحظہ فرمایا ۔

۔ ماہ شوال ۱۳۳۱ھ میں پیشگاہ سرکار سے آپکو ایک تھان کمخواب قیمتی سرفراز ہوا ۔

۔ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ روز یکشنبہ کو موسم گرما بسر کرنے کی غرض سے شبکی ٹرین میں آپ معہ اسٹاف کوہ نیلگری تشریف فرما ہوئے ۔ اور ۱۲ شعبان ۱۳۳۲ھ کو

وہان سے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔

۔۔ ۲۰ رجمادی الثانی ۱۳۳۵ھ کو آپ بغرض شکار اکیلی تشریف لے گئے۔ اور چاپانگلور مین ایک شیر کا شکار فرمایا۔ اور ۵ رجب سنہ الیہ کو وہان سے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔

۔۔ حسب فرمان خسروی ۲۹ رشوال ۱۳۳۵ھ روز شنبہ کو نواب ولی الدینخان بہادر کے بجائے آپ وزیر افواج کی خدمت پر بمشاہرہ دو ہزار روپیہ ماہانہ سرفراز ہوئے۔

۔۔ بارگاہ خسروی سے بتقریب سالگرہ مبارک اعلحضرت قدر قدرت ۷ ارجب ۱۳۳۶ھ آپکو "لطافت جنگ بہادر" کے خطاب سے معزز و مفتخر فرمایا گیا۔

۔۔ ۷ ربہمن ۱۳۲۸ف روز چہارشنبہ کو نواب لطافت جنگ بہادر معین المہام فوج سرکار عالی بغرض معائنہ فوج اورنگ آباد تشریف فرما ہوئے۔ اور بعد انفراغ معائنہ ۱۲ ربہمن جاریہ روز چہارشنبہ کو مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔

حالات خاندان نواب سالارجنگ بہادر

فصل (۶)

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصۂ دوم صد ۱۹۳

نواب میر لائق علیخان بہادر سالارجنگ ثانی عماد السلطنتہ کے انتقال کے موقع پر چونکہ ان کے صاحبزادے نواب میر یوسف علیخان بہادر سالارجنگ ثالث کم سن تھے۔ اس لئے اُن کی اسٹیٹ سرکاری نگرانی مین لے لی گئی۔ نواب میر یوسف علیخان بہادر کے سن رُشد کو پہنچنے اور تعلیم سے فراغت حاصل کرنے پر تجربہ اور واقفیت کی غرض سے اُن کی اسٹیٹ کے کاغذات اُن کے ملاحظہ مین پیش کئے جانے کا انتظام کیا گیا۔ اور حسب فرمان خسروی وسط ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ مین آپ کامل طور پر ذی اختیار کیے گئے۔ اور اسٹیٹ سے سرکاری نگرانی برخاست کردی گئی۔

— ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۱ھ مین بارگاہ خسروی سے آپکو پانچ تھان جامہ وار چھڑی اور شمشیر سرفراز فرمائی گئی۔

— ۲۵ رجب سنہ ۱۳۳۱ھ روز پنجشنبہ کو آپ منصب مدارالمہامی پر منصرمانہ طور پر سرفراز فرمائے گئے۔ تاریخ مذکور کو دن کے ۱۲ بجے سرفرازی خدمت کی نذر پیش کرنے کی غرض سے آپ کنگ کوٹھی حاضر ہوئے بعد باریابی اعلیحضرت قدر قدرت نے آپ کو ایک گھڑی مع توڑہ اور ایک بیش قیمت انگوٹھی اور ایک پن عطا فرمایا۔

— بوجہ منصرم ہونے کے آپ کو ماہانہ سات ہزار تحریر دیوانی مقرر ہوئی اور قانونچہ مبارک کے مطابق مدارالمہام کے تمام اختیارات آپ کو عطا کیے گئے۔

— ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ روز جمعہ کو بوقت مغرب حضرت اقدس و اعلیٰ کی سواری مبارک آپ کی دیوڑھی مین رونق افروز ہوئی اور آپ کو شاہانہ میزبانی کا شرف و افتخار حاصل ہوا۔

— تالاب میر عالم ایک عرصہ سے سرکار عالی کے قبضہ و تصرف مین چلا آتا تھا لیکن وسط ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ھ مین بارگاہ خسروی سے فرمان مبارک شرف وصدور لایا کہ ،، آیندہ سے اس تالاب کی آمدنی جسکی تعداد پچاس ہزار روپیہ سالانہ ہے نواب سالار جنگ بہادر کو ایصال کی جایا کرے ،،

— ۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۱ھ روز پنجشنبہ کو مغرب کے چھ بجے آپ بعزم کوہ نیلگری سکندرآباد اسٹیشن سے روانہ ہوئے۔ اور ۲۳ ماہ مذکور کو کوہ نیلگری سے آپ کی معاودت عمل مین آئی۔ قیام نیلگری کے زمانہ مین آپ وہین سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔

— ماہ شوال سنہ ۱۳۳۱ھ مین بارگاہ خسروی سے آپکو کمخواب کا ایک تھان سرفراز ہوا۔

سنہ ۳؍ محرم ۱۳۳۲؁ھ روز دوشنبہ شب کے سات بجے آپ جاگیر اجنبۂ تشریف فرما ہوئے۔ اور وہین سے آپ مفوضہ خدمات انجام دیتے رہے۔ اور ۱۱؍ ماہ صفر المظفر روز جمعہ کو بوقت صبح مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے ۔

سنہ ۴؍ ربیع الاول ۱۳۳۲؁ھ روز شنبہ کو بوقت صبح آپ شکار کے غرض سے معہ صاحب رزیڈنٹ بہادر بسواری موٹر امراباد تشریف فرما ہوئے اور وہان ایک شیر کا شکار کرکے ۱۰؍ ماہ مذکور سنہ روز جمعہ کو بلدہ واپس تشریف لائے ۔

سنہ ۱۸؍ ربیع الاول ۱۳۳۲؁ھ روز شنبہ کو شب کے سات بجے بڑی لائن سے آپ معہ صاحب رزیڈنٹ بہادر بغرض شرکت دعوت ہزاکسلنسی لارڈ ولیڈی ہارڈنگ گورنر جنرل دہلی تشریف لے گئے اور گورنمنٹ کے مہمان رہے بذریعہ جریدہ غیر معمولی آپکو اپنے فرائض منصبی وہین سے انجام دینے کی اجازت حاصل ہوئی۔ ۲۸؍ ماہ مذکور سنہ روز شنبہ کو آپ دہلی سے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے ۔

سنہ ماہ جمادی الاول ۱۳۳۲؁ھ مین پیشگاہ خسروی سے ایک مرصع طلائی بکلوس۔ شیر کے ناخن کے ۷؍ عدد طلائی گنڈیان۔ سگریٹ کیس طلائی اور دیاسلائی کی طلائی ڈبیہ آپ کو سرفراز ہوئی ۔

سنہ ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۶؁ھ مین اعلیحضرت قدر قدرت نے ایک طلائی گھڑی معہ توڑہ اور ایک ڈبیہ آپکو سرفراز فرمائی ۔

سنہ ۱۹؍ جمادی الثانی ۱۳۳۲؁ھ روز شنبہ کو شب کے سوا نو بجے آپ بغرض شکار ناندیڑ تشریف فرما ہوئے۔ آپ کی روانگی کے قبل جریدہ غیر معمولی شایع ہوا تھا کہ آپ مفوضہ خدمت کو وہین سے انجام دیا کرینگے۔ مسٹر ونکفلڈ صدر ناظم مال ایک فوجی افسر علاقہ سرکار عظمت مدار اور مسٹر گیرو ڈپٹی انسپکٹر جنرل خفیہ پولیس علاقہ سرکار عالی آپ کے ہمراہی مین تھے۔ ناندیڑ سے ۱۵؍ میل کے فاصلہ پر موضع جارہ تعلقہ حدگاؤن مین آپ کا کیمپ

قایم کیا گیا تھا آپ نے اور آپ کے ہمراہیون نے پانچ شیرون کا شکار کیا۔ تانڈیڑ کے کاری وفاتر کا معائنہ فرمایا۔ اور ۲۶ ماہ مذکور کو بلدہ واپس تشریف لائے۔

۲۵ ماہ شعبان ۱۳۳۲ھ کو خدمت دیوانی پر آپکا استقلال عمل مین آیا اور بطور خود مہام سلطنت انجام دینے کے مجاز کئے گئے۔ اور منصب مدار المہامی کی پوری تحریر جس کی تعداد دس ہزار روپیہ ماہانہ مقرر ہے آپ کے نام جاری کی گئی۔

۷ رمضان ۱۳۳۲ھ تقریب جلوس خسروی کے ڈنر کے موقع پر پیشگاہ خسروی سے آپکو سرپیچ۔ طرہ۔ ہار۔ پدک۔ بجبند۔ دست بند۔ بگلوس زمرد۔ گنڈیان الماس کا ایک سٹ انگشتری وغیرہ کل (۱۱) عدد جواہر نگار مرحمت ہوئے۔

ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ مین پیشگاہ سرکار سے ایک طلائی پن آپکو سرفراز ہوا۔

۹ محرم ۱۳۳۳ھ روز شنبہ دن کے ۱۲ بجے آپ خدمت مدار المہامی سے مستعفی ہوئے۔

۱۰ رجب ۱۳۳۳ھ روز شنبہ کو صبح کے ٹرین سے آپ کوہ نیلگری تشریف فرما ہوئے۔ اور ۲۷ ماہ مذکور کو واپس بلدہ تشریف لائے۔

۱۵ محرم ۱۳۳۴ھ روز شنبہ کو آپ اپنی جاگیر مین بمقام کپل تشریف لے گئے اور اسی اثنا مین صاحب رزیڈنٹ بہادر وغیرہ بھی وہان تشریف فرما ہوئے تھے ۲۸ ماہ مذکور کو آپ جاگیر سے واپس بلدہ ہوئے۔

۱۸ شعبان ۱۳۲۸ھ روز چہارشنبہ کو آپ کی جدہ مکرمہ یعنی حضرت بادشاہ دلہن بیگم صاحبہ محل نواب سالار جنگ اول کا چندروز کی علالت کے بعد انتقال ہوا۔ آپکا سن ۷۲ سال کا تھا۔ مرحومہ نواب خانخانان بہادر و نواب فخر الملک بہادر کی ہمشیرہ اور نواب بہرام الدولہ بہادر و نواب مکرم الدولہ مرحوم کی خوشدامن تھین۔

وسط ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ مین نواب سالار جنگ بہادر نے مسلم یونیورسٹی کے

چندہ مین ایک لاکھ روپیہ عطا فرمائے۔

— آخر ماہ محرم ۱۳۳۳ھ مین مولوی سید سرفراز حسین صاحب خدمت معتمدی اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر سے مستعفی کیے گئے۔ اور دفتر معتمدی نظامت مین ضم کیا گیا۔

— ۲۲ر جولائی ۱۹۱۴ء م ۲۷ر شعبان ۱۳۳۲ھ کو شام کے پانچ بجے نواب سالار جنگ بہادر نے ال سنٹس انسٹیٹیوشن مین نہضت افروز ہو کر کنڈر گارٹن کی اُس جدید عمارت کے افتتاح کی رسم ادا فرمائی۔ جو آپ کے جدامجد یعنی نواب سالار جنگ اول کی یادگار کے طور پر تعمیر کی گئی تھی۔

حالات خاندان پیشکاری

سلسلہ کے لیے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ دوم صفحہ ۶۴۲

عالیجناب مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر پیشکار یمین السلطنة

فصل (۷)

۱۰ر جمادی الاول ۱۳۰۹ھ کو عالیجناب ممدوح منصب وزارت سے سرفراز ہوئے۔

— ۱۴ر جمادی الاول ۱۳۲۷ھ روز پنجشنبہ کو بسواری موٹر آپ امرآباد تشریف فرما ہوئے اور ۱۶ر ماہ مذکور کو مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔ نواب فریدون جنگ بہادر۔ مسٹر فاضل معراج معتمد [illegible]ت اور محمد زمان خانصاحب آپ کی سواری کے ہمراہ تھے۔

— ۱۵ر ذیقعدہ ۱۳۲۷ھ روز دوشنبہ کے میل مین بغرض شرکت عرس آپ گلبرگہ تشریف لے گئے۔ اور ۲۰ر ذیقعدہ سالہ کو وہان سے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔

— بغرض حصول تمغہ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ۵ر شعبان ۱۳۲۹ھ روز پنجشنبہ کو آپ مع اسٹاف شب کے ٹرین مین اسٹیشن سکندرآباد سے سوار ہو کر راہی کوہ شملہ ہوئے۔ اور

دہان پہنچ کر آپ نے عالیجناب ویسرائے کشور ہند سے ملاقات فرمائی۔ بعدہٗ ۱۰ شعبان ۱۳۲۹ھ م ۱۶ اگست ۱۹۱۱ء کو بمقام وایسرائیکل لاج شب کے آٹھ بجے عالیجناب وائسرائے بہادر نے تمغہ اپنے دست مبارک سے آپ کے زیب گلو فرمایا۔ ۱۶ ماہ مذکور کو آپ کوہ شملہ سے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔

۔۔۔ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۲۸ھ کو بغرض شرکت عرس آپ گلبرگہ تشریف فرما ہوئے اور ۱۸ ماہ مذکور کو وہاں سے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔

۔۔۔ ۱۱ صفر ۱۳۲۹ھ روز شنبہ شب کے سات بجے آپکے صاحبزادہ آصف یار شاہ صاحب نے انتقال کیا اور آپ غم غلط کرنے کی غرض سے اوسی شب کی ٹرین مین اورنگ آباد تشریف فرما ہوئے اور وہین سرکاری کاغذات ملاحظہ فرماتے رہے۔ ۲۵ ماہ مذکور کو مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔

۔۔۔ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ روز چہارشنبہ کو آپ نے بطور ردیلا تلاوان دیا۔

۔۔۔ اعلیحضرت قدر قدرت کی سواری مبارک مع محلات مبارک ۳ شوال ۱۳۲۹ھ روز پنجشنبہ کو شب کے گیارا بجے آپ کے یہان نہضت افروز ہوئی اور دوسرے روز مراجعت فرمائے کنگ کوٹھی ہوئی۔

۔۔۔ ۱۹ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ روز شنبہ کو آپ کے مشکوئے معلی مین رانی صاحبہ کے بطن سے بمقام کوہ مولا عثمان پرشاد صاحب تولد ہوئے اور اس تقریب مسرت بارمین آپ نے بارگاہ خسروی مین نذر گزراننے کا شرف حاصل کیا۔ دوسرے روز یعنی چہارشنبہ کو بوقت مغرب اعلیحضرت ہمایون شوکت کی سواری مبارک مع بیگمات شاہی بمقام کوہ مولا آپکے یہان رونق افروز ہوئی تو مولد کی مبارک باد سے آپ کو سربلند فرمایا اور بمراحم خسروانہ نومولد کو مرصع ہسلی۔ مرصع کڑے مرصع پازیب وطلائی گھڑیال وغیرہ سرفراز فرمائے۔ اور آپ کو ایک جواہرنگار انگشتری۔ ایک طلار کار چھڑی۔ اور ایک قیمتی دستی رومال

عطا فرمائی -

— ۲۵ رجب سنہ ۱۳۳۰ھ روز پنجشنبہ کو منصب مدار المہامی سے آپ مستعفی ہوئے -

— اوائل ماہ رجب سنہ ۱۳۳۱ھ مین پیشی سرکار سے آپ چار ہفتہ کی رخصت حاصل کر کے مع زنانہ بغرض زیارت اجمیر شریف تشریف لے گئے - اور وہان سے بغرض سیاحت ہندوستان تشریف لے گئے - بعد انفراغ سیاحت ۹ رمضان سنہ ۱۳۳۱ھ روز شنبہ کو مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے -

— یکم شوال سنہ ۱۳۳۲ھ روز یکشنبہ شام کے پانچ بجے اعلیٰحضرت قدر قدرت نے آپکے یہان رونق بخش ہو کر آپ کو عزو افتخار بخشا -

— اوائل سنہ ۱۳۳۴ھ مین آپ اورنگ آباد تشریف لے گئے اور چند روز کے بعد بغرض سیاحت بمبئی اور ہندوستان تشریف لے گئے - بعد انفراغ سیاحت ۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۴ھ روز چہار شنبہ کو مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے -

— یکم صفر سنہ ۱۳۳۵ھ روز دو شنبہ کی پاسنجر ٹرین مین آپ بلدہ سے بمبئی تشریف لے گئے اور ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۵ھ کو آپ وہان سے واپس بلدہ ہوئے -

ہز اکسلنسی لارڈ چیمفورڈ حضور ویسرائے بہادر جبکہ بلدہ تشریف لائے تھے تو اوسوقت یعنی ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۱۹ء م ۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۷ھ یوم جمعہ کو بوقت ظہر نصف گھنٹہ تک بطور خاص مہاراجہ بہادر کو شرف باریابی بخشا گیا تھا اور دوسری ملاقات کے موقع پر لارڈ صاحب ہند نے مہاراجہ بہادر کو اپنا فوٹو عنایت فرمایا -

— ۱۵ محرم سنہ ۱۳۳۰ھ روز شنبہ کو آپ کے عموی راجہ رام کشن صاحب برادر راجہ ہری کشن بہادر کا اپنے مکان واقع بلدہ مین انتقال ہوا -

— ۲۹ رجب سنہ ۱۳۳۲ھ روز چہار شنبہ کو والد محترم راجہ ہری کشن بہادر نے سہ پہر کو اپنی دیوڑہی مین انتقال فرمایا اور اوسی روز شب مین آخری رسومات ادا کئے گئے -

سے ۹ رشوال ۱۳۳۲ھ روز دوشنبہ کو آپکی نانی صاحبہ اہلیہ مہاراجہ نرندر بہادر پیشکار نے (۹۵) سال کی عمر میں انتقال کیا۔

آپ کے مشکوئے معلی میں جو صاحبزادے متولد ہوئے آپکو داغ مفارقت دے گئے اور موجود ہیں۔ اون کے نام اور تاریخ ولادت و تاریخ وفات حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	نمبر شمار	نام	تاریخ ولادت	تاریخ وفات
۱	چندولال صاحب	۵ ررمضان ۱۳۰۰ھ	۲۰ رذی الحجہ ۱۳۰۲ھ	۹	خواجہ اسد اللہ خانصاحب	۱۲ ررجب ۱۳۲۸ھ	موجود
۲	راجہ چندر پرشاد صاحب	۲۳ رمحرم ۱۳۰۳ھ	۱۵ رذیقعدہ ۱۳۱۷ھ	۱۰	خواجہ نصر اللہ خانصاحب	۱۴ رمحرم ۱۳۲۹ھ	موجود
۳	رام پرشاد صاحب	۱۷ ررجب ۱۳۰۶ھ	۵ رشعبان ۱۳۰۸ھ	۱۱	عثمان پرشاد صاحب	۱۹ رجمادی الثانی ۱۳۳۰ھ	۱۶ رذی الحجہ ۱۳۳۱ھ
۴	بہادر پرشاد صاحب	۲۸ رصفر ۱۳۰۸ھ	۱۷ رربیع الاول ۱۳۱۰ھ	۱۲	راجہ خواجہ پرشاد صاحب	۲۰ رجمادی الثانی ۱۳۳۲ھ	موجود
۵	محبوب پرشاد صاحب	۸ رصفر ۱۳۱۲ھ	۵ رربیع الثانی ۱۳۲۰ھ	۱۳	خواجہ سلیم اللہ خانصاحب	۲۳ رشوال ۱۳۳۳ھ	۲۲ ررمضان ۱۳۳۶ھ
۶	نرندر پرشاد صاحب	۵ رذیقعدہ ۱۳۱۹ھ	۲۰ رمحرم ۱۳۲۲ھ	۱۴	خواجہ فضل اللہ خانصاحب	۱۸ رشعبان ۱۳۳۷ھ	۲۱ رشوال ۱۳۳۷ھ
۷	محبوب احمد خانصاحب	۱۷ رجمادی الاول ۱۳۲۳ھ	۴ رجمادی الثانی ۱۳۲۳ھ	۱۵	خواجہ عظمت اللہ خانصاحب	۴ ررمضان ۱۳۲۷ھ	موجود
۸	آصف پرشاد صاحب	۱۱ رصفر ۱۳۲۸ھ	۱۳ رصفر ۱۳۲۹ھ				

باب ۷

موقت الشیوع پرچے

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ دوم صفحہ ۲۰۵

نظام الاخبار دکن۔ صاحب رزیڈنٹ کرنل سر رچرڈ میڈ بہادر نے جو چار اخبار جاری کرنیکی اجازت دی تھی اون کے منجملہ یہ بھی ایک تھا۔ یہ بزبان اردو یکم فبروری ۱۸۷۸ء م ۲۷ رمحرم سنہ ۱۲۹۵ھ سے شایع ہونا شروع ہوا۔ اس کے مقاصد یہ تھے۔ اخلاق عامہ کی درستی اتفاق و اتحاد

کے بارے مین مضامین لکھنا۔ اخبار امریکہ و انگلنڈ و فرانس روم و مصر سے بھی مفید مضامین کا انتخاب درج کرنا۔ اس کا حجم کم سے کم ۸ صفحہ تھے۔ ہفتہ وار یعنی ہر پنجشنبہ کو شایع ہوتا تھا۔ عام خریداروں سے اس کی سالانہ عہ روپیہ قیمت مقرر تھی۔ خریداران اخبار بنام (مطبع مفید عام واقع رزیڈنسی حیدرآباد متصل چاوڑی نارائن سوامی مدلیار کٹی چھاؤنی رزیڈنسی) کرنا ہوا تھا۔ ۲۵ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۵ھ تک اس کے جاری رہنے کا پتہ چلکے رہ گیا۔

آصف الاخبار | یہ اخبار ۱۸ صفر سنہ ۱۲۹۵ھ سے شایع ہوتا تھا۔ اس کی قیمت عام خریداروں سے عہ روپیہ سالانہ مقرر تھی۔ ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۷ھ تک اس کے زندہ رہنے کا پتہ چل کے رہ گیا اور اس کا اڈیٹر اور مقاصد اخبار کا حال مطلق معلوم نہ ہو سکا۔

صحیفہ | اس نام کا ایک رسالہ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۳ھ سے زیر ایڈیٹری مولوی رضی الدین حسن صاحب کیفی امانت پریس سے طبع ہوکر حویلی نواب صاحب کلیانی سے ہر مہینے شایع ہونا شروع ہوا اس کی قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عا مقرر تھی۔ ماہ شوال سنہ ۱۳۲۳ھ مین رسالہ مذکور کسی وجہ سے بند ہوگیا۔ بعد ماہ رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ زیر ایڈیٹری مولوی اکبر علی صاحب یہ پھر جاری ہوا اور اس کی قیمت تین روپیہ سالانہ قرار دیگئی۔ اسی سنہ مین اس نے رسالہ کا چولا اُتار کر روزانہ اخبار کی قبا پہن لی۔ چنانچہ اُسوقت سے اب تک یہ برابر جاری ہے۔ اور اس کی خصوصیت یہ ہے کہ جمعہ تک کی بھی تعطیل نہین مناتا۔ اخبار مشیر دکن روزانہ کیطرح اس کے پرچے بھی سرکار مین خریدے جاتے ہین۔ بلحاظ شکایت پیش کردہ ناظم صاحب تعلیمات فرمان خسروی مرقومہ ۱۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۶ھ بدین مضمون شرف صدور لایا کہ "اخبار صحیفہ کے غلط بیانات وغیرہ قابل بازپرس ہین۔ لہذا اخبار صحیفہ کی امداد چھ ماہ کے واسطے بند کردی جائے اور مالک و اڈیٹر کو تاکید کیجائے کہ وہ احتیاط کے پابند رہین۔ ورنہ سخت تدارک عمل مین آئیگا" (اخبار مشیر دکن ۲۷ اگست سنہ ۱۹۱۸ع جلد ۳۳ نمبر ۲۰۶)

آصفیہ گزٹ۔ | اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار یکم جون سنہ ۱۹۱۱ء م ۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۹ھ

زیر اہتمام مولوی سید محمد علی صاحب عرش ملیح آبادی مہتمم مدرسہ آصفیہ ملک پیٹھ دفتر مذکور سے شایع ہونا شروع ہوا۔ اس کے سرپرست نواب ممتاز یار الدولہ بہادر سکرٹری مدرسہ مذکور تھے یہ مدرسہ آصفیہ کا ارکن تھا۔ اس کی سالانہ قیمت عام خریداروں سے چار روپیہ للعہ مقرر تھی۔ دو سال تک یہ اخبار جاری رہا۔ اور آخر ماہ شعبان ۱۳۳۱ھ سے اس کی اشاعت موقوف ہو گئی۔

معارف۔ یہ روزانہ اخبار تھا۔ جنگ اٹلی و طرابلس کے زمانہ یعنی ۲۲ ماہ اردی بہشت ۱۳۲۲ف م ۸ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ سے مولوی امیر حسن صاحب کے اہتمام سے شایع ہونا شروع ہوا۔ بالآخر اوایل ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ میں یہ بند ہو گیا۔ اس کی قیمت سالانہ چھ روپیہ لعہ مقرر تھی۔

پولیس گزٹ بلدہ۔ ۸ ماہ اسفندار ۱۳۲۳ف م ۲ صفر ۱۳۳۲ھ سے ہر ماہ آلہی کے یکم۔ ۸۔ ۱۵۔ ۲۲ کو روبکاری کاغذ کے پیمانہ پر عہد کوتوالی نواب عماد جنگ بہادر کوتوال بلدہ مطبع پولیس گزٹ سے ۸ صفحہ پر حیدرآباد سے شایع ہونا شروع ہوا۔ اس کی قیمت سالانہ بلا محصول چھ روپیہ معہ محصول لعہ سکہ عثمانیہ ہے۔

وقایع دفتر معتمدی مال۔ ایک موقت الشیوع ہفتہ وار پرچہ دفتر معتمدی سرکار عالی صیغۂ مالگذاری سے من ابتدائے ہفتہ اول خورداد ۱۳۲۷ف حسب منظوری سرکار مولوی فصیح الدین صاحب ایچ۔ سی۔ ایس معتمد مالگذاری و بہ ارادت مولوی محمد رحمت اللہ صاحب مددگار معتمد مال شایع ہونا شروع ہوا۔ جس میں حالات موسم سر رشتہ مال کے تقررات۔ تبادلہ۔ رخصت۔ توسیع و وظیفہ اختیارات اور معتمدی مال کے ماتحت سررشتہ جات کے انتظامات و احکام و گشتیات وغیرہ درج رہتے ہیں۔

جریدہ اعلامیہ سرکار عالی۔ کی سالانہ قیمت قبل ازیں عہ پھر للعہ اور اوسکے بعد پھر یکم آذر ۱۳۲۸ف سے سہ سالانہ کر دیا گیا۔

دوسرے اخبار جو اس عرصہ میں شایع ہو کر بند ہو گئے حسب ذیل تھے ۔

خیر دکن (اورنگ آباد) عثمان گزٹ (حیدرآباد) جریدہ یادگار (حیدرآباد) بیدر گزٹ (بیدر)

رسالجات

علوم و فنون۔ اس نام کا ایک رسالہ زیر ایڈیٹری مولوی حافظ منصب علی صاحب ۱۸۸۳ء م سنہ ۱۳۰۱ھ سے شایع ہونا شروع ہوا تھا ۔ بعد کا حال معلوم نہیں ۔

رفیق دکن۔ یہ رسالہ زیر ایڈیٹری مولوی محمد عزیز الدین صاحب مدرس اول فارسی مدرسہ انگریزی علاقہ سرکار عالی شایع ہوتا تھا ۔ اس کی اشاعت کا مقصد تعلیم تھا ۔ حجم ۲۴ صفحہ تھا ۔ سالانہ چندہ چھ روپیہ مقرر تھا ۔ انجمن مستفیدان علوم و فنون سے نکلتا تھا ۔ اس کی اجرائی اور موقوفی کی تاریخ دستیاب نہیں ہوئی ۔ بعدہٗ سنہ ۱۳۱۰ھ میں رسالہ ذخیرہ نامی نکلکر تعلیم کا اضافہ ہوا ۔ ۱۳۱۲ھ میں اس کا وجود موجود تھا ۔ بعد کا حال معلوم نہیں ۔

گل و بلبل۔ یہ زیر ایڈیٹری مولوی سلطان محمد صاحب عاقل دہلوی سنہ ۱۳۱۵ھ سے شایع ہونا شروع ہوا تھا ۔ اس میں طرحی غزلیں ہوا کرتی تھیں ۔ کم و بیش دو ڈھائی جز کا ہوتا تھا ۔ ایک سال کے اندر اندر ہی بند ہو گیا ۔

گلدستہ نادر۔ یہ رسالہ ماہ محرم سنہ ۱۳۲۳ھ سے باہتمام مولوی حکیم نادر علی صاحب الہ شایع ہونا شروع ہوا تھا ۔ اس میں غزلیات طرحی وغیرہ ہوا کرتی تھیں ۔ قیمت سالانہ عصر تھی ۔ اس کے بند ہونے کی تاریخ دستیاب نہیں ہو سکی ۔

ادیب الاطفال یہ رسالہ ماہ اگست سنہ ۱۹۱۱ء م ماہ شعبان سنہ ۱۳۲۹ھ سے زیر ایڈیٹری مولوی احمد اللہ بیگ صاحب شایع ہونا شروع ہوا ۔ اس کے جائنٹ ایڈیٹر پنڈت رگھوناتھ داد صاحب دروستھے ۔ مطبع اختر دکن میں طبع ہو کر ماہانہ شایع ہوتا رہا ۔ حجم ۲۴ صفحہ تھا ۔ مقصد نام سے ظاہر ہے قیمت سالانہ عہ تھا ۔ چند نمبر نکلنے کے بعد وہ بند ہو گیا ۔

دربار۔ یہ رسالہ ماہ جون سنہ ۱۹۱۲ء م ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ سے باہتمام مولوی احمد علی صاحب جوہر سکرٹری انجمن محبوبیہ کوٹلہ عالیجاہ شایع ہونا شروع ہوا ۔ اس میں نظم و نثر دونوں قسم کے

مضامین ہوا کرتے تھے ۔ حجم دو جز کا ہوتا تھا۔ اس کی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک عار مقرر تھے ۔ معلوم نہیں کتنے دنوں جاری رہا۔

شاہد سخن۔ | ماہ جنوری ۱۹۱۳ء م ماہ صفر ۱۳۳۱ھ میں زیر ایڈیٹری رائے گوبند پرشاد صاحب اندرون دبیر پورہ سے شایع ہونا شروع ہوا۔ قیمت سالانہ بدارج عار۔ عصہ کلدار تھیں دو نمبر نکلنے کے بعد پھر اس کا کوئی نمبر دیکھنے میں نہیں آیا۔

تاج۔ | یہ رسالہ ماہ جنوری ۱۹۱۴ء م ماہ صفر ۱۳۳۲ھ سے زیر ایڈیٹری مولوی ابو الوفا غلام محمد صاحب انصاری وفا و یہ اہتمام پنڈت رگھوناتھ راؤ صاحب دردہر انگریزی جھینے میں شایع ہونا شروع ہوا۔ اس میں نثر اور آخر میں نظم کا کچھ حصہ ہوتا تھا۔ اس کا حجم دو ڈھائی جز کا ہوتا تھا۔ قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عصہ مقرر تھی۔ یہاں کے اکثر اخبارات و رسالجات کا جو حشر ہو چکا ہے اس کا بھی وہی حشر ہوا۔ ۱۹۱۶ء سے اس کا کوئی نمبر دیکھنے میں نہیں آیا۔

تزک عثمانیہ۔ | غرۂ رجب ۱۳۳۲ھ سے اعلحضرت قدر قدرت میر عثمان علیخان بہادر فرمانروائے ملک دکن کے انتیسویں ۲۹ سالگرہ مبارک کی یادگار میں بسرپرستی عالیجناب سرکشن پرشاد مہاراجہ بہادر پیشکار مدار المہام السلطنتہ محبوب پریس علاقہ پیشکاری میں زبان اردو طبع ہو کر شایع ہونا شروع ہوا۔ حجم دو جز کاغذ عمدہ۔ لکھائی چھپائی اچھی۔ سوائے پولیٹیکل مضامین کے اندراج کا اعلان کیا گیا سالانہ للعہ قیمت مقرر ہے۔

ذخیرہ۔ | زیر نگرانی مولوی سید ناظر الحسن صاحب ہوش بلگرامی ۴۸ صفحہ پر ماہ اکتوبر ۱۹۱۵ء م ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ سے رسالہ ادیب الہ آباد کے تختی پر بمقام اندرون دروازہ چادر گھاٹ شایع ہونا شروع ہوا۔ اس میں نظم و نثر علمی اخلاقی وغیرہ مضامین ہوا کرتی تھیں۔ قیمت سالانہ للعہ روپیہ مقرر تھے۔ حسب الحکم اعلحضرت قدر قدرت ماہ رجب ۱۳۳۵ھ سے رسالہ مذکور کے نام بطور امداد ماہانہ پچاس ۵۰ روپیہ اجرا ہوئے۔ لیکن باعث روانگی اڈیٹر صاحب از حیدرآباد ماہ شہریور ۱۳۲۷ف م ماہ شوال ۱۳۳۵ھ سے رسالہ مذکور کی اشاعت بند ہو گئی۔

افادہ۔ یہ رسالہ زیر اڈیٹری مولوی مرزا نظام شاہ صاحب بسبب ماہ محرم ۱۳۳۴ھ سے شایع ہونا شروع ہوا۔ اس مین اخلاقی۔ علمی اور ادبی مضامین ہوتے تھے۔ عام خریدارون سے سالانہ چندہ معہ محصول ڈاک (عہ) تین روپیہ مقرر تھا۔ اس رسالہ کے نام بھی سرکار سے پچاس روپیہ ماہانہ کی امداد منظور ہوئی تھی۔ ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ سے رسالہ مذکور کا کوئی نمبر ہماری نظر سے نہین گذرا۔

انجمن ثمرۃ الادب۔ ماہ رجب ۱۳۳۶ھ سے انجمن ثمرۃ الادب متعلقہ دارالعلوم سے ایک ماہانہ ادبی۔ علمی وتاریخی رسالہ زیر نگرانی مولوی حمیدالدین صاحب بی۔ اے پرنسپل دارالعلوم و مولوی عبدالواسع صاحب اسسٹنٹ پروفیسر دارالعلوم شایع ہونا شروع ہوا قیمت سالانہ (عہ) تین روپیہ مقرر ہے۔

جرنل آف دی حیدرآباد۔ ارکیالوجیکل سوسائٹی کا پہلا پرچہ ماہ جنوری ۱۹۱۶ء سے بزبان انگریزی شایع ہونا شروع ہوا۔ مسٹر غلام یزدانی۔ ایم۔ اے۔ ناظم آثار قدیمہ سرکار عالی اس کے مدیر ہین۔ سال مین دو مرتبہ شایع ہوتا ہے۔ فی پرچہ (عاں) دو روپیہ ہے۔

شعلہ۔ یہ ماہ محرم ۱۳۳۴ھ پہلی تاریخ سے وفتر رسالہ شعلہ زیر اہتمام مولوی مدیر صاحب پتھر گٹی حیدرآباد دکن سے ولگداز سائز پر شایع ہونا شروع ہوا۔ قیمت تین روپیہ سالانہ رکھی گئی ہے۔ اسمین نظم۔ علمی۔ ادبی اور دینی مضامین ہوا کرتے ہین۔

المعالج۔ یہ ایک طبی رسالہ ہے۔ جس کو مولوی حکیم بشیر احمد صاحب ساکن محلہ کٹل منڈی نے ماہ آذر ۱۳۲۷ف سے شایع کرنے کا اعلان کیا۔ ماہ آذر و دے ۱۳۲۷ف یہ دونون نمبر ایک ساتھ نکلے قیمت (۳ روپیہ) سالانہ ہے۔ اس کی ۹ سو کاپی سرکاری طور پر بحساب فی کاپی (عہ) خریدنے اور شفاخانہ جات یونانی بلدہ مین تقسیم کرنے کی منظوری صادر ہوئی۔

چتوشش پالانی کرشی کرم۔ علاج حیوانات وفن زراعت کے متعلق زیر اڈیٹری وملکیت رامچندر رگھوناتھ جوشی۔ جی۔ بی۔ وی۔ سی وٹنیری سرجن مقام رزیڈنسی حیدرآباد سے

بزبان مرہٹی و اردو ۳۴ ۲ صفحہ پر ماہ اگست ۱۹۱۳ء م ماہ مہر ۱۳۲۲ف سے شایع ہونا شروع ہوا ۔ اس کا سالانہ چندہ عالہ سکہ عثمانیہ مقرر تھا ۔ آخر ماہ ڈسمبر ۱۹۱۵ء سے اسکی اشاعت موقوف ہوگئی ۔

رسالہ جات قانونی

مخزن القوانین ۔ | یہ رسالہ ۱۲۹۵ف سے باہتمام مولوی برہان الدین احمد صاحب وکیل ہائیکورٹ سرکار عالی شایع ہوا کرتا تھا ۔ اس مین علاوہ انڈین لا رپورٹون کے مجلس عالیہ عدالت کے مقدمات کے فیصلون کی رپورٹین شایع ہوتی تھین ۔ ۱۳۰۶ف مین اسکا شایع ہونا موقوف ہوا ۔

دکن لا رپورٹ ۔ | آغاز ۱۳۲۰ف سے یہ جاری ہوا ۔ اس کے اڈیٹر مندرجہ ذیل قانون دان اصحاب مین مولوی محمد اصغر صاحب بی ۔ اے بیرسٹر ایٹ لا پنڈت گرراو صاحب وکیل ہائیکورٹ ۔ پنڈت کیشوراو صاحب ایضاً ۔ پنڈت باوگیا پرشاد صاحب ایضاً متوفی ۔ مولوی غلام اکبر خان صاحب ایضاً ۔ رپورٹر مولوی محمد دلدار علی صاحب ۔

دکن لا رپورٹ پریس حیدرآباد دکن محلہ جام باغ سے شایع ہوتا ہے ۔ اسکا سالانہ چندہ دس روپیہ عہ علاوہ محصول ڈاک ہے ۔ حجم ۸ جزو ہے ۔

نظائر برٹش انڈیا ۔ | ماہواری ماہ فروردی ۱۳۲۷ف سے شایع ہونا شروع ہوا ۔ جس مین نہایت عام فہم عبارت مین نظائر جملہ ہائیکورٹ ہائے برٹش انڈیا و پریوی کونسل و دیگر عدالتہائے عالیہ برٹش انڈیا درج کیے جاتے ہین ۔ حجم رسالہ ۔ ۳۶ صفحہ ہے چندہ سہ ماہی پیشگی مبلغ دو روپیہ سکہ عثمانیہ علاوہ خرچ ڈاک تھے ۔ خریداران اضلاع سے خرچ ٹپہ کی بابتہ ۴ر بھی مزید ان وصول کیئے جاتے ہین ۔ اس کے اڈیٹر پنڈت ترلوکی ناتھ سہاے ۔ بی ۔ اے ۔ وکیل ہائیکورٹ ہین ۔ اور بلدہ حیدرآباد محلہ چارکمان سے شایع ہوتا ہے ۔ اس کے تین نمبر نکلنے کے بعد پھر اس کا کوئی نمبر نظر سے نہین گذرا ۔

دوسرے رسالہ جات جو اس عرصہ مین اور سابق مین شایع ہوکر بند ہوچکے اور جن کے

پورے حالات سے ہم ناواقف ہیں اون کے نام درج ذیل ہیں۔

کلام یار ۔ شاردا ویلاس۔

وہ بیرونی اخبارات جن کا داخلہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں ممنوع قرار دیا گیا حسب ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام اخبار	کس زبان میں	مقام اشاعت	نمبر شمار	نام اخبار	کس زبان میں	مقام اشاعت	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴	
	صوبۂ بنگال			۱۳	سوراجیہ	مرہٹی	شولاپور	ماخوذ از جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۳۴۵ف جلد (۱۲) نمبر (۱۶)
۱	ہتوادی	بنگالی	کلکتہ	۱۴	ارنودے	”	ٹھانہ	
۲	سوتار بھرت	”	ہاوڑہ		صوبہ ممالک متوسط			
	صوبہ بمبئی				سنٹرل پراونس			
۳	بھالا	مرہٹی	پونا	۱۵	ودیا سیوک	مرہٹی	ناگپور	
۴	ہندو پنچ	”	ٹھانہ	۱۶	کرتوے	”	امراوتی	
۵	کال	”	پونا	۱۷	سوادیش	”	اکولہ	
۶	کیسری	”	”		مشرقی بنگال و آسام			
۷	پرتود	”	ستارا	۱۸	باریسال ہتیشی	بنگالی	باریسال	
۸	ہند سوراجیہ	انگریزی گجراتی	بمبئی	۱۹	پوریہ بنگلہ	”	ڈھاکہ	
۹	وہاری	مرہٹی	”		صوبہ مدراس			
۱۰	وشنواودیرتہہ	”	کولاپور	۲۰	انڈیا	ٹامل (اردو)	پھلچری	
۱۱	سندھی	انگریزی و سندھی	سکر		پنجاب			
۱۲	راشٹر انکھ	مرہٹی	کولابہ	۲۱	پنجابی	انگریزی	لاہور	

نشان سلسلہ	نام اخبار	کس زبان میں	مقام اشاعت	نشان سلسلہ	نام اخبار	کس زبان میں	مقام اشاعت	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴	
۲۲	ہندوستان صوبہ متحدہ آگرہ واودھ	اردو	لاہور	۲۳	سوراجیہ	اردو	الہ آباد	

وہ بیرونی کتب جنکا داخلہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں ممنوع قرار دیا گیا حسب ذیل ہیں

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	کس زبان میں شایع ہوئی	نام شایع کنندہ	نام مطبع	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	شیواجی پواڑا۔	اگریت کوی داس	مرٹھی	چیندر یالی کمپنی بمبئی	وشوامتر پریس بمبئی	ملاحظہ ہو جریدہ مورخہ یکم تیر سنہ ۱۳۲۱ف
۲	منسارام یاچا پواڑا	پانڈو	״	״	گنپت کشاجی پریس بمبئی	
۳	تانتیا بھلاجی لاونی	مرلی منوہر	״	״	״	
۴	دی نیو انگلش ٹیچر	نام نامعلوم	״	بدشور گوپال وشت	جگا ورتی پیچ پوتا۔	
۵	تاتاجی بالوسری یاچا۔	شنکر لو۔ سکھہ پال	״	چندر بالی کمپنی بمبئی	وشوامتر پریس	ملاحظہ ہو جریدہ مورخہ ۱۲ امرداد سنہ ۱۳۲۱ف
۶	مہارانا پرتاب سنگہ نایک۔	اننت وامن بروے	״	چنتامن گبندر دیو پونا	جگا ورتی پیچ پوتہ	
۷	نزدیر بالوسری	وناپک وتاترے بیلوکر	״	پرتوری پاپک کمپنی	جگدیشور پریس بمبئی	ملاحظہ ہو جریدہ مورخہ ۲۹ آذر ۱۳۲۳ف
۸	بال گنگا دہر تلک وپروفیسر شیورام مہادیو پر نجیے یاتچیا ورشنہ ۱۹۰۸ع سالی چھانے لے مراج دروہاچے کھٹلے۔	مہادیو نارایں کروے	״	مہادیو نارایں کروے	شاردا پریس بمبئی۔	

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	کس زبان میں شایع ہوئی	نام شایع کنندہ	نام مطبع	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۹	اوشہ کال	ہری ناراین اپٹے	مرہٹی	ہری ناراین اپٹے	اندو پرکاش اسٹیم پریس بمبئی	ملاحظہ ہو جریدہ مورخہ ۲۶ اردی بہشت ۱۳۲۳ف
۱۰	مورتی منت ونیش ابہات	واسدیو گوبندا اپٹے	؍؍	واسدیو گوبندا اپٹے بی۔ اے	نرنے ساگر پریس	
۱۱	فرمانروایان اسلام جلد اول حصہ اول	نظیر حسین صاحب فاروقی بی۔ اے				بحیثیان خسروی ۳ شعبان ۱۳۲۶ھ جریدہ غیر معمولی ۲۲ ... ۱۳۲۶ف جلد ۹ نمبر ۴۲ امتناع خرید و فروخت

تعداد مطابع و فہرست کتب رجسٹری شدہ وغیرہ

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ دوم صفحہ ۲۱۶

(۲) فصل

— من ابتداء سنہ ۱۳۱۶ف لغایتہ سنہ ۱۳۱۹ف اس تین سال کے عرصہ میں (۷۹۸) کتابیں ممالک محروسہ سرکار عالی میں شایع ہوئیں۔ منجملہ ان کے (۸۶) کتابوں کی رجسٹری برائے تواعد حفاظت حقوق کرائی گئی۔ کل شایع شدہ کتابوں میں (۱۶۸) قانونی (۱۴۲) نظم (۶۲) تعلیمی (۵۳) مذہبی (۳۳) تاریخی (۳۸) قصہ کہانیکی (۱۹) طب۔ ان میں سے (۶۱۱) اردو (۳۰) فارسی (۳۰) عربی (۱۹) تلنگی (۷) مرہٹی (۸) کنڑی (۲) انگریزی۔ اور ایک گجراتی زبان میں تھی۔

مصنفین میں (۵۸۸) مسلمان (۳۴) ہندو (۲) پارسی اور ایک انگریز ہے۔

سنہ ۱۳۱۹ف میں (۷۷) مطابع موجود تھے۔

سنہ ۱۳۱۹ف میں ایک اخبار روزانہ اور تین اخبار ہفتہ وار شایع ہوتے تھے اور رسالوں میں (۳) ادبی اور (۵) قانونی تھے۔

— سنہ ۲۱-۱۳۲۰ف میں (۴۳۶) کتابیں شایع ہوئیں اور ان میں سے صرف

(۳۵) کتابون کی رجسٹری بروئے قواعد حفاظت حقوق کرائی گئی۔ کل شایع شدہ کتابون مین (۱۶) قانونی (۳۴۳) مذہبی (۳۷) نظم (۱۹) تاریخ اور سوانح اور (۱۷۷) مختلف مضامین کی مصنفین مین (۲۹۳) مسلمان (۶۷) ہندو (۲) انگریز (۲) پارسی تھے ۔

سنہ الیہ مین اور (۱۴) مطابع جاری ہوئے ۔

سنہ ۱۳۲۲ف مین (۱۵۹) کتابین شایع کی گئین۔ جن مین سے ازروئے قواعد حفاظت حقوق (۱۷) کتابین رجسٹر کرائی گئی کل شایع شدہ کتابون مین (۲۱) قانونی (۲۶) مذہبی (۳۴) نظم (۵) تاریخ وسوانح اور (۶۴) مختلف مضامین کی (۱۴۲) کتابین اردو مین (۳) عربی۔ (۲) فارسی (۶) مرہٹی (۶) تلنگی مین لکھی گئین۔ آخر سنہ الیہ مین (۹۹) مطابع موجود تھے ۔

سنہ ۱۳۲۳ف مین (۲۲۶) کتابین شایع ہوئین۔ منجملہ اون کے (۲۱) کتابون کی رجسٹری ازروئے قواعد حفاظت حقوق کرائی گئی۔ کل شایع شدہ کتابون مین سے جو زیادہ تر طبع ثانی یا بطور تراجم تھین (۳۴۳) قانونی (۶۲) دینی ومذہبی (۱۷) تاریخی (۶۴) نظم و ڈرامے (۲۵) تعلیمی (۵) فسانہ جات اور (۳۷) مختلف مضامین کی جن مین سے (۱۶۳) اردو (۱۳) عربی (۴) فارسی (۱۹) مرہٹی (۲۴) تلنگی (۳) انگریزی تھین ۔

سنہ الیہ مین تین جدید مطابع قایم کئے گئے ۔

سنہ ۱۳۲۴ف مین (۳۴۳) کتابین شایع ہوئین جن مین سے (۴۰) کی رجسٹری ازروئے قواعد حفاظت حقوق کرائی گئی۔ کل شایع شدہ کتابون مین سے (۱۶۰) قانونی (۵۱) دینی ومذہبی (۱۱) تاریخی (۵۵) نظم وڈرامے (۳۴) تعلیمی (۳) فسانہ جات (۱۰) حفظان صحت (۶۳) مختلف مضامین کی تھین (۲۴۹) اردو (۱۳) عربی (۱۷) فارسی۔ (۹) انگریزی (۲۵) تلنگی۔ (۲۸) مرہٹی (۱) سنسکرت اور (۱) مارواڑی تھی۔

سنہ الیہ مین (۱۱) جدید سنگی مطابع قایم ہوئے ۔

سنہ ۱۳۲۵ف مین (۳۲۵) کتابین شایع ہوئین۔ جن مین سے صرف (۱۲) کی رجسٹری ازروے قواعد حفاظت حقوق کرائی گئی۔ جدید مطبوعات کے منجملہ (۳۹) قانونی (۶۱) دینی و مذہبی (۸) تاریخی (۸۴) نظم و ڈرامے کی (۲۷) تعلیمی (۹) فسانہ جات (۳) حفظان صحت اور (۷۶) مختلف مضامین کی تھین۔ (۲۵۶) کتابین اُردو مین۔ (۱۳) عربی مین (۱۶) فارسی مین (۱۴) انگریزی مین (۱۲) تلنگی مین (۱۳) مرہٹی مین اور ایک ہندی مین تھی۔

سنہ الہ مین (۸) جدید سنگی مطابع جاری ہوئے۔

سنہ الہ مین ایک تعلیمی اردو رسالہ جاری ہوا۔

سنہ ۱۳۲۶ف مین (۱۶۱) کتابین شایع ہوئین۔ جن مین سے صرف (۱۰) کتابونکی رجسٹری ازروے قواعد حفاظت حقوق کرائی گئی۔ جدید مطبوعات کے منجملہ (۲۴) قانونی و (۲۹) استنبات و اخلاقی (۱۰) تاریخی (۳۳) نظم و ڈراما (۱۶) تعلیمی (۱) قصص (۲) حفظان صحت اور (۴۶) مختلف مضامین کی تھین۔

سنہ الہ مین (۷) جدید سنگی مطابع جاری ہوئے۔

سنہ ۱۳۲۷ف مین (۱۸۶) کتابین شایع ہوئین جنمین سے (۲۴) کتابون کی رجسٹری ازروے قواعد حفاظت حقوق کرائی گئی۔ جدید مطبوعات کے منجملہ (۳۵) قانونی (۳۷) استنبات و اخلاقی (۳) تاریخی (۳۷) نظم و ڈراما۔ (۲۷) تعلیمی (۱) فسانہ (۴۶) مختلف مضامین کی تھین۔

سنہ الہ مین (۱۱) جدید مطابع جاری ہوئے۔ منجملہ ان کے (۴) اضلاع مین ہین۔

فہرست کتب رجسٹر شدہ ممالک محروسہ سرکار عالی

نمبر شمار	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴
	قانونی		
۱	قواعد رخصت	محمد عبد الغفار صاحب	۳ ر آبان ۱۳۱۶ف
۲	ضابطہ رخصت	سید جلال صاحب	۸ ر آذر ۱۳۱۶ف
۳	عطیات سلطانی	شمس العلماء نواب عزیز جنگ بہادر	۸ ر بہمن ۱۳۱۶ف
۴	مجموعہ قواعد تحویل ملازمین طبع ثانی ۔	مسٹر مانک شاہ دین شاہ	۲ ر اسفندار ۱۳۱۶ف
۵	صدر مجموعہ قوانین مالگزاری	شمس العلماء نواب عزیز جنگ بہادر	۲۶ ر فروردی ۱۳۱۷ف
۶	مجموعہ قوانین سرکار عالی حصہ اول و دوم	بابو گیا پرشاد صاحب وکیل	۷ ر خورداد ۱۳۱۷ف
۷	خزینہ فنانس و حساب جلد دوم	شمس العلماء نواب عزیز جنگ بہادر	۵ ر خورداد ۱۳۱۷ف
۸	رجسٹر نشین حصہ سوم یعنی گشتیات	محمد فضل حسین صاحب	تاریخ شیوع ۱۲ ر فروردی ۱۳۱۷ف

نمبر شمار	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴
	واحکامات رجسٹر نشین		
۹	شرح قانون مالگزاری اراضی ۔	شمس العلماء نواب عزیز جنگ بہادر	۲۵ ر بہمن ۱۳۱۸ف
۱۰	جنتری فیس رجسٹری حصہ اول و دوم	محمد فضل حسین صاحب	۱۵ ر تیر ۱۳۱۸ف
۱۱	صدر مجموعہ قوانین مالگزاری جلد اول و دوم ۔	شمس العلماء نواب عزیز جنگ بہادر	۱۶ ر مہر ۱۳۱۸ف
۱۲	شرح قانون کلاں	شیخ ولایت حسین صاحب وکیل	۱۷ ر دے ۱۳۱۹ف
۱۳	ضابطہ بھتہ ۔ تنقیح ساز ۔	سید جلال صاحب	۱۵ ر بہمن ۱۳۱۹ف
۱۴	شرح قانون معاہدہ	میر ابراہیم صاحب وکیل	۳ ر تیر ۱۳۱۹ف
۱۵	شرح مجموعہ تعزیرات ہند	میر فرزند علی صاحب	۲ ر امرداد ۱۳۱۹ف

نمبر سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴
		مہتمم کوتوالی سمستان امرچنتہ	
۱۶	احکام و ضابطہ کروڑگیری۔	رامراؤ کاتب داروغہ	۱۲ر امرداد سنہ ۱۳۱۹ف
۱۷	شرح قانون مالگزاری اراضی (۸) بابتہ سنہ ۱۳۱۷ف	محمد عبدالرحیم صاحب وکیل	۱۸ر شہریور سنہ ۱۳۱۹ف
۱۸	خزینہ فنانس و حساب۔	شمس العلماء نواب عزیز جنگ بہادر	۲۵ر شہریور سنہ ۱۳۱۹ف
۱۹	اختصار النظایر	سیتارامراؤ صاحب وکیل	۲۸ر مہر سنہ ۱۳۱۹ف
۲۰	مفتاح النظائر	حافظ عبدالمجید خان صاحب وکیل۔	۲۴ر دی سنہ ۱۳۲۰ف
۲۱	احکام ڈگری	شیخ محبوب صاحب صیغہ دار مجلس عالیہ عدالت	۱۸ر بہمن سنہ ۱۳۲۰ف
۲۲	مفتاح النظائر گشتی دیوانی۔	حافظ عبدالمجید خان صاحب وکیل	۲۵ر بہمن سنہ ۱۳۲۰ف
۲۳	محبوب پاؤتی	محمد عبدالرحمن صاحب	یکم اردی بہشت سنہ ۱۳۲۰ف

نمبر سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴
۲۴	سلوک فیصلجات	شیخ ولایت حسین صاحب وکیل	یکم اردی بہشت سنہ ۱۳۲۰ف
۲۵	مکمل و یکلی رپورٹ فوجداری۔	شیخ ولایت حسین صاحب وکیل	۲۲ر تیر سنہ ۱۳۲۰ف
۲۶	مجموعۂ قوانین پٹیل پٹواریان	حکیم میر احمد علی صاحب وکیل	یکم مہر سنہ ۱۳۲۰ف
۲۷	خلاصہ گشتیات کوتوالی اضلاع	محمد الف خان صاحب ناغہ۔	۸ر آذر سنہ ۱۳۲۱ف
۲۸	مجموعۂ قوانین مالگزاری۔	شمس العلماء نواب عزیز جنگ بہادر	۱۵ر دی سنہ ۱۳۲۱ف
۲۹	عمدة النظائر فوجداری جلد دوم از صفحہ ۱ تا صفحہ ۱۱۰۳۔	محمد عبدالرحیم صاحب وکیل۔	۱۶ر اردی بہشت سنہ ۱۳۲۱ف
۳۰	تشریح الاحکام جلد اول۔	عطا محمد خان صاحب منتظم کوتوالی	۲۶ر آبان سنہ ۱۳۲۱ف
۳۱	کلید امتحان بندوبست	کبیرالدین احمد صاحب موزانی۔	۱۹ر آذر سنہ ۱۳۲۲ف
۳۲	ضابطہ دیہی۔	محمود حسین خان صاحب	۵ر بہمن سنہ ۱۳۲۲ف

نمبر شمار	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴
۳۳	کلیہ امتحان کروڑگیری	کبیر الدین احمد صاحب دفترانی۔	۸ر آبان سنہ ۱۳۲۳ف
۳۴	جدید صدر مجموعہ قانون دستور العمل کروڑگیری۔	محمد برہان اللہ صاحب تاجر۔	۱۷ر آبان سنہ ۱۳۲۳ف
۳۵	ترجمہ وکلار سراج خواجہ داغی۔	شیخ حمید صاحب	۲۶ر آبان سنہ ۱۳۲۳ف
۳۶	نظام القوانین العثمانیہ فی الاحکام العرفیہ خاص	محمد حمید علی صاحب آغائی۔	فروردی سنہ ۱۳۲۳ف
۳۷	شرح قانون دستاویزات قابل بیع و شفع	محمد عبد الرحیم صاحب وکیل	۱۷ر اردی بہشت سنہ ۱۳۲۳ف
۳۸	خلاصۃ النظائر من ابتدائے سنہ ۱۲۹۵ف لغایتہ سنہ ۱۳۲۳ف	حکیم محمود علی صاحب وکیل۔	۶ر تیر سنہ ۱۳۲۳ف
۳۹	جنتری اسٹامپ	امندی پرشاد صاحب	۱۶ر امرداد سنہ ۱۳۲۳ف
۴۰	خلاصہ شاستر رواجات ہنود۔	سید فیض حسن صاحب سررشتہ دار۔	۱۰ر شہریور سنہ ۱۳۲۳ف
۴۱	صدر مجموعہ قوانین	نواب عزیز جنگ شمس العلماء	۱۵ر شہریور سنہ ۱۳۲۳ف

نمبر شمار	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴
	مالگزار سرکار عالی		
۴۲	پولیس ڈائری	سید خواجہ غلام مصطفی بیگ صاحب	۱۲ر آبان سنہ ۱۳۲۴ف
۴۳	احکام محاسبی و فنانس	سید جلال صاحب	۳۰ر آذر سنہ ۱۳۲۴ف
۴۴	جورس پروڈنس کے سوال و جواب	بلونت ریڈی صاحب	۷ر خورداد سنہ ۱۳۲۴ف
۴۵	ہنڈبک آف دہرم شاستر	رائے اشیتو ناتھ صاحب بی اے۔ ایل ایل۔ بی	۱۲ر خورداد سنہ ۱۳۲۴ف
۴۶	ضابطہ فوجداری سرکار عالی بابتہ سنہ [illegible]ف	سید حامد علی صاحب	۲۶ر شہریور سنہ ۱۳۲۴ف
۴۷	خلاصہ گشتیات کوتوالی اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی	محمد برہان الدین صاحب	۲۸ر شہریور سنہ ۱۳۲۴ف
۴۸	خلاصہ قانون افیون	سید اسحاق حسین صاحب وکیل	۱۴ر آبان سنہ ۱۳۲۴ف

نمبر سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴
	نشان بابتہ ۱۳۱۴ف	〃	〃
۴۹	خلاصہ قانون تحفظ ریلوے وزرایع آبپاشی سرکار عالی -		〃
۵۰	خلاصہ قانون حصول اراضی نشان بابتہ ۱۳۰۹ف	〃	〃
۵۱	خلاصہ قانون صحرا نشان بابتہ ۱۳۱۱ف	〃	〃
۵۲	خلاصہ قانون مالگزاری نشان بابتہ ۱۳۱۷ف	〃	〃
۵۳	خلاصہ قانون آبکاری نشان بابتہ ۱۳۱۶ف	〃	〃
۵۴	خلاصہ قواعد ترمیم ونگہداشت تالاب -	محمد قربان علی صاحب وکیل	۳۰ آبان ۱۳۲۴ف

نمبر سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴
۵۵	خلاصہ قانون کروڑگیری نشان بابتہ ۱۳۲۲ف	سید اسحاق حسینی صاحب وکیل	۳۰ آبان ۱۳۲۴ف
۵۶	خلاصہ قانون کورٹ -	〃	〃
۵۷	خلاصہ قانون سرکاری مطالبات	〃	〃
۵۸	شرح مرافعہ احکام -	حکیم محمود علی صاحب وکیل -	۱۱ بہمن ۱۳۲۵ف
۵۹	شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی	ترلوکی ناتھ سہائے صاحب وکیل	۲۳ اسفندار ۱۳۲۵ف
۶۰	دہرم شاستر -	رائے بیجناتھ صاحب مددگار معتمد مجلس وضع قوانین -	〃
۶۱	مفتاح کروڑگیری	شاہزادہ مرزا سیار	۱۵ خورداد ۱۳۲۵ف
۶۲	شرح قانون رسوم عدالت	ترلوکی ناتھ سہائے صاحب بی-اے	۱۳ آذر ۱۳۲۵ف
۶۳	ضمیمہ قوانین مالگزاری المسمیٰ	علی الدین احمد صاحب خلف نواب عزیز جنگ	۲۱ شہریور ۱۳۲۵ف

نمبر شمار	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴
	معین الدین خان		
۶۴	خلاصۃ النظائر دیوانی جلد دوم من ابتدائے ۱۳۲۲ف لغایۃ ۱۳۲۳ف	حکیم محمود علی صاحب وکیل	۱۵ر آبان ۱۳۲۵ف
۶۵	فن فیصلہ نویسی	سید خواجہ صاحب وکیل	۱۸ر آذر ۱۳۲۶ف
۶۶	شرح مجموعہ تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی نشان بابتہ ۱۳۲۴ف	راے بیجناتھ صاحب لکچرار -	۱۸ر اسفندار ۱۳۲۶ف
۶۷	انسداد سراغ رسانی جرایم -	منوہر لعل صاحب پوری پرنسپل ٹریننگ اسکول	۳ر امرداد ۱۳۲۷ف
۶۸	فرائض پولیس دیہی	محمد جلال الدین صاحب منتظم محکمہ صدر نظامت کوتوالی و اضلاع	۲۷ر امرداد ۱۳۲۷ف
۶۹	مجموعۂ قوانین مالگزاری	نواب عزیز جنگ بہادر	۲۷ر امرداد ۱۳۲۶ف
۷۰	مجموعۂ قوانین مالگزاری اڈیشن دوم -	”	۷ر مہر ۱۳۲۷ف
۷۱	قواعد تحویل زمین	مسٹر مانک شاہ وین شاہ -	۹ر آبان ۱۳۲۷ف
۷۲	اشٹیشن ہاؤس ورک قانون کتب زبان مرہٹی تلنگی وانگریزی -	محمد فخر الدین صاحب قریشی -	۱۹ر اسفندار ۱۳۲۸ف
۷۳	خلاصہ گشتیات واحکامات پٹیل پٹواریان زبان تلنگی مع ترجمہ مرہٹی	محمد امجد علی صاحب	۱۹ر خورداد ۱۳۱۷ف
۷۴	محبوب پاوتی زبان تلنگی خلاصہ گشتیات و احکامات	محمد عبد الرحمن صاحب	۶ر بہمن ۱۳۱۹ف

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴
	سررشتہ کروڑگیری بزبان تلنگی ۔		
۷۵	خلاصہ قانون گشتیات مالگزاری متعلقہ پٹیل پٹواریان مواضعات بزبان مرہٹی ۔	تکارام بہوانی راؤ کنگرکر ۔	۲۰ر مہر سنہ ۱۳۱۹ف
۷۶	ترجمہ وکلا مرافعہ بزبان انگریزی ۔	مسٹر ای ۔ اے سیمن ۔ اسکوائر پرنسپل نظام کالج	۲۸ر اسفندار سنہ ۱۳۲۰ف
۷۷	تعزیرات سرکارعالی بزبان تلنگی ۔	محمد برہان الدین صاحب تاجر ۔	۸ر خورداد سنہ ۱۳۲۳ف
۷۸	ترجمہ زبان مرہٹی مجموعہ تعزیرات سرکار عالی ۔	〃	۱۵ر شہریور سنہ ۱۳۲۳ف
۷۹	ترجمہ تلنگی و مرہٹی ضابطہ فوجداری سرکار عالی ۔	〃	〃
۸۰	جدید دستور العمل	〃	۳ر آذر سنہ ۱۳۲۴ف

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴
	مالی و کوتوالی پٹیل پٹواریان حصہ اول و دوم ہرسہ زبان		
۸۱	جدید ترجمہ قانون مالگزاری سرکار عالی تلنگی و مرہٹی ۔	برہان الدین صاحب تاجر ۔	۳۰ر آذر سنہ ۱۳۲۴ف
۸۲	جدید ترجمہ قواعد بندوبست ممالک محروسہ سرکار عالی تلنگی و مرہٹی ۔	〃	〃
۸۳	قانون حصول اراضی تلنگی و مرہٹی ۔	〃	〃
۸۴	قانون قواعد وست بند ۔	〃	〃
۸۵	آبپاشی اردو و تلنگی مرہٹی ۔	〃	〃
۸۶	قانون قواعد بنجرائی اردو	〃	〃

نمبر مسلسل	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴
	تلنگی ۔ مرہٹی ۔		
۸۷	قانون قواعد سیتہ سندھیان اردو تلنگی مرہٹی	محمد برہان الدین صاحب تاجر ۔	۳۰ آذر ۱۳۲۳ف
۸۸	قانون دستور العمل چکاری اردو تلنگی مرہٹی ۔	״	״
	تقویم		
۱	جنتری حبیبی ۱۳۱۷ف	عبدالغنی صاحب	۳ آذر ۱۳۱۷ف
۲	محبوبیہ جنتری بابتہ ۱۳۲۶ف	ابوضیا محمد عبدالکریم صاحب	۲۰ اسفندار ۱۳۱۷ف
۳	دکن کیلنڈر	محمد غوث محی الدین صاحب	۱۹ آبان ۱۳۱۸ف
۴	حبیبی جنتری یکصد و یک سالہ	محمد دستگیر صاحب	۲۰ بہمن ۱۳۱۸ف
۵	دی نظام کیلنڈر	سید داود علی خانصاحب المتخلص بذوق ۔	۲۰ آبان ۱۳۱۹ف
۶	خجستہ تقویم بابتہ ۱۳۲۱	محمد ابراہیم صاحب مرشد ۔	۲۲ فروردی ۱۳۲۳ف
	تقویم انوری صنعتی	محمد ابوتراب صاحب	۲۳ آبان ۱۳۲۳ف

نمبر مسلسل	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴
۸	تقویم عثمانیہ موسوم مدامی جنتری ۔	محمد سراج الدین صاحب صدیقی ۔	۱۲ مہر ۱۳۲۳ف
۹	جنتری بابتہ ۱۳۳۵ء و نوٹس انگریزی مع ترجمہ اردو ۔	مسٹر موہن لال ماسٹر مدرسہ رفاہ عام	۱۲ خورداد ۱۳۲۶ف
	درسی		
۱	معلم بے نظیر ہر دو حصہ ۔	احمد اللہ خانصاحب	۲ آبان ۱۳۱۶ف
۲	جغرافیہ براعظم یورپ ۔	فقیر محمد صاحب	۳۱ بہمن ۱۳۱۷ف
۳	تذکیر و تانیث	حافظ جلیل حسن صاحب	۸ شہریور ۱۳۱۷ف
۴	انگلو اردو ٹرانسلیشن ۔	نارائن راؤ چندر سری مدی ۔	۱۸ آبان ۱۳۱۷ف
۵	مختصر جغرافیہ سندھ	محمد عبدالقادر صاحب	۷ بہمن ۱۳۱۸ف
۶	صفوۃ المصادر معروف آمدنامہ	سید محمد طاہر صاحب	۲۵ بہمن ۱۳۱۹ف
۷	آمدن سہ لفظی	حاجی محمد صاحب	۱۲ خورداد ۱۳۱۹ف
۸	تذکرہ تانیث الموسوم قران السعدین	راجہ راجیسر راؤ اصغر	۲۷ اسفندار ۱۳۲۱ف

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع	نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۹	مصادر فارسی	ہنمنت راؤ مہتمم مدرسہ ہری باؤلی	۱۴؍مہر سنہ ۱۳۲۱ف	۲۱	سلسلہ جدید فارسی کی پہلی کتاب ۔	خلیفہ جمال الدین صاحب	۴؍فروردی سنہ ۱۳۲۷ف
				۲۲	الاسلام والقمر	سید محمد ہادی صاحب	۱۹؍فروردی سنہ ۱۳۲۷ف
۱۰	المتری کورس	محمد قادر حسین صاحب مصنف	۲۴؍خورداد سنہ ۱۳۲۲ف	۲۳	اردو کا پہلا مشق نمبر ا لغایتہ ۴ ۔	حافظ جلال الدین احمد صاحب جعفری ۔	۲۴؍اردی بہشت سنہ ۱۳۲۷ف
۱۱	فارسی جدید جلد دوم ۔	سید محمد علی صاحب پروفیسر نظام کالج	۲۸؍شہریور سنہ ۱۳۲۳ف	۲۴	چمن زار اردو ۔	ایضاً	۲۹؍اردی بہشت سنہ ۱۳۲۷ف
۱۲	جغرافیہ دکن	محمد عبد القادر صاحب	۱۱؍آذر سنہ ۱۳۲۳ف	۲۵	گنجینۂ اردو ۔	”	۴؍خورداد سنہ ۱۳۲۷ف
۱۳	چمنستان اردو	حافظ جلال الدین احمد صاحب	۴؍تیر سنہ ۱۳۲۴ف	۲۶	خزینۂ اردو ۔	”	”
۱۴	ارکان اربعہ ۔	محمد عبد اللہ صاحب صیغہ دار ۔	۶؍شہریور سنہ ۱۳۲۴ف	۲۷	تفہیم قواعد ۔	”	”
				۲۸	دستور المعرف	”	”
۱۵	امن عثمانی	مولوی عبد الغفار صاحب	۸؍شہریور سنہ ۱۳۲۴ف	۲۹	نصاب اہل خدمات شرعیہ حصہ عقاید ۔ مرہٹی و تلنگی ۔	غلام محی الدین صاحب قاضی کہن پورہ	۲۰؍خورداد سنہ ۱۳۲۷ف
۱۶	عثمانیہ اردو قاعدہ	مولوی عبد القادر صاحب	۱۲؍مہر سنہ ۱۳۲۴ف				
۱۷	نوا تالیق تعلیمی حصہ اول تا پنجم	شاہ محمد عزیز صاحب	۱۵؍آبان سنہ ۱۳۲۴ف	۳۰	جغرافیہ حیدرآباد حصہ اول و دوم زبان تلنگی ۔	ارونیکٹ رامیا سومیا جلو ۔	۱۶؍فروردی سنہ ۱۳۱۷ف
۱۸	حبیب الامتحان حصہ اول ۔	سراج الاحمد صاحب	۲۶؍اسفندار سنہ ۱۳۲۵ف				
۱۹	جغرافیہ نوٹ حصہ اول	سید شاہ خواجہ محی الدین صاحب	۸؍امرداد سنہ ۱۳۲۶ف	۳۱	معلم مرہٹی حصہ اول	نارائن راؤ رامچندر راؤ	۲؍مہر سنہ ۱۳۱۸ف
۲۰	الف بائے عہد عثمانی	سید فصیح الدین احمد صاحب	۱۵؍اردی سنہ ۱۳۲۶ف	۳۲	مجموعہ تلنگی آموز	محمد واجد علی صاحب مدرس	۱۴؍آذر سنہ ۱۳۱۹ف

نمبر شمار	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع	نمبر شمار	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۳۳	شبد مالہ مرہٹی معہ ترجمہ اردو۔	سلیمان یار خانصاحب	۹ رخورداد ۱۳۲۴ف	۹	یادگار خواجہ الموسوم شفاء الطاعون	حکیم محمد خواجہ علیصاحب	یکم خورداد ۱۳۲۶ف
۳۴	فرہنگ قاعدہ اردو معہ ترجمہ زبان مرہٹی	وامن گوبند راؤ صاحب	۴ رمہر ۱۳۲۵ف	۱۰			
					تاریخ وسیر		
				۱	تاریخ یادگار برمحل المعروف بہ تذکرہ نرمل۔	احمد علی صاحب	۷ رخورداد ۱۳۱۸ف
	فن طب						
۱	قرابادین نادر	حکیم میر نادر علیصاحب	۲۹ رشہریور ۱۳۱۶ف				
۲	طب نادر۔	حکیم میر نادر علیصاحب	۲۳ رخورداد ۱۳۱۷ف	۲	بستان آصفیہ حصہ اول ودوم	مانک راؤ وٹھل راؤ	۲۲ رشہریور ۱۳۱۸ف
۳	سحر الحکمت	میر اصغر علیصاحب تعلقدار۔	۲۳ رفروردی ۱۳۲۲ف	۳	دلیل المجارہ آشام	غلام محمد طاہر صاحب	۲۰ رمہر ۱۳۱۸ف
۴	ہاؤ ٹو لیو (۱۰۱) ایرس۔	وہی۔ دی۔ پلے	۲۲ رآبان ۱۳۲۳ف	۴	روضۃ الاقطاب	رونق علیصاحب	۲۵ ربہمن ۱۳۱۹ف
۵	زچہ بچہ۔	آرین کوہلا والا۔ سیول سرجن	۳ رفروردی ۱۳۲۴ف	۵	تلاطم ایران۔	مسٹر سہراب جی کانگا	۲۲ رتیر ۱۳۲۱ف
				۶	کیفیت خاندان محمد المعروف تاریخ محمدیہ۔	جہان نما علی شاہ صاحب	۱۴ رآذر ۱۳۲۲ف
۶	مخزن ادویہ جدیدہ	سید عبد الرزاق صاحب	۲۲ ربہمن ۱۳۲۵ف				
۷	مفید الخواتین	مانک راؤ وٹھل راؤ مولف تاریخ بستان آصفیہ	۱۰ رمہر ۱۳۲۵ف	۷	فغان ایران۔	اہلیہ صاحبہ سید محمد حسن صاحب	۲ رمہر ۱۳۲۳ف
				۸	مختصر تاریخ	محمد عبد القادر صاحب	۹ رمہر ۱۳۲۳ف
۸	الطاعون۔	محمد عالم خانصاحب وکیل	۱۸ رآذر ۱۳۲۶ف	۹	نادر شاہ	آغا سید محمد علیصاحب پروفیسر	۲۲ رآذر ۱۳۲۴ف

سلسلہ نشان	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع	سلسلہ نشان	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱۰	صولت عثمانیہ	مولوی محمد امیر اللہ صاحب قاضی۔	۲۳ فروری ۱۳۲۴ ف	۳	دیوان لعل به دریائے قدرت قصاید مدحیہ	لعل محمد صاحب	۵ بہمن ۱۳۱۷ ف
۱۱	فرمارویان اسلام حصہ اول۔	نظیر حسین صاحب فاروقی۔	۱۱ تیر ۱۳۲۴ ف	۴	گلدستہ شہید ناز حصہ اول و دوم	محمد شمس الدین صاحب	۲۱ خورداد ۱۳۱۷ ف
۱۲	حدیقہ حکمت عثمانیہ المعروف گلزار آصفیہ بالتصویر۔	سید خواجہ صاحب وکیل	۱۶ فروردی ۱۳۲۶ ف	۵	جلوۂ احمدی	”	۲۴ خورداد ۱۳۱۷ ف
				۶	آہ سرد المعروف یادشایق۔	سید محی الدین صاحب	۲۴ امرداد ۱۳۱۷ ف
۱۳	ترجمہ سفرنامہ ابراہیم صاحب	عبداللطیف صاحب مدرس۔	۹ مہر ۱۳۲۷ ف	۷	بہار نظم سخن۔	مرزا عبدالصمد بیگ صاحب	۸ تیر ۱۳۱۸ ف
	مرہٹی و انگریزی			۸	مختار اشعار انتخاب دیوان مرتضی	سید علی حیدر صاحب طباطبائی۔	۲۴ امرداد ۱۳۱۸ ف
۱۴	فارسٹ فوراف ہز ہائینس دی نظام	مسٹر ای۔ اے پیاٹرج۔	۳ امرداد ۱۳۲۱ ف	۹	تاج سخن	حافظ جلیل حسن صاحب المتخلص جلیل	۱۳ شہریور ۱۳۱۹ ف
۱۵	سکھارام چرتر۔	بھگوان راؤ ڈاکیھڈکر۔	۱۲ دی ۱۳۲۶ ف	۱۰	کلیات شایق	شجاع الدین صاحب عرف اعظم علی۔	۲۲ دی ۱۳۲۰ ف
	دیوان و مثنوی			۱۱	درتاج سخن۔	سید محمد علی صاحب مضطر دہلوی	۱۴ اسفندار ۱۳۲۰ ف
۱	یادگار ڈٹی جان	محمد برہان صاحب تاجر۔	۱۹ شہریور ۱۳۱۶ ف	۱۲	کلیات نظم فرید۔	نواب عزیز جنگ بہادر	۱۴ اردی بہشت ۱۳۲۰ ف
۲	خیابان آفرینش	لطیف احمد اختر صاحب مینائی۔	۲۹ دی ۱۳۱۷ ف				

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع	نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱۳	فرط غم یعنی مجموعہ نوحہ جات	میر ضامن علی صاحب المتخلص ضامن	۶ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۱ ف		**فقہ**		
				۱	فقہ منظوم عبادات خمسہ -	خان بہادر عبدالکریم خان صاحب	۲۶ اردی سنہ ۱۳۱۷ ف
۱۴	فغان زہر المسمیٰ آہ جگر خراش	میر محمد علی صاحب مسرور -	۲۰ اسفندار سنہ ۱۳۲۲ ف	۲	مدار الافتخار	محمد معین الدین حسین صاحب	۲۰ بہمن سنہ ۱۳۲۱ ف
۱۵	مثنوی بلگرام -	سید وارث علی صاحب وکیل -	۲۸ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۳ ف		**تصوف**		
				۱	عزیز الآخرہ -	محمد عبدالرحمن	۱۶ امرداد سنہ ۱۳۱۷ ف
۱۶	ہندوستان معروف منتخب دیوان سیفی	سید حسین صاحب سیفی	۹ بہمن سنہ ۱۳۲۴ ف	۲	گراں مایہ مثنویات تصوف	محمد عبداللہ صاحب مولوی احمد حسین	۷ خورداد سنہ ۱۳۲۰ ف
۱۷	مسدس آزاد یعنی حقوق زوجین	سید محمد حسین صاحب آزاد -	۲۳ آذر سنہ ۱۳۲۴ ف	۳	اسرار الفرقانیہ الحقائق الفرقانیہ	خان صاحب مولوی عبدالقادر صاحب صوفی -	۲۹ خورداد سنہ ۱۳۲۳ ف
۱۸	جان سخن	جلیل حسن صاحب	۲۴ آذر سنہ ۱۳۲۶ ف				
	حساب				**دینیات**		
۱	جنتری سکہ چلنی و محبوبیہ	جواہر لعل صاحب وکیل -	۱۲ اردی سنہ ۱۳۱۹ ف	۱	نیاز نامہ منظوم حضرت امام جعفر صادق -	سید مرتضیٰ صاحب تاجر -	۸ شہریور سنہ ۱۳۱۶ ف
۲	جنتری پلہ من سیر چھٹانک	"	"	۲	نیاز نامہ حضرت جعفر صادق -	معین الدین علی صاحب شتاب	۱۰ شہریور سنہ ۱۳۱۷ ف
۳	جنتری سکہ مجوزہ و کلدار -	"	"	۳	تعلیم دین حصہ اول	محمد ابراہیم خان صاحب غوری -	۲۱ امرداد سنہ ۱۳۲۰ ف
۴	جنتری حسابات تنخواہ وغیرہ -	میر عاشق علی صاحب -	۲۴ دی سنہ ۱۳۲۷ ف				

نمبر شمار	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع	نمبر شمار	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۴	تعلیم العقاید وامتحان العقاید منظم الفوائد ۔	ابوالبرکات محمد عبداللہ صاحب	یکم شہریور سنہ ۱۳۲۲ف	۱۲	شمع معرفت حصۂ اول ۔	سید عبداللہ شاہ عرف بادشاہ	۷ر امرداد سنہ ۱۳۲۳ف
۵	مخزن القوانین اعنی فقہ القرآن و الحدیث ۔	ملک محمد نعمت اللہ صاحب ۔	۲۵ر خورداد سنہ ۱۳۲۱ف	۱۳	ہندوستانی دہرم معہ سوال وجواب	دامن گوبند راؤ صاحب ۔	۱۳ر تیر سنہ ۱۳۲۷ف
۶	سرمایۂ نجات ۔	محمد عبدالجلیل صاحب نعمانی ۔	۲۳ر مہر سنہ ۱۳۲۱ف	۱۴	مرقع رحمت یعنی سراپائے اقدس جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم	مولوی میر عبدالرؤف صاحب شوق جعفری ۔	۲۵ر آبان سنہ ۱۳۲۷ف
۷	سراج الہدایت	محمد عبدالرزاق صاحب	۱۲ر آذر سنہ ۱۳۲۲ف		**علمی**		
۸	جواہر خلافت المعروف ثبوت بیعت ۔	جہاں نما علیشاہ حسینی ۔	۲۸ر دی سنہ ۱۳۲۳ف	۱	منطق عزیزیہ	ملک محمد نعمت اللہ صاحب ۔	۲۵ر مہر سنہ ۱۳۱۷ف
					لغات		
۹	مجموعہ خطب حرمین شریفین معہ ترجمہ ۔	شاہ عبدالحی صاحب حنفی قادری بنگلوری ۔	۱۵ر شہریور سنہ ۱۳۲۳ف	۱	کلید دانش حل لغات گلدستہ دانش ۔	موہن لعل صاحب	۲۱ر خورداد سنہ ۱۳۱۸ف
۱۰	میعار المسلمین	محمد علی صاحب وکیل	۲۴ر مہر سنہ ۱۳۲۳ف		**اخلاق ۔**		
۱۱	مسائل النساء	شاہ محمد ولی اللہ صاحب قادری مشائخ ۔	۷ر خورداد سنہ ۱۳۲۴ف	۱	گنجینۂ دانش	مرزا علی اکبر صاحب شیرازی ۔	۲۶ر شہریور سنہ [illegible]
				۲	حمایت الاخلاق	محمد عبدالوہاب صاحب عندلیب	۳ر بہمن سنہ ۱۳۲۷ف

نمبر شمار	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع	نمبر شمار	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۳	علم الاخلاق	جلال الدین صاحب	۱۲ امرداد ۱۳۲۸ ف	۷	زراعت جہان المعروف بہ یادگار عابدی۔	سید عابد حسین صاحب	۸ مہر ۱۳۲۲ ف
	ادب						
۱	غرایب الجمل	نواب عزیز جنگ بہادر	۹ تیر ۱۳۱۷ ف				
۲	روح الادب من کلام العرب۔	محمد عبدالقدیر صاحب صدیقی۔	۱۷ مہر ۱۳۲۰ ف	۸	نقشہ کار زار یورپ اردو۔	محمد ابوبکر خان۔	۳ آذر ۱۳۲۴ ف
	متفرقات			۹	اقبال ودولت	بشیر الدین احمد صاحب اول تعلقدار	۲۴ خورداد ۱۳۲۴ ف
۱	نقشہ جات اردو انگریزی۔ مرہٹی تلنگی۔ بابتہ طغیانی رود موسی۔	محمد کریم الدین خان صاحب بخاری	۲۴ دی ۱۳۱۹ ف	۱۰	حالات اقوام جرایم پیشہ۔	میر ولایت حسین صاحب مددگار	۲۵ دی ۱۳۲۷ ف
				۱۱	زراعت عثمانیہ	اننت کشن راؤ صاحب	۱۹ فروردی ۱۳۲۷ ف
۲	العماد۔	ملک نعمت اللہ صاحب	۲ امرداد ۱۳۱۸ ف	۱۲	علم الرویا۔	امتہ المنعم صاحبہ اہلیہ عبدالسلام خانصاحب مرحوم	۲۹ مہر ۱۳۲۷ ف
۳	زراعت آصفیہ	حاجی بادشاہ عرف حاجی بیگم۔	۱۴ اسفندار ۱۳۲۰ ف				
۴	شاہ راہ حصہ اول۔	سید شفقت علی صاحب	۲۱ امرداد ۱۳۲۰ ف		**تلنگی۔ مرہٹی۔ گجراتی**		
۵	تعریف کنگ کوٹھی مبارک۔	میر عباس صاحب	۸ آذر ۱۳۲۲ ف	۱	پکش پرستنا۔ بزبان تلنگی۔	گرملا نرسنگم۔	۲۹ دی ۱۳۱۷ ف
۶	نقشہ مقامات جنگ ترک وبلقان	محمد عبدالسبحان صاحب	۲۸ فروردی ۱۳۲۲ ف	۲	کالی داس نانک بزبان تلنگی۔	"	"

نمبر سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع	نمبر سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹر کنندہ	تاریخ شیوع
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۳	سری سوادری رامایم بزبان تلنگی۔	ایرا سوریا وینکٹ نرسہیوان داس	یکم خورداد ۱۳۱۷ف	۹	دسورہ ہیشم بزبان تلنگی۔	نماچاری۔	۲۷ر خورداد ۱۳۲۰ف
۴	ہری ہیجنا کرتنا بزبان تلنگی۔	کٹھاری نرواد	یکم خورداد ۱۳۱۷ف	۱۰	درگا دیوی پوجا۔	بیس۔ رنگیا نایڈو۔	۲۲ر تیر ۱۳۲۰ف
۵	ہندی ترجمہ سدہانت کومدی المعروف اسری حاشش حصہ اوّل۔	ولیپ رام شاستری۔	۱۶ر تیر ۱۳۱۷ف	۱۱	سری درگا سپت سورانیم بزبان تلنگی۔	"	۱۷ر آذر ۱۳۲۰ف
۶	چکیندہ ندی پروہا وانہ سا بزبان تلنگی۔	نوملہ گرمنی کوچیا	۲۳ر بہمن ۱۳۱۸ف	۱۲	بہوپالی روزانہ بزبان تلنگی۔	وینکٹ رام راؤ وکیل۔	۲۲ر مہر ۱۳۲۱ف
۷	ہستاہتلس بزبان گجراتی۔	مسٹر مانک شاہ دین شاہ۔	۲۱ر شہریور ۱۳۱۸ف	۱۳	شدہ ترگنا تتوا۔ کمندیا بزبان تلنگی۔	بہلو بالیا۔	۲ر امرداد ۱۳۲۳ف
۸	اکنڈا اندرا سودہ پرم بزبان تلنگی۔	کنڈا بھومیا۔	۲۱ر دی ۱۳۱۹ف	۱۴	سری ویرا دہرپاوحم بزبان تلنگی۔	وینکٹ چلماچاری صاحب	۱۰ر مہر ۱۳۲۵ف
				۱۵	ماناوچاپہلاپرہ بودہنی	دی۔ ٹی۔ ۱۰ے الچہا واہی عرف اکیا۔	یکم مہر ۱۳۲۶ف
				۱۶	سکھارام لیلامرت بزبان مرہٹی۔	رگھوپت رام کشن	۱۶ر بہمن ۱۳۲۷ف

فہرست کتب تاریخ دکن

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ دوم صفحہ ۲۷

آیندہ چونکہ کسی مورخ و مصنفوں کو اونکی تالیف کے کام مین امداد ملنے کی غرض سے جن تاریخوں مین دکن کے متعلق مفصل اور چیدہ طور پر حالات درج ہین اونکے نام مصنف و مولف وغیرہ اس فصل مین لکہا گیا ہے ۔

الف

نمبر شمار	نام کتب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	اجزاب دکن		سنہ ۱۲۹۵ھ	مطبوعہ	فارسی	
۲	آئین اکبری ۔				״	
۳	اکبر نامہ ۔	علامہ ابو الفضل	سنہ ۱۰۱۱ھ		״	
۴	الآثار الباقیہ فی القرون الخالیہ لابی ریحان بیرونی ۔	•	•	•	•	•
۵	انکشاف المخلوق	مولوی خادم علی ۔	سنہ ۱۲۵۸ھ			
۶	اورنگ نامہ ۔	محمد قاسم مالوی ۔				
۷	ایلچپور برار مختصر از جنید	مستعد خان درسی شاعر برادی ۔				
۸	انوار چند بلدہ دکن	مولانا رفیع الدین صاحب	سنہ ۱۱۲۲ھ	•	فارسی	حالات بزرگان وفات مولف سنہ ۱۲۴۱ھ
۹	اخبار الاخیار ۔ عراس بزرگان ۔	عبد الحق محدث دہلوی	•	•	•	

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۱	اشعهان الاربعہ	ولی اللہ لکھنوی ۔				
۱۲	بیاض صمصام الملک	شہنواز خان المتوفی الشہید	۱۱۷۱ھ	.	.	یہ بیاض گوشوارہ کی طرح مفید واقعات کا مجموعہ ہے ۔
۱۳	بیاض اشعار قدیم	.	۱۱۰۰ھ	.	فارسی	
۱۴	بیاض قدیم ۔	.	.	.	.	جس میں سوانح عمری دکن مہر قوم ۔ قطب شاہیان کی لکھی ہوئی ہے ۔
۱۵	بستان آصفیہ حصہ اول و دوم و سوم .	مانک راؤ وٹھل راؤ	۱۳۲۷ھ و ۱۳۰۸ھ	مطبوعہ	اردو	سلطنت آصفیہ کے سرکاری و غیر سرکاری ہر شعبہ کے متعلق مفصل واقعات اسمیں درج ہیں
۱۶	بمراحت ۔	مولوی ابو سعید نقشبندی ۔	۱۲۴۱ھ			
۱۷	بحر المعانی ۔	محمد بن نصیر الدین جعفر المکی ۔	۸۲۵ھ		فارسی	
۱۸	بھاگ ونتی (نظم)	مولوی عبد الحق صاحب مدرس ۔	.	مطبوعہ	اردو	متعلقہ طغیانی رود موسیٰ ۔
۱۹	تذکرہ اولیاء دکن (پنج گنج) .	مولانا قاضی محمد فاضل				
۲۰	تحفۃ السلاطین ۔	ملا داؤد بیدری ۔	۸۱۷ھ	.	فارسی	

ب

ت

نمبر	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۶۹	تاریخ حدائق السلاطین	علی بن طیفور البسطامی				
۷۰	تحفۂ منیر					مدایح نواب منیر الملک وزیر سرکار عالی نظام
۷۱	تاریخ حسینی۔	ملک راجا۔				سوانح عمری حضرت بندہ نواز قدس سرہٗ کی ہے۔
۷۲	تذکرہ غرائب۔	۔	۔	۔	۔	
۷۳	تاریخ بیجانگر المعروف بہمنی کے کھنڈر۔	مولوی بشیر الدین احمد صاحب	سنہ ۱۹۱۱ء	مطبوعہ	اردو	مطبوعہ مطبع شمسی پریس دہلی۔
۷۴	تاریخ اودگیر۔	نواب فرامرز جنگ متوفی	سنہ ۱۳۱۵ف	״	״	مطبوعہ مطبع ظہیر دکن۔
۷۵	تذکرہ نرمل المعروف باسم تاریخ ضرب نرمل	غلام صمدانی خاں گوہر	سنہ ۱۳۲۳ھ	״	فارسی	
۷۶	تاریخ ظفرہ	گردہاری لعل	سنہ ۱۲۸۵ھ		״	
۷۷	تاریخ دکن	محمد نصر الزماں خاں صاحب		״	״	
۷۸	ترجمہ گلدستۂ بیجاپور	میر احمد علی خاں۔	۔	قلمی	اردو	
۷۹	ثمرۂ حیات سلطان الحکماء	حکیم وزیر علیخاں بہادر المخاطب سلطان الحکماء	سنہ ۱۳۰۵ھ	مطبوعہ	״	جس میں تاریخ خاندان آصفیہ و مدارس طبابت وغیرہ کے حالات درج ہیں۔
۸۰	جوامع الکلم۔					ملفوظات سید محمد حسینی بندہ نواز گیسو دراز۔
۸۱	حبیب السیر	غیاث الدین بن مولانا خوندمیر	سنہ ۹۰۹ھ	۔	فارسی	
۸۲	حیات الفردوس	مرزا محمد۔				
	حدیقۃ العالم۔	میر ابوالقاسم مخاطب میر عالم وزیر دکن۔	سنہ ۱۲۶۶ھ	مطبوعہ		

نمبر	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۸۴	حالات صوبہ جات دکن	سید عالم علی۔	•	•	•	
۸۵	حدیقۃ العالم مقالہ اول و دوم۔	میر ابو القاسم۔	سنہ ۱۳۱۰ھ	مطبوعہ	فارسی	
۸۶	حجتہ الذاکرین۔	مولانا شریف الحسینی الطاری السمرقندی۔				
۸۷	حالات پرہنی۔	عبد السلام صاحب	سنہ ۱۹۰۴ء	"	اردو	
۸۸	حملہ حیدری	مرزا رفیع الدین المتخلص شہدی۔	سنہ ۱۱۲۳ھ	قلمی	فارسی	
۸۹	حملات حیدری	ملا یون علی کرمانی	سنہ ۱۲۷۶ھ	مطبوعہ	"	
۹۰	حدیقہ مملکت عثمانیہ المعروف گلزار آصفیہ با تنقیح	سید خواجہ صاحب	سنہ ۱۳۲۶ف	•	•	
۹۱	خلاصۃ الہند۔	لچھمی نارائن شفیق۔	•	•	فارسی	
۹۲	خزینۃ الاصفیہ۔	مولوی غلام سرور لاہوری	سنہ ۱۲۸۰ھ	•	•	
۹۳	خزانہ رسول خانی از تاریخ دکن۔				"	
۹۴	دستور الوزرا۔	مولانا غیاث الدین	سنہ ۹۱۵ء	•	"	
۹۵	دربار آصفیہ۔	منسارام تپیکار نواب آصفجاہ	سنہ ۱۱۶۵ھ	مطبوعہ	"	برحاشیہ رسالہ عبد الغفور۔
۹۶	دستور جہان کشائی	مولانا خیر الدین کرم اللہ	•	•	•	یہ رسالہ شاہ جہان کے عہد میں تالیف ہوا۔

خ

د

نمبر سلسلہ	نام کتاب	نام مصنف یا مولف۔	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۴۳	تاریخ برگزیدہ۔	مولانا احمداللہ	سنہ ۱۱۷	.	فارسی	
۴۴	تاریخ نگارستان	مولانا محمد احمد۔	.	.	.	
۴۵	تاریخ فیروزشاہی۔	شمس سراج عفیف	.	.	.	یہ تاریخ فیروزشاہ کے عہد مین لکھی گئی ۔
۴۶	تاریخ بادشاہ نامہ	ملا عبدالحمید لاہوری	سنہ ۱۰۶۵ھ	.	فارسی	
۴۷	تاریخ الفی۔	ملا احمد تتوی ۔	.	.	.	محمد جلال الدین اکبر بادشاہ کے عہد مین لکھی گئی ۔
۴۸	تزک جہانگیری۔	.	.	.	.	جہانگیر بادشاہ ہند کے طرف منسوب ہے
۴۹	تذکرہ زبل۔	احمد علی صاحب	.	.	.	
۵۰	تاریخ سلطانی۔	قاضی شہاب الدین	.	.	.	یہ تاریخ احمد نظام شاہ بحری کے عہد مین تالیف ہوئی ۔
۵۱	تاریخ طاہری	مولانا غیاث الدین محمد طاہر۔	سنہ ۱۱۹۰ھ			
۵۲	تزک آصفیہ۔	شاہ تجلی حیدرآبادی	سنہ ۱۲۲۵ف	.	.	اس کے چار حصّہ ہین ۔
۵۳	تاریخ امتیاز نامہ۔	محمد اکبر رضوی۔	.	.	.	یہ تاریخ نواب صلابت جنگ کے عہد مین تالیف ہوئی ۔
۵۴	تذکرہ بے نظیر	میر عبدالوہاب دولت آبادی۔	سنہ ۱۱۶۲	.	فارسی	
۵۵	تذکرہ مردم دیدہ	شاہ الحکیم حاکم تخلص لاہوری۔	سنہ ۱۱۷۵			

نمبر سلسلہ	نام کتاب	نام مصنف یا مؤلف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۵۶	تذکرہ گلزار اعظم -	نواب محمد غوث خان بہادر اعظم تخلص -	سنہ ۱۱۶۹ھ	•	فارسی	•
۵۷	تاریخ جدولی -	مولوی خادم علی سندیلوی -	سنہ ۱۲۶۹ھ	•	•	
۵۸	تحفۃ الکرام -	علی شیر قانع -	سنہ ۱۱۸۱ھ	•	فارسی	
۵۹	تاریخ مرہٹہ -	میر غلام علی آزاد بلگرامی	•	•	•	
۶۰	تاریخ امجدی الازفی	مولوی احمد حسین	•	•	•	خطیب جامع مسجد بلدہ -
۶۱	تاریخ سلک الاسلاف القرن الثانی عشر	•	•	•	عربی	اس مین بارہوی صدی کے علماء و اولیا وغیرہ کا ذکر ہے
۶۲	تذکرہ مشائخ برہانپور	•	•	•	•	
۶۳	تعلیم نامہ -	سید احمد صاحب -	سنہ ۱۲۸۹ھ	•	•	
۶۴	تذکرہ ریاض الشعرا	علی قلی خان والہ داغستانی	سنہ ۱۱۷۰ھ	•	•	
۶۵	تذکرہ مجمع الفصحاء	امیر الشعراء رضا قلیخان ہدایت -	سنہ ۱۲۸۸ھ	مطبوعہ	•	دو جلدون مین طہران مین طبع ہوئی
۶۶	تذکرہ منش -	سید مرتضیٰ بینش	سنہ ۱۲۶۵ف	•	•	
۶۷	تذکرۃ الشعراء	مولوی رفیع الدین قندھاری دکن -	سنہ ۱۲۱۹ھ	•	•	
۶۸	تبصرۃ الشاکین فی جلائل حضرت محی الدین -	سید غلام علی ارشد	سنہ ۱۱۹۶ھ			

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع -	مطبوعہ یا قلمی -	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۲۱	تاریخ بناء حیدرآباد	.	.	قلمی	فارسی	
۲۲	تاریخ اسلامی -	اسد خان لاری وزیر عادل شاہی -	.	.	-	
۲۳	تاریخ دکن -	رائے منالال -	سنہ ۱۳۰۳ھ	مطبوعہ	فارسی	
۲۴	تاریخ نظامی -	مولانا نظام الدین احمد داماد عبداللہ قطب شاہ -		.		
۲۵	تاریخ تحفۃ الملوک	مولانا رفیع الدین شیرازی	.	.	-	علی عادل شاہ کے زمانہ میں لکھی گئی -
۲۶	تاریخ مراۃ الصفا	میر محمد علی بن محمد صادق برہانپوری -	سنہ ۱۱۷۰ھ	.	.	
۲۷	تاریخ سلاطین دکن	نظام الدین احمد بخش	سنہ ۱۰۱۱ھ	قلمی	فارسی	تاریخ طبقات اکبری حالات سلاطین دکن قلمبند کیا ہے
۲۸	تاریخ احوال الخواقین	محمد قاسم دہلوی -	سنہ ۱۱۴۳ھ	.	.	عالمگیر کے دو فرزندوں کے معرکہ آرائیاں اور نظام الملک فتح جنگ آصفجاہ بہادر کا حال لکھا ہے -
۲۹	تاریخ فتیحہ	یوسف محمد خان تورانی	سنہ ۱۱۲۲ھ			نواب آصفجاہ بہادر کا حال درج ہے
۳۰	تاریخ خانجہانی -	خواجہ نعمت اللہ ہروی	سنہ ۱۰۲۱ھ		فارسی	افاغنہ کے قبایل و انساب

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف یا مولف ۔	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
						خانجہانی کے حالات درج ہین۔
۳۱	تاریخ بیجاپور۔	بشیر الدین صاحب دہلوی	سنہ ۱۳۲۳ھ	مطبوعہ	اردو	
۳۲	تاریخ سمستان آناگندی عرف بیجانگر۔	بشیر الدین احمد صاحب اول تعلقدار ضلع رائچور		"	"	
۳۳	تاریخ قافیخانی	محمد ہاشم خان		دو جلد " ایک قلمی		محمد شاہ ہند کے عہد مین تالیف ہوئی
۳۴	تبصرۃ الناظرین۔	سید محمد بن مولانا سید عبد الجلیل بلگرامی	سنہ ۱۱۸۲ھ		فارسی	
۳۵	تاریخ قادرخانی	غلام حسین حیدرآبادی	سنہ ۱۲۳۰ھ			
۳۶	تاریخ روضۃ الحیات	مولانا باقر الموسوی الخوانساری ۔	سنہ ۱۲۸۶ھ		عربی	اسمین علماء اور سادات کا ذکر ہے۔
۳۷	تاریخ شاہان عجم۔	مرتضیٰ مازندرانی				
۳۸	تاریخ چنگیز خانی۔					
۳۹	تاریخ ہرات۔	مولانا عبد اللہ ہروی	سنہ ۹۰۹ھ		فارسی	
۴۰	تاریخ مکۃ المشرفہ	قطب الدین الحنفی	سنہ ۹۸۵ھ		"	
۴۱	تاریخ الحکماء	ابو الجواد بن نصر اللہ التتوی ۔	•	•	•	محمد جلال الدین اکبر بادشاہ ہند کے عہد مین لکھی گئی۔
۴۲	تاریخ الحکماء	•	•	•	•	بزمانہ عبد اللہ قطب شاہ لکھی گئی۔

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۹۷	داستان نجم ۔	مفتی و مولوی صبغۃ اللہ المخاطب بہ بدر الدولہ	سنہ ۱۲۸۹ھ		فارسی	
۹۸	دستور الانشاء	محمد اکبر رضوی	"	"	"	
۹۹	دستور السیاق گوشوارہ ہند و دکن ۔					یہ گوشوارہ عالمگیر کے عہد میں مرتب ہوا ۔
۱۰۰	دفتر آصفیہ ۔				فارسی	در باب محصول صوبہ جات دکن لکھا گیا
۱۰۱	روزنامچہ عالمگیری یعنی دستور العمل عالمگیری ۔	"	"	"	"	
۱۰۲	رسالہ تحفۃ الملوک	"	"	"	"	نصائح ملک سیف الدین غوری وزیر علاء الدین حسن گنگو بہمنی ہیں ۔
۱۰۳	رسالہ اصطلاحات دفاتر	گنگو پنڈت منجم محاسب بہمنی	"	"	"	
۱۰۴	رقعات نظامی مسمی بہ باغ و بہار	"	سنہ ۱۱۱۲ھ	"	"	رقعات میر عالم وزیر سرکار عالی ہیں ۔
۱۰۵	رسالہ تعمیر روضہ آگرہ	"	"	"	"	
۱۰۶	رسالہ سوغات دکن	نور الدین محمد حکیم حیدر آبادی	سنہ ۱۳۱۳ھ	"	"	حسب الحکم کپتان ولیم ہیل صاحب بہادر تالیف ہوئی
۱۰۷	ریاض الانشاء	خواجہ محمود گاوان وزیر بہمنی ۔	سنہ ۸۸۷ھ	"	"	
۱۰۸	رحلہ ابن بطوطہ ۔	"	"	"	"	

	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنۂ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۰۹	روایح گلشن	مرزا الفی شاعر نروی	•	•	•	حیدرآباد کے عمارات و محلات وغیرہ کا ذکر ہے۔
۱۱۰	رسالہ انساب نواعظ	محمد اکرم خان بن ملا احمد	•	•	•	
۱۱۱	زراعت آصفیہ با تصویر معہ ضمیمہ وغیرہ۔	حاجی بیگم عرف حاجی بادشاہ	سنہ ۱۳۲۰ف	انبیکا پریس	اُردو	
۱۱۲	رسالہ نسبت میلانا وجیہ الدین العلوی الگجراتی۔	•	•	•	•	
۱۱۳	روتر روشن تذکرۃ الشعرا	•	•	مطبوعہ	•	•
۱۱۴	روضۂ اولیا خلدآباد	میر غلام علی آزاد بلگرامی	سنہ ۱۲۰۰	•	•	
۱۱۵	روضۂ اولیا بیجاپور	محمد ابراہیم زبیری بیجاپوری	سنہ ۱۲۰۶	•	•	
۱۱۶	رسالہ نوادر اقوام	قادر خان بیدری	سنہ ۱۲۵۵	•	•	
۱۱۷	رسالہ اسماء بزرگان گلبرگہ	•	•	•	•	
۱۱۸	زبدۃ التواریخ	مولانا نور الحق بن مولانا عبد الحق	•	•	•	
۱۱۹	سفینۂ بیخبر	میر عظمت اللہ بلگرامی	سنہ ۱۱۲۱	•	•	
۱۲۰	سرو آزاد	میر غلام علی آزاد بلگرامی	سنہ ۱۱۶۶	•	•	
۱۲۱	سیر الہند	منشی قادر خان بیدری	سنہ ۱۲۴۷	•	•	
۱۲۲	سیر ہند و گلگشت	محمد قادر خان بیدری	سنہ ۱۲۵۴	قلمی	فارسی	

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۲۳	سفرنامہ جی۔ بی ٹیوز	باہتمام سید علی حسن صاحب بلگرامی	سنہ ۱۸۹۷ع	معتمد عام آگرہ	اردو	جلد سوم و چہارم مین دکن متعلق ذکر ہے سلسلۂ آصفیہ
۱۲۴	سیر المتاخرین ۔	۔	۔	مطبوعہ کلکتہ		
۱۲۵	سلسلۃ العارفین	مولانا محمد قاضی	سنہ ۱۰۰۰ھ	۔	۔	
۱۲۶	رسالہ رفیق دکن حصہ اول و دوم ۔	عزیز الدین مدرس	سنہ ۱۳۰۱ھ	دار الطبع سرکار عالی	اردو	
۱۲۷	سوانح عمری شیخ علی متقی	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	۔	۔	۔	
۱۲۸	سلافۃ العصر	سید علی مدنی ۔	سنہ ۱۱۲۰ھ			
۱۲۹	سلوۃ الغریب و اسلوۃ اللبیب ۔	سید علی المدنی				یہ مدینہ کا سفرنامہ ہے جبکہ مصنف مدینہ سے حیدرآباد دکن مین آیا ۔
۱۳۰	سیر و سیاحت ڈاکٹر برنیر ہر دو جلد ۔	۔	سنہ ۱۶۵۴ع	مطبوعہ	اردو	اصل کتاب انگریزی زبان مین ہے سنہ ۱۸۸۸ع مین زبان اردو مین اوس کا ترجمہ شایع ہوا ۔
۱۳۱	سفینۃ الاصفیہ	دارا شکوہ	۔		۔	
۱۳۲	سیرۃ المحمود	مولوی عزیز مرزا صاحب سابق معتمد عدالت کوتوالی	سنہ ۱۳۱۴ھ	معتمد دکن حیدرآباد	ء	

نمبر سلسلہ	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۳۳	شاہ عالم نامہ	نعمت خان عالی	سنہ ۱۱۲۳	۔	۔	
۱۳۴	شمع انجمن	نواب صدیق حسن خان	سنہ ۱۲۹۲	۔	۔	
۱۳۵	شام غریبان تذکرۃ الشعرا	لچھمی نارائن شفیق اورنگ آبادی	۔	۔	۔	
۱۳۶	صبح گلشن۔	سید علی حسن خان بن نواب محمد صدیق حسن خان	سنہ ۱۲۹۴	۔	۔	
۱۳۷	صولت عثمانی۔	مولوی قاضی ابوالفتح محمد از مدراس	سنہ ۱۳۳۲	مطبوعہ	اردو	
۱۳۸	طبقات شاہ جہانی	مولانا محمد صادق ہروی	۔	۔	۔	بزمانہ شاہ جہان تالیف ہوئی
۱۳۹	طبقات الاطبا		سنہ ۶۶۸	۔	فارسی	
۱۴۰	ظفر نامہ	مولانا شرف الدین علی یزدی۔	سنہ ۸۵۰	۔	"	
۱۴۱	علی نامہ	ملا نوراللہ شوشتری	۔	۔	"	علی عادل شاہ کے حالات ہیں
۱۴۲	" "	ملا نصرتی الملک الشعراء	۔	۔	اردو	علی عادل شاہ کے فتوحات کا ذکر ہے۔
۱۴۳	عالمگیر نامہ۔	محمد کاظم بن محمد امین کاشی	۔	۔	۔	عالمگیر کے واقعات دہ سالہ سنہ ۱۰۶۷ سے سنہ ۱۰۷۸ تک لکھے گئے ہیں۔
۱۴۴	عنایت الٰہی	شمس الدین	سنہ ۱۱۶۲	۔	فارسی	

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۴۵	فہرست وزراء عادل شاہی	افضل خان شیرازی	•	•	•	
۱۴۶	فارسٹ فار ہز ہائینس دی نظامس۔	مسٹر ای۔ اے پیارج	•	•	انگریزی	
۱۴۷	فارگاڈن امپیریر	•	•	•	"	
۱۴۸	قانون مالگزاری بہمنیہ	•	•	•	•	حسب الحکم احمد شاہ ولی البہمنی کے ترتیب پایا۔
۱۴۹	قانون آصفیہ۔	منشی سنبارام پیشکار صوبہ جات دکن۔	سنہ ۱۱۷۵	•	•	
۱۵۰	قران السعدین التذکرہ بہار بوستان۔	میر عبدالرزاق شہنواز خان صمصام الملک وزیر سرکار	سنہ ۱۱۷۱	•	فارسی	یہ تذکرہ قدیم شعراء کے بیان میں ہے صرف آخر میں چند معاصرین آصفجاہ ثانی مرحوم کا بھی تذکرہ ہے۔
۱۵۱	کتاب الشعراء	مرتضی ودود	•	•	•	
۱۵۲	کرامات الاولیا۔	نظام الدین احمد۔	سنہ ۱۰۶۵	•	فارسی	
۱۵۳	کتبہ جات قبور قطب شاہیہ	•	•	•		
۱۵۴	گوشوارہ دکن	•	•	•	•	مع اسماء قلعہ جات و عمارات دکن ہیں۔
۱۵۵	گلشن بیخار۔	نواب مصطفی خان شیفتہ	سنہ ۱۲۵۰	•	•	

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۵۶	گنج دانش	.	.	مطبوعہ		
۱۵۷	گلدستہ جشن آصفیہ	محمد عبداللہ صاحب	۱۳۱۷ فصلی	ظفر پریس	اردو	
۱۵۸	گنج شائیگان۔	.	.	”		
۱۵۹	گلدستہ یادگار وزارت شاد	محمد عبداللہ خان۔	۱۳۱۰ فصلی	مفید دکن حیدرآباد	”	نظم
۱۶۰	گلدستہ بیجاپور	مولفہ میر احمد علی خان	۱۲۷۹ھ	”	”	اصل فارسی ۱۲۷۷ھ میں لکھی گئی۔
۱۶۱	لطایف الاخبار روزنامچہ قندہار	.	۱۰۶۳ھ	.	فارسی	
۱۶۲	لب التواریخ	بندرابن بہارامل	۱۱۰۳ھ	.	.	
۱۶۳	لطایف اشرفی	مخدوم اشرف جہانگیری	.	.	.	
۱۶۴	طحات تاریخ طبقات تاجری۔	مولانا حسین الدین الخاطب گنج العلوم بیجاپوری۔	.	.	.	حسن گنگو بہمنی۔
۱۶۵	محمود شاہی تاریخ	شمس الدین محمد شیرازی	.	.	.	شاہان گجرات۔ تذکرہ
۱۶۶	مطلع السعدین مجمع البحرین	عبدالرزاق سمرقندی	۹۳۶ھ		فارسی	تیمور گورگان بادشاہ کا دو جلدوں میں ہیں۔
۱۶۷	مصائب دکن	رامچندر داس	۱۳۲۶ھ	مشیر دکن پریس	اردو	

نمبر سلسلہ	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۶۸	ماثر بربانی	علی بن عزیز اللہ طباطبائی مازندرانی۔	سنہ ۱۰۰۹ھ	•	اردو	اس مین ابتداء علاءالدین حسن گنگو بہمنی سے کیگئی۔
۱۶۹	مجموعہ مرزا احمد یحیان صفوی	•	•	•	•	سلاطین تیمور کے حالات ہین۔
۱۷۰	محبوب التواریخ تذکرہ اولیاء دکن۔	محمد عبد الجبار خان صوفی	سنہ ۱۳۱۳ف	حسن پریس حیدرآباد	اردو	حصہ اول۔
۱۷۱	ماثر الکرام تاریخ بلگرام	مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی۔	سنہ ۱۲۰۰ھ	•	•	
۱۷۲	مجالس المومنین	قاضی نور اللہ شوشتری	•	•	•	
۱۷۳	محبوب الزمن تذکرہ شعرائے دکن۔	عبد الجبار خانصاحب	سنہ ۱۳۲۹ھ		؍؍	حصہ اول و دوم
۱۷۴	منتظم ناصری	معتمد السلطان صنیع الدولہ محمد حسن خان۔	•	مطبوعہ	•	
۱۷۵	ماثر عالمگیری	محمد ساقی المخاطب مستعد خان	سنہ ۱۱۲۲ھ	•	•	واقعات چہل سالہ عالمگیری درج ہین
۱۷۶	ماثر حیدری۔	لچھمی نارائن شفیق اورنگ آبادی۔	•	•	•	ٹیپو سلطان و حیدر کے بیان مین ہے۔
۱۷۷	منتخب التواریخ	مولوی عبد القادر بدایونی	سنہ ۱۰۲۶ھ	•	فارسی	

نمبر سلسلہ	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۷۸	مکاتبات نظام شاہ بحری	شاہ طاہر	سنہ ۹۵۶ھ	•	فارسی	
۱۷۹	مرآت اسکندری	منشی سکندر خان بن محمد خان عرف منجھو	سنہ ۱۱۲۰ھ	•	"	
۱۸۰	مشرع الروی	الشیخ الشلی الیمنی	•	•	عربی	
۱۸۱	منتخب دیوانہا -	سراج الدین حسین اورنگ آبادی -	سنہ ۱۱۶۹ھ	•	•	
۱۸۲	مونس الارواح	جہان آرا بیگم بنت شاہجہان بادشاہ ہند	سنہ ۱۰۴۹ھ	•	فارسی	
۱۸۳	مناقب شاہ صبغۃ اللہ	عبد الفتاح نائب رسول اللہ	سنہ ۱۰۳۵ھ	•	"	
۱۸۴	معرفت الاولیاء	منشی قادر خان بیدری	سنہ ۱۲۵۴ھ	•	•	
۱۸۵	محبوب الوطن تذکرہ دین السلاطین حصہ اول	مولوی محمد عبد الجبار خان نقشبندی صوفی -	سنہ ۱۳۲۸ھ	مطبع رحمانی	اردو	دربیان سلاطین بہمنیہ
۱۸۶	مناقب العارفین	مولانا شمس الدین احمد افلاکی -	سنہ ۷۱۸ھ		فارسی	
۱۸۷	مشکوٰۃ النبوۃ تذکرہ اولیا	مولانا شاہ غلام علی صاحب قادری حیدرآبادی	سنہ ۱۲۵۲ھ	•	•	
۱۸۸	ملفوظات -	شیخ فرید شکر گنج	•	•	•	

سلسلہ نشان	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۸۹	مراۃ السلاطین ترجمہ سیر المتاخرین۔	گوکل پرشاد	سنہ ۱۸۷۱ء	نولکشور	اُردو	ہر سہ جلد۔
۱۹۰	طبقات شیخ عین الدین بیجاپوری۔	•		قلمی	فارسی	•
۱۹۱	ملفوظات	شاہ عیسیٰ جنید اللہ برہانپوری۔	•	•	•	•
۱۹۲	ملفوظات	حضرت برہان الدین غریب	•	•	•	
۱۹۳	مختصر تاریخ	•	•	•	•	
۱۹۴	غزوہ احمد نگر۔	شیخ اسمعیل صاحب	سنہ ۱۳۰۵ھ	مطبوعہ		
۱۹۵	مرات عثمانی	محمد برہان الدین ساکن گدوال ضلع رائچور	•	"	•	
۱۹۶	محبوب چتا	مسٹر تاروڈی زمیندار تاڑپی کنڈہ ضلع محبوب نگر	•	"	تلنگی	
۱۹۷	مختار الاخبار	•	•	قلمی	فارسی	حالات عہد نواب نظام علیخان بہادر
۱۹۸	نزہتہ الجلیس	سید عباس بن علی المکی الحسینی الموسی۔	سنہ ۱۱۴۸ھ	•	•	
۱۹۹	نتائج الافکار۔	مولوی قدرت اللہ۔	سنہ ۱۲۵۶ھ	•	•	

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۹۹	نفحات الانس	نورالدین عبدالرحمن جامی	سنہ ۸۹۷ھ	۔	فارسی	
۲۰۰	نورالسافر فی القران العاشر	عبدالقادر بن الشیخ العیدروسی ۔	۔	۔	عربی	اس مین بارہوین صدی کے علماء و سادات کا ذکر ہے
۲۰۱	واقعات کریم نگر	۔	۔	۔	۔	۔
۲۰۲	واقعات گولکنڈہ	نعمت خان عالی مرزا محمد بن حکیم فتح الدین	سنہ ۱۲۷۰ھ	قلمی اور مطبوعہ	فارسی	اسکے سات جلدین ہین
۲۰۳	تاریخ گلزار آصفیہ ۔	خواجہ غلام حسین خان	سنہ ۱۳۰۸ھ	محمدی پریس	″	
۲۰۴	تاریخ عزیز دکن	عبدالعزیز	سنہ ۸۷۳ھ	نولکشور	اردو	اصل فارسی اور قلمی ہے
۲۰۵	تاریخ ہندوستان جلد چہارم ۔	منشی ذکاء اللہ	سنہ ۱۸۸۰ء	شمس المطابع دہلی	″	
۲۰۶	تاریخ ورنگل	محمد لطیف علی صاحب	سنہ	حسن پریس	″	
۲۰۷	زراعت دکن	حسن بن عبداللہ صاحب	سنہ ۱۳۰۱ھ	ہزار داستان حیدرآباد	″	
۲۰۸	جغرافیہ ملک نظام	سید ابراہیم ۔	۔	احمدی پریس	″	
۲۰۹	تاجدار دکن ۔	مولوی سید منظر علی صاحب	۔	قلمی	اردو	
۲۱۰	دربار آصف ۔	مولوی غلام صمدانی خان گوہر	۔	مطبوعہ	″	یہ کئی حصہ مین طبع ہوئی ہے بسبب انتقال مولف آخر حصہ ناتمام رہگیا

انجمن و کلب وغیرہ

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصۂ دوم صفحہ ۶۷۸

فصل (۴)

یہان اکثر انجمنین اور سوسائٹیان ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی یا نام نمود اور دیگر ذاتی اغراض کی بناء پر قایم کیجاتی ہین جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ انجمنین وغیرہ جلد مٹ جاتی ہین۔ اسی طرح اکثر قایم ہوئین اور جلد ٹوٹ گئین۔ ذیل مین چند مستثنےٰ انجمنون کا ذکر کیا جاتا ہی۔

مجلس قرضۂ حسنہ۔ موسوم بہ معین المسلمین۔ یہ یکم رجب ۱۳۲۰ھ کو بلدہ مین قایم ہوئی۔ اسکے قیام کی غایت یہ ہے کہ مسلمان بھائی بلائے سود سے بچین۔

حیدرآباد ینگ مینس کرسچین اسوشی ایشین۔ اسوشی ایشین مذکور ابتداءً بمبئی۔ کلکتہ اور مدراس وغیرہ مین قایم ہوی۔ بعدازان یہان کے چند مسیحی حضرات کو خیال پیدا ہوا کہ اوس کی ایک شاخ یہان بھی قایم کیجائے۔ چنانچہ ۳۰ ستمبر ۱۸۸۹ء کو چادرگھاٹ مین اس اسوشی ایشین کا افتتاح ہوا۔ رفتہ رفتہ یہ اسوشی ایشین اچھی طرح ترقی کرتی جا رہی ہے۔ اور باغ عامہ کے قریب اپنی ذاتی عمارت مین قایم ہے۔ اس کی تعمیر کے لئے جو چندہ جمع ہوا تھا اُس مین سرکار عالی نے بھی دو ہزار کی رقم مرحمت فرمائی تھی۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو بروز جمعہ شام کے پانچ بجے اس کی توسیع شدہ عمارت کا افتتاح آنریبل کرنل پنہے رزیڈنٹ وقت کے ہاتھون عمل مین آیا تھا۔

نوبل کلب۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ روز دوشنبہ کو اعلیٰحضرت غفرانمکان کے ۴۳ وین سالگرہ کے تقریب مین عالیجناب مہاراجہ مدارالمہام بہادر کے ہاتھ اس کلب کا افتتاحی رسم ادا ہوا دیگر کلبون کی طرح چند روز تک اس کا بھی زور و شور رہا۔ اب اس کا ذکر مذکور نہین سنا جاتا۔

انجمن مدیر فریضۂ ذکاۃ۔ ۲۲ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ روز چہارشنبہ کو نواب فیاض علیخان صاحب کے مکان واقع رزیڈنسی مین انجمن مذکور کا افتتاحی جلسہ منعقد ہوا تھا۔ بعد کا حال معلوم نہین۔

محمدیہ لائبریری۔ | آخر ماہ شوال ۱۳۳۱ھ کو سرائے بواہیر کے قریب لائبریری مذکور کا افتتاح ہوا

اس مین شرکت کی کوئی فیس نہین لیجاتی استفادہ کی عام اجازت ہے۔

انجمن خواتین دکن | ماہ ذیحجہ ۱۳۳۶ھ مین انجمن مذکور اس غرض سے قایم ہوئی کہ اون عورتونکی

جو بلحاظ غیرت کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنے کو عار سمجھتی ہین۔ بلا مذہب و ملت

بوقت ضرورت ہر طرح کی امداد و اعانت کی جایا کرے۔

سوشیل سرویس لیگ۔ | ۸ محرم ۱۳۳۷ھ روز دوشنبہ کو عین دسہرہ کی نیک ساعت مین

یہ قایم ہوئی۔ اس کے سکرٹری مسٹر وامن نایک جاگیردار و رکن مجلس صفائی حیدرآباد اور

پرسیڈنٹ مسٹر کیشوراؤ وکیل ہائی کورٹ ہین۔ تاریخ مذکور کو شام کے ساڑھے پانچ بجے

باغ مرلیدہر واقع ترپ بازار مین بدین غرض جلسہ منعقد ہوا تھا کہ آجکل جو بخار و بائی جہلک

پھیلا ہوا ہے اوس کے مصائب سے غریب غربا کو محفوظ رکھنے کے متعلق تدبیرین سوچی جائین

چنانچہ جلسہ مین چند حضرات کی تقریرین ہوئین۔ فہرست چندہ کھولی گئی تقریبًا ایکہزار روپیہ الی ہزار

چندہ وصول ہوا۔ کوئی پچاس حضرات نے غریب بیمارون کی تیمارداری کے لئے اپنی خدمات

نذر کین۔

مذہبی مکانات و مراسم و کھیل تماشے

فصل (۵)

جس مکان مین حسینی علم استادہ کیا جاتا تھا وہ بوسیدہ بھی ہوگیا تھا اس لئے آخر ماہ

ذیحجہ ۱۳۳۳ھ مین وہ مکان سرکاری اخراجات سے از سرنو تعمیر کیا گیا۔

بمقام زمستان پور نزدیک چلکل گوڑہ پارسیون کا ایک دوسرا نیا دخمہ یعنی قبرستان

بصرف چالیس ہزار للورار ایم تعمیر کیا گیا۔ غیر مذاہب کے اصحاب کو اصول تعمیر دخمہ وغیرہ کو ملاحظہ کرنے کے

لئے من ابتدائے ۴ ا نومبر ۱۹۱۵ء م ۱۸ محرم ۱۳۳۴ھ لغایتہ ۱۰ ڈسمبر ۱۹۱۵ء اسکے اندرونی

مقام تک جانے کی اجازت تھی اُس کے بعد سے اُس مین لاشین رکھنے کا سلسلہ شروع ہوا۔

انجمن برہمو سماج ـــ اوائل ماہ رمضان ۱۳۳۴ھ م اوائل ماہ جولائی ۱۹۱۶ء مین بحصول منظوری حضرت اقدس و اعلیٰ بلدہ مین انجمن برہمو سماج قایم کیگئی۔ مسٹر ویلنکر چیف انسپکٹر تعلیمات کے بنگلہ مین انجمن مذکور کے جلسے ہوتے ہین -

باب ۸

مشہور لوگون کی موت

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصۂ دوم صفحہ ۴۸۷

فصل (۱) فرشتہ زادگان ـــ ۲۲ر شوال ۱۳۲۹ھ روز دوشنبہ کو بوقت شب نواب آصف یار الملک بہادر میر وزیر علی بادشاہ نے ایک طول طویل علالت کے بعد بلدہ مین انتقال فرمایا۔ آپ اعلیحضرت غفرانمکان کے چچازاد بھائی اور بہنوئی تھے۔ اور خاندان آصفیہ کے رکن رکین تھے دوسرے روز صبح کو تجہیز و تکفین عمل مین آئی۔

ـــ ۱۵ر جمادی الاول ۱۳۳۲ھ یکشنبہ و دوشنبہ کی درمیانی رات کو ۹ بجے نواب مظفر جنگ بہادر معین المہام امور مذہبی نے بمقام سرورنگر انتقال فرمایا۔ مکہ مسجد مین جنازہ کی نماز ادا کی گئی اور نواب رفیع الدولہ کے مقبرہ واقع درگاہ [illegible] صاحب مین دفن ہوئی اظہار غم کے لئے ذریعہ جریدہ غیر معمولی جلد و فاتر سرکار عالی کو ایک یوم کی عام تعطیل دی گئی آپ خاندان آصفیہ کے ایک قابل قدر اور ذی وقعت فرد اور مالک و ملک کے سچے بہی خواہ و علم دوست تھے۔

ـــ ۷ر ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ روز جمعہ کو بوقت سہ پہر نواب جہانگیر جنگ بہادر خسر اعلیحضرت قدر قدرت نے بلدہ مین انتقال فرمایا۔

ـــ ۹ر ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ روز دوشنبہ کو صاحبزادہ نواب محمد اکرم اللہ خانصاحب

ناظم امور مذہبی نے بعارضہ طاعون بلدہ مین رحلت فرمائی ۔

ــــ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ روز جمعہ کو راجہ گوبند بخش صاحب داماد راجہ رام بخش صاحب نے انتقال کیا ۔ یہ یہان کے قدیم امراء مین سے تھے ۔

ــــ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ روز سہ شنبہ کو چھوٹے آغا سیف آباد مین انتقال ہوا ۔ باجازت اعلیحضرت نعش اندرون بلدہ لائی گئی ۔ اور میر کے دائرہ مین دفن کی گئی ۔ آپ معززین ملک سے تھے ۔

ــــ ۷ رجب ۱۳۲۸ھ روز جمعہ کو نواب غلام غوث خان صاحب راجہ سمستان نارائن پیٹ نے انتقال کیا ۔ ان کو سالانہ چالیس ہزار آمدنی کی معاش تھی ۔

ــــ ۱۸ شوال ۱۳۳۰ھ روز دوشنبہ کو نواب حسین نواز جنگ بہادر کا بلدہ مین انتقال ہوا اعلیحضرت غفران مکان کو آپ کے ساتھ بڑی خصوصیت تھی ۔

ــــ ۱۲ شوال ۱۳۳۰ھ روز پنجشنبہ کو نواب ثریا جنگ صاحبزادہ نواب عسکر جنگ نے بمقام سیف آباد ایک طول طویل علالت کے بعد انتقال کیا ۔

ــــ ۲ صفر ۱۳۳۱ھ روز یکشنبہ کو نواب صاحب کلیانی کا اپنے مکان واقع سلطانشاہی مین انتقال ہوا ۔ آپ نواب وقار الامرا کے داماد تھے ۔

ــــ ۳ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ روز یکشنبہ کو نواب مقرب جنگ متہور الملک بہادر کا اپنے مکان واقع چادر گھاٹ مین انتقال ہوا ۔ آپ معتمدی صرف خاص اور دیگر متعدد خدمات جلیلہ پر متمکن رہ چکے تھے اور قدیم معززین دکن مین سے تھے ۔

ــــ ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ روز سہ شنبہ کو شب کے دو بجے راجہ لچھمن راؤ راجہ رائے رایان بہادر نے ایک عرصہ کے علالت کے بعد اپنے مکان مین انتقال فرمایا ۔ دوسرے روز دن کے دس بجے آپکے آخری رسومات ادا ہوئے ۔ آپ نہایت نیک نفس اور محتاط طبیعت امیر تھے ۔

ــــ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ روز سہ شنبہ کو شب کے آٹھ بجے راجہ راجیشر راؤ

مہاجسونت والی سمستان راجہ پیٹھ کا بلدہ مین انتقال ہوا۔

۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ روز پنجشنبہ کو رات کے ۳ بجے راجہ مرلی منوہر آصف نواز ونت بہادر نے مرض سرطان سے اپنی ویوڑہی مین انتقال فرمایا۔ بغرض علاج آپ ولایت بھی گئے تھے لیکن وہان کی سردی موافق نہ آنے کے باعث جلد ہی بلدہ واپس آگئے تھے۔ آپ مال والوں قدیم اور معزز خاندان کے رکن اور مہاراجہ شیوراج دہرم ونت بہادر کے منجھلے بھائی تھے ۱۸۶۰ء مین تولد ہوئے تھے۔ اور مدرسہ عالیہ مین تعلیم پائی تھی۔ سلطنت آصفیہ کے مختلف عہدونپر مامور رہے تھے۔ راجہ اندر کرن بہادر صوبیدار میدک آپکے صاحبزادہ کلان ہین۔

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ روز چہارشنبہ کو راجہ مہا جسونت راؤ صاحب کا انتقال ہوا آپ راجہ صاحب دوم کنڈہ کے بھائی تھے۔

۲۹ رجب ۱۳۳۲ھ روز چہارشنبہ کو دن کے تین بجے راجہ ہرکشن بہادر نے اپنی ویوڑہی واقع بیلہ مین انتقال کیا۔ آپ مہاراجہ نراندر بہادر پیشکار کے داماد اور مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر پیشکار کے والد تھے۔

۲ شوال ۱۳۳۲ھ روز دوشنبہ دن کے تین بجے راجہ رگھوتم راؤ راجیندر بہادر نے انتقال کیا۔ آپ مختلف امراض مین مبتلا تھے۔ آپ کی کوئی صلبی اولاد نہین ہے۔ آپ کو گنگا کھیڑ وغیرہ ساٹھ ہزار کی معاش تھی۔ اب وہ سرکار کی نگرانی مین ہے۔

۸ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ روز دوشنبہ کو شب کے ۹ بجے نواب منصور جنگ بہادر خلف نواب انتظام الدولہ کا بلدہ مین انتقال ہوا۔ آپ خاندان حیدر الملک سے تھے۔

آخر ماہ محرم ۱۳۳۴ھ مین نواب شجاع الملک کا کوہ نیلگیری پر انتقال ہوا۔ آپ خلف نواب حسام الملک خانخانان بہادر تھے مرحوم کی نعش بلدہ لائی گئی۔ اور میر کے دائرہ مین دفن ہوئے۔

۲۴ رمضان ۱۳۳۵ھ روز دوشنبہ کو نواب تیمور جنگ بہادر کا انتقال ہوا۔

۱۲ شعبان ۱۳۳۶ھ روز سشنبہ کو راجہ صاحب سمستان دوم کنڈہ کا بعارضہ ہیضہ

انتقال ہوا۔

۔۔۔ ۷ ار شعبان ۱۳۲۷ھ کو نماز میں حضرت معروف علی شاہ صاحب قادری نے رحلت فرمائی آپ نہایت معزز خاندان کے رکن تھے۔ جمعہ کی نماز کے بعد مکہ مسجد میں تخمیناً دس ہزار آدمیوں نے دو دفعہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ آپ کی نعش پر بجائے شال کے کمل اوڑھایا گیا تھا۔ ہزارہا آدمی جنازہ کے ساتھ تھے قریب چھ بجے کے بیرون دروازہ دبیر پورہ دفن ہوئے۔

۔۔۔ ۲۳ ر ذیقعدہ ۱۳۲۷ھ روز شنبہ مغرب کے ساڑھے چھ بجے حضرت عبداللہ شاہ صاحب قادری المعروف کتے والے شاہ صاحب نے مرض فالج سے نزد حوض گوشہ محل انتقال فرمایا۔

۔۔۔ ۱۱ ر محرم ۱۳۲۸ھ روز یکشنبہ کو حضرت اسمعیل شاہ صاحب مجذوب رحلت فرمائے جنازہ کی نماز مکہ مسجد میں ادا ہوئی۔ حضرت غفران مکان علیہ الرحمہ نے مکہ مسجد کے دروازہ سے چارمینار کے قریب تک از راہ عقیدت جنازہ کو کندھا دیا تھا۔ مہاراجہ مدار المہام بہادر نے اور کرنل نواب سر افسر الملک بہادر نے بھی کندھا دیا تھا۔ شاہ صاحب موصوف کی تجہیز و تکفین کے لئے حضرت غفران مکان نے خزانہ صرفخاص سے دو ہزار روپیہ مرحمت فرمائے تھے۔

۔۔۔ ۳ ر ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ روز چہار شنبہ کو حضرت سید محمد صاحب گیلانی بغدادی نے بمقام پرورش باغ موقوعہ لنگم پلی خورد رحلت فرمائی۔ مکہ مسجد میں جنازہ کی نماز ادا ہوئی۔ اور حضرت یوسف صاحب شریف کے درگاہ میں دفن ہوئے۔ آپ ۱۶۔۱۷ سال سے بلدہ میں تشریف رکھتے تھے۔ اور علاوہ صرف خاص سے آپ کو ماہانہ الـ ۲۰۰ روپیہ ماہوار مقرر تھی۔

۔۔۔ ۸ ر رجب ۱۳۳۲ھ م بیساکھ شدی (۹) شک ۱۸۳۸ سن نام سنوچھر روز چہار شنبہ کو شام کے پونے پانچ بجے مہاراج نارائن باوا سیفہ سے اپنے مٹھ واقع حسینی علم میں سماوت ہوئے۔ شب کے ۹ بجے مرگھٹ نزد دیوی باغ میں اگنی سپرشش کیا گیا۔ موتا کے ہمراہ

نہایت کثرت سے لوگ تھے۔ نہایت ہی باخدا آدمی تھے۔

— ۲۴ رجماوی الاول ۱۳۳۵ھ روز دوشنبہ کو مشہور و معروف مجذوبہ حضرت زہرہ بی صاحبہ مقیمہ نزد تالاب میر جملہ رحلت فرمائی۔ مکہ مسجد مین جنازہ کی نماز ادا ہوئی۔ آپ اپنی زندگی مین جہان تشریف رکھتی تھین وہین سپرد خاک کی گئین۔

— ۲۸ محرم ۱۳۳۶ھ روز چہارشنبہ کو بوقت شام حضرت دلاور علی شاہ صاحب ساکن ناچارم نے ایک طویل علالت کے بعد رحلت فرمائی۔ اور دوسرے روز شام کو تجہیز و تکفین عمل مین آئی۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر پیشکار شریک تھے۔ بڑا بزرگ تھے۔

— ۴ صفر ۱۳۲۷ھ روز جمعہ کو ڈاکٹر منشی کانت چٹوپادھیا کا بلدہ مین انتقال ہوا۔ فلسفہ اور مختلف السنہ مغربیہ کے عالم تھے۔ اور ایک زمانہ مین نظام کالج کے پروفیسر بھی رہ چکے تھے۔

— ۱۳ ذیحجہ ۱۳۲۷ھ روز دوشنبہ کو بوقت شب مولانا مولوی مسیح الزمان خانصاحب نے اپنے وطن شاہجہان پور مین عارضۂ فالج سے انتقال فرمایا۔ آپ کو من ابتدا محرم ۱۲۹۳ھ لغایتہ ماہ محرم ۱۳۰۲ھ اعلیحضرت غفران مکان کے اُستاد فارسی ہونے کا اعزاز حاصل رہا تھا آپ مولوی محمد زمان خانصاحب شہید کے بھائی تھے۔

— مولانا سید امجد علیصاحب اشہری سابق ایڈیٹر اخبار سفیر دکن حیدر آباد نے ۱۸ جمادی الاول ۱۳۲۸ھ روز دوشنبہ کو کم و بیش نصف صدی تک انشا ادب کی خدمت کر کے اپنے وطن قصبہ پھپوند ضلع اٹاوہ مین وفات پائی۔ مرحوم بحیثیت شاعر ایشیا کا اور اخبار نویس کے تمام ملک مین شہرت رکھتے تھے اور عام لوگ اون کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اولاد ذکور سے مولوی سید منظر علی صاحب ہین جنکا تعلق اسٹیٹ پائیگاہ نواب سروقار الامراء سے ہے۔

— نواب راقم الدولہ ظہیر الدین حسین خان دہلوی تخلص ظہیر شاگرد حضرت ذوق۔ ۱۹

ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ روز شنبہ کو اسّی سال سے زائد عمر مین انتقال ہوا - روح ظہیر یار وہ تاریخ ہے میر کے دائرہ مین دفن ہوئے -

۔۔۔ ۸ر شوال ۱۳۲۹ھ روز دوشنبہ کو مولوی واعدی صاحب کا بعارضہ طاعون ایرانی گلی حیدرآباد مین انتقال ہوا - آپ فارسی کے مشہور شاعر تھے -

۔۔۔ ۳ر محرم ۱۳۳۰ھ روز دوشنبہ کو بوقت شب حکیم بادشاہ علی صاحب ضیاء کا بعارضہ طاعون انتقال ہوا - آپ ایک طباع شاعر اور جاگیرات بہرام الدولہ بہادر کے معتمد تھے -

۔۔۔ ۱۱ر ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ روز یکشنبہ کو مولانا مولوی حسن الزمان صاحب نے رحلت فرمائی - آپ تالیف و تصنیف مین ایک عرصہ سے مصروف تھے - آپ سے بہت سے لوگ فیض یاب ہوتے رہتے تھے -

۔۔۔ ۲۴ر شوال ۱۳۳۰ھ م ۶ر اکتوبر ۱۹۱۲ء روز یکشنبہ کو مسٹر گلور یا مشہور ہیڈ ماسٹر نے بعارضۂ فالج بلدہ مین انتقال کیا - یہ وظیفہ خوار سرکار عالی تھے -

۔۔۔ ۱۱ر ربیع الاول ۱۳۳۳ھ م ۲۸ر جنوری ۱۹۱۵ء روز پنجشنبہ کو دن کے گیارہ بجے ڈاکٹر رگھوناتھ صاحب کا کلکتہ مین انتقال ہوا - آپ بڑے قابل شخص تھے - اور ایک زمانہ مین پرنسپل و پروفیسر نظام کالج رہ چکے تھے - اور وظیفہ لے کر وطن (کلکتہ) چلے گئے تھے -

۔۔۔ ۲ر شوال ۱۳۳۵ھ م ۲۲ر جولائی ۱۹۱۷ء روز یکشنبہ کو پروفیسر وائی - ین - ششادری - یف - آر - یس - نے بمقام لنگم پلی خود انتقال کیا - آپ مڈیکل اسکول بلدہ مین (بیالوجی) علم الحیات کے لکچرار تھے - آپ کے اظہار غم مین اسکول مذکور مین ایکیوم کی تعطیل دی گئی -

۔۔۔ ۱۴ر شوال ۱۳۲۷ھ روز شنبہ کو حکیم وزیر علی سلطان الحکما نے چھ ماہ کی

علالت کے بعد بلدہ میں انتقال کیا ۔ سرو سنہ صحیح در روز نہ فرزانہ رب کی مدفون ہو۔

۔۔۔ ۴ ر ذیحجہ ۱۳۲۷ھ روز جمعہ کو ڈاکٹر طالب افندی صاحب مشہور ترکی ڈاکٹر نے بلدہ میں انتقال کیا ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انتقال کے ایک روز قبل گاڑی سے گرنیکے باعث ان کو کوئی دماغی صدمہ پہنچا تھا ۔ وہی باعث ہلاکت ہوا ۔ مرحوم حاذق طبیب اور ہمدرد بنی نوع انسان تھے ۔

۔۔۔ ۲ ر محرم ۱۳۲۹ھ روز چہارشنبہ کو بوقت شب حکیم شفائی نواز صاحب کا بلدہ میں انتقال ہوا ۔ آپ ایک تجربہ کار اور مشہور حکیم تھے ۔

۔۔۔ ۱۰ ر شوال ۱۳۳۳ھ م ۲۲ ر اگست ۱۹۱۵ء روز یکشنبہ کو ڈاکٹر لاری کا ولایت میں انتقال ہوا ۔ آپ ایک مشہور ڈاکٹر تھے ۔ ۱۷ ر اپریل ۱۸۸۵ء کو ناظم طبابت سرکار عالی مقرر ہوئے تھے اور ۱۶ ر مئی ۱۹۰۱ء کو وظیفہ حسن خدمت حاصل کر کے ولایت چلے گئے تھے ۔

۔۔۔ ۴ ر ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ روز چہارشنبہ کو ڈاکٹر مظہر حسین صاحب کا بلدہ میں انتقال ہوا ۔ یہ نہایت نیک نفس اور متواضع و خلیق ڈاکٹر تھے ۔ اور ناظم طبابت کے مددگاری سے وظیفہ پر علیحدہ ہوئے تھے ۔

۔۔۔ ۸ ر ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ روز یکشنبہ کو حکیم رکن الدین صاحب مددگار افسر الاطبا و طبیب اسٹاف اعلیحضرت قدر قدرت نے جبکہ آپ بمبئی سے بلدہ آرہے تھے شب کے دو بجے بمقام کورووڈواڑی وغیرہ کے تحت فالج سے دفعتاً انتقال کیا ۔ نعش بلدہ لائی گئی اور خاندانی مقبرہ میں سپرد خاک کئے گئے ۔ آپ نہایت نیک مزاج اور فقیر منش تھے ۔

۔۔۔ ۲۹ ر رمضان ۱۳۳۵ھ مطابق ۲۰ ر جولائی ۱۹۱۷ء روز جمعہ کو ڈاکٹر ایچ ۔ ای ۔ ٹرپ کا بمقام سکندرآباد انتقال ہوا ۔ آپ ایک زمانہ میں مددگار ناظم طبابت سرکار عالی اور نائب پرنسپل مڈیکل اسکول تھے ۔

۔۔۔ ۳ ر جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ روز یکشنبہ کو نواب شافی نواز جنگ بہادر حکیم شفاخانہ

یونانی حسینی علمخانہ کا انتقال ہوا۔

۔۔۔ ۱۲ر محرم ۱۳۲۳ھ روز جمعہ صبح مین ڈاکٹر اعتماد الحق صاحب کا بعارضہ استسقاء بلدہ مین انتقال ہوا۔

۔۔۔ ۲ر صفر ۱۳۲۳ھ روز شنبہ کو نواب اکبر الملک کوتوال بلدہ کا انتقال ہوا۔ آپ ۸ر جمادی الثانی ۱۳۰۱ھ سے ۲ر صفر ۱۳۲۳ھ تک خدمت کوتوالی اندرون و بیرون بلدہ کی خدمت پر مامور رہے۔ اور آپ نے انتظام کوتوالی مین بہت ہی قابل قدر اصلاحین کین۔

۔۔۔ یکم جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ روز یکشنبہ کو بوقت شب مولوی حسین عطاء اللہ صاحب وظیفہ خوار سرکار عالی و میر مجلس پائیگاہ نواب سر آسمانجاہ کا مرض سرطان سے اپنے مکان محلہ ترپ بازار بلدہ مین رحلت کر گئے۔ دوسرے روز تجہیز و تکفین عمل مین آئی۔

۔۔۔ ۳ر شعبان ۱۳۲۷ھ روز جمعہ کو سید سراج الحسن صاحب المخاطب بہ نواب امیر یار جنگ بہادر سابق صوبہ دار صوبہ بیدر کا سکندرآباد مین انتقال ہوا۔

۔۔۔ ۳۰ر رجب ۱۳۲۷ھ روز شنبہ کو شب کے ساڑھے دس بجے راجہ سوامی پرشاد سررشتہ دار عروب علاقہ نظم جمعیت نے چند روز علالت کے بعد تقریباً ۷۰ سال کی عمر مین انتقال کیا۔ آپ نہایت خلیق راسخ الاعتقاد اور غربا پرور تھے۔ آپ کے بزرگ یہان نواب آصفجاہ مغفرت مآب کے ہمراہ آئے تھے۔

۔۔۔ ۲۰ر شعبان ۱۳۲۷ھ روز شنبہ کو نواب مفخر جنگ بہادر کمشنر کروڑگیری علاقہ سرکار عالی کا انتقال ہوا۔

۔۔۔ ۱۱ر رمضان ۱۳۲۷ھ روز دوشنبہ بوقت سہپہر مسٹر ابو رضا بیرسٹرایٹ لا ناظم اول فوجداری بلدہ نے انتقال کیا۔

۔۔۔ ۲ر ذیقعدہ ۱۳۲۷ھ روز شنبہ کو مولوی حیدر علی خان صاحب ناظم والقضاۃ

ـــــ رکارعالی کا انتقال ہوا ۔

ـــــ ۲۲ ؍ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۷ھ م ۶ ؍ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء روز دوشنبہ کو دستور آساجی ہوشنگ نے جو سرکار عالی مین مختلف خدمتون پر مامور رہے تھے بمقام پونہ انتقال کیا ۔

ـــــ ۱۵ ؍ محرم سنہ ۱۳۲۸ھ روز پنجشنبہ کو بوقت صبح مولوی عبدالرحیم صاحب شریک معتمد مال نے بعارضہ ذات الریاح انتقال کیا ۔

ـــــ ۲۵ ؍ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۸ھ روز جمعہ صبح کے وقت مسٹر واسدیو راؤ صاحب بی ۔ اے مددگار معتمد مال و ناظم مردم شماری نے انتقال کیا ۔

ـــــ ۱۰ ؍ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۸ھ کو نواب فیاض الدین صاحب مشرف جنگ بہادر مددگار معتمد صرف خاص کا انتقال ہوا ۔

ـــــ ۲ ؍ محرم سنہ ۱۳۲۹ھ روز چہارشنبہ کو بوقت شب مسٹر واراںجی سابق کمشنر کروڑگیری علاقہ سرکار عالی نے انتقال کیا ۔

ـــــ ۲۷ ؍ صفر سنہ ۱۳۲۹ھ روز دوشنبہ کو فضل رسول خانصاحب مددگار ناظم نظم جمعیت کا بلدہ مین انتقال ہوا ۔

ـــــ ۱۱ ؍ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۹ھ روز شنبہ کو سری رام پنڈت صاحب سابق منتظم صدر محاسبی سرکار عالی کا انتقال ہوا ۔ مدرسہ ویدک و ہرم کر پاشکا نزد شاہ علی بنڈہ کے قیام اور بقا مین آپ نے بہت بڑا حصہ لیا تھا ۔

ـــــ ۱۴ ؍ شعبان سنہ ۱۳۲۹ھ روز پنجشنبہ کو سید عبدالرشید صاحب رشید جنگ فرزند سید عبدالرزاق نواب آصف نواز الملک مرحوم سابق معتمد صرف خاص کا ملک پیٹھ مین انتقال ہوا ۔

ـــــ ۲۹ ؍ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ھ روز شنبہ کو مولوی سید محمود صاحب سابق اڈیکانگ نواب خورشید جاہ مرحوم و معتمد پائیگاہ نواب سر خورشید جاہ مرحوم نے بعارضہ ذیابطیس

و بنجارہ ملک پٹیڑ میں انتقال کیا۔ آپ بہت ہی بارسوخ اور نہایت نیک اور خدا ترس شخص تھے ۔

۔۔۔ ۷؍ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ م ۲۶؍ فروری ۱۹۱۲ء روز دوشنبہ کو دن کے پونے گیارہ بجے مولوی عزیز مرزا صاحب کا بمقام لکھنؤ انتقال ہوا۔ آپ سابق میں معتمدی عدالت و کوتوالی امور عامہ کی خدمت پر ممتاز تھے ۔ اور ۲۴؍ رمضان ۱۳۲۷ھ کو وظیفہ لیکر ہمیشہ کے لئے حیدرآباد سے چلے گئے تھے۔ آپ نہایت علم دوست اور قابل شخص تھے۔

۔۔۔ ۴؍ شعبان ۱۳۳۰ھ روز جمعہ کو مولوی محمد صدیق صاحب نائب ناظم توشہ خانہ سرکار عالی نے چند ماہ کی علالت کے بعد بمقام میرٹھ انتقال کیا۔ ۷؍ شعبان سنہ الیہ روز شنبہ کو میرٹھ سے آپکی نعش بلدہ لائی گئی اور یہیں تدفین عمل میں آئی ۔

۔۔۔ ۸؍ رمضان ۱۳۳۰ھ روز پنجشنبہ کو شب کے ۸ بجے مولوی قطب الدین علی صاحب تعلقدار و معتمد علاقہ پائیگاہ نواب سر خورشید جاہ کا مرض ہیضہ سے بلدہ میں انتقال ہوا۔ دوسرے روز بعد نماز جمعہ حضرت یوسف صاحب شریف صاحب قبلہ کے درگاہ میں دفن ہوئے ۔ مرحوم خاص لیاقت اور قابلیت کے شخص تھے ۔

۔۔۔ ۷؍ محرم ۱۳۳۱ھ روز شنبہ کو مولوی خواجہ امین الدین صاحب منصرم معتمد اسٹیٹ نواب سر خورشید جاہ نے بلدہ میں انتقال کیا ۔

۔۔۔ ۱۱؍ صفر ۱۳۳۱ھ روز دوشنبہ کو مولوی سید یوسف الدین صاحب صوبہ دار صوبہ گلبرگہ نے بمقام مدراس دفعتاً انتقال کیا۔ آپ بڑے علم دوست اور روشن خیال شخص تھے ۔

۔۔۔ ۱۳؍ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ روز پنجشنبہ کو وٹھل ماروتی راؤ صاحب سابق مددگار مہتمم خزانہ عامرہ نے پندرہ بیس روز کی علالت کے بعد بلدہ میں انتقال کیا۔

۔۔۔ ۱۱؍ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ م ۱۸؍ مئی ۱۹۱۳ء روز یکشنبہ کو شام کے ۵ بجے

مسٹر جمشید جی انڈلیجی چینائی تعلقدار علاقہ پائیگاہ نواب سر خورشید جاہ مرحوم کا سکندرآباد
مین انتقال ہوا۔ اور دوسرے روز آخری رسومات ادا کیے گئے۔ آپ علیل ہو کر بغرض علاج
بمبئی گئے تھے۔ وہان آپکی حالت بدرجہ غایت خطرناک ہونے سے بذریعہ اسپیشل ٹرین
سکندرآباد لائے گئے اور وہان داخل ہوتے ہی ایک گھنٹے کے بعد انتقال کیا۔ آپکے
چار صاحبزادہ ہین۔ نواب سہراب نواز جنگ کمشنر کروڑ گیری۔ دوسرے رستم جی صاحب
نائب ناظم شفاخانہ سرکار عالی۔ تیسرے ہرمز جی صاحب ڈاکٹر افضل گنج ہاسپٹل اور چوتھے
رتن جی صاحب تعلقدار اطراف بلدہ و رکن صدر مجلس پائیگاہ علاقہ اسٹیٹ نواب سر خورشید جاہ
ہین۔ مرحوم بڑے مخیر اور ہمدرد و بنی نوع انسان تھے۔

۔۔۔ ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ روز شنبہ کو مولوی عبدالمجید صاحب صدر محاسب علاقہ
صرفخاص نے بعارضہ درد گردہ بلدہ مین انتقال کیا۔

۔۔۔ ۷ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ م ۳ مئی ۱۹۱۴ء روز دوشنبہ کو بوقت مغرب خان بہادر
مولوی سید علی حسن صاحب نے بعارضہ سرطان دہلی مین انتقال کیا۔ آپ علاقہ سرکار عالی
مین نظامت بندوبست و معتمد فنانس وغیرہ خدمات جلیلہ پر مامور رہ چکے تھے۔ بتاریخ
۲ ذی الحجہ ۱۳۱۸ھ آپ کو ہمیشہ کے لئے یہان سے خیرباد کہنا پڑا تھا۔ اور یہان سے آپکو
وظیفہ ملا کرتا تھا۔ یہان سے جانے کے بعد آپنے چند سال تک اسٹیٹ جاورہ کے مدار المہام
اور ریاست اندور کے کونسل کی رکنیت کی بھی خدمات انجام دئے۔ اور ریاست جاورہ کی
مدار المہامی کے زمانہ مین گورنمنٹ آف انڈیا سے خان بہادر کے خطاب سے ممتاز
فرمائے گئے تھے۔

۔۔۔ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ روز چہارشنبہ کو صبح کے آٹھ بجے ونایک راؤ صاحب
پدلی معتمد نواب صاحب تاڑبن نے دو سال کی علالت کے بعد بلدہ مین انتقال کیا۔ مغرب کو
آپ کے آخری رسومات ادا کئے گئے۔ آپ بڑے لایق اور قابل و علم دوست تھے۔ اپنی

ذاتی قابلیت سے بہت کچھ اعزاز حاصل کیے تھے۔ الغرض آپ بڑے خوبی کے آدمی تھے۔

۲۲ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ روز پنجشنبہ شام کے ۵ بجے خان بہادر مولوی شرف الدین صاحب دہلوی مہتمم چھاپۂ نیابت وریلوے جات نے بلدہ میں انتقال کیا۔

۲۹ رجب ۱۳۳۲ھ روز چہارشنبہ کو بوقت صبح مولوی عبدالغفور صاحب وکیل نے مرض فالج سے انتقال کیا۔ آپ وکیلین درجہ سوم رکن مجلس عالیہ عدالت رہ چکے تھے نہایت مخیر آدمی تھے اپنے بنگلہ کے صحن میں دفن ہوئے۔

۷ شعبان ۱۳۳۲ھ م ۲ جولائی ۱۹۱۴ء روز پنجشنبہ کو مسٹر پیٹنجی سابق کمشنر کروڑگیری نے ولایت میں انتقال کیا۔ جہاں چند ماہ قبل بغرض سیر و سیاحت گئے ہوئے تھے۔

۱۹ شعبان ۱۳۳۲ھ روز شنبہ کو مولوی محمد حیدر صاحب تعلقدار اطراف بلدہ کا مرض فالج سے انتقال ہوا۔

۱۹ شعبان ۱۳۳۲ھ روز شنبہ کو مسٹر سرینواس اچاری مہتمم تعلیمات ضلع ورنگل کا بلدہ میں انتقال ہوا۔ آپ سررشتہ تعلیمات میں ایک قابل قدر تجربہ کار اور قدیم عہدہ دار تھے۔

۸ ذیحجہ ۱۳۳۲ھ روز چہارشنبہ کو مولوی محمد ذکریا خانصاحب سابق مددگار صوبہ دار گلبرگہ نے بحالت وظیفہ خواری طویل علالت کے بعد انتقال کیا۔ مرحوم کا لائق و مستعد عہدہ داران مال میں شمار ہوتا تھا۔ اور بڑے ہمدرد و مخیر شخص تھے۔

ماہ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ م ماہ مارچ ۱۹۱۵ء میں مسٹر گارڈن سابق مہتمم صدر محبس بلدہ نے ولایت میں انتقال کیا۔

۱۶ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ روز جمعہ کو سرینواس راؤ جیو جاگیردار سکندرپور و دفتردار دفتر استیفا کا بلدہ میں انتقال ہوا۔

ماہ شعبان ۱۳۳۳ھ م ماہ جون ۱۹۱۵ء میں مسٹر آرتھر جیٹ اوڈ سابق ناظم رصدگاہ نظامیہ و ٹیلیفون کا بمقام کولمبو انتقال ہوا۔

۔۔۔ ۲۲ صفر ۱۳۳۴ھ روز پنجشنبہ کو راجہ للتا پرشاد صاحب ناظم اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر کا بلدہ مین انتقال ہوا۔ آپنے سرکار عالی مین بہت سے جلیل القدر خدمات انجام دے کر وظیفہ حسن خدمت حاصل کیا تھا۔ آپ کی کوشش سے اسٹیٹ سالار جنگی مین بہت سی اصلاحین عمل مین آئی تھین۔ آپکا تعلق یہان کے قدیم خاندان مال والون سے تھا۔ غرض آپ نہایت قابل اور علم دوست شخص تھے۔

۔۔۔ ۶ ربیع الثانی ۱۳۳۴ھ روز جمعہ کو نواب حاکم الدولہ بہادر بی۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس عدالت العالیہ نے بعارضہ ذیابیطس انتقال کیا۔

۔۔۔ ۲۰ رجب ۱۳۳۴ھ روز شنبہ کو دن کے نو بجے مولوی حبیب الدین صاحب معتمد فنانس و سابق صدر محاسب سرکار عالی نے بعارضہ بخار انتقال کیا۔ اور سکندرآباد مین اپنے خاندانی مدفن مین دفن ہوئے۔

۔۔۔ ۲۸ رجب ۱۳۳۴ھ م ۳۱ مئی ۱۹۱۶ء روز چہارشنبہ کو دن کے دو بجے مسٹر جہانگیر جی سہراب جی تاراپوروالا سابق مہتمم خزانہ عامرہ کا بمبئی مین انتقال ہوا۔ آپ نہایت نیک نفس اور صوفی منش شخص تھے۔

۔۔۔ ۲۷ شوال ۱۳۳۴ھ روز یکشنبہ کو بوقت مغرب مولوی سید احمد صاحب سابق نائب صدر محاسب سرکار عالی و صدر محاسب علاقہ صرف خاص نے بعارضہ سرطان انتقال کیا۔ آپکے فرزند سید رحمت اللہ ناظم رجسٹریشن ورشتہ مسکرات کی خدمت سے وظیفہ یاب ہیں۔

۔۔۔ ۲۷ شوال ۱۳۳۴ھ روز یکشنبہ کو دن کے گیارہ بجے خان بہادر عبدالکریم صاحب عرف لال خان کا بلدہ مین انتقال ہوا۔ آپ سابق مین کوتوال بلدہ و نظامت کروڑگیری کے خدمت پر رہکر وظیفہ پر علحدہ کیے گئے تھے۔

۔۔۔ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۳۴ھ روز دوشنبہ کو مولوی محمد علی صاحب سابق منتظم پیشی عالیجناب مہاراجہ مدار المہام کا بمقام سورت شب کے دو بجے انتقال ہوا۔ اوائل ماہ ذیحجہ ۱۳۳۴ھ کو

آپ دائمی طور پر حیدرآباد کو خیرباد کہکر یہان سے چلے گئے تھے ۔

— ۲۱ محرم ۱۳۳۴ھ روز دوشنبہ کو نواب عماد الملک بہادر سابق ناظم محاصل علاقہ صرف خاص کا بلدہ مین انتقال ہوا ۔ اعلیٰحضرت غفران مکان کے عہد مین آپ کو عروج حاصل ہوا تھا ۔

— ۴ محرم ۱۳۳۵ھ روز پنجشنبہ کو صبح کے وقت رائے پھول لال صاحب کا مرض سرطان سے بلدہ مین انتقال ہوا ۔ آپ مہتمی دفتر دیوانی سے وظیفہ پانے کے بعد دفتر مال علاقہ مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر کی مہتمی پر مامور کئے گئے تھے ۔

— ۲۸ صفر ۱۳۳۵ھ روز یکشنبہ کو مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب مہتمم محلات مبارک صرف خاص کا بلدہ مین انتقال ہوا حضرت محمد حسن صاحب کی درگاہ مین دفن ہوئے ۔

— ۳ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ روز شنبہ کو مولوی مشتاق حسین صاحب المخاطب بہ نواب وقار الملک انتصار جنگ کا اپنے وطن امروہہ مین انتقال ہوا ۔ ایک مدت سے علیل تھے ۔ آپ سرکار عالی مین متعدد و جلیل القدر خدمات پر ممتاز رہ چکے تھے ۔ اور بتاریخ ۵ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ آپ ہمیشہ کے لئے حیدرآباد کو خیرباد کہہ چکے تھے ۔ آپ سرکار عالی سے وظیفہ پاتے تھے ۔ چند سال تک علیگڈھ کالج کے آنریری سکرٹری کی خدمات بھی ان سے متعلق رہی تھین ۔

— ۳ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ روز شنبہ کو مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بیرسٹرایٹ لا رکن مجلس عدالت العالیہ و فرزند نواب عماد الملک بہادر کا بلگرام مین انتقال ہوا ۔

— ۹ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ روز جمعہ کو نواب بشیر نواز جنگ معین یار الدولہ بہادر وظیفہ یاب صوبہ دار و مہتمم خزانہ صرف خاص کا انتقال ہوا ۔ اور حضرت یوسف صاحب شریف صاحب کی درگاہ مین دفن ہوئے ۔

— ۷ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ م ۳۱ جنوری ۱۹۱۷ء روز چہارشنبہ کو مسٹر ولمٹ سابق اول مددگار معتمد فنانس کا بنگلور مین انتقال ہوا ۔

— ۲۲ جمادی الاول ۱۳۳۵ھ روز یکشنبہ شام کے پانچ بجے نواب فرامرز جنگ بہادر وظیفہ یاب صوبہ دار کا بلدہ مین انتقال ہوا۔

— ۲۳ شوال ۱۳۳۵ھ روز پنجشنبہ کو مولوی محمد سجاد صاحب کا ایک مختصر علالت کے بعد مقام دہلی انتقال ہوا۔ آپ سابق مین مددگار صدر محاسب سرکار عالی وظیفہ یاب حسن خدمت اور صدر محاسب پائیگاہ نواب سر خورشید جاہ تھے۔ آپ نے پائیگاہ و مددگاری صدر محاسبی کو جدید طور پر ترتیب دیکر سالانہ موازنہ طبع کرانیکا انتظام کیا تھا۔

— ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ روز شنبہ کو رائے چین رائے صاحب سوم تعلقدار ونائب تعلقدار آصف آباد نے بعارضہ سرطان بلدہ مین انتقال کیا۔

— ۹ محرم ۱۳۳۶ھ م ۲۶ اکتوبر ۱۹۱۷ء روز جمعہ کو صبح کے وقت مسٹر جی۔ ایچ۔ ڈیولین اول مددگار معتمد فنانس نے سکندرآباد کے سیول ہاسپٹل مین انتقال کیا۔

— اوایل ماہ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ مین مولوی نوراللہ حسینی صاحب اول تعلقدار رائچور نے بعارضہ بخار بلدہ مین انتقال کیا۔

— ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ م ۳ جنوری ۱۹۱۸ء روز پنجشنبہ کو مسٹر سی۔ مکنزی کار وترا۔ ایم۔ بی۔ آئی۔ ای۔ منیجر محکمہ ٹیلیفون سرکار عالی نے شام میر پیٹھ کے تالاب مین گر کر انتقال کیا۔

— ۳۰ جمادی الاول ۱۳۳۶ھ روز پنجشنبہ شب کے ۱۰ بجے نواب فضیلت جنگ بہادر (مولوی انوار اللہ خانصاحب) معین المہام امور مذہبی اور استاد حضور پر نور کا بعارضہ سرطان انتقال ہوا۔ اور دوسرے روز یعنی جمعہ کو ۱۱ بجے آپکا جنازہ نہایت سادگی سے مکہ مسجد مین لایا گیا۔ بعد نماز جمعہ نماز جنازہ ادا کیگئی۔ اکثر عہدہ داران و علما و مشایخین و دیگر تقریباً پانچ چھ ہزار آدمی شریک جنازہ تھے۔ طلبا نظامیہ کے معروضہ پر فرمان مبارک

حضرت اقدس و اعلیٰ ذریعہ تار شرف و صدور پایا کہ مدرسہ نظامیہ کے احاطہ مین مدفون کئے جائین۔ چنانچہ حسب فرمان خسروی شب کے ۹ بجے مدرسہ مذکور کے احاطہ مین آپ سپرد خاک کئے گئے۔ آپ عالم جید تھے ۱۲۹۵ھ مین حضرت غفران مکان علیہ الرحمہ کے اتالیقی اور تعلیم کے لئے مولوی محمد زمان خان صاحب شہید (استاد حضرت غفران مکان علیہ الرحمہ) کی مددگاری مین مقرر ہوئے تھے۔ بعدۂ آپ حضرت اقدس و اعلیٰ کے زمانہ ولیعہدی مین اتالیقی اور تعلیم کے لئے منجملہ اساتذہ کے آپ بھی مقرر تھے۔ ۱۲۹۳ھ مین آپ نے اشاعت علوم دینیہ کی غرض سے مدرسہ نظامیہ کی بنیاد ڈالی جو اسوقت بہت اچھی ترقیون پر ہے۔ بہ اظہار رنج و افسوس تمام دفاتر سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل دیگئی۔

— ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ کو خان بہادر میر مبارک علی صاحب سابق کوتوال اندرون و بیرون بلدہ نے بمقام اورنگ آباد تھوڑی سی علالت کے بعد انتقال کیا۔

— ۱۴ رجب ۱۳۳۶ھ روز جمعہ کو سہ پہر کے وقت مولوی مرزا داؤد احمد خان صاحب نفعا دوم تعلقدار رائچور نے افضل گنج ہاسپٹل مین ایکایک انتقال کیا۔ آپ نواب منظور جنگ بہادر انسپکٹر اسٹیٹ نواب سر وقار الامراء مرحوم کے والد تھے۔

— ۲۳ رجب ۱۳۳۶ھ روز یکشنبہ کو مولوی محمد علی خان صاحب جاگیردار سابق مددگار نظم جمعیت سرکار عالی نے ہفتہ عشرہ کی علالت کے بعد انتقال کیا۔

— ۱۶ شعبان ۱۳۳۶ھ روز شنبہ کو مولوی سید محمد علی صاحب عرش ملیح آبادی کا کئی مہینے کی علالت کے بعد بمقام الہ آباد انتقال ہوا۔ آپ قابل اور نہایت نیک مزاج اور علم دوست تھے۔

— ۲۸ شعبان ۱۳۳۶ھ روز یکشنبہ کو مولوی سید عبد الغنی صاحب سابق مددگار صدر محاسب سرکار عالی صوبہ بہار اپنے وطن مین قلب کی حرکت بند ہو جانے سے دفعتاً

انتقال کرگئے وسط ماہ فروری ۱۹۲۶؁ف مین آپ سرکار سے وظیفہ حسن خدمت نواب اعظم عسہ سوا چار سو روپیہ ماہانہ خدمت سے علیحدہ ہوئے تھے ۔ مرحوم متعدد کتابونکے مصنف و مولف تھے ۔ اور نہایت اچھا علمی مذاق رکھتے تھے ۔

ـــ ۳ ار شوال ۱۳۳۶؁ روز شنبہ کو بابو موتی لال صاحب سیل مددگار دفتر محاسبی سرکار عالی کا بلدہ مین انتقال ہوا ۔ آپ نہایت نیک اور ریاضت پرست ہے ۔

ـــ ۲۹ ر ذیقعدہ ۱۳۳۶؁ ۶ ر دسمبر ۱۹۱۸؁ روز جمعہ کو مسٹر گوبٹیھر چیف انجنیر علاقہ سرکار عالی کا سکندرآباد مین دفعتاً انتقال ہوا ۔

ـــ ۲۹ ر ذیحجہ ۱۳۳۶؁ روز یکشنبہ مغرب کو نواب سعد جنگ بہادر رکن عدالت العالیہ بعارضہ بخار انتقال کیا اور دوسرے روز صبح دس بجے گجراتی شاہ کے تکیہ مین دفن کیگئے ۔ جنازہ کے ہمراہ عہدہ داران و وکلا وغیرہ کا مجمع تھا مرحوم نہایت نیک مزاج تھے ۔

ـــ ۲ ار محرم ۱۳۳۷؁م ۸ ر اکٹوبر ۱۹۱۸؁ روز شنبہ شب مین آرجی لو کاک ناظم رسدخانہ نظامیہ نے بیگم پیٹھ مین انتقال کیا ۔ انھین انفلونزا کی وجہ سے نمونیا ہوگیا تھا

ـــ ۴ ر محرم ۱۳۳۷؁ روز پنجشنبہ کو نواب رحمن یار جنگ بہادر سابق معتمد و فر ملکی نے مرض انفلونزا سے اپنے مکان مین انتقال کیا ۔ مرحوم نیک طبیعت تھے ۔

ـــ ۸ ر محرم ۱۳۳۷؁ روز دوشنبہ کو نواب سرباز جنگ بہادر مددگار صدر محاسبی کا بلدہ مین انتقال ہوا ۔

ـــ ۱۲ ر محرم ۱۳۳۷؁ روز جمعہ کو نواب محمود نواز جنگ بہادر برادر جناب حضرت واحدالنساء بیگم صاحبہ جنت مکانی والدہ ماجدہ حضرت غفرانمکان کا مرض انفلونزا سے بلدہ مین انتقال ہوا ۔

ـــ ۱۶ ر محرم ۱۳۳۷؁ روز شنبہ شام کو مولوی محمود علی خانصاحب ایچ ۔ سی ۔ ایس مددگار صدر محاسب سرکار عالی فرزند مولوی یوسف علی صاحب مددگار نظم جمعیت نے عین جوانی مین مرض انفلونزا سے بلدہ مین انتقال کیا ۔ مرحوم نیک طبیعت تھے ۔

— ۲۰ محرم ۱۳۳۷ھ روز شنبہ کو مولوی طالب الحق صاحب سابق مددگار محاسبی سرکار عالی وظیفہ یاب اور ناظم مال اسٹیٹ مہاراجہ بہادر پیشکار نے انتقال کیا۔

— غرہ صفر ۱۳۳۷ھ روز چہارشنبہ نواب سعید الدولہ بہادر صوبہ کا انتقال ہوا آپ قدیم معزز عہدہ دارون مین سے تھے۔

— ۲ صفر ۱۳۳۷ھ م ۷ نومبر ۱۹۱۸ء روز پنجشنبہ کو مسٹر کونی سابق پروفیسر نظام کالج نے انتقال کیا۔

— ۳ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ روز دوشنبہ کو مسٹر لپتن جی جیون جی اول تعلقدار وظیفہ یاب کا انتقال ہوا۔

— ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ روز پنجشنبہ صبح مولوی حافظ محمد اکبر صاحب صدیقی مہتمم اعزاء اقربائے سرکار کا بعارضہ بخار انتقال ہوا

— ۱۹ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ روز جمعہ کو مولوی حافظ لطف اللہ صاحب وکیل ہائیکورٹ و صدر ناظم عدالت و سشن جج پائیگاہ علاقہ نواب سر خورشید جاہ مرحوم کا بلدہ مین انتقال ہوا۔ طبقۂ وکلاء مین آپ کو قدامت کا درجہ حاصل تھا۔

— مسٹر ہرمز جی سابق معتمد عدالت و کوتوالی نے جن کو حال مین حضرت اقدس و اعلیٰ نے ہرمز جنگ بہادر کا خطاب سرفراز فرمایا تھا اور جن کا تقرر ریاست مین کسی خاص کام پر ہوا تھا ۲۲ شعبان ۱۳۳۷ھ روز شنبہ کو چار بجے شام کے یکایک بعارضہ فالج بیگم پیٹ مین انتقال کیا۔

— ۵ رمضان ۱۳۳۷ھ روز چہارشنبہ کو نواب صولت جنگ بہادر اتالیق صاحبزادگان بلند اقبال و مہتمم فراش خانہ و بخشی وغیرہ علاقہ صرفخاص کا بلدہ مین انتقال ہوا۔

— ۱۹ اگست ۱۹۱۹ء م ۱۲ مہر ۱۳۲۸ف روز شنبہ کو مسٹر ای۔ اے پارٹرج نائب ناظم جنگلات ممالک محروسہ سرکار عالی نے سہ پہر مین بمقام سکندرآباد انتقال کیا۔

اہل سیف

— ۱۳؍ جمادی الاول ۱۳۲۷ھ روز جمعہ کو رضا علی بخشی علاقہ عرف خاص کا بلدہ مین انتقال ہوا۔

— ۲۱؍ شعبان ۱۳۲۷ھ روز سہ شنبہ کو کپتان رگھوناتھ صاحب کا بمقام نلگنڈہ انتقال ہوا یہ سابق مین رسالہ جیوش کے کپتان تھے۔ بعدہٗ انہون نے علاقہ نواب خورشید جاہ کے فوج باقاعدہ کو ترتیب دیا۔

— ۲۱؍ ذیحجہ ۱۳۲۸ھ روز شنبہ کو بوقت شب نواب شمشیر الملک سلطان نواز جنگ بہادر جمعدار عرب کا اپنے باغ بھوئی گوڑہ مین انتقال ہوا۔ دوسرے روز مکہ مسجد مین جنازہ کی نماز ادا کی گئی اور اپنے آبائی قبرستان یعنی اجمل شاہ کے تکیہ مین جو پل قدیم کے نزدیک واقع ہے۔ دفن کئے گئے یہ مکلہ کے سلطان بھی تھے اور اس حیثیت سے برٹش گورنمنٹ مین ان کو (۷) توپون کی سلامی تھی۔ آپ کے دو فرزند نواب جان باز جنگ بہادر اور نواب شمشیر نواز جنگ بہادر وہین۔

— ۲۰؍ رمضان ۱۳۲۹ھ روز جمعہ کو نواب صفدر یار جنگ بہادر کپتان سٹی پولیس نے چند ماہ علیل رہ کر بلدہ مین انتقال کیا۔

— ۱۳؍ ذیحجہ ۱۳۳۱ھ م ۱۳؍ نومبر ۱۹۱۳ء روز پنجشنبہ کو مسٹر گے اول مددگار کوتوال صاحب بلدہ کا انتقال ہوا۔ اور دوسرے روز فوجی احتشام کے ساتھ تجہیز و تکفین عمل مین لائی گئی۔ پولیس کی جمعیت ان کے جنازہ کے ہمراہ تھی۔

— ۱۴؍ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ روز پنجشنبہ کو خانصاحب عبداللہ خانصاحب کوتوال رتبۂ نسبی حیدرآباد کا بلدہ مین انتقال ہوا۔

— ۲۷؍ ذیحجہ ۱۳۳۲ھ روز دوشنبہ صبح کو کمال خان صاحب المخاطب بہ نواب کمال یار جنگ بہادر جمعدار مہدوی پٹھانان نے اپنی دیوڑھی بیگم بازار بلدہ مین انتقال کیا۔ تمول کے لحاظ سے خاصی شہرت رکھنے کے باوجود بھی یہ نہایت نیک صفت تھے۔

— ۲۵؍ محرم ۱۳۳۳ھ م ۱۴؍ دسمبر ۱۹۱۴ء روز جمعہ کو میجر محمد علیخان کمانڈنگ افسر امپریل

فسٹ لانسرز حیدرآباد کو دفعدار گورکا سنگھ علاقہ رسالہ مذکور نے بمقام رزمگاہ میں نشانہ بندوق بنایا۔ دوسرے روز قاتل کو بذریعہ کورٹ مارشل سزائے موت دی گئی۔

— ۱۱ر شوال سنہ ۱۳۲۵ھ روز شنبہ ۳ بجے کپتان ڈبلیو ایچ فالن کا بلدہ مین انتقال ہوا آپ وظیفہ یاب حسن خدمت سرکار عالی تھے۔

— ۹ر محرم سنہ ۱۳۲۶ھ روز یکشنبہ کو نواب افضل نواز جنگ جمعدار عرب (متعلقین مسلم جنگ مرحوم) کا بلدہ مین دفعتاً انتقال ہوا۔ اور دوسرے روز اپنے آبائی مقبرہ مین دفن ہوئے۔

— یکم ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۷ھ روز شنبہ شام کے چار بجے مہتاب خان صاحب سرخیل زئی جمعدار مہدوی پٹھان نے اپنے مکان مین انتقال کیا دوسرے روز تجہیز و تکفین ہوئی۔

— ۱۲ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۷ھ روز شنبہ کو نواب برق جنگ بہادر نے انتقال کیا۔

دیگر مشاہیر

— ۱۵ر شوال سنہ ۱۳۲۷ھ روز شنبہ کو ماما دلارام علاقہ حضوری کا بلدہ مین انتقال ہوا۔

— ۳ر ذیحجہ سنہ ۱۳۲۷ھ روز جمعہ شب کے آٹھ بجے غلام محمود صاحب خانسامان علاقہ نواب وقار الامرا کا بعارضہ ورم جگر بلدہ مین انتقال ہوا۔

— ۱۱ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۷ھ م ۳۰ر جون سنہ ۱۹۰۹ء روز چہارشنبہ کو مسٹر سی مور سکے مالک گرنی پارچہ بافی سکندرآباد کا ولایت مین انتقال ہوا۔

— ۲۴ر شعبان سنہ ۱۳۲۷ھ روز یکشنبہ کو سردار بخش حضوری بھانڈ نے شب مین انتقال کیا۔ اپنے فن مین ہوشیار تھا۔

— ۱۸ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۸ھ م ۲۸ر مئی سنہ ۱۹۱۰ء روز شنبہ کو مسٹر ایڈلجی چینائی نے سکندرآباد مین انتقال کیا۔ آپ خان بہادر شاپور جی صاحب کے والد تھے۔

— ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۸ھ م ۔ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء کو مسٹر فالس کا سکندرآباد مین انتقال ہوا۔ آپ ایک قدیم اور مشہور وکیل تھے۔

— ۲۴ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۸ھ روز پنجشنبہ شب کے سات بجے محمد ولی اللہ خان صاحب

المخاطب بہ نواب لودہی خان بہادر جاگیردار ساکن بلدہ چوک میدان خان نے انتقال کیا۔

— ۱۲ محرم ۱۳۲۹ھ روز چہارشنبہ کو محمد شرف الدین اخباری علاقہ نواب آسمانجاہ کا بلدہ مین انتقال ہوا۔

— ۸ ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ روز جمعہ کو نواب محمد اعظم علی خان فرخ نگر نے فرخ نگر مین انتقال کیا۔

— ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ روز یکشنبہ شب مین راجہ لوچن چند برادر علاتی مہاراجہ شیوراج دہرمونت بہادر کا مرض فالج سے وقارآباد مین انتقال ہوا۔

— ۷ ذیحجہ ۱۳۲۹ھ روز چہارشنبہ کو بابو پی۔ ایم۔ داس ساکن چارکمان کا بعارضہ طاعون بلدہ مین انتقال ہوا۔ یہ حیدرآباد کے مشہور چاندی سونے کے انگریزی وضع کے زیور تیار کرنے کے اعلیٰ درجہ کے کاریگر تھے۔

— ۱۹ ذیحجہ ۱۳۲۹ھ روز دوشنبہ کو بگی کشن راؤ صاحب کا مرض طاعون سے بشیر باغ کے قریب انتقال ہوا۔

— ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ روز شنبہ شب مین راجہ بھگوانداس ساہوکار وان کا انتقال ہوا۔

— ۶ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ م ۱۳ مئی ۱۹۱۳ء روز شنبہ وقت سوا بارہ بجے مسٹر ڈبلیو پیڈلبری ایجنٹ و منیجر ہز ہائینس دی نظامس گیارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے کا بمقام ہمالیہ انتقال ہوا۔ اور ۱۴ ماہ مذکور ۱۳۳۱ھ کو بذریعہ اسپشل آپکی نعش سکندرآباد لائی گئی۔ اور وہین دفن ہوئے۔ آپکے انتقال کی خبر سکندرآباد مین وصول ہوتے ہی بہ تحریک رائے بہادر سیٹھ رام گوپال صاحب سکندرآباد کے تمام دوکانین ایک روز کے لئے بند کیگئین۔

— ۲۹ شعبان ۱۳۳۱ھ روز شنبہ کو بوقت شب ملکندراؤ اگر ہار ساکن لال دروازہ نے انتقال کیا۔ آپ نہایت ہوشیار اور قوم ہنود مین مشہور تھے۔

ــــ ۲۵ رمضان ۱۳۳۱ھ روز پنجشنبہ کو واسدیو نایک صاحب وکیل ساکن گولی گوڑہ نے انتقال کیا۔ سمستان ونپرتی سے تعلق وکالت رکھتے تھے۔ گوبند نایک صاحب تعلقدار آپکے چھوٹے بھائی ہین ۔

ــــ ۱۲ شوال ۱۳۳۱ھ روز شنبہ کو نیت رام صاحب جوہری چارکمان نے انتقال کیا آپ حیدرآباد کے مشہور جوہری تھے ۔

ــــ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ روز یکشنبہ کو دن کے ساڑے نو بجے مرزا حیدر علی بیگ صاحب فرزند مرزا رزاق علی بیگ صاحب سابق ایڈی کانگ نواب وقارالامرا نے بذریعہ تفنچہ خودکشی کی۔ گوردھن نامی مارواڑی نے جس کو مرزا حیدر علی بیگ نے مسلمان کیا تھا۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ کو افضل گنج مین انتقال کیا۔

ــــ ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ روز شنبہ کو بعد مغرب سیٹھ ابراہیم اسمعیل جی گتہ دار تعمیرات کا بلدہ مین انتقال ہوا۔ تعلون کے گتہ دار ہونے کی حیثیت سے ان کی خاصی شہرت تھی۔

ــــ ۴ ذیحجہ ۱۳۳۲ھ روز شنبہ کو سیٹھ حاجی سبحن لعل صاحب مشہور تاجر نے سکندرآباد مین انتقال کیا۔ آپ بڑے مخیر تھے۔ اور بلا لحاظ قوم وملت آپکا فیض جاری رہتا تھا۔

ــــ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ روز دوشنبہ دن کے بارہ بجے میر وزیر سلطان صاحب علاقہ دار نواب وقارالامرا کا وقارآباد مین انتقال ہوا۔ اور وہین دفن ہوئے (۸۳) سال کی عمر پائی تھی۔ میر فتح سلطان صاحب سابق میر مجلس علاقہ نواب وقارالامرا مرحوم ان کے صاحبزادے ہین ۔

ــــ ۳ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ م ۲۰ جنوری ۱۹۱۵ء روز چہارشنبہ کو متیال راجا ساہو کا بمقام سکندرآباد انتقال ہوا۔

ــــ ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ روز شنبہ کو دن کے دس بجے مرزا عنقو بیگ جاگیردار علاقہ نواب سرخورشید جاہ کا بلدہ مین انتقال ہوا ۔

ـــــ ۱۲ ذیحجہ ۱۳۳۳ھ روز جمعہ کو غلام محمد صاحب خانسامان علاقہ نواب سروقارالامرا کا بلدہ مین انتقال ہوا۔ آپ نہایت علم دوست اور گویا مجسم تاریخ تھے ۔

ـــــ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ م ۲۵ مارچ ۱۹۱۶ء روز شنبہ کو مشہور گتہ وار رایہا دُرسی وادوراج مدلیار کا سکندرآباد مین انتقال ہوا ۔

ـــــ ۲۸ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ م ۲ اپریل ۱۹۱۶ء روز یکشنبہ کو بوقت شب ریورنڈ جانسن کا انتقال ہوا ۔ یہ چادر گھاٹ کے سینٹ جارج کلیسا کے پادری تھے ۔

ـــــ اوائل ماہ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مین خان بہادر ٹیپو خان صاحب چابک سوار علاقہ حضوری کا بلدہ مین انتقال ہوا۔

ـــــ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ روز دوشنبہ کو بخشی محمد عبدالغفار خان صاحب فرزند فیض محمد خان صاحب مرحوم نے انتقال کیا۔

ـــــ ۱۶ رجب ۱۳۳۵ھ روز جمعہ کو راجہ بہادر شیولال موتی لال نے انتقال کیا۔ آپ حیدرآباد کے ایک متمول اور مشہور ساہوکار تھے ۔ بمبئی اور پونا وغیرہ مین آپکی بڑی جائداد موجود ہے۔

ـــــ ۲۶ رمضان ۱۳۳۵ھ م ۱۷ جولائی ۱۹۱۷ء کو لالہ گیان چند فوٹوگرافر حضوری کا سکندرآباد مین انتقال ہوا۔ آپ لالہ دین دیال راجہ مصور جنگ بہادر مشہور فوٹوگرافر کے فرزند تھے ۔ (۴۰) سال کا سن تھا ۔

ـــــ ۲۶ ذیحجہ ۱۳۳۵ھ روز شنبہ کو راجہ بہادر سکھ دیو صاحب جوہری چارمینار نے انتقال کیا ۔

ـــــ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ روز چہارشنبہ کو مولوی عبدالباقر خان صاحب وکیل ہائی کورٹ بلدہ کا کلکتہ مین انتقال ہوا۔ آپ بغرض شرکت جلسہ ایجوکیشنل کانفرنس بلدہ سے کلکتہ تشریف لے گئے تھے ۔ وہان یکایک آپکے قلب پر فالج گرنے کے باعث موت واقع ہوئی ۔ بروز جمعہ آپکی لاش بذریعہ ٹرین صبح کے دس بجے بلدہ آئی ۔ مسجد افضل گنج مین نماز جنازہ

پڑہائی گئی۔ حضرت برہنہ شاہ صاحب قبلہ کی درگاہ مین مدفون ہوئے۔ آپ کی عمر ۶۰ سال کی تھی حیدرآباد کے لایق ترین وکلا مین سے تھے۔

— ۲۴ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ روز شنبہ کو ساڑہے پانچ بجے مرو ہے محمد نواز خان بہادر افسر چوبداران کا دفعتًا انتقال ہوا۔

— ۳ ذیحجہ ۱۳۳۶ھ روز جمعہ کو راجہ چھتر بھوج داس صاحب ساہوکار وان نے انتقال کیا۔

— ۲ صفر ۱۳۳۷ھ م ۷ نومبر ۱۹۱۸ء روز پنجشنبہ کو مسٹر ڈینا ٹماس بارسٹرایٹ لا مرض انفلوئنزہ سے سکندرآباد کے ہاسپٹل مین انتقال کیا دوسرے روز کلیسا جہان نما مین اپنے آبائی ہڑوارہ مین دفن کئے گئے۔ آپ مسٹر جان علاقہ پائیگاہ کے خاندان مین سے تھے۔

— ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ روز یکشنبہ شب کے آٹھ بجے بابو گیا پرشاد صاحب وکیل ہائیکورٹ ورکن مجلس صفائی بلدہ نے مرض طاعون سے اپنے باغ مین انتقال کیا۔ یہ ایک قابل اور ذی رسوخ تھے۔ آپ کی تعزیت مین دفتر صفائی کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی۔

— ۲۶ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ روز جمعہ صبح ساڑہے چار بجے بخشی غوث الدین صاحب جاگیردار خلف الرشید محمد شکور جمعدار کا بلدہ مین انتقال ہوا۔ آپ ایک نہایت نیک طبیعت باوضع اور پابند صوم وصلوۃ تھے۔

— ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ روز جمعہ رائے گوبند پرشاد صاحب سررشتہ دار پلٹن موسی رحمو منصبداران نے بعارضہ بخار اپنے مکان واقع محلہ حسینی علم مین انتقال فرمایا۔ آپ نہایت نیک اور علم دوست اور قدیم شخص تھے۔

— ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ روز جمعہ ۱۲ بجے دن کے مولوی معظم علی صاحب وکیل ہائی کورٹ کا مرض بخار سے اپنے مکان بلدہ مین انتقال ہوا۔

— ۱۸ شعبان ۱۳۳۷ ہجری کو نواب حامد یار جنگ [illegible] مہتمم [illegible] مسجد کا بلدہ مین انتقال ہوا۔ درگاہ حضرت [illegible] شاہ [illegible] مین مدفون ہوئے۔

اخراج کے بعد بعض اصحاب کی واپسی

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ اول صفحہ (۲۸۲)

وسط ماہ محرم ۱۳۲۷ھ میں مولوی میر اولاد حسین صاحب سابق مدرس فارسی رزیڈنسی ہائی اسکول حال مدرس شوراپور کے اخراج کے متعلق پیشگاہ سرکار سے حکم صادر ہوا۔ (اخبار مشیر دکن ۱۰ ار فبروری ۱۹۰۹ء جلد ۲۴ نمبر ۳)

حسب فرمان خسروی مولوی محمد عزیز مرزا صاحب معتمد عدالت و کوتوالی۔ مولوی صفی الدین صاحب مددگار معتمد عدالت و کوتوالی۔ مولوی ظفر علیخان صاحب بی۔ اے منصرم رجسٹرار مجلس وضع قوانین اور مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر مددگار ناظم تعلیمات خدمات متعلقہ سے سبکدوش کر کے حیدر آباد سے رخصت کر دیے گئے۔ مولوی عبد الحلیم صاحب شرر کو بوجہ اون کی مدت ملازمت کم ہونے کے صرف تین ۳ ماہ کی اور باقی تینوں صاحبوں کو تین تین ماہ کی تنخواہ ایک مشت ایصال کیگئی۔

نیز شرر صاحب موصوف کے نام ۲ ر تیر ۱۳۲۳ف سے ایک سو روپیہ ماہوار کا وظیفہ جاری ہوا۔ اور ہر ۳ اصحاب یعنی مولوی عزیز مرزا صاحب کو للعہ روپیہ مولوی صفی الدین صاحب کو ما روپیہ اور مولوی ظفر علیخان صاحب کو ما روپیہ نصف نصف ماہوار کا ماہانہ وظیفہ مقرر ہوا۔

حاجی مولوی صفی الدین صاحب ۲۴ ر رمضان ۱۳۲۷ھ روز یکشنبہ کو شب کی ٹرین میں بلدہ سے مدراس روانہ ہوئے۔ اور ۱۷ ر شعبان ۱۳۳۶ھ روز سہ شنبہ کی میل میں حسب اجازت حضرت اقدس و اعلیٰ بلدہ واپس تشریف لائے۔ اور ۲۲ ماہ مذکور ۱۳۳۶ھ کو آپ بارگاہ اقدس میں باریاب ہوئے اور سررشتہ دار التراجم میں آپ ناظم کتب مذہبی کی خدمت پر بمشاہرہ ماہانہ پانسو روپیہ ماہوار مامور کئے گئے۔ (ملاحظہ ہو مشیر دکن مطبوعہ ۲۹ مئی ۱۹۱۸ء)

۲۵ رمضان ۱۳۲۷ھ روز یکشنبہ کو شب کی ٹرین مین مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم
مولوی ظفر علیخان صاحب ۔ اور مولوی عبدالحلیم صاحب شرر گوداوری لائن سے شمالی ہندوستان
روانہ ہوئے (ملاحظہ ہو مشیر دکن ۲۴ رمضان ۱۳۲۷ھ روز یکشنبہ جلد ۲۲ نمبر ۲۱۵)
بعدہٗ منجملہ ان تینون کے ۱۲ رجمادی الثانی ۱۳۳۶ھ روز پنجشنبہ کو مولوی ظفر علیخانصاحب
بی۔ اے۔ بہ اجازت بلدہ تشریف لائے۔ پھر ۴ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ روز دوشنبہ کی میل
مین مولوی صاحب بلدہ سے اپنے وطن مالوف کو روانہ ہوئے۔ آپ کو حکم ہوا ہے کہ اپنے
وطن مین رہ کے دارالترجمہ کا کام انجام دین۔ ان کو صدا تنخواہ علاوہ اون سو روپیون کے
جو اون کو پہلے سے ملا کرتے تھے دئے جائین گے۔ (مشیر دکن ۱۳ اگست ۱۹۱۸ء
جلد ۳۳ نمبر ۱۹۴)

۲۴ شعبان ۱۳۳۶ھ روز شنبہ کو مولوی عبدالحلیم صاحب شرر حسب اجازت
اعلیحضرت قدر قدرت بلدہ واپس تشریف لائے۔ (مشیر دکن ۲ جون ۱۹۱۸ء جلد ۳۳ نمبر ۱۲۹)
اور نیز آپ کو تالیف تاریخ اسلام و تاریخ دکن کے کام کے لئے مقرر فرمایا گیا۔ اور آپ کے
متعلقہ دفتر کا نام شوکت عثمانیہ تجویز ہوا تھا۔ اور آپ کی ماہوار عطا پانسو روپیہ مقرر ہوئی لیکن
۲۴ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ روز یکشنبہ کو آپ اپنے وطن روانہ ہوئے۔ اور تاریخ اسلام کی
تالیف کا کام آپ کو اپنے وطن مین ہی رہ کے انجام دینے کا حکم ہوا۔ (مشیر دکن ۲۴ ستمبر ۱۹۱۸ء
جلد ۳۳ نمبر ۲۱۳)

— مسٹر جیکسن کلکٹر ناسک کے قتل کے متعلق بالکشن ہری صیغہ دار معتمدی مالگذاری
اور اون کے بھائی نارائن ہری امیدوار سر رشتہ کورٹ آف وارڈز اور لکشمن بابا جی کرندے
مدرسہ پیٹ ممالک محروسہ سرکار عالی سے خارج کئے گئے۔ اول الذکر اور آخر الذکر کو تین تین
مہینے کی تنخواہ بھی ایصال کردی گئی۔ ان کے علاوہ مہادیو گوبند کروے ہاسپٹل اسسٹنٹ
پیٹ کو ملازمت سے علیحدہ کیا گیا۔ ان کو بھی تین مہینے کی تنخواہ ایصال کی گئی۔ اور جس قدر

وظیفہ یا انعام کے مستحق تھے وہ بھی اون دیا گیا (ملاحظہ ہو اخبار مشیر دکن ۲۸ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ روز سہ شنبہ جلد ۵ نمبر ۷۶)

— ۱۸ رجب ۱۳۲۸ھ روز چہار شنبہ کو حسب الحکم اعلیحضرت قدر قدرت رسالہ جوش مین سے آٹھ سوار اون کو (بپاداش شرارت) برطرف کر دیا گیا اور بلدہ سے اون کا اخراج ہوا (ملاحظہ ہو اخبار مشیر دکن جلد ۵ نمبر ۱۵۳)

— مولوی عبداللہ خان صاحب ساکن کسمنڈی سابق ایڈیٹر اخبار محسن جو اپنے آپ کو نواب کسمنڈی کے لقب سے مشہور کرنے کے بڑے شایق تھے حسب فرمان خسروی اون کا داخلہ ممالک محروسہ سرکار عالی مین ممنوع کیا گیا۔ (ملاحظہ ہو اخبار مشیر دکن ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ جلد ۷ نمبر ۸۰) بعدہٗ ۱۶ رجمادی الثانی ۱۳۳۶ھ روز یکشنبہ کو با اجازت آپ بلدہ آئے اور ۲۰ ماہ مذکور کو بذریعہ میل بمبئی واپس روانہ ہوئے۔ (ملاحظہ ہو اخبار صحیفہ جلد ۶ نمبر ۱۸۶)

— ۲ رجمادی الاول ۱۳۳۰ھ روز یکشنبہ کو سید محمد صاحب رضوی وکیل جو علاقہ پائیگاہ نواب وقار الامرا مرحوم سے گوناگون تعلقات رکھتے تھے۔ سازش کے الزام مین حسب فرمان خسروی خارج البلد کئے گئے۔ اور شب کے ٹرین مین بلدہ سے جانب واڑی روانہ کئے گئے (ملاحظہ ہو اخبار مشیر دکن ۵ رجمادی الاول ۱۳۳۰ھ جلد ۲ نمبر ۸۴)

— سید احمد صاحب افسر وکیل۔ خواجہ معین الدین صاحب وکیل۔ ابو الحسن صاحب قیصر اور شیر علی صاحب متعلقہ دفتر صدر محاسبی کو کسی بڑی سازش کے الزام مین ۳ شوال ۱۳۳۱ھ روز یکشنبہ کو بلدہ سے خارج البلد کیا گیا۔ (ملاحظہ ہو اخبار مشیر دکن ۴ شوال ۱۳۳۱ھ جلد ۷ نمبر ۱۹۱)

— اوائل ماہ ذیحجہ ۱۳۳۱ھ مین بارگاہ خسروی سے حکم صادر ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب سابق منتظم پیشی مہاراجہ مدار المہام ممالک محروسہ سرکار عالی مین نہ رہنے پائین (ملاحظہ ہو اخبار مشیر دکن ۲ ذیحجہ ۱۳۳۱ھ جلد ۷ نمبر ۲۲۳)

— مولوی سید محمد صاحب رضوی سابق تعلقدار علاقہ نواب وقار الامراء کے دو رشتہ دار یعنی فاطمہ بیگم اور سید محمود صاحب رضوی کو آخر ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۰ھ کو خارج البلد کر دیا گیا (ملاحظہ اخبار مشیر دکن ۳ ذیحجہ سنہ ۱۳۳۰ھ جلد ۲۷ نمبر ۲۴۳)

— مولوی ابوالحسن صاحب قیصر سررشتہ دار ضلع حسب فرمان خسروی ۳ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ کو خارج البلد کئے گئے تھے۔ بعدہٗ آخر ماہ محرم سنہ ۱۳۳۱ھ مین اعلیٰحضرت قدر قدرت نے بمراحم خسروانہ قیصر مذکور کو واپس بلدہ آنے کی اجازت عطا فرمائی اور خدمت پر بحال کئے جانے کے متعلق فرمان جاری ہوا۔ اور قیصر مذکور یکم صفر سنہ ۱۳۳۱ھ روز جمعہ کو بجواڑہ لائن سے داخل بلدہ ہوئے۔ (ملاحظہ ہو اخبار مشیر دکن ۲۹ محرم سنہ ۱۳۳۱ھ روز چہارشنبہ جلد ۲۸ نمبر ۷)

— شیر علی صاحب کو کسی بڑے سازش کے الزام مین ۳ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ کو خارج البلد کیا گیا تھا۔ آخر ماہ صفر سنہ ۱۳۳۱ھ مین پولیس اضلاع نے صاحب مذکور کو ضلع محبوب نگر مین گرفتار کر کے حاضر بلدہ کیا اور کوتوال صاحب بلدہ نے اون کو اپنی حراست مین رکھا۔

— محمد اسمعیل و غلام محمد۔ عبدالحی یہ تینون خارج البلد کئے گئے۔ چونکہ مولوی علاءالدین کے پکڑ دھکڑ کے وقت خود ہی یہان سے چلے گئے تھے۔ اس لئے اون کے متعلق حکم نافذ ہوا کہ وہ ممالک محروسہ مین داخل نہ ہونے پائین۔ (اخبار مشیر دکن ۲۶ شوال سنہ ۱۳۳۱ھ روز شنبہ جلد ۲۸ نمبر ۲۱۶)

— ۲۸ محرم سنہ ۱۳۱۵ھ کو مسٹر ہرمز جی سابق معتمد عدالت و کوتوالی بزمانہ اعلیٰحضرت غفران مکان ہمیشہ کے لئے بلدہ سے چلا دئے گئے تھے۔ احمد نشین کے تصفیہ کی غرض سے ۲ شعبان سنہ ۱۳۳۲ھ کو صاحب موصوف بلدہ بلائے گئے۔

— حسب فرمان خسروی حسن الدین صاحب وکیل سابق سوم تعلقدار کو حکم دیا گیا کہ وہ حیدرآباد سے چلے جائین اور ریاست مذکور کے کسی دوسرے مقام پر جا کر رہین۔ چنانچہ وہ

یکم صفر ۱۳۳۳ھ کی صبح وہ یہاں سے کسی دوسرے مقام پر چلے گئے۔ (ملاحظہ ہو مشیر دکن ۳ صفر ۱۳۳۳ھ جلد ۳ نمبر ۱۰۲)

——— ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ روز سہ شنبہ کو مولوی عبدالکریم خان بہادر عرف لال خان اور ان کے دونوں بھائی یعنی احمد رضا صاحب اور محبوب خان صاحب کو حکم ہوا کہ وہ بلدہ سے چلے جائیں اور عثمان آباد جا کر رہیں۔ اور اسی روز بذریعہ پولیس اوسی حکم کی تعمیل کردیگئی۔ (ملاحظہ ہو مشیر دکن ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ جلد ۳ نمبر ۱۱۱) بعدۂ وسط ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ میں لال خان مذکور کو معہ اہل و عیال بلدہ آنکر رہنے کی سرکار سے اجازت عطا ہوئی چنانچہ وہ ۲۳ ماہ مذکور ۱۳۳۳ھ کو داخل بلدہ ہوئے۔ سرکار میں نذر گزرانی ہفتہ میں دو مرتبہ بارگاہ خسروی میں حاضر رہنے کا حکم ہوا۔ (ملاحظہ ہو اخبار مشیر دکن ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ جلد ۳ نمبر ۲۳۶)

——— ۸ رمضان ۱۳۳۳ھ روز چہارشنبہ کو مولوی سید حسن صاحب بلگرامی جشن معتمد خانگی نواب فخر الملک بہادر حسب فرمان خسروی خارج البلد کئے گئے (اخبار مشیر دکن ۱۲ رمضان ۱۳۳۳ھ جلد ۳ نمبر ۱۷۱)

——— ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ روز یکشنبہ کو حسب الحکم سرکار غلام غوث صاحب داروغہ دفتر جشن و اعراس کو بلدہ سے باہر رہنے کا حکم دیا گیا۔ (اخبار مشیر دکن ۲ ذیحجہ ۱۳۳۳ھ جلد ۳ نمبر ۲۳۹) بعدۂ ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ کو باجازت سرکار صاحب مذکور بلدہ آئے (اخبار مشیر دکن یکم رجب ۱۳۳۶ھ جلد ۳ نمبر ۸۷)

——— ۳ شوال ۱۳۳۶ھ روز دوشنبہ کو صبح کی ٹرین سے مولوی ناظر الحسن صاحب بلگرامی پہلے ایڈیٹر رسالہ ذخیرہ حیدرآباد سے روانہ کر دیئے گئے۔ (مشیر دکن ۶ اگست ۱۹۱۸ء جلد ۱۳ نمبر ۱۸) [illegible]

——— فرمان مبارک شرف نفاذ لایا کہ عبدالمجید صاحب مددگار اول معتمد عدالت کو توالی و امور عامہ

سرکار عالی بعطائے وظیفہ (جس کے وہ مستحق ہون) فوراً خدمت سے علٰحدہ کردئے جائین۔ اور پھر بلا اجازت ممالک محروسہ سرکار عالی مین نہ آئین۔ ۲۶ شہریور ۱۳۲۸ف کو آپ وظیفہ پر علٰحدہ کئے گئے۔ روانگی کے لئے ازراہ مکارم ایک ہفتہ کی مہلت عطا کی گئی تھی (اخبار صحیفہ روزانہ ۲۷ شہریور ۱۳۲۸ف جلد ۷ نمبر ۳۳) چنانچہ حسب فرمان خسروی ۳۰ شہریور السنہ روز چہارشنبہ کو صاحب مذکور بلدہ سے اپنے وطن روانہ ہوئے۔ اور آپکے نام سرکار سے الما[illegible] ماہانہ وظیفہ جاری ہوا۔

مولوی مسعود علی صاحب سشن جج صوبہ میدک ۲۹ شہریور ۱۳۲۸ف کو حسب فرمان خسروی وظیفہ پر علٰحدہ کئے گئے۔ ان کو بھی اپنے وطن ہی مین رہنے کا حکم ہوا۔ (مشیر دکن ۳۰ شہریور ۱۳۲۸ف جلد ۳۴ نمبر ۱۸۱) چنانچہ ۴ مہر ۱۳۲۸ف کو آپ بلدہ سے اپنے وطن روانہ ہوئے۔ [illegible]

مختلف واقعات

فصل ۳۱

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ دوم صـ ۴۰۷

راجہ شنکر راجہ رائے رایان بہادر امانت ونت کا انتقال ۴ صفر ۱۳۰۴ھ کو ہوا اون کے انتقال کے بعد اُنکی اسٹیٹ زیر نگرانی سرکار اور کچھ دن کورٹ آف وارڈز مین بعدہٗ پھر زیر نگرانی سرکار رہا۔ اس کے بعد نواب وقار الامرا کی مدار المہامی مین ۸ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ کو بمنظوری اعلٰحضرت قدر قدرت غفرانمکان راجہ رائے رایان راجہ لچھمن راؤ کے نام بحال ہوئی۔ راجہ شنکر راجہ رائے رایان متوفی کی معاش حسب ذیل تھی۔

نمبر شمار	نوعیت مواضعات وغیرہ	تعداد مواضع	تعداد و رقم محاصل	نقدی	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	جاگیر آل تمغا	۲۶	[illegible]	[illegible]	تحریر سررشتہ داری جمعیت۔

نمبر شمار	نوعیت معاش وغیرہ	تعداد مواضع	تعداد رقم محاصل	نقدی	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۲	ذات جاگیر۔	۸۹	[illegible] ۱۰ر۶ر	[illegible]	تحریر سررشتہ داری منصب
۳	جاگیر تحریر پاوانی	۱۲	[illegible] ۰ر۳ر	ایک [illegible] ۲ر۸ر	رسوم سرولیس پانڈیہ گری۔
۴	جاگیر نگہداشت جمعیت	۱۱	[illegible] ۱۳ر۶ر	[illegible] ۱۴ر۹ر	تحریر پاوانی۔
۵	تفویض دیہات	۷۔۳ حصہ مکاسہ	[illegible] ۹ر		
۶	متفرق اراضیات	انعام مقطعہ جات	[illegible] ۶ر۶ر		میزان نقدی ایک [illegible]
	میزان کل نقدی	۱۴۵۔۳ مکاسہ	[illegible] ۱ر۷ر	[illegible] ۵ر	نمبر۵ کی صد میزان خانہ۴ کی رقم بھی شامل ہے

اس معاش کے منجملہ راجہ لچھمن راؤ بہادر کے نام بذریعہ حکم نامہ مذکور الصدر مواضع انعام التمغا و ذات جاگیر بعد ادائے ۱۰ مواضع محاصلی [illegible] ۸ر۶ر مع اراضیات انعام و متفرق و مقطعہ جات زرخرید محاصلی [illegible] ۶ر۶ر و رسوم متعلقہ جاگیرات رقمی [illegible] ۶ر۳ر جملہ [illegible] ۳ر۹ر و جائداد ہائے منقولہ و مکانات و ملکیات باغات و سلاک موجودہ و دیگر جواہر و زیورات و سامان سواری جملہ اقسام بحال ہوئے۔ باقی معاش موقوف ہوئی۔ اگرچہ اس حکم کے ذریعہ سے رسوم سرولیس پانڈیہ متعلقہ جاگیرات بحال ہوا تھا۔ لیکن حسب الحکم کیبنٹ کونسل رسوم سرولیس پانڈیہ گری علاقہ جاگیرات بھی

خالصہ کرنے کا حکم ہوا۔ لہذا منظوری حضرت اقدس غفرانمکان حکم ہوا کہ جملہ جاگیرداروں سے
رسوم سروپسپانڈیہ گری راجہ رائے رایان خالصہ مین وصول ہوا کرے۔ اس حکم کی نسبت
اکثر جاگیرداروں نے غدر کیا ہے اور اوس کے متعلق کارروائی جاری ہے۔ حکم مورخہ
۵ ربیع الاول ۱۳۱۴؁ کے ذریعہ سے دفتر دیوانی راجہ رائے رایان سے لیا گیا۔ اسکے
بعد ذریعہ مراسلہ محکمۂ فنیانس نشان (۱۹۷۰) واقع ۲۸ رفروردی ۱۳۱۱؁ف دفتر مذکور
بلا جاگیرات متعلقہ و دفتر دیوانی کے بلا۔ اور پھر ماہ بہمن ۱۳۱۴؁ف مین یہ دفتر فنیانس مین
واپس چلا گیا جو ابتک وہین ہے ۔

راجہ لچھمن راؤ بہادر کے نام سرفرازی کے وقت سرکار نے [illegible] روپیہ سالانہ
پیشکش قایم کیا۔ اور چوتھ اور مکاسہ کی رقم جو پہلے سے لی جاتی تھی اوس کی تعداد [illegible]
ہے جملہ [illegible] خزانہ عامرہ مین سالانہ داخل کرنے کا حکم ہوا۔ مگر پیشکش کی رقم سال بسال
سمستان سے سرکار مین داخل نہین ہوئی۔ اور اوس کے متعلق نظر ثانی کی درخواست داخل
کی گئی جو دفتر فنیانس سے ذریعہ مراسلہ نشان (۲۹۹) مورخہ ۲۳ رآذر ۱۳۱۶؁ف حسب فرمان
اعلیحضرت مرقومہ ۲۹ رشعبان ۱۳۲۴؁ نامنظور ہوئی۔ اور حکم ہوا کہ جسقدر رقم گذشتہ سالون کی
وصول طلب ہے وہ چار اقساط مین وصول ہو اور آیندہ برابر وصول ہوا کرے ۔

آخر ماہ اردی بہشت ۱۳۲۲؁ف پیشگاہ خسروی سے راجہ رائے رایان بہادر کو حسب دستور
قدیم جاگیرداروں سے رسوم وسپانڈیہ گری وصول کرنے کی اجازت بدین شرط دی گئی
کہ وہ کوئی بقایا وصول نہ کرین۔ اور سرکار اون سے سالانہ مقررہ پیشکش چوتھ و مکاسہ
کی رقم وصول کرے ۔

۱۱ رشہریور ۱۳۲۲؁ف راجہ رائے رایان لچھمن راؤ کا انتقال ہوگیا۔ اون کے فرزند
شامراج وغیرہ کمسن ہین۔ لہذا اون کی اسٹیٹ زیر نگرانی سرکار لے لی گئی۔ اس کا انتظام ذریعہ
مجلس انتظام اسٹیٹ قرار دیا گیا۔ (جریدہ ۲۲ رشہریور ۱۳۲۲؁ف جلد ۴۳ نمبر ۵۹ جزو اول۔)

حسب فرمان خسروی مورخہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ راجہ رائے رایان کو اجازت دی گئی کہ حسب دستور قدیم جن جن جاگیرداروں سے رسوم دیسپانڈیہ گری وصول کرنے کا اُن کو حق حاصل ہے بدون رسوم مذکور بقایا آیندہ برابر دیا کریں (جریدہ ۳۰ خورداد ۱۳۲۲ف جلد ۴۵ نمبر ۳ جزو اول)

۱۴ ذیقعدہ ۱۳۲۷ھ م ۲۴ دے ۱۳۱۹ف روز یکشنبہ کو شام کے چھ بجے مقدم جنگ کے باغ واقع دھول پیٹھ میں سرکاری مکانات نو تعمیر شدہ کا افتتاح عالیجناب مہاراجہ بہادر نے طغیانی زدہ لوگوں کے لئے فرمایا۔ اور تجویز یہ قرار پائی کہ یہ مکانات خفیف کرایہ پر بے خانماں لوگوں کو دئے جائیں۔ افتتاحی جلسہ میں اکثر عہدہ دار اور معززین شریک تھے۔ اور حسب اجازت حضرت اقدس واعلیٰ غفرانمکان اس مقام کو جہاں وہ مکانات واقع ہیں محلہ احمد شاہی کے نام سے موسوم کیا گیا۔

بلدہ میں ولایت سے یہ خبر وحشت اثر بذریعہ تار وصول ہوئی کہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ م ۶ مئے ۱۹۱۰ء روز جمعہ کو شب کے ایک بجے اعلیحضرت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم نے مرض خناق سے لندن میں رحلت فرمائی۔ ۷ مئے شنبہ کو اس سانحہ جانکاہ پر اظہار رنج و افسوس کرنے کے لئے ممالک محروسہ سرکار عالی کے جملہ دفاتر بند رکھے جانے کے متعلق حکم نافذ ہوا۔ شنبہ کے روز علاقہ رزیڈنسی وسکندرآباد وبلدہ کی تمام دکانات باظہار تعزیت بند رہیں۔

۸ مئے ۱۹۱۰ء م ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ روز یکشنبہ کو گورنمنٹ ہند نے اعلان شایع کیا کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل مشتہر فرماتے ہیں کہ ہز ملجسٹ گرنشین بیچٹی جارج پنجم ملک معظم یونائیٹڈ کنگڈم آف گریٹ برٹن وایرلینڈ و برٹش ڈومنین بیاند سی سبزد سغنیڈ آف دی فغنتہ امپرر آف انڈیا تسلیم کئے گئے۔ آج شام کے (۵) بجے ملک معظم جارج پنجم کی تخت نشینی کی تقریب میں اعلام کے پرچم پوری بلندی پر چڑھائے جائینگے۔ اور دوسرے روز

صبح سے پھر سرنگون کردئے جائیں گے ۔ جو حکم ثانی تک اوسی حالت مین رکھے جائینگے ۔

۔۔۔ ۱۲ ؍ مئی سنہ ۱۹۱۰ء م ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۸ھ روز پنجشنبہ کو ہز امپریل مجسٹی ملک معظم قیصر ہند جارج پنجم کی تخت نشینی کا اعلان بمتابعت احکام گورنمنٹ ہند کوٹھی رزیڈنسی مین شام کے (۵) بجے پبلک طور پر کیا گیا ۔ تین ہی بجے سے کوٹھی رزیڈنسی مین لوگون کی آمد و رفت شروع ہو گئی تھی ۔ سکندرآباد کی چھاؤنی کے فوجی عہدہ دار اپنی زرق و برق وردیان پہنے ہوئے اس جگہ کی شان و شوکت اور سطوت مین اضافہ کرنے کے لئے موجود تھے ۔ ان کے علاوہ سرکار عالی کے امرا اعیان دولت اور اعلیٰ عہدہ دار بھی شریک تھے ۔ رعایا کے عام طبقات کے لوگ بھی جدید ملک معظم کی سرآرائی کا اعلان سننے کے لئے اشتیاق مین بہ تعداد کثیر جمع تھے ۔ سلامی اُتارنے کے لئے انگریزی فوج کا یورپین اور دیسی دستہ اور بینڈ باجہ موجود تھا ٹھیک (۵) بجے مسٹر گلینسی فرسٹ اسسٹنٹ رزیڈنٹ نے انگریزی زبان مین تخت نشینی کا اعلان اور بادشاہ سلامت کا فرمان پڑھکر حاضرین کو سنایا ۔ اور اوس کے اُردو ترجمہ کی کاپیان حاضرین کو تقسیم کی گئین ۔

اعلان و فرمان کے پڑہے جانے کے قبل اور بعد بینڈ باجے نے قومی ترانہ سنجی کی ۔ اعلان و فرمان کے ختم ہونے پر فوجی سلامی اُتاری گئی ۔ حاضرین نے خوشی و مسرت سے چیرز دئے ۔ رزیڈنسی کے علم کا پرچم بلند کیا گیا ۔

ہز امپریل مجسٹی ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند کی تدفین لندن مین ۲۰ ؍ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو عمل مین آئی اور اوس کا اعلان ریاست ہذا مین مندرجۂ ذیل جریدہ غیر معمولی کے ذریعہ سے کیا گیا ۔

نقل جریدہ غیر معمولی جلد ۴۱ حیدرآباد دکن ۱۳ ؍ تیر ماہ الٰہی سنہ ۱۳۱۹ ف م ۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۸ھ نمبر ۳۰ حکم سر مہاراجہ بہادر یمین السلطنت پیشکار و مدار المہام سرکار عالی علاقہ فینانس صیغۂ کلیات ۔

۷ ؍ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۸ھ م ۱۲ ؍ تیر سنہ ۱۳۱۹ ف بوصول اشتہار حیدرآباد رزیڈنسی

نشان (۵۱) مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۱۰ء واضح ہوتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے بذریعہ سوم ڈپارٹمنٹ مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۱۰ء اعلان دیا ہے کہ ملک معظم قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم کی جنازہ کی تدفین ۲۰ مئی ۱۹۱۰ء م ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۱۹ف روز جمعہ قرار پائی ہے تمام ہوا خواہان سلطنت برطانیہ کے لیے یہ دن نہایت غم والم کا ہوگا۔ لہذا حضرت اقدس و اعلیٰ حکم فرماتے ہیں کہ

(۱) اُس روز (۶۸) توپیں ایک ایک منٹ کے فاصلہ سے بغرض اظہار غم و اندوہ سر کی جائیں۔

(۲) تمام سرکاری اعلام کے پرچم سرنگون رکھے جائیں۔

(۳) نوبت و نقارے ساکت و صامت رہیں۔

(۴) تمام کاروبار تجارت اور رسوم شادی و خوشی حتی الامکان اُس روز بند رہیں۔

(۵) تمام طبقہ جات رعایاء سرکار عالی اظہار ماتم کے مناسب طریقہ اختیار کریں۔

(۶) چونکہ بروز تدفین جمعہ واقع ہے اور اُس روز دفاتر سرکار میں عام تعطیل رہے گی اس لئے بغرض اظہار رنج اُس کے دوسرے روز یعنی بتاریخ ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۱۹ف روز شنبہ کل دفاتر سرکاری بند رہیں۔"

۲۰ مئی ۱۹۱۰ء م ۱۰ جمادی الاول ۱۳۲۸ھ روز جمعہ کو ملک معظم آنجہانی کی تجہیز و تکفین تھی اظہار رنج والم کرنے کی غرض سے تمام بازارات بند رہیں۔

ـــــ وسط ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ میں ایک دمدار ستارہ صبح کے چار پانچ کے درمیان دکھائی دیتا رہا۔ اس کا نام ہیلی کا مٹ تھا جو تقریباً پچھتر برس پہلے نمودار ہوا تھا۔

ـــــ ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ روز دوشنبہ تقریباً دن کے گیارہ بجے آفتاب کے گرد ایک بہت بڑا ہالہ جس کا رنگ زرد اور اودا تھا دکھائی دیا۔ اس قدر شوخ گہرا تھا کہ اس کی تیزی کے باعث آفتاب بالکل مدہم نظر آرہا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ آجتک آفتاب کے گرد

ایسا ہالہ نظر نہین آیا ۔ عام طور پر اس کے متعلق عجیب عجیب چہ میگوئیان ہوتی رہین ۔

—— آخر ماہ نومبر ۱۹۱۰ء مین سرکار عالی نے ٹاٹا ہائیڈرو الکٹرک پاور سپلائی کمپنی کے ۱۰ لاکھ روپیہ کے ڈبنچر سودی ½ ۵ فیصدی خرید فرمائے ۔

—— وسط ماہ صفر ۱۳۲۹ھ قلعہ گولکنڈہ کے قرب و جوار مین اینٹون کے بھٹی کے اندر سونے کی کان برآمد ہونے کی خبر وصول ہوئی جو بعد تحقیقات غلط ثابت ہوئی ۔

—— ۱۴ صفر ۱۳۲۹ھ م ۱۶ فبروری ۱۹۱۱ء روز پنجشنبہ بیرن ڈی کیٹرس کی پرواز اڑن کھٹولہ مین سے حسب قرارداد چند روز روزآنہ شام کو اپنے اڑن کھٹولہ مین بیٹھکر سکندرآباد کے میدان مین اڑتے رہے ۔ ۲۱ فبروری کو اپنے آخری پرواز کیا ۔

—— وسط ماہ صفر ۱۳۲۹ھ مین نواب سر افسر الملک بہادر کی طبیعت ناساز رہی ۔ اعلیحضرت غفران مکان بھی آپ کے عیادت کے لئے تشریف لیجایا کرتے تھے ۔

—— ۸ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ روز پنجشنبہ شام کے تین چار بجے ہوا کا طوفان نہایت روز و شور سے آیا ۔ کئی پھوس کے چھپر اڑ گئے ۔

—— ۹ رجب ۱۳۲۹ھ م ۶ جولائی ۱۹۱۱ء روز پنجشنبہ کے ٹرین مین مسٹر واکر سابق معین المہام فینانس یہان کی ملازمت سے قطع تعلق کرکے بقصد ولایت بمبئی روانہ ہوئے آپ کو مشایعت کے لئے اسٹیشن پر بہت سے لوگ آئے تھے ۔ مسٹر موصوف کے گلے مین پھولون کے ہار پہنائے گئے ۔ اور بازو پر امام ضامن باندھے گئے ۔

—— ۸ رجب ۱۳۲۹ھ روز چہارشنبہ کو باغ عام مین صبح کے تقریباً ۸ بجے دو ببر چھوٹ گئے تھے ۔ کوتوال صاحب نے اُن کے گرفتار کرنے مین بیحد کوشش کی ۔ اور دن کے ۲ بجے دونون ببر گرفتار ہوگئے ۔

—— اوایل ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ مین لکڑی کے اُن منڈیونکو جو عرصہ دراز سے افضل گنج کے پل کے قریب قایم تھین اُٹھاکر دبیرپورہ کی مسجد کے پاس منتقل کیا گیا ۔

— اوایل ماہ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ سے صبح کے (۵) بجے زہرہ ستارہ کے قریب ایک دم دار ستارہ نمود ہوتا رہا۔

— اوایل ماہ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ میں بارگاہ خسروی سے نواب صادق جنگ بہادر کو نوبت نقارہ روشن چوکی اور عماری وغیرہ کے اعزاز کی سرفرازی بخشی گئی۔ اوایل ماہ ذیحجہ ۱۳۲۹ھ میں آپ کے لوازمہ اعزازی نوبت۔ عماری روشن چوکی کے لئے پانسو روپیہ ماہانہ بحکم حضرت اقدس و اعلیٰ از مد ماہوارات خاص منظور ہوئی۔

— ۸ رجادی الثانی ۱۳۳۰ھ روز یکشنبہ دوپہر کو ایک بجے کے قریب سنکیسر باؤلی کے باروت خانہ میں آگ لگی جس سے گیارہ آدمی ضایع ہوئے۔

— ملک معظم قیصر ہند جارج پنجم نے معہ ملکہ معظمہ ہندوستان تشریف لاکر ۱۲ ر ڈسمبر ۱۹۱۱ء کو بمقام دہلی دربار تاج پوشی منعقد فرمایا۔ اس کے متعلق پیشگاہ خداوندی سے جو غیر معمولی جریدہ شایع ہوا اس کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اس مسرت بار موقع پر ممالک محروسہ سرکار عالی کے تمام دفاتر کو ۷ ر ڈسمبر ۱۹۱۱ء م ۲ ر بہمن ۱۳۲۱ف روز پنجشنبہ سے ۱۲ ر ڈسمبر ۱۹۱۱ء م ۸ ر بہمن روز شنبہ تک جملہ دفاتر کو تعطیل دی جائے۔ منجملہ ان ایام کے ۷ و ۱۲ ر ڈسمبر ۱۹۱۱ء یعنی ۳ ر و ۸ بہمن ۱۳۲۱ف کو دفاتر سرکاری بالکل بند رہیں گے۔ اور بقیہ ایام مشروطی تعطیل کے ہوں گے کہ ضروری سرکاری کام جاری رہے۔ اور بغرض ادائی رسم تاج پوشی دس ہزار روپیہ کی منظوری صادر ہوئی۔ جس کے انتظام کے لئے حسب ذیل اراکین مقرر ہوئے۔

ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب ناظم تعلیمات۔ رائے بالمکند صاحب رکن ہائیکورٹ۔ مسٹر ویکفیلڈ اریگنسی سٹلمنٹ اس رقم سے طلبا مدارس کو شیرینی اور مساکین کو کھانا کھلایا جائے۔ حسب قرارداد شاہی اعلان پڑھا گیا۔ بعد مغرب روشنی ہوئی (۱۰۱) توپوں کی سلامی سر کی گئیں۔

ــــ یکم جون ۱۹۱۲ء سے رعایا سکندرآباد کو بذریعہ نل تالاب حسین ساگر سے پانی کی سربراہی ہونے لگی ۔

ــــ رجب ۱۳۳۰ھ مین دکانداران پتھرگٹی کو منجانب صفائی نوٹس دیا گیا کہ وہ اپنے دوکانون کے ٹین کے سائبانون اور لکڑی کے تختون کو جو دوکانون کے فرش کیساتھ ملحق ہین نکالڈالین ۔ صفائی کی جانب سے نوٹس کی پوری تعمیل کرائی گئی ۔ یکشنبہ یعنے ۱۱ رجب ۱۳۳۰ھ سے پتھرگٹی کی دوکاندارون نے ایک کرکے بناراضی حکم صفائی دوکانین بندکردین ۔ اور ۱۳ رجب ۔ ۔ ۔ الہ روز سہ شنبہ کو دوکانین کھل گئین ۔ اور فی الحال ٹین کے سائبانون وغیرہ کا دورکرنا ملتوی ہوگیا ۔

ــــ عدالت چھاؤنی سکندرآباد سے ایک مہتر کو خلاف ورزی قانون صفائی مین ۸ یوم کی سزادی گئی ۔ جس پرتمام مہتر چھاؤنی نے ایک کرکے ۲۴ رجولائی ۱۹۱۲ء روز چہارشنبہ کو انجنیر صفائی کی کچہری مین جمع ہوئے ۔ انھین فہمائش کی گئی کام پرجانے سے ان سبھون نے انکار کیا ۔ اس کے بعد (۷۵) شخص کو عدالت مین چالان کیا گیا اوران اشخاص کو ۸ یوم سے ۲ ماہ تک سزا دیگئی بقیہ لوگ کام پر رجوع ہوئے ۔

ــــ ۱۳۲۱ف مین بلدہ مین ہیضہ کی شدت رہی ۔

ــــ اوائل ماہ شوال ۱۳۳۰ھ مین ریلوے پولیس نے ریلوے لائن پرتین چارصندوق گرفتار کئے جنمین اشرفیان بھری ہوئی تھین ۔ ان کو لیاقت النسا بیگم صاحبہ صاحبزادی نواب وقارالامرا مرحوم نے بمبئی روانہ کیا تھا ۔

ــــ لنگر بابتہ ۱۳۳۱ھ عالیجناب نواب سالارجنگ کے ملاحظہ سے گذرکر چارمینار چارکمان سے ہوتا ہوا چوک کو چلا گیا ۔ اور محلات مبارک کی کچہری مین مبارک بنگلہ کے نام سے جو جدید عمارت تعمیر ہوئی ہے اسپر سے اعلیحضرت نے اس کا ملاحظہ فرمایا ۔

ــــ ۸ محرم ۱۳۳۱ھ م ۱۸ ڈسمبر ۱۹۱۲ء روز چہارشنبہ حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ مل کے

ملازمین یعنی قلیون وغیرہ نے ہڑتال کردی ۔ وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ بوجہ گرانی وہ اپنی تنخواہ و یا مزدوری مین اضافہ کے خواہان تھے ۔

۔۔۔۔ ۵ ۔ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ روز یکشنبہ کو شب کے ساتھ بجے کی ٹرین مین نواب کرنل سر افسر الملک بہادر معہ زنانہ وغیرہ بعزم حج بمبئی روانہ ہوئے ۔ بعد فراغت حج ۶ ۔ صفر ۱۳۳۲ھ روز یکشنبہ وقار آباد واپس تشریف لائے ۔ اور ۷ ۔ صفر الیہ دوشنبہ کو بوقت صبح داخل بلدہ ہوئے ۔

۔۔۔۔ سکندرآباد مین ۱۲ ۔ اپریل ۱۹۱۳ء سے جین لوگون کی کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا ۔ اس کانفرنس کے لئے تالاب حسین ساگر کے مینڈ کے میدان مین ایک بہت بڑا پنڈال تیار کیا گیا تھا ۔ ۱۴ ۔ اپریل الیہ کو اس کانفرنس کا آخری جلسہ ہوا ۔

۔۔۔۔ ۲۸ ۔ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ روز چہارشنبہ مغرب کے قریب کوٹھ پولیس بلدہ کے اس کہنہ بنگلہ پر جو کوتوال صاحب کے اجلاس کے عقب مین واقع ہے کوئی ۲۵ یا ۳۰ جوان اعلحضرت کی سالگرہ کے سلامی کی غرض سے ڈریس لینے کے لئے چڑھے دفعتًا بنگلہ کی چھت بیٹھ گئی اور وہ سب کے سب نیچے آرہے ۔

۔۔۔۔ ۷ و ۸ ۔ رجب ۱۳۳۱ھ روز جمعہ و شنبہ کی درمیانی شب مین نواب صادق جنگ بہادر کے ہاں فرزند تولد ہوا ۔ ہفتہ کی صبح کو اس تقریب مین انھون نے بارگاہ خسروی مین نذر گزراننے کا شرف حاصل کیا ۔ حضرت اقدس و اعلی نے اس خوشخبری کو سماعت فرماکر اس کی خوشی مین پانچ توپین سرکرنے کا حکم صادر فرمایا ۔

۔۔۔۔ ۲۰ ۔ جون ۱۹۱۳ء م ۱۴ ۔ رجب ۱۳۳۱ھ روز جمعہ صبح کے آٹھ بجے باغ عام مین ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ گورنر جنرل ہند کی سلامتی کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا ۔ جسمین اعلحضرت بندگان عالی و دیگر امرا وغیرہ تشریف فرما ہوئے تھے ۔ جملہ مدارس بلدہ کے بچون کو مٹھائی اور کھلونے تقسیم ہوئے ۔ بچون کی ضیافت کے لئے پانچہزار روپیہ کلدار لوکل فنڈ سے اور پانچ ہزار روپیہ

خزانہ شاہی سے منظور ہوئے۔ بذریعہ جریدہ غیر معمولی جملہ دفاتر علاقہ سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی۔

— ۱۰ ماہ رمضان ۱۳۳۱ھ راجہ رگھوتم راؤ بہادر راجیندر کو پیشگاہ سرکار سے بیت اور روشن چوکی بحال ہوئی۔

— ۲ شوال ۱۳۳۱ھ روز چہار شنبہ کو اہلکاران کروڑگیری اور پولیس بلدہ نے چند پارچہ فروشوں کے ونیز سال گذشتہ کے بہی کھاتے اس بنا پر ضبط کئے کہ غلط بیجک پیش کئے جانے کی مخبری ہوئی تھی جس کے باعث اوسی روز سے تمام پارچہ فروش اندرون و بیرون بلدہ وکانداران وغلہ فروشان نے ایکہ کرکے اپنے دوکانیں بند کردین اس قسم کا ایکہ اور ہڑتال کرنے کا بلدہ مین یہ پہلا موقع تھا۔ اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے محکمہ مالگذاری مین کمیٹی منعقد کی گئی۔ مسٹر حیدری معتمد عدالت وکوتوالی نے دوکانات پر تشریف لیجاکر تمام تاجرون کو دوکانات کھولنے کی تفہیم فرمائی۔ اور اون کے جس قدر بہی کھاتہ لے لئے گئے تھے وہ سب واپس کردئے گئے۔ ۵ ماہ مذکور یکشنبہ کے روز صبح مین حسب دستور سابق تمام دوکانین کھل گئین۔ بعد تحقیقات کمیٹی سے حکم صادر ہوا کہ صرف ۱۳۳۱ف کے کھاتہ کی تفتیح سررشتہ کروڑگیری کرسکتا ہے۔

— ۱۰ محرم ۱۳۳۲ھ کو سرکاری ہاتھی بازار سدی عنبر کے فیل خانہ سے آصف نگر کو منتقل کئے گئے۔

— آخر ماہ دے ۱۳۲۳ف مین بوجہ انتقال راجہ لچھمن راؤ المخاطب بہ راجہ رائے رایان جاگیرات اور عطائے سلطانی کی منظوری اُن تینون فرزندون شام راج۔ ترمبک راج اور دھونڈراج کے نام سرکار سے بدین صراحت شرف صدور لائی کہ فرزند اکبر یعنی شام راج رائے رایان کے جانشین سمجھے جائین گے اور دونون بھائی اون کے شکمیدار رہین گے۔

— ۲۲ ماہ محرم ۱۳۳۲ھ روز یکشنبہ کو بوقت صبح نواب فریدون جنگ بہادر کے

پاؤن مین غسلخانہ کے سنگ مرمر کے فرش پر پاؤن پھسلنے سے موچ آئی۔ نواب سالار جنگ بہادر مدار المہام بغرض عیادت آپکے بنگلہ پر تشریف لائے۔

— ۱۰ ماہ محرم ۱۳۳۲ھ کو نواب دایم جنگ مرحوم کی نوبت اور روشن چوکی معہ ماہوار متعلقہ اُن کے فرزند نجم الدین صاحب کے نام جاری کی گئی۔

— ۱۰ ماہ صفر ۱۳۳۲ھ زیر پل افضل گنج جو مکانات .... حدود ممنوعہ مین واقع تھے بموقع تشریف آوری وبسرائے بہادر بوجہ بدنمائی منہدم کردئے گئے۔

— ۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ روز چہارشنبہ قبل مغرب باغ عامہ کے اُس حصہ مین جہان جانور رکھے گئے ہین یکایک آگ لگ گئی۔ امین صاحب کوتوالی اور مہتمم باغ کی کوشش سے جلد فرو ہوگئی۔ برین ہمہ دو ریچھ۔ ایک چیتا اور ایک شیر ببر بُری طرح زخمی ہوئے۔ ایک ریچھ بندوق سے ماردیا گیا۔ ایک شیر ببر اور ایک چیتا اور ریچھ اسی صدمہ سے مرگئے۔

— ۲۱ فروری ۱۳۲۳ف کو ناندیڑ مین ہوا کا سخت طوفان آیا۔ دیر تک بڑے بڑے اولے پڑتے رہے اور بارش بھی ہوئی۔ اکثر درخت جڑ سے اُکھڑ گئے۔

— ۲۲ امرداد ۱۳۲۳ف روز جمعہ کو پربھنی مین (۷ء۱۱) انچ ۔بہ حصہ پانی پڑ ہینے سے سخت نقصان ہوا۔

— اوائل ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ سے حسب تحریک رکن الدین صاحب پٹیل تاجر پارچہ دیوان کی دیوڑہی سے لیکر چارمینار تک کے میمن اور ہندوستانی مسلمان تاجرون نے بالاتفاق یہ قرار دیا کہ جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ دوکانین کھولی جایا کرین۔ اس سے پہلے نہین۔

— ۱۵ اردی بہشت ۱۳۲۳ف م ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ روز پنجشنبہ شام کو باغ عامہ مین ملازمین مالگذاری کی جانب سے مسٹر ڈنلاپ صدر ناظم مال کے آنر مین جلسہ ہوا جس مین عالیجناب نواب سالار جنگ مدار المہام اور دیگر عہدہ دار شریک تھے بعض مالگذاری

اور نظامت کروڑگیری کے دفاتر مین تعطیل دی گئی۔

۲۶ ماہ اردی بہشت ۱۳۲۳ف م ۳۰ مارچ ۱۹۱۴ء روز دوشنبہ کو صبح کے ٹرین مین مسٹر ڈنلاپ صدر ناظم مال اور اون کی لیڈی صاحبہ بعزم ولایت ہمیشہ کے لئے بلدہ سے بمبئی تشریف لے گئے۔ مسٹر ڈنلاپ کو اس مدت ملازمت کے متعلق جسمین انھون نے سرکار عظمت مدار سے وظیفہ لیکر سرکار عالی کی خدمات انجام دی تھین سرکار عالی سے ۶۰۳۲ ہزار تین سو روپیہ کلدار بطور انعام مرحمت فرمایا گیا۔ اُن کی روانگی کے وقت اسٹیشن پر لوگون کا بہت ہجوم تھا ان کو پھولون کے ہار پہنائے گئے اور بعض اصحاب نے واڑی تک ان کی مشایعت کی۔

۶ ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ م ۳ مئی ۱۹۱۴ء روز یکشنبہ سکندرآباد اور اپل وغیرہ مین زور کی بارش ہوئی اور اولے برسے۔ سخت طوفان آیا۔ ہوا سے کئی ایک درخت گرے۔ درخت کے نیچے جو بیل وغیرہ جانور کھڑے تھے سخت زخمی ہوئے اور تین چار فوراً مر گئے۔

۲ ماہ شعبان ۱۳۳۲ھ روز شنبہ کو شب مین رود گوداوری کو بڑی طغیانی ہوئی۔ جس سے ناندیڑ کو سخت نقصان پہونچا۔

حسب فرمان خسروی ۲۹ ماہ شوال ۱۳۳۲ھ راجہ رائے رایان کے فرزند کو حسب رواج خاندان بسواری عماری و مورچل وغیرہ سلنگن کے رسم ادا کرنے کی اجازت عطا ہوئی۔

۲۶ ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ روز چہارشنبہ کو حوض گوشہ محل مین فٹ بال کا ٹورنمنٹ ہوا تھا۔ اس مین اہالیان فوج اور کوتوالی بھی بطور تماشہ مین جمع تھے۔ اور چند پولیس کے جوان بھی بغرض انتظام وہان موجود تھے۔ فوجی سپاہیون اور کوتوالی کے جوانون مین کچھ جھگڑا ہوا۔ دوسرے روز چند فوجی سپاہیون کو پولیس بلدہ نے گرفتار کرنے کے باعث تمام فوج باقاعدہ مسلح ہو کر بدل گئی۔ بحکم سرکار ایک کمیٹی منعقد ہوئی۔

اور اس سے معاملہ کو رفع دفع کر دیا ۔ معاملہ طول نہیں کھینچنے پایا ۔

—— ۲۲ رجب ۱۳۳۲ھ روز یکشنبہ کو ایک خونی کو بغرض قصاص قتل گاہ میں لایا گیا ۔ مقتول کے ورثار معاف کر دئے ۔ قصاص نہیں کیا گیا صرف سزائے قید پر اکتفا کیا گیا ۔

—— وسط ماہ رمضان ۱۳۳۲ھ کو نواب ذوالقدر جنگ بہادر خدمت رکنیت مجلس عالیہ عدالت سے حسب فرمان خسروی علیحدہ کئے گئے ۔ اور دوسرے روز وہ بلدہ سے ہمیشہ کے لئے راہی وطن ہوئے ۔ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ کو باجازت حضرت اقدس و اعلیٰ حیدرآباد واپس تشریف لائے اور دوسرے روز ۱۷ ماہ مذکور دوشنبہ شب کی ٹرین حیدرآباد سے واپس تشریف لے گئے ۔ [illegible]

—— زمانہ قدیم سے دستور یہ چلا آتا تھا کہ عیدین کے روز کوتوال صاحب بلدہ بسواری فیل جلوس کے ساتھ عید کی نماز کے لئے عیدگاہ جایا کرتے تھے ۔ ۱۳۳۲ھ کی بقرعید سے کوتوال صاحب بسواری موٹر عیدگاہ جانے لگے ۔

—— ۱۷ ذیحجہ ۱۳۳۲ھ روز چہارشنبہ کو حسب فرمان خسروی راجہ شیوراج بہادر کے دفتر مال پر سرکاری مہر توڑہ کیا گیا اور ۱۲ ماہ مذکور کو حکم صادر ہوا کہ تاحیات راجہ شیوراج بہادر ایک مددگار مجانب سرکار عالی مقرر کیا جائے اور اس کی تنخواہ تعدادی پانسو روپیہ ماہانہ راجہ شیوراج بہادر کے علاقہ سے دلوائی جائے ۔ چنانچہ اس حکم کی بنا پر مہر توڑہ کھولا گیا ۔ اور ۱۰ محرم ۱۳۳۳ھ کو رائے پربھولال صاحب وظیفہ یاب مہتمم دفتر دیوانی نے بمشاہرہ پانسو روپیہ ماہانہ مددگار کی حیثیت سے جائزہ حاصل کیا ۔ لیکن ۲۴ محرم ۱۳۳۳ھ کو رائے صاحب موصوف کا انتقال ہو گیا اور اون کی جگہ راجہ شیوراج بہادر کے فرزند کا تقرر عمل میں آیا ۔

—— ۵ محرم ۱۳۳۳ھ کے شاہی لنگر میں سواران فوج نے گھوڑوں میں مرض صرع کے

پھیلنے کے باعث شرکت نہین کی۔

۱۰ ر ماہ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ کو حسب فرمان خسروی سمستان کولاس کے مواضعات وسیر بات وغیرہ شریک خالصہ کئے گئے اور دعویدارون کے نام ماہانہ کچھ تنخواہین مقرر کیگئین۔

۲۲ ر ذیقعدہ ۱۳۳۴ھ روز پنجشنبہ کو حسب فرمان خسروی نواب لقمان الدولہ بہادر کی نوبت و روشن چوکی موقوف کی گئی۔

۱۵ ر جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ روز یکشنبہ کو دن کے وقت طوفان باد و باران آیا اور ژالہ باری بھی ہوئی۔ سکندرآباد۔ سیف آباد۔ مشیرآباد وغیرہ کے طرف بڑے بڑے اولے برسے۔ کئی درخت اکھڑ گئے اور بہت سے مکانون کو صدمہ پھونچا۔ فتح میدان کی گھڑیال کے ایک طرف کا حلقہ ٹوٹ گیا اور سانچہ توپ کے قریب دو شخص ایک دیوار کے نیچے دبکر مر گئے۔

۱۰ ر ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ سے رات کے دو تین کے درمیان ایک دمدار ستارہ نمودار ہونا شروع ہوا۔

۲۵ ر رمضان ۱۳۳۵ھ کو حکیم عبدالوہاب صاحب (حکیم نابینا) جو حیدرآباد مین مشہور حکیم تھے یہان سے اپنا مطب برخواست کرکے بمبئی روانہ ہوئے۔

۱۳۳۶ھ مین چونکہ دسہرہ ایام عشرۂ محرم مین آکر واقع ہوا تھا۔ اس لئے احتیاطاً حکم دیا گیا تھا کہ عشرۂ محرم مین دسہرہ کے مراسم پبلک طور پر ادا نہ کئے جائین۔ لیکن علاقہ رزیڈنسی اور سکندرآباد وغیرہ مین حسب معمول دسہرہ کے مراسم پبلک طور پر ادا کرنے مین کچھ روک ٹوک نہ تھی۔

۱۳۳۶ھ کے محرم مین بی بی علم کی سواری کے ساتھ جو دسوین تاریخ کو اٹھتی ہے خلاف معمول رسالہ حبوشش کے سو ڈیڑہ سو سوار برہنہ شمشیر لئے اور تین سو جوانان عرب مسلح

سٹی پولیس کا بڑا دستہ۔ پولیس بلدہ کے بہت سے جوانان اور سوار اور عہدہ دار بغرض انتظام موجود تھے۔

— اوائل ماہ صفر ۱۳۳۶ھ مچھلی کمان اور گلزار حوض کے درمیان کی دوکانات منیار توسیع راہ میں آجانے کی وجہ سے بیرون کمان ماہی رتھ خانہ شاہی وہ دوکانات بازار عثمانیہ کے نام سے قایم ہو کر منتقل ہوئین۔

— اوائل ماہ جمادی الاول ۱۳۳۶ھ سے پرانے پل کے قریب موسی ندی مین صبح شام ایک میلا سا لگنا شروع ہوا۔ جسمین ہزارون آدمی جمع رہتے تھے ایک عامل صاحب مسمی (محمد عبداللہ) صبح شام ایک گھنٹہ کے لئے وہان ایک اونچی جگہ پر کھڑے ہو کے کچھ پڑھتے تھے اور ہاتھ کا اشارہ کرتے تھے۔ جس سے بیان کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کے مریض صحت یاب ہوتے تھے۔ یہان تک کہ مریض جانورون کو فائدہ ہوتا تھا کثرت مجمع اور ندی کا غلیظ پانی استعمال کرنے کے سبب ہیضہ پھیل گیا۔ جس کے باعث ۲۴ ماہ مذکور سے عامل صاحب کو وہان آن کے عمل پڑھنے کی ممانعت کردی گئی۔

— اوایل رمضان ۱۳۳۶ھ مین ناظم صاحب رصدخانہ نظامیہ نے اطلاع دی کہ انگرن کے تارہ منڈل مین دفعتًہ ایک نیا ستارہ پیدا ہوا ہے جو بہت ہی روشن ہے۔ عام طور پر باور کیا جاتا ہے کہ اس قسم کے نئے ستارے کسی قسم کے آسمانی تغیرات کے باعث ہوا کرتے ہین۔

— اہل ہنود مین قدیم سے یہ دستور جاری تھا کہ تہوار ناگ پنچمی کے روز اونکی مستورات زندہ ناگ سانپ کی پوجا کر کے جواری کی کھیلیان اور تھوڑا دودھ اور پیسے دیا کرتی تھین جسکی بنا پر ایرکل واڑ وغیرہ (ایک قوم کا نام ہے) بامید آمدنی اس تہوار کے آغاز ہونے کے دو ہفتہ قبل سے ہی ناگ سانپ لئے ہوئے اور آواز لگاتے ہوئے اہل ہنود کے

محلون مین گشت لگایا کرتے تھے ۔ لیکن ۱۳۳۶ھ مین اس تہوار کے موقع پر سابق کی طرح ناگ سانپ لئے ہوئے پھرنے کی اون کو باضابطہ ممانعت کی گئی ۔

۔۔۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ روز سہ شنبہ کو بعد دوپہر محبوب گنج کے قریب بعض بے فکر لوگون نے سوڑ کی ہڈیون پر دست درازی کی ۔ جس پر شہرت ہوئی کہ محبوب گنج عثمان گنج اور مہاراج گنج لٹ گیا ۔ یہ خبر آن واحد مین تمام بلدہ مین پھیل گئی جس سے خائف ہو کر بہت سے دوکاندارون نے اپنی اپنی دوکانین بند کرلین ۔ وقت پر پولیس وغیرہ کا انتظام ہونے سے تمام دوکانین کھل کر سابق کی طرح کاروبار جاری ہو گیا ۔

۔۔۔ ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ م ۳۱ مارچ ۱۹۱۹ء یوم دوشنبہ کو مہاتما گاندھی بلدہ تشریف لائے اور ایک روز قیام فرما کے دوسرے روز اسٹیشن بیگم پیٹھ سے سوار ہو کے بمبئی روانہ ہوئے ۔

۔۔۔ ۳۰ خورداد ۱۳۲۸ف م ۱۳ رجب ۱۳۳۷ھ روز سہ شنبہ صبح کے دس بجے مسٹر گلانسی معین المہام فنانس حیدرآباد سے رخصت ہو کے نیلگری تشریف لے گئے ۔ آپ اسٹیشن بیگم پیٹھ سے سوار ہوئے ۔ اور اون کو رخصت کرنے کے لئے بہت سے عہدہ دار وغیرہ اسٹیشن پر موجود تھے ۔

۔۔۔ ۱۷ رجب المرجب ۱۳۳۷ھ روز شنبہ شب یکشنبہ کو شب کے ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک اس روز سے بجلی چمکی اور کڑکتی رہی کہ کچھ بیان نہین ہو سکتا ۔ اس اثنا مین پانی بھی پڑتا رہا اور ہوا بھی چلتی رہی ۔ مسن لوگون کا بیان ہے کہ اونھون نے اپنی عمر مین کبھی ایسی اور اتنی دیر تک بجلی کی کڑک اور چمک نہین دیکھی گویا معلوم ایسا ہوتا تھا کہ بذریعہ بجلی کے اب دنیا کا خاتمہ ہونے کو ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ بلدہ مین چار پانچ مقامات پر بجلی بالآخر گر کے بھی رہی ۔

۔۔۔ تلجا سنگھ ولد موتی سنگھ صاحب ساہو ساکن بازار عیسیٰ میان نے مبلغ ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ

سکہ عثمانیہ سرکار کی منظوری سے پانچ فیصدی منافع پر یکم تیر ۱۳۲۸ف کو داخل خزانہ عامرہ سرکار عالی کردی جس کے منافع سے ان کے پیش کردہ مخصوص خیراتی کاموں کی دوامی اجرائی ہوتی رہے گی۔

— ۲۵ امرداد ۱۳۲۸ف روز شنبہ صبح ساڑھے آٹھ بجے وکلاء سلطنت کا عالے کانفرنس زیر صدارت مولوی حافظ ساجد علی صاحب وکیل ہائیکورٹ و پبلک وردھنی ٹھیر گولی گوڑہ میں پہلی کانفرنس منعقد ہوئی۔ پنڈت کشیو راؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ بحیثیت صدر استقبالیہ کمیٹی اڈریس خیر مقدم پڑھا۔ بعد چیرمین نے خطبہ پڑھا۔ کانفرنس مذکور کا دو روز تک اجلاس ہوتا رہا۔ تحریکات وغیرہ پاس ہوئے۔

— کاؤرم پیٹہ تعلقہ جڑچرلہ کے ڈاکو عبداللہ بن علی عرب کی گرفتاری کے لئے اضلاع کے مہتمم خفیہ پولیس عزیز اللہ صاحب اور ایک انسپکٹر عابد علی صاحب نامی بلدہ آکر بتاریخ ۱۶ شہریور ۱۳۲۸ف روز چہارشنبہ ڈاکو مذکور کو صدر امین صاحب پولیس سلطان شاہی کی کچہری میں بلوا کر گرفتار کرنا چاہے۔ اوس کی کمر میں جمبیہ موجود تھا۔ اوسوقت اوس نے علاقہ پولیس کے چھ آدمی کو زخمی کیا۔ اون زخمی شدہ کو بغرض علاج فوراً شفاخانہ افضل گنج روانہ کئے گئے ان میں سے دوسرے روز یعنی ۱۷ شہریور ۱۳۲۸ف کو عابد علی صاحب انسپکٹر پولیس اضلاع کا ساڑھے بارہ بجے اور قادر خان جمعدار پولیس بلدہ کا دو بجے انتقال ہوا۔ قاسم الدین حسین صاحب صدر امین پولیس بلدہ اور عزیز اللہ صاحب مہتمم اضلاع بسبب گہرے زخم ہونے کے شفاخانہ میں زیر علاج رہے۔ اور محمد غوری جوان پولیس بلدہ و علی بن ناصر چاؤش عرب علاقہ پولیس کو بعد مرہم پٹی اون کے مکان روانہ کردئے گئے۔ عابد علی صاحب انسپکٹر پولیس اضلاع کے انتقال کی خبر سنکر ناظم صاحب پولیس اضلاع نے دفتر نظامت کے تمام اہلکار وغیرہ کو بغرض شرکت نماز مرحوم برخاست کا حکم دے۔ افضل گنج کی مسجد میں جنازہ کی نماز ادا ہوئی اور گوشہ محل کے

قبرستان مین دفنائے گئے۔ اور قادر خان جمعدار پولیس بلدہ کے تجہیز و تکفین کے لئے نواب عماد جنگ بہادر کوتوال بلدہ نے ایک سو روپیہ عطا فرمائے اور قریب تالاب میر جملہ حضرت زہرہ بی مجذوبہ صاحبہ کے مزار کے قریب میدان مین دفنائے گئے۔

۔۔۔ ۲۴ ؍ جولائی ۱۹۱۹ئہ روز پنجشنبہ شام کے ۴½ بجے صاحب عالیشان بہادر مسٹر وساجائی چینائی کے تعمیر کردہ محتاج خانہ واقع چلکل گوڑہ سکندرآباد نو تعمیر کردہ حصہ کا افتتاح فرمائے۔ مسٹر وساجائی چینائی کی طرف سے ایٹ ہوم کا انتظام کیا گیا تھا۔

۔۔۔ ۵ ؍ محرم کو سالانہ لنگر شاہی جو نکلا کرتا ہے اوس مین علاقہ سرکار کی فوج باقاعدہ نظم جمعیت و جمعیت علاقہ صرف خاص و پائیگاہ وغیرہ بھی شریک رہنے کا قدیم سے عملدرآمد جاری تھا۔ لیکن ۱۳۳۷ئہ مین جمعیت علاقہ پائیگاہ اور ۱۳۳۸ئہ مین جمعیت علاقہ صرف خاص و پائیگاہ لنگر مین یہ دونون شریک رہی۔

۔۔۔ سالہا سال سے یہان یہ دستور تھا کہ زمانہ عشرہ مین فوج باقاعدہ کے ہر ایک رجمنٹ پیدل، سوار و توپخانہ مین تعزیہ ایستادہ کئے جاتے اور اوس کی تیاری اور روشنائی وغیرہ دیگر اخراجات کے لئے سالانہ سرکار سے معمول مقرر تھا اور رجمنٹ کے افسرون سے کچھ چندہ وصول ہوتا تھا۔ ان دنون مین دیگر رجمنٹ کے افسرون کو شب مین وہان دعوت کئے جاتے اس موقعہ پر اوس رجمنٹ مین کے چند شوقین سپاہی اپنا کچھ کرتب بتلا کر مہانون کو مسرور کرتے تھے۔ بتاریخ ۹ بوقت مقرر تمام رجمنٹ مین کے وہ تعزیئے افضل گنج مین ایک ہی جگہ جمع کئے جاتے اور شب مین حضرت نعل صاحب کا علم اعلیحضرت کے روبرو سے گذر چلنے کے بعد یہ تمام تعزیئے نمبروار یکے بعد دیگرے گذرتے اور بتاریخ ۱۰ ؍ یوم شہادت گذشتہ شب کی طرح وہ چار مینار چوک سے گذر کر پل قدیم کے نیچے موسٹی ندی مین اون کو ٹھنڈا کئے جاتے۔ لیکن ۱۳۳۸ئہ مین وہ تمام باتین ایک لخت

موقوف کئے گئے ۔ بہ نسبت گذشتہ کے ۱۳۲۸ھ مین تعزیہ اور رشتی بہت کم استاد کئے گئے ۔

۔۔۔ ۳۰ آبان ۱۳۲۸ف اور یکم آذر ۱۳۲۹ف م ۶ اکتوبر ۱۹۱۹ء روز دوشنبہ کی درمیانی شب مین ممالک محروسہ سرکار عالی مین پہلی ہوائی غباری ہوئی ۔

رود موسیٰ کی طغیانی کے بعد کے انتظامات

فصل (۴)

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ دوم صفحہ (۸۲۳)

۔۔۔ ۱۳۲۶ھ م ۱۹۰۸ء کی طغیانی رود موسیٰ کا تفصیلی ذکر بستان آصفیہ حصہ دوم باب سوم فصل ۷ مین درج کیا جا چکا ہے ۔

طغیانی مذکور کے باعث اندرون و بیرون بلدہ کے راستون اور بہ چہار پلون کو کم و بیش نقصان پہنچا تھا ۔ جس کی درستی و تعمیر کی غرض سے اوائل ماہ خورداد ۱۳۱۸ف م وسط ماہ اپریل ۱۹۰۹ء مین مسٹر وشویشورایہ (حال سر وشویشورایہ مدار المہام ریاست میسور) کے خدمات ڈیریچ کے کام کے غرض سے چھ ماہ کے لئے سرکار عظمت مدار سے سرکار عالی مین مستعار لی گئین ۔ اور ان کی تنخواہ ماہانہ ۱۵۰۰ روپیہ قرار پائی ۔ انھون نے انسداد طغیانی کی غرض سے گنڈی پیٹھ کے تالاب کی تعمیر کی تجویز پیش کی اور اوس کا نقشہ اور برآورد تیار کی ۔ ان کے واپس ہونے کے بعد آپکی جگہ مسٹر ولال کی خدمات ریاست سرکار عظمت مدار سے مستعار لی گئین ۔ اور ۵ اردیبہشت ۱۳۱۹ف م ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو آپکا تقرر عمل مین آیا ۔ عثمان ساگر (گنڈی پیٹھ کے تالاب) کی تعمیر آپ کے ہی زیر نگرانی اسوقت انجام پا رہی ہے ۔

۔۔۔ مصیبت زدگان طغیانی کے امدادی چندہ مین کل ۵۱۰۷۰۸ روپیہ ۱۰ آنہ ۹ پائی کی رقم وصول ہوئی تھی ۔ جس مین ایک لاکھ کی وہ رقم جو حضرت غفران مکان نے خاص طور پر جیب خاص سے مرحمت فرمائی تھی اور پانچ لاکھ کی وہ رقم بھی شریک تھی جو سرکار عالی کی

جانب سے عطا کی گئی تھی۔ ان میں سے [illegible] کی رقم سے اُن غربا کو مکانات کے از سر نو تعمیر کرنے میں مدد دی گئی جن کے مکانات طغیانی میں منہدم ہو گئے تھے۔ اور دو لاکھ [illegible] کی رقم شادیون کی امداد اثاث البیت کی فراہمی تیونی چھوٹی دوکانون کے قیام کی غرض سے اشیاء تجارت کی خریداری۔ نادار طلبا کے لئے کتابین مہیا کر کے دینے اور چند اشخاص کے نام مستقل طور پر وظائف جاری کرنے میں صرف کی گئی۔ ان مختلف طریقون سے کل (۱۷۸۴۹) اشخاص کو مدد دی گئی۔ علاوہ برین [illegible] کی رقم سے ملازمین سرکار اور دیگر اشخاص کے ذمہ کا وہ قرضہ ادا کیا گیا جو بغرض ترمیم مکانات سرکاری خزانہ سے اُن کو دیا گیا تھا۔

بسبب طغیانی پل افضل گنج و پل چادرگھاٹ کو بہت کچھ نقصان پہونچ چکا تھا۔ لہذا اون کی مرمت مین حسب ذیل روپیہ صرف ہوا۔

مرمت پل افضل گنج	مرمت پل چادرگھاٹ
دو لاکھ [illegible]	دو لاکھ [illegible]

حالات طاعون (پلیگ)

فصل ۱ — سنہ ۱۸۹۶ء م سنہ ۱۳۱۴ف میں ہندوستان — بمبئی اور کلکتہ مین پلیگ (طاعون) نمودار ہوا تھا۔ جس سے آج تک تقریباً دو کروڑ اشخاص فوت ہو چکے — یہ مرض رفتہ رفتہ ترقی کر کے تمام ہندوستان مین پھیل گیا۔ اوس کی انسداد کے متعلق اقسام کی تدابیر عمل مین لائی گئین لیکن کوئی بات کارگر ثابت نہ ہوئی۔ یون تو اطراف علاقہ جات سرکار عالی مین اوس کا سلسلہ جاری تھا لیکن علاقہ سرکار عالی مین پہلا انتظام حفظ ما تقدم کی نسبت

۲۴ دی ۱۳۰۶ف کو کیا گیا۔ اور اوس تاریخ سے واڑی کے جنگشن پر مسافرون کے معائنہ کا اور بشرط ضرورت جو مسافر اس مرض مین مبتلا پائے جاتے تھے اون کو روک لینے کا انتظام کیا گیا تھا۔

بتاریخ ۲۴ اسفندار ۱۳۰۶ف سوم درجہ کے مسافرون کو جو ایک گاڑی سے دوسری گاڑی مین جاتے ہون روکنے کے لئے احکام جاری ہوئے۔ اور اوس زمانہ مین ایک لیڈی ڈاکٹر کو بھی بغرض معائنہ مستورات بمقام واڑی مقرر کیا گیا۔ اور وقار آباد گلبرگہ اور رائچور کے اسٹیشنون پر معائنہ مسافرون کا انتظام کیا گیا۔

اضلاع سے پہلی رپورٹ طاعون کی ماہ اسفندار ۱۳۰۶ف مین انبڑ ضلع اورنگ آباد سے وصول ہوئی۔ ایک عورت اور اوس کا بچہ بمبئی سے انبڑ کو آئے۔ اور وہ دونون مرض طاعون مین مبتلا ہوئے۔ بچہ کا انتقال ہو گیا۔ اور عورت نے صحت پائی۔ دوسرا واقعہ مرض طاعون رائچور مین بتاریخ ۱۹ اردی بہشت ۱۳۰۶ف کو ہوا۔

بمبئی مین مرض طاعون دب جانے کی وجہ سے ۱۱ مہر ۱۳۰۶ف سے مقام گلبرگہ ورائچور مین مسافرون کا معائنہ کرنا اور واڑی مین اون کا روکنا موقوف کر دیا گیا۔

من بعد ماہ آذر ۱۳۰۷ف مین بمبئی مین طاعون دوبارہ پھیلنے اور شولاپور مین ظاہر ہونے کی وجہ سے "سگریشن کیامپ" بمقام گلبرگہ۔ رائچور و لنگم پلی مقرر کئے گئے تاکہ شولاپور سے اشخاص مبتلائے طاعون نلدرگ و تمامی درمیانی ریلوے اسٹیشنون مین نہ آنے پائین اس کے لئے تدابیر عمل مین لائی گئین۔ اور سرحدی شوارع عام پر جو بین شولاپور اور اضلاع سرکار عالی واقع ہین (۱۰۰) جوان پلٹن اور (۵۰) سوارون کی گشت ہوا کرتی تھی۔

لفٹنٹ کرنل لاری۔ آئی۔ یم۔ یس ناظم سررشتہ طبابت کمشنر مقرر ہوئے۔ اور اون کی مدد مین دو یورپین افسر "ڈپٹی پلیگ کمشنر" کی حیثیت سے دئے گئے۔ ایک کو

اُن مین سے اضلاع کا کاروبار سپرد کیا گیا۔ اور دوسرے کو ریلوے لین پر مقرر کیا گیا
اس کے بعد طاعون بتدریج کم وبیش تمام اضلاع مین پھیلتا رہا۔ اور حسب ضرورت
انتظام اور قرنطینے قایم ہوتے رہین۔ صدر تختہ مرض طاعون ملک سرکار عالی بلدہ حیدرآباد
واطراف بلدہ واضلاع تعداد مبتلا و فوت مع اخراجات انتظام انسداد مرض من ابتداے
سنہ ۱۳۰۷ف لغایتہ آخر ماہ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۲ف درج ہے۔ جس کے ملاحظہ کرنے سے
کماحقہ حالات ظاہر ہونگے۔

طاعون مقام بلدہ

بابتہ سنہ ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ف

۲۰ مہر سنہ ۱۳۲۰ف م ۲۷ اگست سنہ ۱۹۱۱ء کو محلہ نام پلی مین طاعون نمودار ہوا
اور موت واقع ہوئی۔ اور انسداد طاعون کی کارروائی شروع ہوئی۔
۳ آبان سنہ ۱۳۲۰ف م ۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو جے۔ ئی۔ ڈریک براکمین ناظم طبابت کو
بغرض انتظام طاعون پلیگ کمشنر کے عہدہ پر مقرر کیا گیا۔ ابتدا مین نام پلی کے اور
چادر گھاٹ کے کچھ حصے وغیرہ کے محلون کو خالی کرایا گیا۔ اور دلاور گنج مین سگریگیشن کیمپ
قایم کیا گیا۔ اڈیک منڈہ۔ دلاور گنج اور مسلم باغ کے لوگون نے انتظام طاعون کے خلاف
فساد کیا۔ اور ۱۱ آبان سنہ ۱۳۲۰ف م ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو دن کے گیارہ بجے لوہے واڑی اور
دھول پیٹہ کے لودہون نے بناراضی انتظام طاعون بلوہ کیا۔ اور چار ہزار آدمیون کا ایک
ایک مجمع کنگ کوٹھی کو فریاد گیا۔

وسط ماہ دے سنہ ۱۳۲۱ف مین انتظام انسداد طاعون کی سہولت کی غرض سے
حدود وصفائی بلدہ و چادر گھاٹ کے کل حلقون مین (۸۰) کے قریب اہل اسلام و اہل ہنود
میر محلگان مقرر کئے گئے اور لوگون کو امداد دینے کی غرض سے ۶ دے سنہ ۱۳۲۱ف کو

اسپیشل مجسٹریٹون کا تقرر کیا گیا - اور یکم اردی بہشت ۱۳۲۱ف تک وہ قایم رہے -
بلحاظ حفظ ما تقدم سرکار نے سررشتہ طبابت کو ٹیکا لگانے کا حکم دیا - چونکہ یہان کے اکثر باشندون کے لئے یہ بات انوکھی تھی - اس لئے ابتدا مین لوگون نے بہت پس و پیش کیا - بعدہ رفتہ رفتہ ٹیکہ لگوانے پر آمادہ ہوتے گئے - اور متعدد مقامات پر ڈاکٹرون نے ٹیکے لگائے - جن کی تفصیل آیندہ بیان کی گئی ہے - بذریعہ میڈیکل ڈپارٹمنٹ (۲۷) ڈاکٹرون نے (۵۹۹۰۰) کو اور ملٹری میڈیکل ڈپارٹمنٹ کے ذریعہ (۱۴) ڈاکٹرون نے (۱۵۳۴۹) کو اور غیر سرکاری (۶) ڈاکٹرون نے (۳۰۲۱) اشخاص کو ٹیکے لگائے - جن کی مجموعی تعداد (۷۸۲۷۰) تھے منجملہ ان کے (۴۴۲۸۴) مرد اور (۲۴۹۱۰) عورت اور (۹۰۷۶) بچے تھے - منجملہ ٹیکہ زدہ اشخاص کے (۱۷۱) مرض طاعون مین مبتلا ہوئے اور اون مین سے (۱۶۲) فوت ہو چکے -

بلحاظ مردم شماری بابتہ ۱۹۱۱ء م ۱۳۲۰ف حدود صفائی بلدہ اور بازار رزیڈنسی کا (۵۰) مربع میل کا رقبہ ہے - اور (۳۸۷۱۳۳) مردم شماری کی تعداد ہے - اور جس مین خاص کر علاقہ رزیڈنسی کا نصف مربع میل رقبہ ہے - اور تعداد خانہ شماری (۴۰۸۹) اور (۱۷۹۷۱) مردم شماری ہے - یون تو روز بروز اموات کی تعداد گھٹتی رہی لیکن خاصکر ۱۶ اسفندار ۱۳۲۱ف م ۹ جنوری ۱۹۱۲ء کو بلدہ اور چادرگھاٹ مین (۳۳۵) مبتلا اور (۳۰۵) فوت ہوئے - اور اتنی تعداد مین کسی اور تاریخ مین مبتلا و اموات کا وقوع نہین ہوئین - اس عرصہ مین دو لاکھ سے زیادہ باشندے بلدہ سے بیرون آبادی چلے گئے - جن کے قیام کے لئے سرکار کی جانب سے (۳۰) ہلتہ کیمپ قایم کئے گئے - جن مین غیر مستطیع لوگون نے قیام کیا - اوایل ماہ تیر ۱۳۲۱ف م آخر ماہ اپریل ۱۹۱۲ء مین مرض پلیگ سے بلدہ کامل طور پر پاک صاف ہو گیا - جملہ (۲۵۲) یوم تک پلیگ رہا - اس عرصہ مین (۱۸۷۴۸) مبتلا اور (۱۶۹۰۱)

فوت ہوئے۔ اور (۳۰۴) محلہ یا مقامات متاثرہ قرار دیے گئے۔ منجملہ ان کے حدود صفائی بلدہ کے (۱۸۶) محلون مین (۹۳۲۲) مرض پلیگ مین مبتلا اور (۹۲۷۱) فوت ہوئے۔ اور حدود صفائی چادرگھاٹ کے (۱۴۳۴) محلون مین (۸۳۴۴) مبتلا اور (۷۰۱۷) فوت ہوئے۔ اور رزیڈنسی بازار مین (۸۱۲) مبتلا اور (۶۱۳) فوت ہوئے۔

بلحاظ مردم شماری مذکورالصدر تفریق قوم کے لحاظ سے بلدہ مین اہل اسلام کی تعداد (۱۹۶۸۳۵) تھی۔ جن کے منجملہ (۷۷۹۲) مرض پلیگ مین مبتلا ہوئے اور اون مین سے (۲۶۷) شفایاب ہوئے اور باقی (۷۰۳۱) اوس کے شکار ہوئے۔ اہل ہنود کی جملہ مردم شماری (۱۸۵۹۲۹) ہے اون کے منجملہ (۱۰۵۵۹) مرض پلیگ مین مبتلا ہوئے۔ جن مین سے (۱۲۵۶) شفایاب ہوئے اور باقی (۹۲۷۳) اوس کے شکار ہوئے۔ نیٹو کرسچن (۱۲۰) مبتلا اور (۹۷) فوت ہوئے ان تمام اموات کی تعداد (۱۷۸۰۴) تھی۔

بغرض سہولت کم مواجب ملازمین کو جو نقل مقام کر چکے تھے سرکار کی جانب سے ماہانہ الاونس مقرر کیا گیا۔ اور ایک ماہ کی پیشگی تنخواہ دی گئی جس کو چھ ماہ مین بہ اقساط تنخواہ مین سے وصول کیا گیا۔

۲۱ ر آبان ۱۳۲۳ف کو نواب مدارالمہام سرکار عالی نے اپنے دست مبارک سے اون حضرات کو جو کہ بزمانہ طاعون کام کر چکے تھے تمغہ اور اسناد مرحمت فرمائے اور اُن حضرات کی چاء وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

حدود صفائی بلدہ۔ چادرگھاٹ اور رزیڈنسی مین ماہ بماہ جس قدر اشخاص مرض پلیگ مین مبتلا اور فوت ہو چکے اس کی تفصیل تختہ ذیل سے ظاہر ہوگی۔ اور بغرض انسداد طاعون کی غرض سے جو اخراجات ہو چکے اوس کا بھی ایک تختہ ذیل مین درج ہے۔

نشان سلسلہ	نام ماہ	چادرگھاٹ		بلدہ		رزیڈنسی		جملہ	
		تعداد مبتلا	تعداد فوت	تعداد مبتلا	تعداد فوت	تعداد مبتلا	تعداد فوت	تعداد مبتلا	تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	ماہ اگست سنہ ۱۹۱۱ء	۱۷	۱۵	۰	۰	۰	۰	۱۷	۱۵
۲	ماہ سپتمبر سنہ ۱۹۱۱ء	۹۸	۶۴	۲۴	۱۸	۰	۰	۱۲۲	۸۲
۳	ماہ اکٹوبر سنہ ۱۹۱۱ء	۶۱۱	۴۸۲	۵۰۰	۴۵۴	۰	۰	۱۱۱۱	۹۳۶
۴	ماہ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء	۱۲۴۹	۱۱۱۵	۱۸۷۶	۱۸۷۷		۰	۳۱۵۲	۲۹۹۲
۵	ماہ ڈسمبر سنہ ۱۹۱۱ء	۲۵۰۴	۲۲۱۰	۳۱۴۰	۳۱۴۰	۲۶۹	۱۸۴	۵۹۱۳	۵۵۳۴
۶	ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء	۲۸۹۳	۲۴۰۳	۳۱۳۴	۳۱۳۴	۴۷۴	۳۶۹	۶۵۰۱	۵۹۰۶
۷	ماہ فروری سنہ ۱۹۱۱ء	۷۵۷	۵۷۲	۵۲۴	۵۲۴	۶۰	۵۲	۱۳۴۱	۱۱۴۸
۸	ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء	۲۰۴	۱۴۷	۱۲۱	۱۲۱	۹	۸	۳۳۴	۲۷۶
۹	ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء	۱۱	۹	۳	۳	۰	۰	۱۴	۱۲
	جملہ میزان	۸۳۴۴	۷۰۱۷	۹۳۲۲	۹۲۷۱	۸۱۲	۶۱۳	۱۸۴۷۸	۱۶۹۰۱

نقشہ اخراجات انسداد طاعون من ابتدائے ماہ آبان سنہ ۱۳۲۰ف لغایتہ ماہ خورداد سنہ ۱۳۲۱ف

نشان سلسلہ	نام ابواب	تعداد رقم	نشان سلسلہ	نام ابواب	تعداد رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱	مڈیکل ڈپارٹمنٹ	[illegible] ۱۰ر ۱ر	۳	میونسپل پالٹی ڈپارٹمنٹ	[illegible] ۱۲ر ۷ر
۲	پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ	[illegible] ۶ر ۴ر	۴	پولیس ڈپارٹمنٹ	[illegible] ۶ر

نمبر شمار	نام ابواب	تعداد رقم	نمبر شمار	نام ابواب	تعداد رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۵	ملٹری ڈپارٹمنٹ	[illegible] ۳ر۸ر	۷	متفرقات	[illegible] ۸ر۷ر
۶	جوڈیشل ڈپارٹمنٹ	[illegible] ۱۴ر۹ر		جملہ میزان اخراجات	[illegible] ۱۳ر۹ر

ماہ آبان ۱۳۲۴ف مین ڈاکٹر عبد الغنی صاحب ڈپٹی کمشنر صفائی حیدرآباد پلیگ کمشنری بلدہ کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔

زمانۂ طاعون مین

آریہ سماج کی ہمدردی

پلیگ کے زور پکڑنے پر ۲۰ ردے ۱۳۲۱ف سے آریہ سماج نے بتوسط مہاشہ پنڈت گیا پرشاد صاحب جو ہمدردی بنی نوع انسان مین کافی امتیاز رکھتے ہین۔ زمانۂ طاعون مین جو جو کام انجام دیا وہ یہ ہے۔ ۲۴۱ غربا کو پٹینٹ دوائین مفت تقسیم کین۔ لاشون کو اوٹھانے اور آخر منزل کو پہونچانے کے لئے ایک خاص قسم کی بیل گاڑی تگنی اور چوگنی مزدوری دیکر تیار کرائی۔ گاڑی کے تیار ہونے تک اونھون نے لاشین مزدورون کو مزدوری دے کر اٹھوائین۔ غرض یہ کہ زمانہ مذکور مین سماج کی جانب سے (۱۰۰) لاشون کو مرگھٹ پر پہونچا کے بھسم کیا گیا۔ (۲۴۱) مریض مین سے (۲۰۵) نے صحت پائی۔ اور ۳۶ فوت ہوئے۔

جن ڈاکٹرون اور حکیمون نے بتقاضاء انسانی ہمدردی سماج کی درخواست پر مریضون کے معائنہ کرنے اور اون کے لئے دوائین تجویز کرنے کی تکلیف گوارا کی

اون کے نام نامی یہ ہین ۔ ڈاکٹر ملنا ۔ ایم ۔ ڈی وغیرہ وغیرہ ۔ مسٹر ناگو راؤ صاحب اسسٹنٹ سرجن ۔ حاجی محمد عباس صاحب ۔ حکیم رکن الدین صاحب ۔ حکیم تفضل حسین خانصاحب ۔ پنڈت دیوی دت شرما وید ۔ دواؤن کی خریداری پر (۵ ۔۔۔) اس مین سے صرف (مار) ایک سو روپیہ نو آنہ کی رقم ایسی تھی جو سماج کو اس انتظام کے متعلق چندہ وصول ہوئی تھی ۔ باقی کی رقم سماج نے اپنے مجتمعہ فنڈ سے خرچ کی ۔

بابتہ ۱۳۲۶ و ۲۷ف

۱۸ امرداد ۱۳۲۵ف م ۴ اگست ۱۹۱۶ء سے حدود کنٹونمنٹ موضع بلارم پانیر بازار مین اس مرض کا آغاز ہوا ۔ وہان سے ملحقہ مواضعات سرحدی مین جو صفائی چادر گھاٹ سے متعلق ہین اون مین پھیلنا شروع کیا ۔ پہلا مریض اس مرض کا بتاریخ ۱۸ امرداد ۱۳۲۵ف موضع کوکوپہن ہوا ۔ ومرض مین ترقی ہوتی رہی حتی کہ ۲۴ آبان ۱۳۲۵ف کو بمقام نام پلی اس کا آغاز ہوا ۔ بعدہ ۱۰ آذر ۱۳۲۶ف کو حدود چادر گھاٹ محلہ لنگم پلی مین ایک عورت اور بازار اکبر جاہ مین ایک مرد طاعون سے فوت ہوئے ۔ ان کے خون مین طاعونی جراثیم پائے جانے کی وجہ سے ساکنان مکان مذکور کو ایرناگٹہ مین روانہ کر کے مکان مذکور مین ڈس انفکشن کرایا گیا ۔ اور خاص طور پر قرب وجوار کے مکانات کی نگرانی رکھی گئی ۔ اس کے بعد ۱۲ آذر ۱۳۲۶ف کو بمقام لنگم پلی ایک عورت مبتلائے مرض ہوئی ۔ رفتہ رفتہ ایک ہفتہ کے عرصہ مین مریضون مین اضافہ ہونا شروع ہوا ۔ اور مختلف محلہ جات مین مرض پھیلتا رہا ۔ ماہ بہمن ۱۳۲۶ف مین اکثر محلہ جات متاثر ہوئے ۔ ہفتۂ اول ماہ مذکور مین (۳۴۵) مریض ہوئے اور دوسرے ہفتہ مین کل محلہ جات چادر گھاٹ متاثر ہو چکے اور اموات کی تعداد روزانہ (۱۱۶) تک پہنچ گئی ۔

مجموعی تعداد ٹیکہ زدہ وغیر ٹیکہ زدہ مین سے (۱۶۹۸۳) اشخاص مرض طاعون مین مبتلا ہوئے ۔ اور اون مین سے (۱۴۹۸۰) فوت ہوئے ۔ ٹیکہ زدگان کی تعداد

(۱۴۵۴۱۸) تھی۔ منجملہ ان کے (۵۵۳) مرض مین مبتلا ہوئے اور (۳۷۷) فوت ہوئے۔ اور غیر ٹیکہ زدہ اشخاص (۲۵۴۵۸۲) کے منجملہ (۱۳۲۵۰) مبتلا۔ اور (۱۱۸۲۵) فوت ہوئے۔

حدود صفائی سے (۸۰۰۰۰) اشخاص باہر چلا گئے اور سرکاری اور خانگی کیانپ مین (۸۱۴۰۰) لوگ قیام کئے۔

اس وبلۂ دوم مرض طاعون مین زیادہ سے زیادہ خراب دن ۱۲ اسفندار ۱۳۲۶ف کا کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اوس روز (۳۸۴۳) مبتلا اور (۳۴۰) فوت ہوئے اس کے منجملہ خاص اندرون بلدہ مین (۲۲۲) مبتلا اور (۲۰۵) فوت ہوئے۔

آغاز مرض کے ساتھ ہی ہلتہ کیمپ مین لوگ منتقل ہونا شروع ہوئے۔ اوائل ماہ اسفندار ۱۳۲۶ف مین مرض کی کمی ہوئی۔ اور وسط اسفندار سنہ الیہ سے لوگ اپنے مکانات کو واپس آنے لگے۔ جس سے خوف پیدا ہوا کہ مرض بکرر عود نہ کرے۔ اس مسئلہ پلیگ کو کمیٹی مین ۲۵ ماہ اسفندار ۱۳۲۶ف کو پیش کیا گیا اور حسب قرارداد احکام پلیگ کمیٹی ممانعتی اعلان رعایا کو دیا گیا۔ الغرض ۲۱ اردی بہشت ۱۳۲۶ف کو پلیگ کا خاتمہ ہو گیا اور ۴ رخورداد ۱۳۲۶ف کو اندرون و بیرون بلدہ و چادرگھاٹ پلیگ سے پاک قرار دیا گیا شلغ بلدہ مین ۲۲ ردے ۱۳۲۶ف کو مرض طاعون کا آغاز اور ۲۷ اردی بہشت ۱۳۲۶ف یعنی (۱۷۴) روز تک اس کا سلسلہ جاری رہا اور اس کا اثر (۳۲۰) محلہ پر ہوا۔ اس سے جو رقبہ متاثر ہوا اور اموات ہوئین اوس کی تفصیل مندرجۂ ذیل ہے۔

نشان سلسلہ	مقام	تعداد مبتلا	تعداد اموات	متاثرہ تعداد مقالات	نشان سلسلہ	مقام	تعداد مبتلا	تعداد اموات	متاثرہ تعداد مقامات
۱	بلدہ	۷۱۷۳	۶۵۱۳	۱۳۷	۳	حدود فوجی	۹۶۰	۶۲۶	۱۶
۲	چادرگھاٹ	۵۶۷۰	۵۰۱۳	۷۰	۴	اطراف بلدہ	۳۱۸۱	۲۷۷۸	۱۱۳
						جملہ	۱۶۹۸۴	۱۴۲۸۰	۳۳۶

۱۳۲۱ھ مین شاخ چادرگھاٹ مین (۴۰۹۴) اشخاص مبتلا۔ اور (۴۶۶۴) فوت اور شاخ بلدہ مین (۲۲۳۹۳) مبتلا۔ اور (۱۹۲۷۱) اشخاص فوت ہوئے۔

انسداد مرض کے لئے بطور حفظ ما تقدم بلدہ اور چادرگھاٹ مین مستقل اور عارضی ہلتہ کیمپ حسب ذیل قایم کئے گئے۔

بلدہ مستقل کیمپ	چادرگھاٹ مستقل کیمپ
(۱) سعید آباد۔ (۲) کرمن گھاٹ۔ (۳) گلشن باغ۔	(۱) اڈک میٹ (۲) مشیرآباد (۳) ولاور گنج (۴) پہاڑی شاہ خلیلی صاحب (۵) بیرین (۶) پنج گٹہ۔

ان کیمپون کے علاوہ عارضی طور پر شاخ بلدہ اور چادرگھاٹ کی آبادی سے فاصلہ پر متعدد مقامات مین جھوپڑیان رعایا کے حسب دلخواہ قایم کرا لی گئین۔ سرکاری چھپرون کے ٹٹیان حسب ذیل تھے۔

درجہ (الف) ۲۷۵۳ بحساب فی چھپر (۱۰عہ) درجہ (ب) ۱۰۲۱ بحساب فی چھپر (۸عہ) درجہ (ج) ۱۱۱۲۷ بحساب فی چھپر (لو)۔

تیاری چھپرات کے مجموعی اخراجات ایک للب لو ۱۲۸۱۴ ہوئے اور اس لحاظ سے منظورہ رقم کے مقابلہ مین ۱۰حصہ کی بچت ہوئی۔ درجہ (الف) کی (۳۰۵) درجہ (ب) کے (۱۴۴) اور درجہ (ج) کے (۲۳۳۷) چھپرات عہدہ داران سرکاری کو اور ان کے ملازمین کے قیام کی غرض سے تفویض کئے گئے۔ درجہ (الف) کے (۸۱۸) اور (ب) کے (۱۵۰) اور درجہ (ج) کے (۲۰۰۲) افواج باقاعدہ کے پرنسپل میڈیکل افسر صاحب کے سپرد کئے گئے۔ اور درجہ (الف) کے (۸۲۲) درجہ (ب) کے (۲۹۶) اور درجہ (ج) کے (۶۵۶۰) چھپرات عام رعایا کو بربنا درخواست بعد تصدیق

میر محلہ جات یا اسپشل مجسٹریٹ صاحبان متعلقہ ولائے گئے - پلیگ کمیٹی کے ذریعہ سے (۵۰۰۰۰) لوگون کے بود و باش کے لئے چھپر تیار کرائے گئے تھے - اور اس کے علاوہ لوگ سابقہ ٹین کے چھپر مین رہنے کی گنجایش بھی موجود تھی - پس اس طرح سرکاری ہلتہ کیمپ مین (۶۳۵۳۸) لوگ سکونت پذیر ہوئے -

صفائی حدود و چادر گھاٹ مین تاریخ آغاز مرض سے (۴۰۶۹) مکانات کا ڈس انفکشن کیا گیا - اور شاخ بلدہ مین (۸۹۹۸) مکانات ڈس انفکشن کئے گئے - اسکے متعلق زاید عملہ کی منظوری آخر اردی بہشت ۱۳۲۶ف مین صادر ہوئی - (۳۹) میر محلہ گان مقرر کئے گئے - پلیگ کمیٹی نے ہر میر محلہ کے لئے (۵؏) چپراسی کو (۱۰؏) دیگر اخراجات صادر کے لئے (؏) کئے -

۲۶ آبان ۱۳۲۷ف کو جلسہ اظہار خوشنودی تہنیت خدمات زمانہ طاعون سابقہ بابتہ ۲۶-۱۳۲۵ف باغ عام کے ٹاون ہال مین بہ صدارت نواب ولایت جنگ بہادر معین المہام عدالت و امور عامہ جلسہ منعقد ہوا - جن حضرات نے عمدہ خدمات انجام دی تھین اون کو منجانب سرکار عالی اسناد اور گھڑیالین بطور انعام عطا کی گئین - مس کانگا لیڈی ڈاکٹر اور پنڈت گیا پرشاد صاحب کو بھی ایک ایک طلائی گھڑی بصلہ خدمات پسندیدہ عطا کی گئی -

حسب تفصیل ذیل تختہ جات متعلق مرض طاعون آخر مین درج ہین -

نمبر ۱ تختہ مبتلا و فوت مرض طاعون ماہانہ اندرون حدود صفائی بلدہ - چادر گھاٹ و اطراف بلدہ - بابتہ ۲۵ و ۱۳۲۶ف

نمبر ۲ تختہ اخراجات برائے انتظام انسداد مرض طاعون بلدہ حیدرآباد -

نمبر ۳ تختہ تعداد پلیگ زدہ و اموات مع نام محلہ حدود صفائی بلدہ و چادر گھاٹ بابتہ ۲۰ و ۱۳۲۱ف و ۲۵ و ۱۳۲۶ف و نیز تختہ پلیگ زدہ و اموات مواضعات ملحق بلدہ حیدرآباد بابتہ ۲۵ و ۱۳۲۶ف

۴ ـــ صدر تختہ مرض طاعون ملک سرکار عالی بلدہ حیدرآباد و اطراف بلدہ و اضلاع تعداد مبتلا و فوت مع اخراجات انتظام انسداد مرض من ابتدائے ۱۳۲۵ ف لغایتہ آخر ماہ اردی بہشت ۱۳۲۶ ف

تختہ نمبر (۱)

نمبر شمار	نام ماہ	حدود صفائی بلدہ		حدود صفائی چادرگھاٹ		اطراف بلدہ				صدر میزان	
						جانب بلدہ		جانب چادرگھاٹ			
		تعداد مبتلا	تعداد فوت	تعداد مبتلا	تعداد فوت	مبتلا	فوت	مبتلا	فوت	تعداد مبتلا	تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱	ماہ آبان ۱۳۲۵ ف	۱	۱	۴	۱	-	۰	۱۱۷	۸۹	۱۲۴	۹۱
۲	؍؍ آذر ۱۳۲۵ ف	۰	-	۸۰	۵۷	۰	۰	۱۸۴	۱۵۳	۲۶۴	۲۱۰
۳	؍؍ دی السنہ	۳۰۸	۳۴	۷۱۰	۵۴۵	۴۲	۳۴	۳۰۹	۲۴۷	۱۰۹۹	۸۵۰
۴	؍؍ بہمن السنہ	۱۰۳۸	۸۳۵	۲۸۲۲	۲۵۲۴	۱۶۴	۱۳۱	۵۵۹	۵۰۰	۳۵۸۷	۴۰۰۰
۵	؍؍ اسفندار ؍؍	۴۸۶۴	۴۷۸۵	۱۶۵۰	۱۵۶۴	۲۶۷	۲۰۹	۳۵۳	۴۱۶	۷۲۳۴	۶۶۷۳
۶	؍؍ فروردی ؍؍	۱۱۸۷	۱۱۱۰	۳۷۳	۳۵۳	۵۰۹	۳۴۰	۳۷۴	۳۶۰	۲۴۴۳	۲۲۹۳
۷	؍؍ اردی بہشت ؍؍	۴۵	۴۸	۲۷	۲۰	۱۸۳	۱۵۲	۱۵	۱۱	۲۷۰	۲۳۱
۸	؍؍ خورداد	۰	۰	۰	۰	۵	۶	۰	۰	۵	۶
	صدر میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جملہ تعداد مبتلا حدود فوجی (۹۶۰) فوت (۶۳۶)

صدر میزان مبتلا (۱۶۹۵۴۳) فوت (۱۴۹۵۰)

تختہ تعداد پلیگ زدہ و اموات مع نام محلہ جات و صفائی بلدہ حیدرآباد بابتہ ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ ف و ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ ف

نمبر شمار	نام بازار، محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ ف		۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ ف	
		تعداد پلیگ زدہ	تعداد اموات	تعداد پلیگ زدہ	تعداد اموات
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	(الف)				
۱	اپا جی بازار	۳	۳	۰	۰
۲	ایلچی بیگ کمان	۱۴	۱۲	۳	۲
۳	آپوگوڑہ	۳۲	۳۲	۰	۰
۴	اپدی بازار	۹	۹	۶۲	۴۹
۵	امام گنج	۱۳	۱۳	۰	۰
۶	ایرانی گلی	۴۳	۴۱	۲۸	۲۶
۷	اعتبار چوک	۷۳	۷۲	۳۲	۲۳
۸	احاطہ کرار جنگ	۳۳	۲۱	۰	۰
۹	اصطبل منجو میاں	۱	۱	۰	۰
۱۰	احاطہ نواب فخر الملک	۳۷	۳۷	۰	۰
۱۱	احاطہ نواب رشید الملک	۱	۱	۰	۰
۱۲	اولیا گوڑہ	۱	۱	۰	۰
۱۳	اجیہ گوڑہ	۶	۶	۰	۰

نمبر شمار	نام بازار، محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ ف		۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ ف	
		تعداد پلیگ زدہ	تعداد اموات	تعداد پلیگ زدہ	تعداد اموات
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۴	آپوگوڑہ	۵	۵	۶۷	۶۵
۱۵	اردو شریف	۲۷	۲۷	۱۸	۱۴
۱۶	علاوہ بتیان	۱۰	۱۰	۱۱۱	۹۷
۱۷	املی بن معہ جزیرہ	۰	۰	۷	۶
۱۸	اندرون ٹکسال (سلطان شاہی)	۰	۰	۱	۱
۱۹	علاوہ بی بی	۰	۰	۵	۵
۲۰	انبا بازار	۰	۰	۱۵۳	۱۳۶
	(ب)				
۲۱	بیری علاوہ	۱	۱	۱	۱
۲۲	بہروپیہ گلی	۲۹	۲۹	۵۶	۵۶
۲۳	بخشی بازار	۴۴	۴۴	۰	۰
۲۴	بخشی گنج و مصری گنج	۳۳	۳۰	۸۲	۷۸
۲۵	بالا گنج	۶۵	۶۵	۶۶	۶۱

نشان سلسلہ	نام بازار محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد مبتلا	۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد فوت	۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد مبتلا	۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد فوت	نشان سلسلہ	نام بازار محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد مبتلا	۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد فوت	۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد مبتلا	۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۱	۲	۳	۴	۵	۶
۲۶	باراگلی	۱۳۱	۱۲۱	۲۸	۲۸	۴۲	تیغفر	۱۰۹	۱۰۸	۱۱۱	۹۲
۲۷	بی بی بازار	۸	۸	۰	۰		(پ)				
۲۸	بی بی گنج	۳	۳	۰	-	۴۳	پالم روڈ	۱	۱	۰	۰
۲۹	بھوئی گوڑہ	۱۴	۸	۶۳	۶۴	۴۴	پنجہ شاہ	۱	۱	۰	۰
۳۰	برہمن واڑی	۲۲۹	۲۲۹	۹۹	۹۹	۴۵	پتھرگلی	۴	۴	۰	۰
۳۱	پدہ گوڑہ	۲	۲	۲۱	۲۱	۴۶	ٹپلا	۱	۱	۰	۰
۳۲	بازار نور خان	۲۵۲	۲۵۲	۹۳	۹۰	۴۷	پتھرگٹی	۳۲	۳۲	۱۴	۱۳
۳۳	بیرون دروازہ	۱۲۱	۱۲۱	۰	۰	۴۸	پھسل بنڈہ	۵	۵	۰	۰
	دودہ باؤلی۔					۴۹	پنچ محلہ	۸۷	۸۷	۲۲	۲۱
۳۴	بازار صمصام الملک	۹	۹	۰	-	۵۰	پل قدیم	۷۱	۷۱	۳۹	۳۵
۳۵	بازار شمس الامرا	۲	۲	۵۲	۴۰	۵۱	پرانی حویلی	۳۰	۳۰	۱۶	۱۳
۳۶	بازار سلیمان جاہ	۴۸	۴۸	۲۰	۲۰	۵۲	پنچی براق	۰	۰	۱۰	۸
۳۷	بازار عنبر	۹۳	۹۳	۷۳	۶۶	۵۳	(ج)				
۳۸	بیلہ چند و لعل	۸۱	۸۱	۲۸	۲۸	۵۳	چہاخدادجاہ باغاں	۶۱	۶۱	۰	۰
۳۹	باؤلی نگر	۰	۰	۵	۵						
	(ت)					۵۴	چہات شا	۵۸	۵۸	۹۲	۶۲
۴۰	تکیہ جال بی	۶	۶	۰	۰	۵۵	جال تکیہ	۲	۲	۰	۰
۴۱	تاڑبن	۶	۶	۸۴	۶۵	۵۶	جان خنگ لاس کوٹھہ	۱	۱	۰	۰

نشان سلسلہ	نام بازار، محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۱۳۲۰و۱۳۲۱ف		۱۳۲۵و۱۳۲۶ف	
		تعداد مبتلا	تعداد فوت	تعداد مبتلا	تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۵۷	جلوہ خانہ حسام الملک	۶۴	۶۴	۰	۰
۵۸	جلوہ خانہ مختار الملک	۴	۴	۰	۰
۵۹	جلال کوچہ	۶	۶	۳۴	۳۳
۶۰	جنگم مٹھ	۶۱	۶۱	۶۵	۶۲
۶۱	جالی مسجد محلہ	۰	۰	۵	۵
۶۲	جلیلی خزانہ	۰	۰	۶۳	۶۰
۶۳	حبشی بازار	۰	۰	۳۸	۳۵
	(چ)				
۶۴	چنبیلی منڈوہ	۴۹	۴۹	۲۱	۲۱
۶۵	چھپا دروازہ	۵۰	۵۰	۱۸	۱۶
۶۶	چندرائن گٹھہ۔	۲۴	۲۴	۶۵	۶۰
۶۷	چار کمان	۴۱	۴۱	۲۹	۲۳
۶۸	چار محل	۵۷	۵۷	۵۳	۵۲
۶۹	چار مینار	۵	۵	۰	۰
۷۰	چیلکنی پورہ	۱۱۷	۷۰	۱۰۰	۷۲
۷۱	چھتری ناکہ	۷	۷	۰	۰
۷۲	چاٹا	۱۳	۱۳	۰	۰
۷۳	چنچل گوڑہ	۳۶۰	۳۴۴	۱۶۲	۱۴۹

نشان سلسلہ	نام بازار، محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۱۳۲۰و۱۳۲۱ف		۱۳۲۵و۱۳۲۶ف	
		تعداد مبتلا	تعداد فوت	تعداد مبتلا	تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۷۴	چپا پورہ	۲۵	۲۵	۳۱	۱۵
۷۵	چھاؤنی غلام مرتضی	۱۳	۱۳۶	۱۹	۳۹
۷۶	چبوترہ گگی	۱۸	۱	۵۱	۵۱
۷۷	چھاؤنی ناد علی بیگ	۱۸۴	۱۶۴	۱۳۳	۱۳۶
۷۸	چھتہ بازار	۰	۰	۲۶	۲۴
۷۹	چادر گھاٹ	۳۵۷	۳۵۷	۱۷۳	۱۵۱
	اندرون و بیرون				
۸۰	چوک	۰	۰	۶۷	۶۳
۸۱	چوک اسپان	-	۰	۴	۴
	(ح)				
۸۲	حال واڑی	۱	۱	۰	۰
۸۳	حسینی علم۔	۸۱	۸۱	۱۰۷	۹۲
۸۴	حسینی محلہ	۳	۳	۷۲	۶۲
۸۵	حسین اللہ صاحب کو ٹھہ	۱	۱	۰	۰
	(د)				
۸۶	دریچہ بواہیر	۱۶۰	۱۶۰	۵۸	۵۰
۸۷	دیگچی گلی۔	۵	۵	۰	۰

نشان سلسلہ	نام بازار، محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد ابتلا	۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد فوت	۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد ابتلا	۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۸۸	دریچہ ماناد (اندرون وبیرون)	۲۸۷	۲۸۷	۱۹۲	۱۷۸
۸۹	دارالشفاء	۵۴	۵۴	۱۶	۱۵
۹۰	درگاہ یران شاہ صاحب۔	۰	۰	۳۷	۲۷
۹۱	دیوڑھی ذوالفقار الدولہ۔	۳۱	۳۱	۴	۲
۹۲	دودھ باؤلی	۲۳	۲۳	۸۰	۷۹
۹۳	دیوڑھی اقبال الدولہ۔	۵	۵	۰	۰
۹۴	دیوڑھی فقیر باد شاہ	۹	۹	۰	۰
۹۵	دیوڑھی ماماجمیلہ	۱	۱	۲	۲
۹۶	مسجد دیوڑھی محمد شکور	۱	۱	۱۱	۱۱
۹۷	دیوڑھی نصرت جنگ	۲	۲	۰	۰
۹۸	دیوڑھی راؤ رنبھا	۲	۲	۰	۰
۹۹	دیوڑھی صمصام الملک۔	۵۱	۵۱	۰	۰

نشان سلسلہ	نام بازار، محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد ابتلا	۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد فوت	۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد ابتلا	۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۰۰	دروازہ مانجہ صاحب	۱	۱	۰	۰
۱۰۱	دریچہ رنگ علی شاہ	۲	۲	۲	۱
۱۰۲	دریچہ پودلے شاہ	۰	۰	۳	۳
۱۰۳	دہلی دروازہ	۴۶	۴۶	۲۰	۲۰
۱۰۴	دبیرپورہ	۲۹۲	۲۳۸	۲۰۴	۱۹۲
	(ر)				
۱۰۵	رساڑتا	۱	۱	۰	۰
۱۰۶	رین بازار	۸۵	۸۵	۱۱۴	۹۸
۱۰۷	رکاب گنج	۳۳	۳۳	۲۸	۲۱
۱۰۸	رحمت پورہ	۰	۰	۵۴	۵۰
	(س)				
۱۰۹	سیدا باغ	۱	۱	۰	۰
۱۱۰	سلطان شاہی	۳۴۷	۳۴۷	۲۷۹	۲۷۱
۱۱۱	شبلی گنج عرف خورشید گنج۔	۷	۷	۴	۴
۱۱۲	(ش)				
۱۱۲	شاہ علی بندہ	۸۶	۸۶	۹۲	۸۸
۱۱۳	شاہ گنج	۲۳۶	۲۳۶	۵۶	۵۳

نمبر سلسلہ	نام بازار محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۲۰ و ۱۳۲۱ف		۲۵ و ۱۳۲۶ف	
		تعداد مبتلا	تعداد موت	تعداد مبتلا	تعداد موت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۱۴	شکر گنج	۱۴۷	۱۴۷	۱۱۵	۱۰۴
۱۱۵	شکر کوٹھہ	۴۳	۴۳	۵۱	۴۴
۱۱۶	ستالاگنی	۱	۱	۰	۰
	(ع)				
۱۱۷	عالم علیخاں	۲۶۶	۲۰۶	۸۸	۷۴
۱۱۸	علی آباد (گیٹ)	۲۹۲	۲۹۲	۶۷	۶۷
۱۱۹	علاوہ سکینہ	۱	۱	۰	۰
۱۲۰	عقب دیوڑھی مہاراجہ بہادر	۶	۶	۰	۰
۱۲۱	عمدہ بازار	۲۵	۲۵	۰	۰
۱۲۲	علی آباد (بیرون)	۰	۰	۱۷۰	۱۵۷
	(غ)				
۱۲۳	غازی بنڈہ	۷	۷	۰	۰
۱۲۴	غازی بازار	۶۷	۶۷	۰	۰
	(ف)				
۱۲۵	فتح دروازہ	۱۲۷	۱۲۷	۱۰۴	۹۱
۱۲۶	فیلخانہ	۲۷۳	۲۷۳	۱۴۳	۱۴۱
	(ق)				
۱۲۷	قاضی پورہ	۱۶۹	۱۶۹	۱۰۳	۹۷
۱۲۸	قریب افضل گیٹ	۵	۵	۰	۰
۱۲۹	قریب گولی پورہ دروازہ	۲۱۵	۲۱۲	۱۵۴	۱۴۰
	(ک)				
۱۳۰	کبوتر خانہ	۵۴	۵۴	۳	۳
۱۳۱	کاڈی بازار	۱	۱	۰	۰
۱۳۲	کالاورہ	۱۱	۱۱	۲۸	۲۷
۱۳۳	کمیلہ قدیم	۳۴	۳۴	۳۳	۲۹
۱۳۴	کمان صحر باطل	۴۲	۴۲	۵۷	۵۵
۱۳۵	کاماٹی پورہ	۲	۲	۸	۸
۱۳۶	کندی کل	۴۷	۴۷	۵۲	۴۷
۱۳۷	کاروان	۳	۳	۰	۰
۱۳۸	کسارٹا	۴۲	۴۲	۲۱	۱۹
۱۳۹	کوکل واڑی	۱	۱	۰	۰
۱۴۰	کوچہ امیر کابل	۲	۲	۰	۰
۱۴۱	کوچہ داراب گنج	۴	۴	۱	۱
۱۴۲	کوچہ دودہ خانہ	۶	۶	۰	۰

نشان مسلسل	نام بازار محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد مبتلا	۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد فوت	۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد مبتلا	۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۴۳	کوچہ فریدون جاہ	۱	۱	۰	۰
۱۴۴	کوچہ فتح اللہ بیگ	۲۲	۲۲	۸	۵
۱۴۵	کوچہ گردانہ	۲	۲	۰	۰
۱۴۶	کوچہ لکھن لعل	۳۸	۳۸	۰	۰
۱۴۷	کوچہ نسیم	۱۴	۱۴	۳	۳
۱۴۸	کوچہ جوہری	۶	۶	۰	۰
۱۴۹	کوچہ نظام الدین	۱	۱	۰	۰
۱۵۰	کوچہ رنگ راؤ	۲	۲	۰	۰
۱۵۱	کوچہ شیرازہ میاں	۲	۲	۰	۰
۱۵۲	کوٹلہ عالیجاہ	۷۸	۷۸	۶۷	۶۵
۱۵۳	کتہ گلی -	۱۱	۱۱	۰	۰
۱۵۴	کمارواڑی -	۲	۲	۴۳	۵۴
۱۵۵	کنٹہ باڑ گیر حسین	۸	۸	۴۴	۴۲
۱۵۶	گرما گوڑہ	۳۲	۳۲	۳۴	۳۲
۱۵۷	گشتا گوڑہ	۲	۲	۸۶	۷۴
۱۵۸	گنٹل گوڑہ	۳	۳	۰	۰
۱۵۹	کوٹھ پولیس	۱	۱	۰	۰
۱۶۰	کوچہ روپ لعل	۲	۲	۰	۰

نشان مسلسل	نام بازار محلہ یا گوڑہ وغیرہ -	۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد مبتلا	۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد فوت	۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد مبتلا	۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۶۱	کمان شمبو پرشاد	۲	۲	۰	۰
۱۶۲	کمان شمس الامرا	۳	۳	۰	۰
۱۶۳	کمان سوکی میر	۳۹	۳۹	۲	۱
۱۶۴	کوچہ صورت مورت	۰	۰	۳	۳
	(گ)				
۱۶۵	گون باؤلی	۲۶	۲۶	۲۴	۲۴
۱۶۶	گندی باؤلی	۷۳	۷۳	۰	۰
۱۶۷	گھانسی بازار	۵	۵	۰	۰
۱۶۸	گلی وکٹوریہ میموریل ہاسپٹل	۶	۶	۱۲	۱۲
	(ل)				
۱۶۹	لعل دروازہ	۳۹۴	۳۹۴	۱۴۱	۱۴۴
۱۷۰	للت باغ	۱	۱	۰	۰
۱۷۱	لاڑ بازار	۰	۰	۱۲	۱۰
	(م)				
۱۷۲	مدرسہ دار العلوم	۵	۵	۰	۰
۱۷۳	مدینہ مسجد	۲	۲	۰	۰
۱۷۴	محبوب شاہی -	۴۴	۴۴	۸۱	۶۶

نشان سلسلہ	نام بازار۔ محلہ یا گوڑہ وغیرہ	سنہ ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد مبتلا	سنہ ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد فوت	سنہ ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد مبتلا	سنہ ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۷۵	مہاراج گنج	۲۴۵	۲۴۵	۱۲۶	۱۲۰
۱۷۶	میدان چوک	۵۱	۵۱	۳۲	۲۴
۱۷۷	میکل بنڈہ	۹۳	۹۳	۱۱۳	۱۰۲
۱۷۸	ملک پیٹھ۔	۱۲۶	۱۲۶	۱۱۶	۹۵
۱۷۹	محلہ ماتا نیک قدم	۳	۳	۰	۰
۱۸۰	ماوتاپیٹھ	۲۹	۲۹	۷۴	۶۲
۱۸۱	میرعالم منڈی	۶۱	۵۱	۱۷	۱۵
۱۸۲	میرکا دائرہ	۱۱	۱۱	۰	۰
۱۸۳	مغل پورہ	۲۱۷	۲۱۷	۱۲۸	۱۲۱
۱۸۴	محمد بیان باغ	۱	۱	۰	۰
۱۸۵	میر موسیٰ کا دائرہ	۸	۸	۰	۰
۱۸۶	موسیٰ باؤلی	۳	۳	۰	۰
۱۸۷	مرغ خانہ	۲۹	۲۹	۴	۴
۱۸۸	موتی گلی	۴۳	۴۳	۳۸	۳۸
۱۸۹	مسٹر جان سڑک	۱۱	۱۱	۰	۰
۱۹۰	مکہ مسجد	۱۴	۱۳	۰	۰
۱۹۱	مستعد پورہ	۳	۳	۰	۰
۱۹۲	مٹی کا شیر	۱	۱	۱۳	۱۳
۱۹۳	میر جملہ تالاب	۱۱۸	۱۱۸	۱۰۳	۸۹
۱۹۴	مہندی	۰	۰	۲	۱
	(ن)				
۱۹۵	نانک باؤلی	۱	۱	۰	۰
۱۹۶	ناگل چنتا	۰	۰	۳۵	۳۴
۱۹۷	نل کاروگوڑہ	۱	۱	۰	۰
۱۹۸	نارائن کی باؤلی	۱	۱	۰	۰
۱۹۹	نرسنگ بہان ویول	۴	۴	۰	۰
	(ھ)				
۲۰۰	ہری باؤلی	۹۰	۸۲	۳۳	۳۰
	(ی)				
۲۰۱	یعقوت پورہ	۲۱۸	۲۱۸	۹۷	۷۶
	جملہ میزان صفائی بلدہ	۹۳۲۲	۹۲۶۱	۸۱۶۳	۹۵۱۴

تختہ پلیگ زدہ و اموات مع نام محلہ حدود صفائی چادرگھاٹ بابتہ ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ ف و ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ ف

نمبر شمار	نام بازار محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ ف		۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ ف	
		تعداد مبتلا	تعداد فوت	تعداد مبتلا	تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	(الف)				
۱	افضل گنج	۱۰۷	۱۰۷	۱۱۴	۱۰۳
۲	آغاپورہ	۱۳	۱۳	۰	۰
۳	اکبرجاہ بازار	۲۴۴	۲۴۳	۱۸۴	۱۴۳
۴	الوال	۱۹	۱۵	۰	۰
۵	املاپورہ	۸۷	۷۳	۲۴	۲۴
۶	ایڈن گارڈن	۳	۳	۰	۰
۷	ایرناگٹہ پلیگ ہاسپٹل -	۴۳۸	۳۰۴	۰	۰
۸	امام پورہ	۳۸	۳۸	۰	۰
۹	املی بن	۱	۱	۱	۱
۱۰	اٹمو گوڑہ (الوال)	۲	۲	۰	۰
۱۱	اسٹیشن سدو	۱۵	۱۵	۰	۰
	(ب)				
۱۲	بھاگو صوفہ	۷۳	۶۲	۹	۹
۱۳	بھاجی منڈی	۱۴۰	۱۳۵	۱۳۸	۱۳۶
۱۴	باکارم -	۲۶	۲۶	۷	۷
۱۵	بیت المعذورین	۸	۸	۰	۰
۱۶	بیگم بازار	۸۴	۷۹	۱۰۰	۹۶
۱۷	بیگم پیٹھ	۱۶	۱۵	۰	۰
۱۸	بھاجی واڑی	۴۴	۲۳	۰	۰
۱۹	بھوئی گوڑہ	۱۴۹	۱۴۴	۸۴	۷۶
۲۰	بھولک پور	۷۴	۸۴	۴۷	۵۳
۲۱	بلارم	۷	۵	۰	۰
۲۲	بوسن پلی	۴۶	۳۴	۰	۰
۲۳	برہمن واڑی	۱۸۱	۱۶۱	۲۶	۹۲
	(ت) -				
۲۴	توپخانہ	۱۳۱	۱۰۱	۹۷	۹۰
۲۵	تکیہ گجراتی شاہ	۲	۲	۰	۰
۲۶	تلنجا گوڑہ -	۱۲۶	۱۰۲	۹۲	۵۲
۲۷	توپخانہ (کاروان)	۲۰	۱۳	۰	۰
۲۸	ترپ بازار	۱۴۹	۱۴۷	۱۲۴	۱۰۳

نمبر	نام بازار محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۱۳۲۱ و ۲۲ ف		۱۳۲۵ و ۲۶ ف	
		تعداد مبتلا	تعداد فوت	تعداد مبتلا	تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	(پ)				
۲۹	پٹھان واڑی	۳۳	۳۳	۳۸	۳۱
۳۰	پتھرگٹی (دکانات)	۱۸	۱۷	۰	۰
۳۱	پھولگیر باغ	۸	۸	۰	۰
۳۲	بولی پورہ	۱۰	۱۰	۰	۰
۳۳	پل قدیم	۴۱	۳۷	۱۹	۱۶
	(ٹ)				
۳۴	ٹپہ چبوترہ	۳	۳	۰	۰
	(ج)				
۳۵	جعفر گوڑہ	۲۲	۱۷	۰	۰
۳۶	جمال بستی	۲۹	۲۶	۰	۰
۳۷	جیا گوڑہ	۸۶	۸۳	۷۷	۷۳
۳۸	جوشی واڑی	۱۰۹	۹۶	۱۱۱	۱۰۳
	(چ)				
۳۹	چاکنا واڑی	۹۱	۶۹	۹۰	۷۹
۴۰	چیل بازار	۸۱	۶۱	۰	۰
۴۱	چپل بازار	۸	۸	۰	۰
۴۲	چلکل گوڑہ نیلار گوڑہ	۸۵	۷۵	۴۶	۴۶

نمبر	نام بازار محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۱۳۲۰ و ۲۱ ف		۱۳۲۵ و ۲۶ ف	
		تعداد مبتلا	تعداد فوت	تعداد مبتلا	تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۴۳	چتیال گوڑہ	۲۵	۲۵	۵۲	۴۵
۴۴	چوراہ جنسی	۱۸۰	۱۱۴	۱۵۹	۱۴۸
۴۵	چوڑی بازار	۳۱۵	۲۴۰	۳۴۳	۳۳۰
	(ح)				
۴۶	حبیب نگر	۳۰	۲۰	۹۳	۸۶
۴۷	حیدر گوڑہ	۷۵	۶۴	۳۸	۳۲
۴۸	حیدر پورہ	۷۵	۵۹	۰	۰
	(خ)				
۴۹	خیریت آباد	۱۸۵	۱۶۵	۷۸	۶۲
	(د)				
۵۰	دائرہ	۹۶	۸۷	۰	۰
۵۱	دائرہ زمستان پور	۲	۲	۰	۰
۵۲	درگاہ سلطان شاہ	۱	۱	۰	۰
۵۳	درگاہ میر نواب	۱	۱	۰	۰
۵۴	درگاہ نجم الدین صاحب	۱	۱	۰	۰
۵۵	دھول پیٹھ ہر دو حصہ	۴۳۸	۴۰۳	۲۶۲	۲۳۸

نمبر شمار	نام بازار۔ محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ ف تعداد مبتلا	۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ ف تعداد فوت	۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ ف تعداد مبتلا	۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ ف تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۵۶	دلاور گنج	۱۷	۱۱	۶۲	۵۶
۵۷	دلاور گنج کیمپ	۳۷	۲۰	۰	۰
۵۸	دیوبن کی مسجد	۸	۸	۰	۰
۵۹	دودمل گوڑہ	۳۷	۳۷	۱۷	۱۶
	(ر)				
۶۰	رحیم پورہ	۶۰	۵۷	۰	۰
۶۱	رام کوٹ	۴	۴	۰	۰
۶۲	رام سنگھ پورہ	۱۷	۱۷	۰	۰
۶۳	رازدار خان پیٹھ	۶	۱۶	۰	۰
۶۴	رحمت بازار	۰	۰	۱۱	۹
	(ز)				
۶۵	زمستان پور	۱	۱	۰	۰
۶۶	زمستان پور (لانسر)	۰	۰	۳۵	۲۷
۶۷	زمستان پور (دائرہ)	۰	۰	۲۷	۲۶
	(س)				
۶۸	سلطان گلی	۴	۴	۰	۰
۶۹	سانتوکہ (کاروان)	۱۲	۱۲	۰	۰
۷۰	سکندریا بازار	۱۰۰	۹۷	۷۴	۷۰
۷۱	سیتارام پیٹھ	۱۰۹	۹۷	۹۹	۸۶
۷۲	سنبری منڈی	۲۱۵	۲۰۵	۱۴۵	۱۳۹
۷۳	سیدا باغ	۱	۱	۰	۰
۷۴	سوماجی گوڑہ	۰	۰	۱۶	۱۶
	(ش)				
۷۵	شاہ شبلی صاحب (کیامپ)	۱	۱	۲	۰
۷۶	شاہ عنایت گنج	۰	۰	۴	۴
	(ص)				
۷۷	صیف آباد	۹	۹	۱۷	۱۳
	(ع)				
۷۸	عثمان شاہی	۲۴۳	۲۲۴	۲۱۱	۱۸۳
۷۹	عنبر پیٹھ و شرک	۲	۱	۰	۰
	(ف)				
۸۰	فتح میدان	۱۰	۶	۲۱	۱۱

نمبر شمار	نام بازار محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد مبتلا	۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد فوت	۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد مبتلا	۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۸۱	فیروز گوڑہ	۵	۵	۰	۰
۸۲	فیلخانہ	۲۱۰	۱۸۴	۱۶۶	۱۳۱
	(فوج				
۸۳	افریکن کیاولری	۷۲	۶۲	۰	۰
۸۴	ارٹلری	۱۱۷	۹۵	۰	۰
۸۵	گولکنڈہ انفنٹری	۱۳	۱۰	۰	۰
۸۶	(۱) انفنٹری	۵	۴	۰	۰
	باقاعدہ				
۸۷	(۲) ”	۳۵	۲۰	۴۸	۴۴
۸۸	(۳) صدرو امپریل	۷	۷	۰	۰
۸۹	(۴) ”	۲۱	۱۲	۰	۰
۹۰	(۱) لانسر	۲۷	۲۶	۰	۰
۹۱	(۲) ”	۲۸	۱۶	۰	۰
۹۲	(۳) ”	۱	۰	۰	۰
۹۳	” ”	۱۹	۱۷	۰	۰
۹۴	جمعیت نظام محبوب	۳۰	۱۵	۰	۰
	(چھاؤنی میسرم)				
۹۵	اسٹاف ہاسپٹل	۳	۳	۰	۰

نمبر شمار	نام بازار محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد مبتلا	۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ف تعداد فوت	۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد مبتلا	۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ف تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	(ق)				
۹۶	قاضی گوڑہ	۴۵	۴۵	۹۸	۸۷
۹۷	قتال منڈی	۱۴۷	۱۱۷	۰	۰
۹۸	قصبہ کاکور	۱۷	۱۲	۰	۰
۹۹	قطبی گوڑہ	۱۸۳	۱۴۹	۸۶	۸۴
	(ک)				
۱۰۰	کاچی گوڑہ	۲۸۴	۲۴۴	۲۳۸	۲۲۴
۱۰۱	کاماٹی پورہ	۶۹	۴۳	۰	۰
۱۰۲	کاروان	۱۷۵	۱۶۰	۱۵۲	۱۴۱
۱۰۳	کباڑی گوڑہ	۸۳	۸۳	۵۹	۵۰
۱۰۴	کشن گنج	۲	۲	۶	۵
۱۰۵	کولسہ واڑی	۳۶۶	۲۹۴	۱۶۵	۱۵۶
۱۰۶	کلثوم پورہ	۹۱	۸۱	۳۱	۲۵
۱۰۷	کمرخی گوڑہ	۷	۷	۳	۳
۱۰۸	کرما گوڑہ	۳۳	۲۹	۰	۰
۱۰۹	کنگ کوٹھی	۰	۰	۴	۴
	(اطراف)				
۱۱۰	کٹل منڈی	۰	۰	۱۴۰	۱۱۴

نمبر شمار	نام بازار محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۱۳۲۰ و ۲۱ ف تعداد مبتلا	۱۳۲۰ و ۲۱ ف تعداد فوت	۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ ف تعداد مبتلا	۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ ف تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۱۱	کاروان اسپان	۰	۰	۱۱۵	۱۰۵
	(گ)				
۱۱۲	گنیش چوتھ	۲	۲	۰	۰
۱۱۳	گھاجی باؤلی	۱	۱	۰	۰
۱۱۴	گھانسی منڈی	۱	۱	۰	۰
۱۱۵	گوشت محل	۱	۱	۰	۰
۱۱۶	گن فاونڈری	۰	۰	۸۷	۸۳
	(ل)				
۱۱۷	لال پیٹھ	۲	۲	۰	۰
۱۱۸	لنگم پلی	۱۵۲	۱۲۴	۲۲	۲۱۷
	(م)				
۱۱۹	مہاراج گنج	۱۰۰	۷۸	۷۱	۵۷
۱۲۰	محبوب پورہ	۱۲۹	۱۰۹	۱۰۱	۸۹
۱۲۱	میلار گوڑہ	۱۰	۱۰	۰	۰
۱۲۲	ملیا پیٹھ	۷	۴	۰	۰
۱۲۳	ماندی بازار	۳	۳	۰	۰
۱۲۴	منگل ہاٹ	۲	۲	۰	۰
۱۲۵	منیار بیٹی	۲۹	۲۹	۰	۰

نمبر شمار	نام یا نام محلہ یا گوڑہ وغیرہ	۱۳۲۱ و ۲۲ ف تعداد مبتلا	۱۳۲۱ و ۲۲ ف تعداد فوت	۱۳۲۳ و ۲۴ ف تعداد مبتلا	۱۳۲۳ و ۲۴ ف تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۲۶	مشیر آباد	۴۳	۴۲	۴۲	۳۸
۱۲۷	مستان پورہ	۵	۵	۰	۰
۱۲۸	مبین کنٹہ	۱	۱	۰	۰
۱۲۹	مسلم پل	۲	۲	۰	۰
۱۳۰	منقطعہ شاپورجی	۲۰	۱۸	۲۷	۲۵
۱۳۱	،، ٹیپوخان	۴	۴	۹	۹
۱۳۲	مختار گنج	۲۸	۲۵	۴۴	۵۱
۱۳۳	ملک پیٹھ	۲	۲	۰	۰
۱۳۴	ملتانی پورہ	۴	۴	۰	۰
۱۳۵	مستعد پورہ	۶۱	۶۱	۷۲	۷۲
۱۳۶	موسٹھ کنٹہ	۱۸	۱۰	۰	۰
۱۳۷	محبوب گنج	۰	۰	۱۳	۱۳
۱۳۸	مال میٹ	۰	۰	۴	۴
	(ن)				
۱۳۹	ناکہ کارا	۱	۱	۰	۰
۱۴۰	،، شاہ عنایت گنج	۱۷	۱۶	۰	۰
۱۴۱	نام پلی	۳۴۲	۳۱۵	۳۰۳	۲۲۹
۱۴۲	نارائن گوڑہ	۶۳	۶۲	۶۸	۶۶
	(ھ)				
۱۴۳	ہیوڑ ٹاون	۰	۰	۹	۹
	جملہ میزان	۷۴۲۲	۶۰۱۸	۹۳۷۰	۹۰۵۴

تختہ تعداد پلیگ زدہ و اموات مواضعات ملحق بلدہ حیدرآباد بابت سنہ ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ ف

سلسلہ نشان	نام موضع	تعداد مبتلا	تعداد فوت	سلسلہ نشان	نام موضع	تعداد مبتلا	تعداد فوت	سلسلہ نشان	نام موضع	تعداد مبتلا	تعداد فوت
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
	جانب بلدہ			۱۲	پہاڑی [illegible]	۲۵	۲۴	۲۳	سنگھم واڑی	۳۰	۲۰
	(الف)			۱۳	بریاد شاہ پیٹ	۱۹	۱۲		(ش)		
۱	اننت گیری	۳	۳		(ج)			۲۴	شمس آباد	۱۴۰	۱۳۴
۲	اوجیا شاہ	۵	۵	۱۴	جل پلی	۱۳	۱۳		(ع)		
	دیدرگاہ			۱۵	جلل گوڑہ	۱۳	۹	۲۵	عنا پور (اتاپور)	۲۶	۲۰
	(ب)			۱۶	جعفر گوڑہ	۱۸	۱۷		(غ)		
۳	بالاپور	۷۰	۵۷		(چ)			۲۶	غفورنگر	۲	۲
۴	بنڈلاگوڑہ	۴۸	۴۷	۱۷	چنپا پیٹ	۱۷	۱۵		(ک)		
۵	باغات گوڑہ	۱	۱		(ح)			۲۷	کتا پیٹ	۱۰	۶
۶	بکرویل	۶۱	۵۸	۱۸	حیدر گوڑہ	۱۲	۹	۲۸	کورموگورہ	۱۰	۱۰
۷	بوہابائی پیرہ	۴۸	۳۴		(ر)			۲۹	کتا پیٹ	۱۵	۱۳
۸	بم رکن الدولہ	۴	۴	۱۹	رام باغ	۳۷	۲۱	۳۰	کشن باغ	۱۷	۱۱
	(ت)				(س)			۳۱	کورمی گوڑہ	۲۱	۲۱
۹	توکہ گوڑہ	۶۰	۴۹	۲۰	سیتا باغ	۴۴	۴۳	۳۲	کاٹے ودن	۳	۳
۱۰	توکال گوڑہ	۴۰	۳۸	۲۱	سرورنگر	۴۳	۴۳		(گ)		
	(پ)			۲۲	سیدا باغ	۴۴	۴۱	۳۳	گڈی انارم	۱۸	۱۷
۱۱	پارعی گوڑہ	۱۵	۱۵		دبلت کیا سپیدم			۳۴	گگن پہاڑ	۳۰	۲۷

سلسلہ نشان	نام موضع	تعداد مبتلا	تعداد فوت
۱	۲	۳	۴
۳۵	گڈی گوڑہ	۳	۳
	(ل)		
۳۶	لچھمی گوڑہ	۱۱	۹
	(م)		
۳۷	منکال	۶۷	۵۱
۳۸	موسٰی رحمو بارکس	۸۱	۷۳
۳۹	میٹ پیٹھ	۴	۳
۴۰	مرادبن	۹	۸
۴۱	میر محمود پہاڑی	۳	۲
۴۲	ماسائی پیٹ	۱	۱
	(ن)		
۴۳	نندی مُسلائی گوڑہ	۳۴	۳۰
	(و)		
۴۴	ونکٹا پور	۱۰	۴
	(ی)		
۴۵	یوپر پلی	۱۳	۱۱
	میزان	۱۱۷۰	۱۰۰۲
	جانب چادر گھاٹ		

سلسلہ نشان	نام موضع	تعداد مبتلا	تعداد فوت
۱	۲	۳	۴
	(الف)		
۴۶	الوال (دیول)	۲۹	۲۳
۴۷	الوال	۵۳	۴۲
۴۸	اپل	۹۷	۸۹
۴۹	انتماگوڑہ	۲	۱
۵۰	امیرپیٹھ	۱۷	۹
۵۱	آصف نگر	۱۰۴	۹۴
۵۲	اڈک میٹ	۳	۳
	(موضع)		
	(ب)		
۵۳	بافروی گوڑہ	۲۳	۱۸
۵۴	بلوارم	۱۱۲	۹۶
۵۵	بوین پلی	۴۰	۲۴
۵۶	بیگم پیٹھ	۶۶	۳۸
۵۷	بالانگر	۴	۴
۵۸	بیربن	۵	۵
۵۹	بھگونتا پور	۵	۵
۶۰	بولگام پیٹھ	۱۱	۱۱
	(ت)		

سلسلہ نشان	نام موضع	تعداد مبتلا	تعداد فوت
۱	۲	۳	۴
۶۱	ترکاپلی	۲۸	۲۱
	(پ)		
۶۲	پاکل کنٹہ	۶	۶
۶۳	پنچہ کٹہ	۴	۳
۶۴	پیرزادی گوڑہ	۱	۱
	(ٹ)		
۶۵	ٹولی چوکی	۱۲	۱۲
۶۶	ٹاٹے لاگڑہ	۱۰	۹
	(ح)		
۶۷	حشمت پیٹھ	۹۱	۱۷
۶۸	حسین شاہ ولی درگاہ	۸۴	۷۹
۶۹	حکیم پیٹھ	۱	۱
	(د)		
۷۰	ڈوڈلیو	۳۱	۸
۷۱	دیول پہولی	۲۷	۲۷
	(ر)		
۷۲	رام کشتا پور	۳۹	۳۶
۷۳	رام ناتھ پور	۵	۵

صدر تختہ مرض طاعون بلدہ حیدرآباد و اطراف بلدہ و اضلاع ملک سرکار عالی

من ابتدائے سنہ ۱۳۰۷ف لغایۃ آخر ماہ اردی بہشت ۱۳۱۶ف

نمبر سلسلہ	سنہ ف	بلدہ و اطراف بلدہ		اضلاع		جملہ تعداد سالانہ بلدہ و اضلاع		اخراجات برائے انتظام طاعون	کیفیت
		تعداد مبتلا	تعداد فوت	تعداد مبتلا	تعداد فوت	تعداد مبتلا	تعداد فوت		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	سنہ ۱۳۰۷ف	۰	۰	۱۹۴۲	۱۶۵۳	۱۹۴۲	۱۶۵۳	سنہ ۱۳۰۷ف تا ۱۳۱۲ف [illegible] انتظام کے متعلق اخراجات کا حال معلوم نہیں	
۲	سنہ ۱۳۰۸ف	۰	۰	۶۳۱۴	۶۱۲۳	۶۳۱۴	۶۱۲۳		
۳	سنہ ۱۳۰۹ف	۰	۰	۳۰۳۴	۲۵۰۱	۳۰۳۴	۲۵۰۱		
۴	سنہ ۱۳۱۰ف	۰	۰	۱۲۲	۹۴	۱۲۲	۹۴		
۵	سنہ ۱۳۱۱ف	۲	۲	۳۳۲۵	۲۴۷۵	۳۳۲۷	۲۴۷۷		
۶	سنہ ۱۳۱۲ف	۴	۳	۲۹۹۴۶	۲۴۴۲۵	۲۹۹۵۰	۲۴۴۲۸		
۷	سنہ ۱۳۱۳ف	۱۰	۹	۳۲۹۳۷	۲۷۵۳۹	۳۲۹۴۷	۲۷۵۴۸	[illegible] لاکھ	
۸	سنہ ۱۳۱۴ف	۵۶۶	۳۴۰	۱۸۹۹۹	۱۶۳۶۳	۱۹۵۶۶	۱۶۷۰۳	[illegible] لاکھ	
۹	سنہ ۱۳۱۵ف	۰	۰	۲۳۹۰	۱۸۶۴	۲۳۹۰	۱۸۶۴	[illegible] لاکھ	
۱۰	سنہ ۱۳۱۶ف	۰	۰	۲۵۷۶	۱۹۱۳	۲۵۷۶	۱۹۱۳	[illegible] لاکھ	

روپیہ منگواکے غریب مریضوں کو تقسیم کرنے اور نعشوں کو اٹھانے کے لئے بیل گاڑی
تیار کرائی۔ اور چار آدمیوں کو ملازم رکھا۔ اور اخراجات کی تکمیل کے لئے چندہ کی اپیل
اخبارات میں شائع کرائی۔ چنانچہ خاص بلدۂ حیدرآباد سے ما عـــہ اور بیرون جات سے
للعہ جملہ ما لعـــہ وصول ہوئے۔ مگر اس اہم کام کے لئے یہ جزوی رقم ناکافی تھی۔ اسلئے
سکرٹری نے اپنی ذاتی کفالت پر پانسو روپیہ قرض لے کر کام شروع کردیا۔ ڈاکٹر محمد عبدالغنی صاحب
پلیگ کمشنر نے ۱۳۲۱ف کے آریہ سماج پلیگ کمیٹی کے کام پر بذریعہ مراسلہ نشان ۳۶۹
واقع ۶ بہمن ۱۳۲۶ف اظہار خوشنودی کیا۔ اور بامداد سرکار عالی کام جاری رکھنے کیلئے
درآمد و اخراجات طلب کی جو سماج کی جانب سے گزران دیگئی۔

جناب مولوی محمد اکبر نذر علی حیدری صاحب معتمد عدالت و کوتوالی نے سکرٹری
پلیگ کمیٹی سماج سے بالمشافہ یہ فرمایا کہ نعشوں کو اٹھوانے اور بھسم کرانے اور دیگر
امور میں جو اخراجات لاحق ہونگے وہ منجانب سرکار ادا کئے جائینگے۔ اس سے مسٹر
گلانسی معین المہام فنانس نے بھی اتفاق فرمایا۔ اس بنا پر فوراً، جدید گاڑیاں تیار
کرائی گئیں۔ اور (۵) جدید بیل خریدے گئے۔ نیز بارہ آدمی ملازم رکھے گئے۔ ملازمین
و منتظمین کو وقتاً فوقتاً متاثرہ مقامات وغیرہ پر جانے کا اتفاق ہوا کرتا تھا اور اسلئے
اس مرض سے متاثر ہونا ممکنات سے تھا۔ ڈاکٹر ملنا صاحب نے بلا فیس ملازمین
و منتظمین کو بصورت مبتلا ہوجانے کے ملاحظہ فرمانے اور علاج کرنے کا وعدہ
فرمالیا تھا۔ چنانچہ تین آدمی متاثر اور پلیگ سے علیل ہوئے تھے تو وہ حسب وعدہ
بلا فیس تشریف لاکر ملاحظہ اور علاج تجویز فرمایا کرتے تھے۔ مگر ان میں سے دو فوت
ہوگئے اور ایک مسماۃ انبیکا دیوی صاحبہ نے صحت پائی۔ دیوی جن کے علاج
[illegible] یم۔ جی۔ نائڈو صاحب نے بھی تشریف لاکر بہت کچھ حصہ لیا۔ اور آخرش
مسٹر حیدری صاحب نے حالات پر غور کرکے تصفیہ فرمایا کہ پلیگ کیمپ [illegible]

مسماۃ موصوفہ پہنچائی جائیں۔ چنانچہ بتاریخ ۶ر فروردی ۱۳۲۶ف کو یہ کیمپ مذکور میں داخل ہوئیں۔ اور بعد علاج و صحت بتاریخ ۲۲ر خورداد ۱۳۲۶ف اپنے مکان کو واپس ہوئیں۔

امسال (۴۰۰) سے زیادہ مریضوں کو ادویہ مجوزہ پنڈت گوپالا چاری اور ڈپنسر گجر وغیرہ تقسیم ہوئیں۔ جس سے دو تہائی سے زیادہ صحت یاب ہوئے۔ (۱۴۰) لاوارث نعشیں پولیس نے سماج کی تحویل میں دیں۔ اور (۱۳۷) نعشیں غیر مستطیع اشخاص اوٹھائی گئیں۔ اور ۱۹۔ ایسی تھیں کہ جن کے ورثا نے (۵۴ﮧ) اخراجات کیلئے ادا کئے۔ اس کے علاوہ (۲۵۰) ایسی نعشیں تھیں کہ جن کے کامل اخراجات ورثا نے ادا کر دئے۔ اور نعشیں بذریعہ گاڑی مرگھٹ پہونچائی گئیں۔ جن کی جملہ تعداد (۱۲۵۳) تھی۔ اس کے متعلق سرکار سے خرچ شدہ رقم تعدادی ۱۱۸۴ﮧ وصول ہوئے جن میں سے حسب تفصیل حاشیہ ۱۲۹۵ﮧ خارج کرکے بقیہ (۱۰۳۳ﮧ) بمنہائی (۶۵۰) نعش اخراجات ادا شدہ کے بقیہ (۶۰۳) پر منقسم کیا جائے تو فی نعش (۱۳ﮧ) کا خرچ قایم ہوتا ہے۔

خریدی نرگاوان	۱۱۲۵ﮧ
تیاری و رنگوائی گاڑیان	۱۷۰ﮧ
جملہ	(۱۲۹۵ﮧ)

سکرٹری صاحب آریہ سماج و ملازم برگیڈ آفس پنڈت گیا پرشاد صاحب کی خدمات یعنی تیمارداری و کارگزاری زمانہ طاعون کو سرکار نے اسپشل ڈیوٹی میں محسوب فرمایا اور اون کی دل افزائی کے لئے ایک طلائی و نفیس گھڑی ایک عام جلسہ میں عطا فرماکے اون کو عزت و افتخار بخشا گیا۔

حالات انفلوئنزا

بیان کیا جاتا ہے کہ مرض انفلوئنزا اول بمبئی میں وارد ہوا۔ اور رفتہ رفتہ مقامات پونا و ناسک و شولاپور وغیرہ ہوتے ہوئے بلدہ حیدرآباد میں آخر آبان ۱۳۲۷ف میں

پھیلنا شروع ہوا ۔ یہان تک کہ اوس مین دن دونی رات چوگنی ترقی ہونے لگی ۔ اور جملہ تعداد اموات مین روزانہ غیر معمولی اضافہ ہونے لگا ۔ گو اوس زمانہ مین طاعون کی وارداتین بھی ہو رہی تھین ۔ لیکن نہایت کمی کے ساتھ ۔ اور ملیریا کثرت سے تھا ۔ الغرض مرض مذکور کے انسداد کی غرض سے ایک کمیٹی مقرر ہوئی ۔ اور دفعہ مرض کیلئے موازنہ صفائی سے پچیس ہزار روپیہ منظور ہوا ۔

انتظام یہ کیا گیا تھا کہ کل حدود بلدہ وچادرگھاٹ مین جن کا رقبہ (۱۳۴۱۴۰) مربع میل ہے ۔ (۳۶) سرکل اور (۳۶) وارڈ کمشنر مقرر کئے گئے تھے ۔ اور اون سے حسب ذیل فرائض متعلق کئے گئے تھے ۔

(۱) بیمارون کو دوا پہونچانا ۔ اور غیر مستطیع مرضا کو دوا پہونچانا ۔

(۲) لاوارث اور غیر مستطیع اموات کی تجہیز و تکفین بذریعہ پولیس کرانا ۔

(۳) کسی بیمار کو جو سرکاری اسپتال مین جانے کے لئے راضی ہو اوس کو اور لاوارث مرضا کو سرکاری اسپتال مین پہونچانا ۔

(۴) کوئی بیمار جو لباس سے محتاج ہو اوس کو کپڑا دینا ۔

(۵) اپنے وارڈ کی عام صفائی کا انتظام کرانا ۔

قطع نظر مذکورہ وارڈ کمشنران کے ۷۱ ارکان صفائی جو اوسوقت بلدہ مین موجود تھے ان کے علاوہ اور (۲۰) اعزازی وارڈ کمشنرون کا تقرر بھی منظور ہوا تھا ۔

میر محلگان و تقرر اعزازی سپرنٹنڈنٹ ۔ | حدود صفائی حسب قانون میر محلگان (۵۰) میر محلگان کا تقرر منظور سرکار ہے ۔ ہر ایک میر محلہ کے زیر نگرانی متعدد محلہ جات اول سے تقسیم شدہ تھے ۔ وارڈ کمشنرون کے تقرر کے بعد بلحاظ ضرورت اعزازی وارڈ سپرنٹنڈنٹ ہنگامی طور پر زمانہ مرض مین مقرر کئے گئے ۔

مرض مذکور کی انسداد کی غرض سے اول مسٹر وامن نایک صاحب جاگیردار و رکن

مجلس صفائی و وارڈ کمشنر نے سوشیل لیگ کے ذریعہ شہر کے بڑے حصہ مین حسب ضرورت دواخانے کھولے - اور ادویہ کی سربراہی ڈاکٹر لنکاسٹر صاحب کے بنگلہ کے ڈپو سے کرتے رہے - نیز اس کے ساتھ ہی ہر ایک وارڈ مین ضرورت کے لحاظ سے ہنگامی دواخانجات بھی کھولے گئے - اور سربراہی دوا ڈاکٹر لنکاسٹر صاحب کے بنگلہ سے جہان دن رات اسٹنڈرڈ نسخہ جات کی تیاری جاری تھی - بذریعہ موٹر کاران مصروف روزانہ لگی تقسیم کا طریقہ یہ تھا کہ یا تو راست ناظم صاحب کے بنگلہ سے ملجاتی تھی یا مسٹر وامن نایک صاحب موصوف کے بنگلہ پر جاکے موٹرون مین ادویہ تیار شدہ حاصل کرکے مختلف حلقون کے ہنگامی دواخانجات مین خود یا رضاکارون کے ذریعہ تقسیم کراتے تھے - اسی طرح زمانۂ مرض تک یہ سلسلہ جاری رہا - اور ہزارہا آدمیون کو فائدہ پہونچا - اور جون جون مرض کم ہوتا گیا دواخانجات ہنگامی برخاست ہوتے گئے - اور وہی دوا سرکاری مستقل دواخانجات کے ذریعہ مرضا کو تقسیم ہونے لگی - اور منجانب کمیٹی صفائی (۲۹) اور منجانب سوشیل لیگ (۲۵) دواخانجات کھولے گئے - منجانب سوشیل لیگ ایک سفری دواخانہ بھی رکھا گیا تھا - مسٹر وامن نایک کی ذاتی موٹر کے علاوہ ایک موٹر صیغۂ صفائی کی موٹر بھی تقسیم دوا کی غرض سے مقرر کی گئی تھی - جس کے ذریعہ تقریباً (۲۵) میل روزانہ تقسیم دوا و غذا بہم پہنچایا جایا کرتی تھی - غرض جملہ دواخانجات (۶۱) تھے - جنکے ذریعہ سے (۶۱۵۳۴۳۳) مرضا کو دوا پہونچی - دواخانجات کا قیام تقریباً ۱۱ آذر ۱۳۲۸ف سے شروع ہوا - اور ۱۵ اردی بہشت ۱۳۲۸ف تک رہا - اس لحاظ سے اوسط روزانہ تقریباً (۹۵۵۷) کو دوا دیگئی -

قیام باورچیخانجات و تقسیم غذا - چونکہ غریب غربا جو انفلوئنزا مین مبتلا ہو چکے تھے - دودھ وغیرہ استعمال کرنے کی استطاعت نہین رکھتے تھے - اور بعض خاندان کے خاندان یکبارگی مین اسی مرض مین مبتلا ہو چکے تھے - اور بیمارون کی تیمارداری کرنے والا کوئی نہ تھا - اسلئے

منجانب سرکار عالی اون کو دوا اور غذا بہم پہنچانے کی غرض سے ہر وارڈ مین باورچیخانجات کھولے گئے۔ یعنی چادرگھاٹ ڈویژن مین (۲۳) اور بلدہ ڈویژن مین (۲۹) جملہ (۵۲) باورچیخانہ جات قایم کیے گئے۔ اور منجانب سوشیل لیگ (۲۳) اسی طرح بشمول اول الذکر دواخانہ جات کے کل دواخانہ جات کی تعداد (۶۲) تھی جس مین گنجی اور کھیر کی تیاری ہوکے مرضا کو تقسیم ہوتی رہی۔ اس طرح کل باورچیخانہ جات سے (۲۱۶۹۳۶) نفوس کو غذا تقسیم کی گئی۔ قطع نظر مذکورہ غذا کے دودھ بھی روزانہ مرضا کو دیا جاتا رہا۔ نیز منجانب محکمہ صفائی ملعہ ۱۲۸۶ کا پارچہ ذریعہ مسٹر وامن نایک و ڈاکٹر عبدالغنی صاحب خریدا گیا۔ اور ذریعہ وارڈ کمشنر صاحبان اس کی تقسیم کرائی گئی۔ اکثر وارڈ کمشنرون نے خود بھی پارچہ خرید کر کے غریب مرضا کو تقسیم کیا۔ اور اس طرح گویا (۹۱۲) نفوس کو پارچہ تقسیم ہوا۔ جس کے جملہ اخراجات (سعہ ۱۲۷۵ ؍) فنڈ صفائی سے خرچ ہوئے۔

مبتلا و فوت۔ شدت مرض کی وجہ سے مبتلا شدہ اشخاص کی صحیح تعداد معلوم نہین ہوسکی۔ البتہ محکمہ صفائی کی شائع شدہ رپورٹ سے صرف اس قدر معلوم ہوسکا کہ ۱۰ آذر سے ۵ اسفندار ۱۳۲۸ ف تک (۲۶۴۵۹۶) مرضا کو دوا دی گئی۔ اور من ابتدائے ۳۰ آبان لغایتہ ۲ بہمن ۱۳۲۸ ف مرض انفلوئنزا سے بلدہ ڈویژن مین (۴۲۷۶) اور چادرگھاٹ ڈویژن مین (۳۰۵۶) اس طرح جملہ (۷۳۳۲) نفوس ہلاک ہوئے۔ اور ۱۹ آذر ۱۳۲۸ ف کو مرض مذکور سے انتہائی (۵۳۲) اموات واقع ہوئین۔ لاوارث اموات کی تجہیز و تکفین سررشتہ پولیس سے عمل مین آئی۔ اکثر میر محلگان اور وارڈ کمشنر صاحبان بھی پولیس کی امداد سے تجہیز و تکفین کرائی۔ خصوصاً پنڈت لالہ گیا پرشاد صاحب ملازم محکمہ برگیڈ آفس اور اون کی بیوی انبیکا دیوی صاحبہ نے اہل ہنود کی اموات کی تجہیز و تکفین مین بطور خاص اپنی انسانی ہمدردی کا عملی ثبوت دیا۔

یکم ربیع الاول ۱۳۳۷ھ روز جمعہ شام کے ساڑھے پانچ بجے ویویک وردھنی تھیٹر میں بصدارت مسٹر گلانسی معین المہام فنانس ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس میں مرض انفلوئنزا کے زمانہ میں سوشیل لیگ کی جانب سے جو کام انجام دیا گیا تھا اوس کی رپورٹ پیش ہوئی اور چند حضرات نے تقریریں کیں ۔ بعدہ جن والنٹیروں نے اس موقع پر خدمات انجام دیں اون کا شکریہ ادا کیا گیا اور اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا ۔

۲۶ ربیع الثانی سنہ الیہ روز پنجشنبہ دن کے ۴ بجے زیر صدارت مولوی غلام اکبر خان صاحب رکن ہائیکورٹ سرکار عالی انفلوئنزا کانفرنس کا پہلا اجلاس کرشنا تھیٹر واقع کوٹھی نواب محسن الملک مرحوم میں منعقد ہوا ۔ حاضرین کی تعداد چار سو سے زائد تھی ۔

تختہ آمد و خرچ انسداد مرض انفلوئنزا مرتبہ دفتر صدر مہتمم و معتمد مجلس صفائی حیدرآباد بابتہ ۱۳۲۸ف

سلسلہ نشان	نام الابواب	رقم منظورہ سرکار مجلس صفائی	جملہ میزان
۱	۲	۳	۴
	جمع		
۱	اخراجات باورچی خانہ وخریدی پارچہ	صعہ برابر	
۲	خریدی دو عدد سیکل ۔	صماہ و صم ۱۰/۸/	مد محفوظ
۳	تنخواہ چپراسی و صادر میر مجلگان اعزازی	لا صعہ	؍؍
۴	خریدی سرویس ٹکٹ ۔	صہ	امراض وبائی ۔
۵	تنخواہ جوانان ہنگامی ۔	سہ	؍؍
۶	اخراجات ٹائیر و ٹیوب موٹرکار اسید صاحب	ما سہ ۸/	مد محفوظ
۷	خرچ سواری مریضان وغیرہ ۔	صماہ	؍؍

نشان سلسلہ	نام ابواب	رقم منظورہ سرکار مجلس صفائی	جملہ میزان
۱	۲	۳	۴
	ابواب خرچ صدر میزان خرچ بچت۔		ہمہ ۵ ۸ر۶ر۴ لعہ ۵ ۲ر۲ر۴

نوٹ۔ روزانہ انفلوئنزا رپورٹ کے اخراجات طبع کا خرچ رقمی (۵ ۱۳ر ۴ر) کی ابھی ادائی نہین ہوئی ہے۔ دستخط

عبدالعزیز خان مددگار صفائی

— قطع نظر اس کے سوشیل سرویس لیگ مین پبلک کی جانب سے ۵ ۳ر۶ر سکہ عثمانیہ چندہ وصول ہوا۔ جن مین سے ۵ ۷ر۱۱ر امداد مرض انفلوئنزا مین منجانب لیگ صرف ہوئے۔

جنگ مابین دول یورپ

اور

سلطنت آصفیہ کی سلطنت برطانیہ کے ساتھ عملی وفاداری

مفصل

اگر ہماری یاد غلطی نہ کرتی ہو تو یہ بیان کیا جا سکتا ہے کہ ایسی خوفناک وعالمگیر جنگ جو ابھی کل کی بات ہے فی مابین دول یورپ واقع ہوئی ویسی کسی اور زمانہ مین غالباً نہین ہوئی ہوگی کہ جس کے اثرات تقریباً تمام دنیا پر پڑ چکے اور آیندہ ایک عرصہ تک بھی

یقیناً پڑتے رہیں گے۔

یہ جنگ ۴ اگست ۱۹۱۴ء م ۱۲ رمضان ۱۳۳۲ھ کو شروع اور ۱۱ نومبر ۱۹۱۸ء م ۶ صفر ۱۳۳۷ھ کو ملتوی ہوئی اور ۲۸ جولائی ۱۹۱۹ء م ۲۹ رمضان ۱۳۳۷ھ روز سہ شنبہ کو صلح نامہ پر دستخط ہوئے۔ گویا پانچ سال تک مسلسل اس جنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ اس موقع پر سلطنت آصفیہ کی جانب سے سرکاری وغیر سرکاری وقتاً فوقتاً مالی فوجی اور مادی وغیرہ سے جو جو قابل قدر مدد و امداد گورنمنٹ برطانیہ کو دی گئی وہ بھی جنگ کی طرح اپنی آپ ہی نظیر بلکہ بے نظیر تھی۔ چنانچہ اس امداد و اعانت کے متعلق مفصل واقعات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

فوجی امداد۔

(ا) ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو امپریل سروس کیولری حیدرآباد کی پہلی رجمنٹ جس میں (۶۱۶) سپاہی اور افسر شریک تھے۔ مصر روانہ کی گئی تھی جو اس وقت سے اب تک مصر اور فلسطین میں کارگذار ہے۔ یہ رجمنٹ کئی موقعوں پر معرکوں میں شریک ہوئی۔ اور اس کے کئی آدمی مجروح و مقتول ہوئے۔ معرکوں میں اس رجمنٹ نے جو خدمات انجام دیں ان کی اور اس رجمنٹ کے عہدہ داروں کی انفرادی طور پر بطور خاص تحسین و آفرین کی گئی۔

(ب) ۱۹۱۵ء میں تو شہ سوار اور دو عہدہ دار مصر اس غرض سے بھیجے گئے کہ رسالوں کے لئے گھوڑوں کو سدھائیں۔ چنانچہ وہ لوگ جب سے اب تک وہیں تعینات ہیں۔

(ج) ممالک محروسہ سرکار عالی میں فوج میں بھرتی ہونے کی ترغیب و تحریص دلانے کے لئے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ رکروٹنگ افسر سکندرآباد کے تحت میں کام کرنے کو لئے عہدہ دار متعین کیے گئے۔ ان عہدہ داروں اور ان کے عملوں کی تنخواہیں اور بھرتی کرنے کے متعلق جو اخراجات ہوتے ہیں وہ سب سرکار عالی سے ادا کیے جاتے تھے

جون ۱۹۱۸ءتک مملکت ہذا سے افواج ہند کے لئے (۴۹۵۵) رکروٹ بھرتی ہوئے خاص عمل کے تقرر کے وقت سے رکروٹون کی تعداد کا اوسط (۲۱۷) ماہانہ سے بڑہکر (۷۰۰) ماہانہ ہوگیا تھا۔

(د) سرکار عالی کے علاقہ جات سیول کے یورپین اور انگلو انڈین ملازمین مین سے بعض کو گورنمنٹ برطانیہ کی فوج مین شریک ہونے کی اجازت دی گئی۔ ان کی خدمتون پر ان کے عود کرنے کا حق باقی ہے۔ ان کی فوجی ملازمت وظیفہ علاقہ سیول کے لئے محسوب کیجاتی ہے۔ اور ان کو ہر ایک کی حالت کے لحاظ سے الونس بھی ایصال کیا جاتا ہے۔ جس کی مقدار ان کی علاقہ سیول کی ملازمت کی تنخواہ کے نصف سے بڑہکر نہین ہوتی۔

(ہ) سرکار عالی کے جن ملازمین کو جمعیت تحفظ ہند مین عام ترتیب کی غرض سے طلب کیا گیا ہے اُن کی رخصتون اور تنخواہون کے متعلق بھی خاص رعایات و مراعات عمل مین لائی گئی ہین۔

(و) بیٹوین وکن ہارس کے رسالہ کو جس کو اعلیحضرت خسرو دکن خلد اللہ ملکہ کی اعزازی کرنیلی کا عزو شرف حاصل ہے جدید نمونہ کی تلوارون سے بصرف دس ہزار روپیہ عطا جنگ پر روانہ ہونے کے قبل از سر نو مسلح کیا گیا اور اس رسالہ کے کمانڈنگ افسر اور (۵) دیگر افسرون کو گھوڑے بھی عطا کئے گئے۔

(ج) جمعیت سرکار عالی کے (۱۶۷) خچر (۱۵۰) گھوڑے اور توپخانہ کے (۳۵) اسپ گورنمنٹ ہند کے ہاتھ اس لئے فروخت کئے گئے کہ اجتماع جمعیت کے کام مین ان سے مدد مل سکے جس کے باعث عارضی طور پر سرکار عالی کی جمعیت مین کمی واقع ہوئی۔

مالی امداد۔ | منجانب سرکار عالی سرانجام جنگ کے متعلق جو رقوم دی گئین وہ

کچھ جنگی قرضہ پر اور کچھ عطایا پر مشتمل ہین۔

(۱) جنگی قرضہ مین جن رقوم سے شرکت کی گئی انکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۴ - فیصدی سود والے ۱۷-۱۹۱۶ء کے قرضہ مین	لوسے لاکھ
۵ - فیصدی سودی جنگی قرضہ ۱۹۱۷ء مین	صاصے لاکھ
۵ ½ فیصدی سودی جنگی قرضہ ۱۹۱۸ء مین	صے لاکھ
	ایک کروڑ للعہ لاکھ
میزان	ایک کروڑ عہ لاکھ

(ب) جو رقوم سر انجام جنگ کے لئے بطور عطایا دی گئی ان کی مقداد لعہ ساء ہوتی ہے۔

بڑے بڑے چندون کی تفصیل یہ ہے۔

بنیوین دکن ہارس اور فسٹ حیدرآباد امپریل سروس کیولری کے اخراجات جنگ کی بابت۔	ایک کروڑ للعہ للعہ لاکھ*
پرنس آف ویلز ریلیف فنڈ۔	ایک لاکھہ
امپریل ریلیف فنڈ آف انڈیا۔	ایک لاکھہ
آب دوز کشتیون کے حملون کو روکنے کی غرض سے بحری امداد مین۔	صے لاکھ
صلیب احمر کی امداد کے لئے اور ڈیکے چندہ مین۔	ایک لاکھ
سر انجام جنگ کے لئے خاص عطیہ۔	صے لاکھ

* نوٹ - ان رقوم مین امپریل سروس ٹروپس کے عہدہ دارون اور سوارون کی تنخواہ شریک نہین ہے اور یہ مشتمل ہے تیرہ سہ ماہانہ یا ۳ لاکھہ روپیہ سالانہ کی اُس امداد پر جو آغاز جنگ سے برابر دیجارہی ہے۔ اور ۴ مہینے کی بابتہ دیجا چکی ہے۔ اور اعلان صلح ہونے تک جس کے جاری رکھنے کی ذمہ داری حضرت اقدس و اعلی نے قبول فرمایا تھی۔

ملک معظم قیصر ہند و ملکہ معظمہ قیصر ہند کی شادی کی بست و پنج سالہ سالگرہ کے موقع پر مجروحین جنگ کی امداد کے لئے ۔ — ۔۔ لاکھ ۔۔ ہزار

میزان — ایک کروڑ ۔۔ لاکھ ۔۔ ہزار

دیگر رقوم چندہ — ایک لاکھ ۔۔ ہزار

صدر میزان — ایک کروڑ ۔۔ لاکھ ۔۔ ہزار

(ج) ویسی والیان ملک کی جانب سے جو لائلٹی نامی ایک ہسپتالی جہاز تیار کر کے پیش کیا گیا ہے اُس کے چندہ مین اعلحضرت خسرو دکن نے شرکت فرمائی ہے۔ اُس کے شرکاء کو اُس کے حقیقی اخراجات کے متعلق کتنی کتنی رقم ادا کرنی پڑے گی اُس کا تعین ہنوز نہیں ہوا ۔

(د) امریکہ سے ڈالرون کی صورت مین چاندی کے کھیپ آنے تک کار عالی نے اس سال گورنمنٹ آف انڈیا کو پچاس لاکھ روپیہ کی نقرہ خام مہیا و قرضاً عطا کر کے اُس کی مالی حالت سنبھالنے مین مدد کی ۔

(ہ) بہ اتباع فرمان حضرت اقدس و علیٰ دار الضرب سرکار عالی مین گورنمنٹ آف انڈیا کے لئے اس کے سکہ کی ریزکاری (دوانی ۔ چوانی و آٹھ انی) مسکوک کی جارہی تھی ۔ کیونکہ ہندوستان کی ٹکسالین فی الحال روپیہ مسکوک کرنے مین پورے طور پر مصروف تھین ۔

(ہ) اس مثل مین یہ بیان کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دار الضرب کی شاخ مہور نے مدراس وار فنڈ اسٹامپ اور حیدرآباد لیڈیز وار ریلیف ایسوسی ایشن کی

اسٹامپ مفت چھاپ کردے۔

| مادی امداد۔ | زیرعنوان درج ہے کہ |

(الف) سرکار عالی کے ورک شاپ آغاز جنگ سے سامان حرب کی تیاری مین پورے طور پر مصروف تھی۔ جو اشیا ورک شاپ مین تیار کی گئی ہین اُن کی مکمل فہرست اس کے آخر مین درج کی جاتی ہے۔ اہم ترین کام جو ورک شاپ مین انجام دیئے گئے وہ ٹوٹون کے صندوق۔ گولے اور بار برداری کی گاڑیون کے تیاری تھی۔ جو چیزین تیار ہو چکی ہین یا اُسوقت زیر تیاری تھین اُن کی مجموعی مالیت بہ اعداد صحیح لہ لاکھ ہے۔ گوان چیزون کی قیمت گورنمنٹ آف انڈیا ادا کرتی ہے لیکن سرکار عالی نے اپنا منشار اس قرارداد پر رکھا ہے کہ حتی الامکان صرف لاگت ہی لی جائے۔ اور کچھ نفع نہ لیا جائے۔

(ب) اورنگ آباد کے ریمونٹ ڈپو کے لئے گھانس کی فراہمی ۱۳۲۵ ف مین ریمونٹ ڈپو کے لئے گھانس کی کٹوائی اور باربرداری کے جملہ مصارف کی تکمیل سرکار عالی کی جانب سے کی گئی۔ جن کی مجموعی مقدار بائیس ہزار روپیہ ہوتی ہے۔ چار مہینے بعافی ریمونٹ ڈپارٹمنٹ کے حوالہ کردئے گئے جس سے بائیس ہزار روپیہ سالانہ کی مزید کمی واقع ہوتی ہے۔ سرکاری بنگلے ریمونٹ افسرون کے لئے وقف کردئے گئے ہین۔ اور اُن سے کسی قسم کا کرایہ نہین لیا جاتا ہے۔"

آغاز جنگ سے سرکاری کارخانہ جات نے جو سامان حرب وضرب تیار کیا یا جو زیر تیاری تھے اُس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کا تختہ ۴۷۳ صفحہ مین درج ہے اوس کے ملاحظہ کرنے سے کماحقہ حالت ظاہر ہوگی۔

سلسلہ نشان	نوعیت کار	مقدار یا تعداد	مالیت
۱	۲	۳	۴
۳	حلقہ جات سنین ای پی نشان (۳) ۔	۳۴۰۰۰	صمامعہ ۸ر
۴	زنجیر ہائے کلان۔	۵۰۰۰۰	لواحالسہ ۵ر۴۴
۵	زنجیریں ائی پی نشان (۲)۔	۵۰۰۰۰	سالمہ
۶	تارہائے ستون ائی پی نشان (۱۰)۔	۲۰۰۰	للعـ سلہ
۷	گندہون کے نشانات۔	۲۰۰۰	صمالالسہ ۴ر
۸	متحس رسیون کے کانٹے خورد۔	جوڑ ۴۰۰۰	صملالعسہ ۱۳ر
۹	لوہے کے پیئے جو دوم درجہ کے گاڑیون پر چڑہائے جاتے ہین۔	۳۲۰۰	سلامہ ۱۵ر
۱۰	نٹ پائپ کے ڈبے برائے مزدوران۔	۱۰۰۰	الـ سرار
۱۱	گردپوش۔	۱۰۰۰	الـ سلار
۱۲	مشینون کے تیلون کے ڈبے۔	۱۰۰۰	اعـ مرار
۱۳	نمبر ۸ کے لئے پیمانہ جات اور تحفظات۔	۷۵۸	الملالسہ ۶ر۷ر
۱۴	میکوشیرس جی۔ ایس۔ پیمرکیان بغرض پیمائش زو۔	۵۰۰	اعـ سرار
۱۵	قفل	۱۵۰	صمـ عزار
۱۶	ہوٹرز۔ (توپون) کے تپائیان (برائے مزدوران)	۴۰	للعـ سرار
۱۷	کاک بجوائی۔ تومنی۔ اور ٹیلفون۔	۶۰۰	عـ مالار
	میزان		دوالسہ عـسلعـہ ۱۱ر۱۱ر
	حصہ میزان		لوالسہ ملالعسہ ۹ر۱۱ر

خلاصہ احکام مندرجہ جرائد سرکار عالی متعلقہ جنگ یورپ

صیغہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ

— افواج بری و بحری کے خبروں یا اشاعت پر نگرانی و بندوبست رکھا جائے اور جو شخص بخلاف منشاء سرکار کوئی خبر افواج بری و بحری یا نقشہ جات ماہواری اخبار سے متعلق یا کوئی کیفیت کنایتاً یا اشارتاً کسی کیفیت کا ظاہر ہونا مقصود ہو شایع کرے تو ہر ایک جرم کی بابتہ علیحدہ علیحدہ سزائین دی جائینگی جس مین قید کی سزا ایک سال تک ہوسکیگی اور جرمانہ کی سزا جس کی مقدار پانچ ہزار روپیہ تک ہے۔ (جریدہ غیر معمولی ۸ مہر ۱۳۲۳ف جلدہ ۴ نمبر ۵ صفحہ ۸۷۹)

— یورپ مین جنگ شروع ہوجانے کی وجہ سے اون جملہ اشخاص غیر ممالک کو جو باشندہ ایشیا یا رعیت سلطنت برطانیہ نہون اور ممالک محروسہ سرکار عالی مین سکونت پذیر ہون لازم ہے کہ صاحب عالیشان بہادر کے پاس بمقام بلارم ۲۴ گھنٹہ کے اندر وہ اپنا نام درج رجسٹر کرائین۔ اور نام رجسٹر کرانے آنے وقت اپنے مقبوضہ جملہ اسلحہ و گارتوس اور باروت وغیرہ اپنے ہمراہ لاکر صاحب عالیشان کے اول مددگار کے حوالہ کردین۔ (جریدہ غیر معمولی ۱۰ مہر ۱۳۲۳ف جلدہ ۴ صفحہ ۸۸۵)

— غیر ملکی اشخاص جو باشندہ ایشیا و رعیت سلطنت برطانیہ نہون ممالک محروسہ سرکار عالی مین سکونت پذیر ہین اُن کے اطلاع کے لئے شایع کیا جاتا ہے کہ اُن مین سے کون شخص براہ سمندر سوائے بندرہائے کلکتہ و مدراس و رنگون کے کسی بندرگاہ سے کسی حالت مین ہندوستان کے باہر جانے یا بیگانہ ہندوستان مین داخل ہوگا۔ اور کوئی غیر ملکی شخص برطانیہ ہند سے براہ سمندر یا براہ خشکی باہر نہ جاسکیگا۔

(جریدہ ۲ آبان ۱۳۲۳ف جلدہ ۴ نمبر ۱۶ صفحہ ۹۲۰)

— جنگ یورپ کے موجودہ حالت و واقعات کے لحاظ سے اپنی عزیز رعایا خاصکر

اہل اسلام کو بہت ہی توجہ کے ساتھ اطمینان دلایا گیا ہے کہ ایسے نازک وقت مین مسلمانان ہندوستان کو سلطنت برطانیہ عظمی کے ساتھ اپنی قدیم و مسلم وفاداری مضبوط و مستحکم رکھنا واجب و لازم ہے خصوصاً جبکہ کوئی حکومت مسلم و غیر مسلم دنیا مین ایسی نہین ہے جہان مسلمانون کو اس قدر امن و امان و مذہبی و شخصی آزادی حاصل ہو جیسی کہ اون کو ہندوستان مین حاصل ہے۔ اور مزید بران حکومت برطانیہ یقین دلاتی ہے کہ جس طرح سلف سے اسلام کی بہترین دوست اور حامی رہی ہے اسیطرح ہمیشہ وہ اسلام کی حامی اور دوست رہے گی۔

اور مکرر اعادہ کے ساتھ متوجہ کراتی ہے کہ یہ موقع جو سر دست درپیش ہے اس مین مسلمانان ہندوستان خصوصاً رعایا سرکار عالی پر واجب و لازم ہے۔ کہ ہرگز ہرگز کسی مغوی کے اغوا مین گرفتار ہو کر برٹش گورنمنٹ کے خلاف کسی پوشیدہ یا آشکار سازش مین شریک نہ ہو جائین (جریدہ غیر معمولی ۲۸ آذر سنہ ۱۳۲۴ ف جلد ۴۶ نمبر ۵)

— حسب منشاء مراسلہ سنٹ جانس اسوشی انس نشان ۱۰۴۳ و ۱۱۱۳ مورخہ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۴ء مشتہر کیا گیا ہے کہ موجودہ جنگ مین زخمیون کی ڈولی برداری کے لئے بھرتی و نوکری کے لئے نوکر ہونا چاہین تو ہوسکتے ہین جس کے تنخواہ کی تشریح جریدہ مین موجود ہے۔ (جریدہ ۵ روے سنہ ۱۳۲۴ ف جلد ۴۶ نمبر (۶))

— حالت جنگ کے زمانہ مین برطانیہ عظمی کے مخالفین اور اون کے ملک کے رعایا وغیرہ سے تجارت وغیرہ کسی قسم سے تعلق نہ رکھا جائے (جریدہ غیر معمولی ۱۴ اردی سنہ ۱۳۲۴ ف جلد ۴۶ نمبر ۸)

— جو لوگ میوہ وغیرہ بطور تحفہ جنگی فوج کو عام یا خاص طور پر روانہ کرنا چاہین تو روانہ کرسکتے ہین۔ میوہ وغیرہ کی صراحت جریدہ مین درج ہے۔ (جریدہ ۱۹ اردی سنہ ۱۳۲۴ ف

جلد ۴۶ نمبر ۹) اور مضمون مذکورالصدر کے بارے مین اور ایک جریدہ ۱۴ اردی بہشت ۱۳۲۴ف
شایع ہوا ہے (جریدہ ۲۲ اسفندار ۱۳۲۴ف جلد ۴۴ نمبر ۲۱)

—— منجانب صدر محاسب صاحب سرکار عالی ۱۴ اردی بہشت ۱۳۲۶ف۔
بمقدمہ اجرائی رسیدار سالی بغرض ترسیل رقم متعلقہ خریدی وثایق قرضہ جنگ
سرکار عظمت مدار ہند جاری ہوا۔ (جریدہ ۲۲ اردی بہشت ۱۳۲۶ف جلد ۴۸
نمبر ۵ صفحہ ۱۴۸۸)

—— اعلان علاقہ پولٹیکل ڈپارٹمنٹ واقع ۱۴ اردی بہشت ۱۳۲۶ف۔
اس مین سلسلہ لوگ قرضہ جنگ مین شریک ہونا اور اوس کا سودہ لینا
چاہین تو اون کی رقم مجتمع جب چاہین واپس ہوسکتی ہے۔ (جریدہ ۹ تیر ۱۳۲۶ف
جلد ۴۸ نمبر ۳۳ صفحہ ۴۵۲)

—— صیغہ کوتوالی کم تیر ۱۳۲۶ف۔
ہندوستان سے باہر جانے یا ہندوستان مین داخل ہونے کی نسبت گورنر جنرل
باجلاس کونسل جو ایک قانون جاری ہوا ہے اوس کا اعلان دیا گیا ہے۔ (جریدہ ۱۶ تیر ۱۳۲۶ف جلد ۴۸ نمبر ۳۴ صفحہ ۴۵۹)

—— منجانب صدر محاسب صاحب ۲۲ تیر ۱۳۲۶ف۔
عام ملازمین و وظیفہ یابان و منصب داران و ماہواروارن علاقہ سرکار عالی
جو بنگال بنک سے قرضہ جنگ کے وثایق خریدین اون کی ادائی بذریعہ اقساط ہوسکتی ہے
(جریدہ ۳۰ تیر ۱۳۲۶ف جلد ۴۸ نمبر ۳۵ صفحہ ۴۸۳)

—— علاقہ مالگزاری ۳۰ تیر ۱۳۲۶ف۔
افواج میدان جنگ کی امداد کی غرض سے مٹھائی و سامان خور و نوش وغیرہ
روانہ کرسکتے ہین جس کی صراحت جریدہ مین درج ہے۔ (جریدہ ۶ امرداد ۱۳۲۶ف

جلد ۴ نمبر ۳۰ صفحہ ۴۸۶)

—— اعلان منجانب صدر محاسب صاحب ۲۸ امرداد ۱۳۲۶ف۔
قرضہ جنگ سکہ کلدار و سکہ عثمانیہ کی نسبت بذریعہ پوسٹ ماسٹر صاحب ٹپہ خانہ اعلان دیا گیا۔ (جریدہ ۳ شہریور ۱۳۲۶ف جلد ۴ نمبر ۳۲ صفحہ ۲۰۹۶)

—— ۳ شہریور ۱۳۲۶ف صاحب عالیشان بہادر نے پولٹیکل سکرٹری صاحب کے ذریعہ سے اطلاع کی کہ قانون فوج حفاظت ہند یعنی ایکٹ (۳) ۱۹۱۷ء دیسی ریاستون کے ہندوستانی رعایا سے متعلق نہین ہے۔ (جریدہ ۱۰ شہریور ۱۳۲۶ف جلد ۴ نمبر ۳۴ صفحہ ۶۱۴)

—— اعلان ۲۷ امرداد ۱۳۲۶ف۔ سرکاری سامان اور فوج وغیرہ کے امد و رفت کی وجہ سے ریلوے گاڑیان کافی نہ ہونے کی وجہ سے دوسرون کا سامان روانگی نہین لیا جائے گا۔ اور اسی جریدہ مین صفحہ ۶۲۵ مین درج ہے کہ مسافران بلا پروانہ فرانس یا اوس کے آبادیون مین نہین جا سکتے۔ (جریدہ ۱۰ شہریور ۱۳۲۶ف جلد ۴ نمبر ۳۴ صفحہ ۶۲۴)

—— علاقہ عدالت ۴ مہر ۱۳۲۶ف۔
قانون حفاظت تجاران ممالک غیر یعنی علاقہ دشمنون کی نسبت جاری ہوا۔ (جریدہ ۲۸ مہر ۱۳۲۶ف جلد ۴ نمبر ۵۲ صفحہ ۶۹۸)

—— ۲۷ مہر ۱۳۲۶ف۔
اعلان محکمہ معتمدی دربارۂ رعایت در رسوم مندرجہ ضمیمہ نمبر (۱) مد (۹ و ۱۰) متقولین یا ہلاک مجروحین وغیرہ شرکار جنگ قانون فوج نشان (۱) بابتہ ۱۳۰۹ف۔ (جریدہ آبان ۱۳۲۶ف جلد ۴ نمبر ۵۳ صفحہ ۷۱۲)

—— ۷ شوال ۱۳۳۲ھ م ۲۹ اگسٹ ۱۹۱۴ء روز شنبہ کو دن کے ۹½ بجے

باغ عامہ کے اڈریس ہال میں زیر سرپرستی اعلیحضرت اور بصدارت صاحب رزیڈنٹ بہادر امپیریل انڈین رلیف فنڈ کے مدد و اعانت کی غرض سے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں دو لاکھ ۸۸ ہزار چار سو تین روپیہ کے چندوں کے وعدے کئے گئے۔ اس جلسہ میں چھ سات ہزار آدمی جمع تھے۔ اعلیحضرت نے پرنس آف ویلز کے فنڈ میں ایک لاکھ اور اتنی ہی رقم امپیریل انڈین رلیف فنڈ میں مرحمت فرمائی۔

— آخر ماہ محرم ۱۳۳۳ھ سے علاقہ رزیڈنسی کے پولیس کے تھانوں کی طرح بلدہ کے اکثر بیشتر تھانوں پر جنگ کی خبریں چسپاں ہونی شروع ہوئیں۔

— ۴ رجمادی الثانی ۱۳۳۴ھ روز شنبہ کو نواب کرنل سر افسر الملک بہادر بغرض شرکت جنگ یورپ شب کی ٹرین میں بلدہ سے جانب بمبئی روانہ ہوئے۔ اور ۱۹ رجمادی الثانی ۱۳۳۴ھ روز چہارشنبہ کے میل میں آپ بلدہ واپس تشریف لائے۔

— ۱۷ رجمادی الاول ۱۳۳۵ھ م ۱۲ رمارچ ۱۹۱۷ء روز دوشنبہ کو قرضہ جنگ کے متعلق رزیڈنسی بلدہ میں کمیٹی منعقد ہوئی۔ اس کمیٹی میں ایک لاکھ چوبیس ہزار روپیہ کا وعدہ ہوا۔

— ۲۱ رشوال ۱۳۳۵ھ م ۱۰ راگسٹ ۱۹۱۷ء روز جمعہ کو کوٹھی رزیڈنسی بلدہ کے احاطہ میں امداد مجروحین جنگ یورپ کی غرض سے صبح کے آٹھ بجے بہت بڑا شاندار جلسہ شروع ہوا۔ ہر قسم کے دلچسپی کا سامان موجود تھا۔ دیگر مقامات کے رؤسا نے بھی اس جلسہ کے لئے متفرق چیزوں سے مدد کی تھی۔ داخلہ کے لئے عصہ ایک روپیہ کا ٹکٹ مقرر کیا گیا تھا۔ اس روز لاٹری ڈالی گئی۔ بموجب نمبران تحایف چیزوں کو لیڈی فریزر (رزیڈنٹ حیدرآباد بانوئے محترم) انعام تقسیم کیا۔ بلارم وغیرہ سے اس غرض سے اسپشل ٹرین چھوڑی گئی تھی۔ یہ جلسہ ،، لکی بیگ ،، کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔ باقی

۳۳ ہزار روپیہ فروخت ٹکٹ وصول ہوا۔

— پیشگاہ سرکار سے ذریعہ مراسلہ محکمہ فنانس نشان (۱۳۹۳) مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۱۷ء پانچ اسسٹنٹ رکروٹنگ افسروں کا تقرر علاوہ چار اسامات کے چھ ماہ کے لئے منظور ہوا۔

— ۱۷ صفر ۱۳۳۶ھ م ۳ ڈسمبر ۱۹۱۷ء روز دوشنبہ کو تقریب "اور ڈے" بسر پرستی لیڈی فریزر زوجہ رزیڈنٹ رزیڈنسی میں مینا بازار ہوا۔

— ۲۴ صفر ۱۳۳۶ھ م ۱۰ ڈسمبر ۱۹۱۷ء روز دوشنبہ کو شام کے ساڑھے ۴ بجے "اور ڈے" کی تقریب میں اعلیحضرت قدر قدرت کے ہاتھ باغ عامہ میں مصنوعات ملک کی نمائش کا افتتاح ہوا۔ اس کا تمام انتظام خریداران مال کے تفویض تھا۔ ایک ہفتہ تک نمائش کھلی رہی۔ نمائش دیکھنے کا وقت دن کے تین بجے سے شب کے دس بجے تک تھا۔ شرح ٹکٹ ۳ر۔ ۸ر تھی۔ ۴ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ روز چہارشنبہ کو نمائش برخاست ہوئی۔ یہ حیدرآباد میں چوتھی نمائش ہوئی تھی۔

— ۲۶ صفر ۱۳۳۶ھ م ۱۲ ڈسمبر ۱۹۱۷ء روز چہارشنبہ کو تقریب "اور ڈے" ممالک محروسہ سرکار عالی کے تمام دفاتر کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی۔

— تقریب "اور ڈے" ممالک محروسہ سرکار عالی میں جو چندہ وصول ہوا اوس کا تختہ حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام چندہ دہندگان یا معرفت	تعداد رقم	نمبر شمار	نام چندہ دہندگان یا معرفت	تعداد رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱	اعلیحضرت قدر قدرت	ایک لاکھ	۲	مسز فریزرس لکی بیگ	ہزار

نمبر شمار	نام چندہ دہندگان یا معرفت	تعداد رقم	نمبر شمار	نام چندہ دہندگان یا معرفت	تعداد رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۳	راست داخل لیگ	۱۰ر ۵ر	۱۸	مورخانہ	۲ر ۹ر
۴	بذریعہ مولوی میر احمد علی صاحب۔	۱۴ر ۷ر	۱۹	سکندرآباد اسالٹ اٹ ارمس	
۵	بذریعہ مسٹر سنکن	۳ر ۷ر	۲۰	سکندرآباد کلب لاٹری	برابر
۶	مسٹر راس مسعود	۵ر ۳ر			
۷	بذریعہ نظامت جنگ بہادر	۸ر ۹ر	۲۱	فروخت تحایف ملکہ معظمہ	۹ر ۲ر
۸	بذریعہ مولوی کرامت علی صاحب	۵ر ۲ر	۲۲	متفرق سرکش وغیرہ۔	۶ر ۶ر
۹	بذریعہ مسٹر ویکفلڈ	برابر			
۱۰	بذریعہ مسٹر اسٹرچ	۲ر ۳ر			
۱۱	بذریعہ کرنل سر افسر الملک بہادر۔			جملہ صدر میزان سکہ کلدار	
۱۲	میلہ باغ عامہ	۹ر			
۱۳	فٹ بال ٹورنمنٹ	۹ر			۱۲ر ۶۰ر
۱۴	بذریعہ مسٹر گیلین	۱۳ر			
۱۵	میجر براڈ فوروز اورنگ آباد۔	۹ر			
۱۶	فروخت جھنڈیاں				
۱۷	میسرز فرزرس بینا بازار	۲ر			

ـــ آخر ماہ جولائی ۱۹۱۸ء تک جنگ کے اول قرضہ مین باشندگان ملک سرکار عالی نے ... لاکھ روپیہ کی تمسکات خریدے ۔

ـــ ۳ رشوال ۱۳۳۶ھ م ۱۲ رجولائی ۱۹۱۸ء روز جمعہ شام کے ساڑے چار بجے باغ عامہ ٹاون ہال مین قرضہ جنگ کے متعلق بصدارت آنریبل سر اسٹورٹ فریزر کے سی-ایس-ائی-سی-ائی-ئی رزیڈنٹ حیدرآباد جلسہ منعقد ہوا - امرائے بلدہ وعہدہ داران سرکار عظمت مدار و سرکار عالی و ساہوان بلدہ و سکندرآباد موجود تھے ۔ تقریرین ہوئین اعلیحضرت کی جانب سے پچاس لاکھ ... روپیہ کا اعلان کیا گیا - دیگر حضرات مثلاً ساہوان وغیرہ بیس لاکھ ... جملہ ستر لاکھ ... وعدہ ہوئے ۔ ساڑے چھ بجے جلسہ برخاست ہوا ۔

ـــ ۱۳ رستمبر ۱۹۱۸ء روز جمعہ کو حسب پروگرام سکندرآباد و حیدرآباد و رزیڈنسی بازار مین قرضہ جنگ کی تاریخ معینہ ختم ہونے کے ایک دن پیشتر حیدرآباد سنٹرل وار لون کمیٹی نے مسلح موٹر گاڑیون کا انتظام کیا اور گشت لگائے ۔ سکندرآباد مین دو (کپ) پیالیان نیلام کئے ۔ جنمین سے ایک کو سیٹھ گنگا بشن موہن لعل صاحب ... کو اور دوسرے سیٹھ شیوراج رگھوناتھ مل صاحب ... کو جملہ ... روپیہ اور رزیڈنسی بلدہ مین اشخاص ذیل کے نام نیلام ہوئے ۔

(۱) سیٹھ رام دیال گھانسی رام صاحب ... روپیہ (۲) راجہ نرسنگ گیر صاحب ... روپیہ (۳) سیٹھ راجہ بنسی لعل صاحب ... روپیہ (۴) سیٹھ راجہ بھگوان داس صاحب ... روپیہ (۵) سیٹھ مکنداس گھنشام داس صاحب ... روپیہ (۶) سیٹھ نیتر رام نارائن صاحب ... روپیہ مین جملہ ... مذکورالصدر آٹھ (کپ) پیالے وار لون کمیٹی کو دو فیاض معطیون نے تحفتاً دیے تھے اون مین سے چھ پیالے راے بہادر سیٹھ تھان مل صاحب اور دو راجہ نرسنگ گیر صاحب نے

عطا کئے تھے -

اس طرح دونوں مُسلح گاڑیوں نے تقریباً [illegible] روپیہ جمع کئے جن کو شامل کرنے سے ممالک محروسہ سرکار عالی میں دوسرے جنگی قرضہ کے چندوں کی مجموعی رقم علاوہ اس گران قدر و بیش بہا رقم کے جو ہز اگزالٹیڈ ہائنیس حضور نظام خلداللہ ملکہ کی سرکار سے عطا فرمائی گئی ہے [illegible] ہوتی ہے یعنی سنہ ۱۹۱۷ء کے جنگی قرضہ میں اسی ریاست سے جو رقم جمع ہوئی تھی اب کے مرتبہ اُس کی بہ نسبت تقریباً [illegible] روپیہ کا اضافہ ہوا -

ہندوستانی دوسرا جنگی قرضہ بابتہ سنہ ۱۹۱۸ء کے متعلق

رزیڈنسی حیدرآباد کا رزولیوشن

رزیڈنسی حیدرآباد ذریعہ نیم سرکاری نشان (۸۲۷) مورخہ ۲ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ء

ممالک محروسہ سرکار عالی اور رقبہ ہائے زیر انتظام سرکار عظمت مدار میں بہ حیثیت مجموعی جو چندے جمع ہوئے ہیں ان کی میزان ایک کروڑ [illegible] روپیہ ہے جس میں سرکار عالی متعالی کی جانب سے عطا فرمودہ [illegible] پچاس لاکھ روپیہ اور ۱۴ر ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء تک چھوٹے چھوٹے رقموں کی جنگی تمسکات اور کیش سرٹیفکیٹوں کے بابتہ پوسٹ آفیس کے ذریعہ وصول شدہ ایک لاکھ [illegible] کے رقوم شامل ہیں -

اس رقم کے منجملہ سکندرآباد میں [illegible] روپیہ جنگی تمسکات کے اور [illegible] روپیہ پوسٹ آفیس کیش سرٹیفکٹ کے فروخت سے وصول ہوئے - درحالیکہ ہندوستان کے پہلے جنگی قرضہ میں سکندرآباد سے [illegible] روپیہ اور رزیڈنسی بازار سے [illegible] روپیہ وصول ہوئے -

ممالک محروسہ سرکار عالی اور رقبہ ہائے زیر انتظام سرکار انگریزی سے ہز اگزالٹیڈ ہائینس کی

گورنمنٹ کے عطیہ کے علاوہ پہلے ہندوستانی جنگی قرضہ مین جمع شدہ رقم سے ۱ لاکھ
۱۵ لاکھ روپیہ کے مقابلہ مین اس مرتبہ ۱۶ لاکھ ۵ ہزار روپیہ حاصل ہوئے۔

— ۱۶ نومبر ۱۹۱۸ء م ۱۱ صفر ۱۳۳۷ھ روز دوشنبہ کو علاقہ رزیڈنسی حیدرآباد مین صلح جنگ کی خوشی مین جلسہ کیا گیا اور روشنائی کی گئی اور مدارس مین طلباء کو شیرنی تقسیم کی گئی۔

— جریدہ غیر معمولی ۱۲ دے ۱۳۲۸ف م ۱۱ صفر ۱۳۳۷ھ۔

نقل فرمان مبارک مورخہ ۱۱ صفر ۱۳۳۷ھ۔

چونکہ جنگ یورپ کا باحسن وجوہ خاتمہ ہو چکا ہے اور پھر موافق عادت برٹش گورنمنٹ اور ترکی حکومت کے مابین سلسلہ اتحاد قایم ہو گیا ہے۔ لہذا اس کی مسرت مین روز پنجشنبہ ۱۶ ماہ حال کو ایک روز کی عام تعطیل ممالک محروسہ سرکار عالی مین دیجائے اور اُس روز مساجد مین دو رکعت نماز شکریہ ادا کیجائے۔

اختتام جنگ کی خوشی مین۔
ڈہائی لاکھ روپیہ کی
سرکار عالی کی جانب سے خیرات

جنگ کی موقوفی کی خبر وصول ہونے کے ساتھ ہی معاً حضرت اقدس و اعلیٰ نے بمراحم خسروانہ بذریعہ فرمان عطوفت نشان نشر شدہ ۱۱ صفر ۱۳۳۷ھ جس کا اعلان جریدہ غیر معمولی نمبر ۸ مورخہ ۱۲ دے ۱۳۲۸ف مین کیا گیا۔ ڈہائی لاکھ روپیہ کا گران بہا عطیہ منظور فرمایا۔ جس مین سے ایک لاکھ ۲۵ ہزار سوا لاکھ روپیہ خاص شہر حیدرآباد و گولکنڈہ کے لئے مخصوص کیا گیا اور اوس کا غلہ و پارچہ خرید کے غربا رعایا مین تقسیم کیا گیا۔

بہ تعمیل فرمان محکمہ فنانس مین ایک کمیٹی منعقد ہوئی تھی۔ جس کے حکم کے بموجب ۳۰ ہزار تیس ہزار روپیہ کا غلہ اور نوہ ہزار ۹ ہزار روپیہ کا پارچہ وغیرہ غربا مین تقسیم کیا گیا۔

اور طلبا کو شیرینی و پارچہ کی تقسیم کے لئے سررشتہ تعلیمات کو پانچ ہزار روپیہ صرف دیا گیا۔ تقسیم خیرات کی اسطرح ترتیب دی گئی کہ حدود صفائی بلدہ بلحاظ رقبہ و آبادی (۳۶) حلقون میں تقسیم کئے گئے۔ اور اون پر (۳۶) وارڈ کمشنران کی نگرانی قایم کی گئی اور ان وارڈ کمشنرون کی تحت میں میر محلہ متعین ہوئے۔

دوروز محکمہ پولیس نے اپنے پولیس اسٹیشنون مین غلہ غربا کو وارڈ کمشنرون کی مطبوعہ اور دستخط شدہ چٹھیون پر تقسیم کیا۔

وارڈ کمشنر و میر محلہ نے اپنے اپنے مفوضہ حلقون مین دورہ کر کے غربا و محتاجین کو اون کے مکانون پر جا جا کے چٹھیان تقسیم کین جن کے وثیقہ پر اونھون نے ۱۷ ار دے ۱۳۲۸ف کو دو ڈیر جانول پولیس اسٹیشنون سے حاصل کیا۔

غلہ حسب ذیل مقامات پر تقسیم ہوا۔

صدر دفتر صفائی۔ گاڑی خانہ جام باغ۔ بیت المعذورین واقع وصول پیٹھ۔ حلقہ الف ابین کچہری صفائی۔ کچہری ابین صفائی چار مینار۔ ہری باؤلی۔ حلقہ سوم اندرون ابین کچہری صفائی۔ ابین کچہری صفائی واقع خیریت آباد۔

—— ۲۸ رجون ۱۹۱۹ء م ۲۹ ررمضان ۱۳۳۷ھ روزشنبہ کو فیمابین جنگ دول یورپ دن کے چار بجے صلحنامہ پر دستخط ہو چکے۔ چنانچہ اوس کے بارہ مین ۱۹ رجولائی ۱۹۱۹ء م ۲۰ رشوال ۱۳۳۷ھ روزشنبہ شام کے پانچ بجے کوٹھی رزیڈنسی حیدرآباد مین شرائط صلح سننے کے لئے جن پر جرمن نے دستخط کئے ہین اور جن سے گویا یورپ کی جنگ اعظم کا اتحادیون کی فتح پر خاتمہ ہوا ہے۔ بہت سے سرکار عالی اور سرکار عظمت مدار کے سیول اور ملٹری عہدہ دار۔ نیز امرائے ملک خوش باش لوگ اور سیٹھ ساہوکار طلبا مدارس جمع ہوئے۔ رزیڈنسی کے سیڑھیون کے ایک جانب فوجی اور دوسرے جانب سیول عہدہ دار استادہ تھے اور میدان مین خوش باش کے لئے کرسیون کا انتظام تھا۔

حاضرین کی تعداد تخمیناً چار ہزار کی تھی سب سے پہلے صاحب رزیڈنٹ بہادر نے ایک مختصر تقریر زبانی اور اس کے بعد فرسٹ اسسٹنٹ رزیڈنٹ نے انگریزی میں اور خان بہادر مولوی عبدالرحیم صاحب وکیل سکندرآباد نے اُردو میں شرایط صلح حاضرین کو سنائیں۔ اس کے بعد سلامی اُتاری گئی اور ملک معظم کے لئے چیرز دیے گئے۔ اس کے بعد (۶) بجے جلسہ برخاست ہوا۔

حدود رزیڈنسی کنارہ رود موسئی وار میموریل وکٹر نامی ایک باغ تیار کیا جائیگا اور اسمین ایک چو پہلو مینار تعمیر ہوگا۔ اس لئے بتاریخ ۲۶ راگست ۱۹۱۹ء روز سہ شنبہ شام کے پانچ بجے آنریبل صاحب رزیڈنٹ فریزر نے اپنے ہاتھ اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس جلسہ میں رزیڈنسی کے معزز وکلا اور سیٹھ ساہوکار وغیرہ تشریف لائے تھے۔ اس کی تعمیر تیاری کے لئے للعہ روپیہ کا چندہ جمع ہوا۔ جس میں اعہ سکہ کلدار اور انعم ہزار سکہ عثمانیہ تھے۔

اوائل ماہ محرم ۱۳۳۸ھ میں اعلیحضرت اقدس خسرو دکن نے از راہ فیاضی معذور شدہ اور ناکارہ افسروں کے امدادی فنڈ میں پانچ ہزار روپیہ عطا فرمائے۔

آثار قدیمہ و حال علاقہ سرکار عالی

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ دوم ص ۶۲۳

سرکار عالی کی جانب سے ریاست کے آثار قدیمہ کی تحقیقات و نگہداشت کے متعلق ہمیشہ گہری دلچسپی ظاہر ہوتی رہی ہے۔ لیکن کوئی باضابطہ محکمہ نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت تک اس بارہ میں جس قدر کوششیں عمل میں آئیں۔ ان میں انضباط اور باقاعدگی کی کمی تھی۔

ابتدائی ایام میں سر چارلس میلیٹ، کرنل میڈوز ٹیلر، مسٹر بیلی، مسٹر ویلر اور

مسٹر فرگس۔ اور ایام مابعد مین مسٹر جمیس برجس، جان گرفینہ، اور لیڈی ہیرنگٹن یہان سرگرم تحقیقات رہے۔ ان نامور لوگون کی کارگذاریان ایک محقق علم الاثار کے لئے دلچسپ معلومات اور مفید ہدایت سے مملو ہین اور اسی اساس پر فن تعمیر تاریخ تدوین کیجا سکتی ہے۔ اس ضمن مین دو کتابین جو سرکار عالی کے ایما سے مرتب کی گئی تھین وہ قابل تذکرہ ہین۔ پہلی کتاب ،، ہسٹاریکل اینڈ ڈسکرپٹیو اسکیچ آف ہز ہائینس دی نظامس ڈومینس ،، (تاریخ قلمرو نظام) نواب عماد الملک بہادر بلگرامی کی ہے۔ دوسری کتاب موسوم بہ اورنگ آباد گزیٹیر کئی اہل قلم کی مشترکہ کوشش کا نتیجہ ہے۔ ۲۶ روے سنہ ۱۳۰۴ف م یکم ڈسمبر سنہ ۱۸۹۴ء کو مسٹر ایچ کزنس علاقہ دار کیولاجکل سروے بمبئی ریاست ہذا کے آثار قدیمہ کی فہرست مرتب کرنے کے کام پر مامور ہوئے۔ اور ۲۴ مہر سنہ ۱۳۰۴ف م یکم سمبر سنہ ۱۸۹۵ء تک کارگذار رہے۔ اس عرصہ مین آپ نے بارہ ۱۲ اضلاع کا معائنہ کیا آپ کی تاریخ ماموری سے پانچ سال بعد اون کے مفوضہ کام کی کتاب شایع ہوئی۔

بعدۂ بذریعہ رزولیوشن نشان ۱۹/۱ کلیات مورخہ ۲۳ امرداد سنہ ۱۳۲۳ف مین سرکار عالی مین محکمۂ آثار قدیمہ کے قیام کا اعلان کیا گیا۔ اور باستصواب سرجان مارشل صدر ناظم آثار قدیمہ ہند مسٹر غلام یزدانی اس صیغہ کے پہلے ناظم منتخب ہوئے۔ صاحب موصوف ۱۲ خورداد سنہ ۱۳۲۳ف کو وارد بلدہ ہوئے۔ بعدۂ اون کے عملہ وغیرہ کے متعلق منظوری صادر ہوئی اور صاحب موصوف نے اپنا مفوضہ کام انجام دینا شروع کیا۔ تنخواہ وغیرہ ناظم صاحب موصوف حسب ذیل ہے۔

تنخواہ ناظم ۱۲۵۰ عسـ۵ ۔ صعسـ۵ تا صما ر کلدار۔ کنٹروبیوشن عسـ۵ کلدار۔

۲۵ جولائی سنہ ۱۹۱۵ء کو ایک جلسہ بمقام رزیڈنسی حیدرآباد بصدارت آنریبل سر الگزنڈر پنہے۔ کے۔ سی۔ یس۔ آئی منعقد ہوا۔ جس مین یہ طے پایا کہ بلدہ مین ایک سوسائٹی بنام ،، انجمن آثار قدیمہ حیدرآباد ،، قایم کی جائے۔ جس کے ذریعہ سے

عام خلایق مین ریاست کے آثار عتیقہ کی تلاش وتحقیقات کا مذاق پیدا کیا جائے۔

۔۔۔ حیدرآباد آرکیالوجکل سوسائٹی سے ایک پرچہ ماہ جنوری ۱۹۱۶ء سے شروع ہوا۔

آثارات بلدہ۔

پلون کی ابتدائی تعمیر وترمیم کے مصارف اور طغیانی رود موسیٰ کی وجہ سے جو نقصان واقع ہوا اوس کا حال تاریخ بستان آصفیہ کے حصۂ دوم صفحہ ۹۴۴ مین موجود ہے۔ ۲ رمضان ۱۳۲۶ھ رود موسیٰ کو طغیانی ہونے کے باعث بلدہ حیدرآباد کے چارون پلون کو کم وبیش نقصان پہونچا تھا۔ اور خصوصاً پل افضل گنج اور پل چادرگھاٹ کے چند کمانین شکست ہوگئی تھین جن کی تعمیر وترمیم مین للعہ للب [illegible] روپئے صرف ہوئے۔

پل افضل گنج۔ | چونکہ بوجہ طغیانی قابل عبور ومرور نہین رہا تھا اس لئے آمد ورفت کی سہولت کی غرض سے ایک عارضی سڑک دہلی دروازہ سے تیار کی گئی۔ جو چند روز کے بعد غیر ہنگام پانی برسنے سے ۱۷ رجمادی الاول ۱۳۲۷ھ روز یکشنبہ کو وہ بہہ گئی۔ اصل پل کی تعمیر وترمیم کا کام ایک یورپین کمپنی کے معرفت بجائے چونہ کے سمینٹ سے شروع کردیا گیا اور اوس کا ضروری کام تعمیر پاچکنے کے بعد ۱ رجمادی الثانی ۱۳۲۷ھ روز شنبہ کو اوس پر سے خاص طور پر پیدل کی آمد ورفت شروع ہوئی اور ۲۵ ماہ شعبان [illegible] کو عالیجناب سر مہاراجہ مدار المہام بہادر نے اوس کا باقاعدہ طور پر افتتاح فرمایا۔ اور اوس تاریخ سے عام طور پر پیدل اور سواریون کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری ہوا۔ پل مذکور کے ہر دو جانب پیدل گذرنے والون کے لئے فوٹ پاتھ تیار کئے گئے اور اونکے بازوین آہنی کٹہرا لگایا گیا۔ چند روز مین اس کا تمام کام ختم ہوا۔ اس کے جملہ تعمیر وترمیم اور نصب کٹہرا مین دو للب [illegible] روپیہ صرف ہوا۔

پل چادر گھاٹ۔ طغیانی مذکورالصدر کے باعث اس پل کو بھی صدمہ پہنچا۔ اور اس کی تین کمانین شکستہ ہوگئی تھین۔ آمدورفت کے لئے ندی مین ایک عارضی سڑک تیار کیگئی تھی۔ اون شکستہ کمانون کا سنگ بنیاد ۲۸ جمادی الاول ۱۳۲۷ھ کو عالیجناب سر مہاراجہ بہادر کے دست مبارک سے رکھا گیا او بعدہٗ سابق کے کمانون کے روبرو دونون جانب فوٹ پاتھ بنانے کی غرض سے جدید کمانون کی تعمیر کا کام ۵ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ سے آغاز ہوا۔ چند ماہ کے بعد اوس کے تعمیر کا کام ختم ہوا۔ سوار اور پیدل کی آمدورفت شروع ہوئی۔ اس پل کی تعمیر وترمیم مین مبلغ للعہ روپیہ صرف ہوا۔

پل سلم جنگ بغرض وسعت پل مذکور کے کمانون مین سابق کے کمانون کے علاوہ اور دو جدید کمانون کا اضافہ کیا گیا۔ اوائل ماہ فروری ۱۳۲۸ف مین انکے تعمیر کا کام آغاز ہوکر ماہ آذر ۱۳۲۹ف مین ختم ہوا اور حسب سابق اوس پر سے گاڑی اور پیدل کی آمدورفت کا سلسلہ جاری ہوا۔ اس جدید تعمیر مذکور کے لئے للعہ ایک لاکھ روپیہ کا ٹھیکہ دیا گیا۔

خلوت وچیو محلہ ان کی ابتدائی تعمیر اور اون کے متعلق دیگر محلات کا ذکر تاریخ ہذا کے حصہ دوم صفحہ ۶۵ مین مفصل موجود ہے۔ بعدازان اون مین جو کچھ ردوبدل ہوا ہے اوس کا ذکر ذیل مین درج ہے۔

آخر ماہ شعبان ۱۳۳۰ھ مین جدید وضع پر چیو محلہ اور حویلی قدیم کی بعض عمارت بنگلہ دیوار وغیرہ کو تعمیر کرنے کی غرض سے حسب الحکم سرکار تبین ۳ انجنیر علاقہ دیوانی سے علاقہ صرفخاص مین لے لئے گئے۔ بغرض تعمیر جدید وضع ۱۹ رمضان ۱۳۳۰ھ کو خلوت قدیم اور اوس کے متعلق دیگر قدیم محلات شکست اور تعمیر کرنے کا کام آغاز ہوا۔ بعد ختم تعمیر خلوت ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ روز جمعہ شب کے دس بجے اعلحضرت خسرو دکن کے دست مبارک سے افتتاح عمل مین آیا۔ یہ ایک نہایت شاندار ایوان ہے۔ مثلائی اور انگریزی دربار یہیں

ہوا کرتے ہین - چو محلہ کے قریب جدید تعمیر شدہ کمان پر جو گھڑی لگائی گئی ہے ۱۷ ذیقعدہ
سنہ ۱۳۳۳ھ روز دوشنبہ کو وہ چالو کیگئی -

مبارک بنگلہ - دروازہ نقارخانہ کے مقابل مین جہان سابق مین دفتر محلات مبارک تھا
وہان سے اوس دفتر کو برخاست کرکے اوس مین جدید عمارت تعمیر کی گئی اور اوس کا
وہ بنگلہ جو سرراہ واقع ہے اوس کی درستی اور آراستگی عمل مین لائی گئی اور اوائل ماہ محرم
سنہ ۱۳۳۳ھ مین اوس کو "مبارک بنگلہ" کے نام سے موسوم کیا گیا - پانچوین ماہ محرم کو
لنگر شاہی اعلیحضرت قدر قدرت معہ محلات شاہی اور صاحب رزیڈنٹ اسی
بنگلہ مین ملاحظہ فرماتے ہین -

حویلی قدیم - اس کی ابتدائی تعمیر اور دیگر متعلقہ حالات بستان آصفیہ کے حصہ دوم صفحہ ۴۶۵ مین
مفصل طور پر بیان کئے گئے ہین - بعدہٗ اس کے توسیع کی غرض سے اوس کے ملحقہ
مکانات کو اس مین شامل کرنے کا ۲۶ محرم سنہ ۱۳۳۲ھ کو سرکار سے حکم ہوا اور اسی سنہ
مین وہان کے جدید عمارت کی تعمیر کا کام آغاز ہوا جو چند ماہ کے بعد اختتام کو پہنچا -

کنگ کوٹھی - اس کی ابتدائی تعمیر و تیاری و اقامت اعلیحضرت قوی شوکت دعز کا ذکر تاریخ
مذکور کے حصہ اول صفحہ ۱۱۳ مین مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے - ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ
مین کوٹھی مذکور کے ملحق کئی لاکھ روپیہ کے صرفہ سے جدید عمارت کی تعمیر کا کام آغاز ہوا اور اس
عمارت کے کامل طور پر تعمیر پا چکنے کے بعد ۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۲ھ روز دوشنبہ کو
حسب الارشاد خسروی اوس مین مساکین و غربا کو کھانا کھلایا گیا -

اوڈریس ہال - تیاری باغ عامہ اور اوس کے متعلقہ دیگر حالات تاریخ ہذا کے حصہ دوم
صفحہ ۷۶۲ مین درج ہین - نیز اوڈریس ہال کا بھی ابتدائی ذکر اوس مین موجود ہے - ابتداً
ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۰ھ مین اس کی تیاری کا آغاز ہوا - بعد ازان مختلف موقعون پر اوس مین
اصلاح ہوتی رہی - ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۵ھ مین اس ہال کا ایک جدید پختہ حصہ تخمیناً

پچاس ہزار روپیہ لاگت سے تعمیر کرایا گیا۔ اس تعمیر مین صرف شدہ رقم مین راجہ صاحب ونپرتی راجہ صاحب جٹپول۔ راجہ صاحب امر چینتہ۔ رانی صاحبہ سرناپلی۔ راجہ صاحب دوم گنڈہ اور رانی صاحبہ گوپال پیٹہ نے حصہ لیا۔ اور راجہ صاحب گدوال نے سنگ مرمر کے تخت کی تیاری اپنے ذمہ لی جس کی لاگت تخمیناً ؏ ہزار ہوئی۔ جشن سالگرہ مبارک کے موقع پر اعلیٰحضرت قدر قدرت نے اس ہال مین رونق افروز ہوکر اپنے رعایا کو اُس کے پیش کردہ اڈریس کو قبول فرما کر عزو افتخار بخشا۔ ایسے موقع پر محلات شاہی اُس جدید تعمیر شدہ عمارت مین برآمد رہا کرتے ہین۔ اس اڈریس ہال مین بعض وقت امتحانات دفاتر سرکاری وکالت اور تعلیمات کے بھی امتحانات ہوا کرتے ہین۔ حیدرآباد کی تیسری نمائش یہین ہوئی تھی۔ دیگر کام کے لئے بھی یہ ہال کام مین لایا جاتا ہے۔

ٹاؤن ہال۔ ہال مذکور واقع باغ عامہ کا سنگ بنیاد یہ یادگار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک اعلیٰحضرت غفران مکان ۲۷ شوال ۱۳۲۳ھ کو اعلیٰحضرت غفران مکان کے دست مبارک سے نصب کیا گیا تھا۔ جس کا مفصل ذکر تاریخ ہذا کے حصۂ دوم صفحہ ۱۰۰ مین کیا گیا ہے۔
ہال مذکور کا کچھ حصہ تعمیر پا چکنے کے بعد کچھ عرصہ تک اوس کا کام رُکا رہا۔ بعد اس ناتمام عمارت کو مکمل کرانے کی غرض سے آخر ماہ رمضان ۱۳۳۰ھ مین سرکار سے منظوری صادر ہوئی اور آخر ماہ محرم ۱۳۳۱ھ مین اوس کے بقیہ تعمیر کا کام آغاز ہوا۔ بعد اختتام تعمیر ۲۹ ذیحجہ ۱۳۳۲ھ روز چہارشنبہ صبح دس بجے اعلیٰحضرت قدر قدرت خسرو دکن نواب میر عثمان علیخان بہادر کے دست مبارک سے اس شاندار عمارت کے افتتاح کا رسم ادا ہوا۔ اس کے مکمل تعمیر مین علاوہ وصول شدہ چندہ کے خزانہ شاہی سے دو لاکھ روپیہ صرف ہوا۔
ہال مذکور کے شمالی جانب باغ مذکور کے حصار کو منہدم کر کے ماہ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مین وہان آہنی جنگلہ اور پھاٹک نصب کیا گیا۔ اس کے اخراجات خزانہ شاہی سے

للعہ سار روپیہ ادا ہوئے ۔

اس ہال مین کوئی جلسہ یا میٹنگ وغیرہ کرانا مقصود ہو تو خاص طور پر سرکار سے اوس کی اجازت حاصل کرنی ہوتی ہے ۔ ایجوکیشنل کانفرنس وغیرہ کا جلسہ اسی ہال مین ہوا ۔

ہائی کورٹ ۔ اس کی قدیم عمارت جو نواب سالارجنگ بہادر کے دیوڑھی کے قریب واقع تھی وہ یکم رمضان ۱۳۲۶ھ م ۲۸ ستمبر ۱۹۰۸ء کو رود موسی کی غیر معمولی طغیانی کے باعث منہدم ہو جانے سے دفتر کو نقصان پہونچا اور دفتر مذکور اب تک مختلف مقامات منتقل ہوتا رہا ۔ چونکہ سلطنت کے شایان شان ہائیکورٹ کے لیئے کوئی عمدہ عمارت موجود نہین تھی ۔ اس لیئے کنارہ رود موسی نزد چپا دروازہ ایک نہایت عمدہ جدید وضع کی عمارت تعمیر کی گئی ہے ۔ اس عمارت کے بیرون ملک سے بہت سے نقشے آئے تھے ۔ مگر منجملہ اون کے مسٹر شنکرلال جیپور والے کا کھینچا ہوا نقشہ پسند آیا اور ا[illegible] حسب وعدہ سرکار سے انعام عطا ہوا ۔ بعدہٗ بلحاظ ضرورت دیگر یورپین انجینیر کے رائے سے اوس نقشہ مین ادل و بدل کیا گیا ۔ الغرض اوس کی تعمیر وغیرہ مین جو صرفہ ہوا اوسکی تفصیل اور عمارت کا مفصل حال درج ذیل ہے ۔ اس کے تعمیر کا ٹھیکہ نورتن داس صاحب کنٹراکٹر کو دیا گیا ۔ اور ۱۳ خورداد ۱۳۲۴ف م ۱۵ اپریل ۱۹۱۵ء روز پنجشنبہ کو تعمیر کا کام آغاز ہو کر ۲۶ اردی بہشت ۱۳۲۸ف م ۳۰ مارچ ۱۹۱۹ء کو ختم ہوا ۔ عالیجناب لارڈ چمسفورڈ ویسرائے گورنر جنرل صاحب جو بلدہ تشریف لائے تھے ۔ اسوقت آپ نے بتاریخ ۲۹ مارچ ۱۹۱۹ء اوس کو ملاحظہ فرمانے کی عزت بخشے تھے ۔

اسکا وسطی حصہ سہ منزلہ اور بازو کا حصہ دو منزلہ ہے ۔ اس کے شمالی دروازہ پر ایک کمان تعمیر کی گئی ہے ۔ جس کا عرض (۴۷) فیٹ اور بلندی ۱۲ فیٹ ہے ۔ اس عمارت کا طول ۳۸۰ فیٹ اور اس کا عرض ۱۵۳ فیٹ ہے اور اسکا

ارتفاع وسطی گنبد پر سطح زمین سے ۱۵۰ فیٹ ہے۔

تختہ اخراجات تعمیر ہائی کورٹ

نمبر شمار	نام ابواب	رقم	نمبر شمار	نام ابواب	رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱	خاص تعمیر عمارت ہائی کورٹ۔	عـــ للسہ	۷	معاوضہ اراضی۔	صـــ ہزار
			۸	صفائی مکان و درستگی زینیا ۔	عـــ ہزار
۲	آرائش و درستگی و صفائی۔	عـــ ہزار	۹	خریدی فرنیچر	لـــ ہزار
۳	برقی روشنائی مقبرہ	ـــ ہزار	۱۰	انعام کنٹراکٹر	صعـــ ہزار
۴	تعمیر راستہ و سڑکیں۔	عـللاصہ			
۵	تیاری باغ و چمن۔	اسمـــ ہزار		جملہ	سکہ عثمانیہ عـللسہ عـللاصہ
۶	تعمیر اصطبل و مکانات ملازمین۔	ـــ ہزار			

مرگھٹ موقوعہ پل قدیم نزد دیوی باغ۔

بلدہ کی اہل ہنود کی لاشین جلانے کے لیئے کنارہ رود موسٰی پر ایک مرگھٹ پل قدیم نزدیک دیوی باغ۔ دوسرا بیگم بازار کے قریب پل قدیم۔ تیسرا عنبر پیٹھ مین ہے۔ مرگھٹ نمبر اول پر دروازہ گولی پورہ۔ لال دروازہ علی آباد۔ شاہ علی بنڈہ۔ بیلا چندولال۔ ہری باؤلی۔ چار مینار۔ حسینی علم و عیدہ بازار وغیرہ کے اموات آیا کرتے ہین۔ موسم باران و گرما مین موتا کے ہمراہ آنے والونکی تکلیف کا احساس کرکے راجہ گرد ہاری پرشاد محبوب نواز ونت بہادر سررشتہ دار فوج باقاعدہ و نظم جمیعت وغیرہ نے از راہ انسانی ہمدردی ذاتی صرفہ سے سنہ ۱۲۹۷ھ مین ایک مختصر سنگ بستہ منڈپ تعمیر کرا دیا تھا۔ لیکن سنہ ۱۳۲۶ھ کے طغیانی رود موسٰی کے باعث اوس کا کچھ حصہ منہدم ہو گیا اور جس تکلیف کا احساس کرکے وہرم آتما راجہ محبوب نواز و بہادر نے اس کی تعمیر کرائی تھی وہ تکلیف اموات کی کثیر تعداد کی نسبت سے اور زیادہ پیش آنے لگی۔ جس کے دفع کے خیال سے راقم الحروف نے اور پنڈت سداسیو راؤ صاحب نے ایک دوسرا وسیع منڈپ جو موجودہ زمانہ کی ضروریات کے لیئے مکتفی ہو سکے تعمیر کرنے اور پختہ گھاٹ بنانے اور نل لگانے کی غرض سے مخیر ہنود اصحاب سے چندہ فراہم کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ مختلف زبانون مین اسکے متعلق اپیل شایع کرکے جماعت ہنود کو توجہ دلائی گئی۔ یہ عجب بات دیکھنے مین آئی کہ اہل ہنود کو تو اپنی تکلیف کا چندان احساس نہین ہوا۔ لیکن جناب شمس العلماء نواب عزیز جنگ بہادر رکن کمیٹی مجلس صفائی نے اس اپیل کو دیکھکر فوراً اس کام کو انجام دینے کے لیئے بذریعہ اخبار آمادگی ظاہر فرما کر راقم الحروف کو مشکور فرمایا۔ اور اپریل سنہ ۱۹۰۹ء ماہ بہمن سنہ ۱۳۱۹ف مین اخراجات منجانب صفائی سے ایک مختصر چبوترہ اور بطور گھاٹ چند چھوٹے زینے تعمیر کروا دیئے جو شکریہ کے مستحق ہین۔ چونکہ یہ چبوترہ و گھاٹ بلحاظ ضرورت مکتفی نہین ہوا۔ اس لیئے تعمیر منڈپ و گھاٹ اور نصب نل کے

اخراجات کے لئے چندہ فراہم کرنے کی کوشش پھر بھی جاری کرنی پڑی اور اسی اثناء مین قاعدہ کے بموجب سررشتۂ صفائی مین تعمیر منڈپ وگھاٹ کی اجازت کے لئے درخواست گزرانی گئی جو ۲۰ امرداد ۱۳۲۲ف کو بدین شرط منظور ہوئی کہ مرگھٹ کے قریب کی سڑک پر سے پیدل اور سواری مین گزرنے والون کو مرگھٹ کی منظر نظر نہ آنے پائے۔ جس کے لئے ضرور ہے کہ مرگھٹ کی سڑک کے رخ کی طرف چند گز طویل اور چند گز عریض ایک دیوار سنگ بستہ امور مفصل ذاتی اخراجات سے تعمیر کرائی جائے۔ بعد ازان پولیس اور امور مذہبی سے کارروائی کرنی پڑی جو ۲۹ اردی بہشت ۱۳۲۳ف کو طے پائی۔ اور اس کے طے ہونے کے بعد فراہمی چندہ کی کوشش عمل مین لائی گئی۔ کم مایہ اور متوسط الاستطاعت ہنود سے الـــــــ چودہ سو کے قریب چندہ وصول ہوا۔ لیکن اس چندہ مین سربر آوردہ اور نام ونمود کے اہل ہنود کا نام دیکھنے کی حسرت ہی باقی رہگئی۔ چونکہ رقم مجتمعہ بالکل قلیل تھی لہذا اوس سے اس اہم کام کے انجام پانے کی بہت کم امید کیجا سکتی تھی کہ غیب سے ایک یہ سامان پیدا ہوگیا کہ پنڈت ڈھونڈے راؤ صاحب چنچولی ساکن سکندرآباد نے اجازت تعمیر منڈپ کی کیفیت اخبار مین دیکھکر بذریعہ کارڈ اڈیٹر اخبار مشیر دکن کو اطلاع دی کہ وہ اپنے ذاتی صرف سے منڈپ کی تعمیر کرا دینے کے لئے آمادہ ہین۔ چنانچہ پنڈت صاحب موصوف نے اوایل ماہ رجب ۱۳۳۲ھ مین عمل صورپر اس کی تعمیر کا کام آغاز کردیا۔ اس موقعہ پر اگرچہ منجانب صفائی پھر کچھ رکاوٹ پیدا ہوگئی لیکن بالآخر صفائی سے دوبارہ اجازت حاصل ہونے پر ماہ محرم ۱۳۳۳ھ کے آخری ہفتہ مین منڈپ اور مرگھٹ کی فصیل مجموعہ بالآخر تعمیر کا کام ختم ہوا۔ تعمیر منڈپ مین الـــــــ پندرہ سو روپیہ صرف ہوا وصول شدہ رقم چندہ گو اخراجات تعمیر گھاٹ کے لئے ناکافی تھی بربنا ہم بلحاظ امید اوسا ہندہ کی امید پر اوس کے تعمیر کا کام آغاز کردیا گیا۔ وصول چندہ کی جو امید

باندہی گئی تھی وہ چونکہ پوری نہ ہوسکی۔ لہذا مجبوراً فصیل کی تعمیر اخراجات سے جو
تھوڑی سی رقم بچے رہی تھی اُس مین چارسوروپیہ کی اور رقم شریک کرکے اُس مین
گھاٹ کی تعمیر کا کام ختم کردیناپڑا۔ اس طرح گویا گھاٹ کی تعمیر کا کچہ کام باقی رہگیا ہے
جس کو تکمیل کو پہونچانے کی غرض سے ہمدردبنی نوع قوم برہمہ کہتری حضرات نے
چندہ فراہم کرلیاہے۔ پریشور سے امید ہے کہ اب وہ کام انجام پہنچ جائے گا۔
دہرم آتما لوگون کے عام چندہ سے مرگھٹ مذکور مین نل نصب کرنے کا کام نہایت
ضروری تھا معندی تعمیرات مین سات سوآٹھ سوہنو کے دستخطی محضر گذرانتے کے بعد
۸ رجب ۱۳۳۳ھ کو تکمیل کو پہنچا۔

اپمپریل کارونیشن گارڈن۔ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ م یکم مارچ ۱۹۱۵ء روز دوشنبہ
دن کے چار بجے صاحب رزیڈنٹ (مسٹر پہنے) نے امپریل کارونیشن گارڈن
واقع رزیڈنسی بلدہ روبروے بنگال بنک کا افتتاحی رسم ادا کیا۔ راجہ نرسنگ جی نے
اس کے لیے اپنی ذاتی ملکیتی زمین دی اور اخراجات تعمیر کمپونڈ وارائشگی کے لئے
تیرا ہزار روپیہ ۱۳۰۰۰ بذریعہ چندہ وصول کیا گیا۔

باغ ودیول راجہ مرلی دہرداس۔ واقع ترپ بازار۔ یکم صفر ۱۲۶۲ھ سے اس کے
تعمیر کا کام آغاز ہوکر ماہ ذیحجہ ۱۲۶۷ھ مین ختم ہوا۔ دیول اور باغ مذکور وغیرہ کے
تعمیر کی غرض سے۔ اینٹ۔ چونا وغیرہ بحساب سکہ چلنی خریدا گیا۔ اور معمار۔ سنجار۔
اور سنگ تراش کو روزانہ جو اجرت بحساب سکہ چلنی دی گئی ادس کی تفصیل
بدین غرض درج ہے کہ اوس زمانہ کے نرخ اور اجرت کا موجودہ زمانہ کے
نرخ واجرت سے مقابلہ کرکے دیکھا جاسکے۔ اخراجات تعمیر دیول۔ چاہ وباغ
کے لئے [illegible] روپیہ اور تیاری مورت سری مرلی دہر مہاراج وغیرہ [illegible]
روپیہ جملہ [illegible] سکہ چلنی صرف ہوچکے۔

تختہ اجورہ مزدور روزانہ و نرخ جنس بحساب سکہ چلنی و عثمانیہ

نشان	نام جنس یا مزدور روزانہ اجورہ ۔	قیمت یا اجورہ بحساب سکہ چلنی ۱۲ ف	بحساب سکہ عثمانیہ ۱۳۳۸ ھ
۱	۲	۳	۴
۱	اینٹ ۔ فی ہزار ۔	للعہ یا للعہ ۸ ر	لعہ
۲	چونا فی کھنڈی (۲۰ من) ۳۳ فٹ	للعہ ۱۲ ر یا صمہ	[illegible]
۳	اجرت نجار فی نفر ۔	۶ ر	عصہ ۴ ر
۴	اجرت مزدور ۵۱ بنیان (۲۷) اسامی ۔	عصہ	۔ ۱۲ ر
۵	اجرت برما اندازی (۵) برمہ ۔	عصہ	تین برمہ کو عصہ
۶	اجرت معمار فی نفر ۔	۶ ر	عصہ
۷	اجرت سنگ تراش فی نفر ۔	۷ ر	عصہ ۴ ر

تالاب گنڈی پیٹہ یا عثمان ساگر ۔ یکم رمضان ۱۳۲۶ھ م ۲۸ ر ستمبر ۱۹۰۸ء کو رود موسیٰ کی غیر معمولی طغیانی کی وجہ سے باشندگان حیدرآباد کے جان و مال کا جو کثیر نقصان ہوا اُس کے لحاظ سے آیندہ انسداد طغیانی کے تدابیر پر غور کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ۔ بالآخر مسٹر ویشویشورایر کے اور مولوی احمد علی صاحب چیف انجنیر و معتمد تعمیرات سرکار عالی کے مدد سے بصرف ۱/۲ اکروڑ روپیہ رود موسیٰ اور رود عیسیٰ کے کتوے تعمیر کرنے کی اسکیم تیار کی جس کے مطابق رود موسیٰ کے کتوے کی تعمیر شروع کرنے کی منظوری بذریعہ فرمان واجب الاذعان مشرفہ ۲۹ ر رجب سنہ ۱۳۳۰ھ شرف نفاذ پائی ۔ اور

---

۵۱ سنہ ۱۳۳۸ھ میں فی اسامی روزانہ ۴ ر اجورہ سکہ عثمانیہ دیا جاتا ہے ۔

زیر نگرانی مسٹر چینی لال دلال جو ماہر فن انجنیئری ہیں بمقام گنڈی پیٹہ اس کا کام ۱۹۱۲ء میں شروع کیا گیا جو ۱۹۱۹ء میں جا کر تکمیل کو پہنچی۔

گنڈی پیٹہ مقام حیدرآباد سے تقریباً (۱۱) میل اور قلعہ گولکنڈہ سے (۵) میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جہاں ایک قدیم شکستہ کنتوہ بھی موجود ہے۔ جس زمانہ میں کہ سلطنت قطب شاہیہ کا مستقر تھا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی آب نوشی کا انتظام اس قدیم کنتوہ سے ہوا کرتا تھا۔ کیونکہ ایک پختہ زمین دوز نہر کا سلسلہ قدیم کنتوہ سے قلعہ گولکنڈہ تک پایا جاتا ہے جدید کنتوہ جو بنام نامی حضرت اقدس و اعلیٰ "عثمان ساگر" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اوسی جگہ تعمیر کیا گیا ہے جہاں قدیم کنتوہ موجود ہے۔ البتہ جدید بند کی بنیاد قدیم کنتوہ سے کسی قدر پیچھے ہٹ کر قایم کی گئی ہے۔ یہ ایسا قدرتی مقام ہے جس نے پھیلاؤ میں دونوں جانب کی مرتفع زمینات کی وجہ سے اپنے اندر نہایت عمدہ نشیب پیدا کر لیا ہے اور بند کی طرف چھوٹی پہاڑیوں کا سلسلہ فاصلہ تک چلا گیا ہے۔ جس کے باعث اوس کی تعمیر میں بڑی حد تک آسانی ہو گئی ہے۔ خزانہ آب کی تیاری یعنی طغیانی کی روک مقام اور آبنوشی کے انتظام کے لئے ایک کروڑ سے زاید کا صرفہ ہوا۔

عثمان ساگر کی بناء ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ م ۲۲ مارچ ۱۹۱۳ء روز شنبہ کو ڈالی گئی۔ چونکہ اس کی تعمیر سے مختلف علاقوں کے مواضعات متاثر ہوتے تھے اسلئے تاریخ بناء کے متصل زمانہ سے بہ نگرانی سررشتہ مالگذاری تصفیہ معاوضہ کا کام بھی شروع ہوا۔

ابتداً یہ فرائض مولوی شرف الحسن صاحب اور اون کے بعد رائے جگموہن لعل صاحب بی۔اے۔ بیرسٹر لے۔ مہتمم آبپاشی۔ پھر اون کے بعد (صدر ناظم صاحب مال سے) مولوی مرزا محمد بیگ صاحب اسپشل افیسر معاوضہ اراضی سے متعلق کئے۔

فہرست مندرجہ ذیل سے واضح ہوگا کہ کون مواضعات کلاً اور کون مواضعات

جز ۲ اس مین شریک کئے گئے اور یہ کہ وہان کی مردم شماری اور خانہ شماری کیا ہے۔

نمبر سلسلہ	نام مواضعات	نام علاقہ	تعداد خانہ شماری	تعداد مردم شماری	منجلہ یا سالم	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	کنتوہ	صرفخاص مبارک	۱۰	۲۵	سالم	
۲	گنگرتی	"	۹۴	۶۲۱	"	
۳	جنواڑہ	"	۵۰۰	۲۵۰۰	منجلہ	رقبہ دوامی مین دیہہ واڑہ کے ۲۶۳ مکان واقع ہین مردم شماری ۱۴۴ ہے
۴	مدک پلی	"	۴۹	۲۰۰	سالم	
۵	چیندا پیٹھ	"	۹۵	۵۰۰	منجلہ	
۶	فریدآباد	پائیگاہ سرآسمانجاہ مرحوم	۳۰۸	۹۹۴	سالم	
۷	دیول پلی	"	۷۹	۲۲۱	"	
۸	فریدگوڑہ	"	۳	۷	"	
۹	خانہ پور	جاگیر محمد علیخان صاحب	۶۰	۳۶	منجلہ	واقع تعلقہ باغات علاقہ صرف خاص مبارک۔
۱۰	چلکور	مولوی خیرالمبین صاحب وغیرہ	۲۹۰	۱۴۸۳	"	"
۱۱	اپاجی گوڑہ	مقطعہ "	۱۳۱	۶۰۳	سالم	"
۱۲	منگلارم خورد	جاگیر جیلانی بیگم صاحبہ	۱۱۵	۹۲۰	منجلہ	"
۱۳	گنڈی پیٹھ	مقطعہ اکبرالملک مرحوم	۰	۰	۰	غرق ہین بنا بر اغراض تعمیر بند کیلئے لیا گیا ہے تعلقہ باغات مین واقع ہے۔
	جملہ		۱۷۳۴	۸۴۳۵		

چونکہ بلدہ کے قرب وجوار مین زمین کا ملنا دشوار ہو گیا ہے لہذا بنظر وجوہ ہذا مواضعات واقع عثمان ساگر کے لئے بارہ مقررہ کے دہ گونہ پر معاوضہ کی شرح مقرر کی گئی۔ علاقہ صرف خاص مبارک کے کاشتکارون کے نام پٹہ کا عمل رکھا گیا ہے اور جاگیر خانہ پور مین بھی ایسا ہی کیا گیا ہے۔ ہر پٹہ دار کے نمبرات کی جو مقررہ رقم ہے اوس کا دہ گونہ اور پھر اوس پر بموجب دفعہ ۸ قانون حصول اراضی فیصدی (۱۵) کا اضافہ کر کے معاوضہ مشخص کیا گیا۔

بند عثمان ساگر مین پانی ٹھہرانے کی اطلاع قبل از قبل نہین ملی تھی۔ بلکہ سررشتہ آبپاشی نے پانی ٹھہرانے کے متعلق جو قرارداد کیا تھا اوس سے پہلے اوایل ۱۳۳۵ف مین تھوڑے رقبہ پر پانی ٹھہرا دیا جس کی وجہ سے موضع کتوہ علاقہ صرف خاص مبارک کی فصل مزروعہ غرق ہو گئی۔

اوائل ماہ دے ۱۳۲۵ف سے معاوضہ کی تقسیم شروع ہوئی اور تین سال تک تقسیم جاری رہی۔ اور تقریباً پونے دو سو (۱۷۵) دعاوی رجوع ہوئے۔

کل رقبہ مین (۷۱۲) مکانات تھے (۶۳۰) اشخاص کو معاوضہ دیا گیا۔ بعد وضع آمدنی ایک لاکھ [illegible] معاوضہ صرف ہوا۔ یعنی بالاوسط فی مکان [illegible] فی کس [illegible] معاوضہ ادا کیا گیا۔ یا بلحاظ تفصیل مندرجۂ بالا اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ زمینات و مکانات کا مبلغ تیرہ لاکھ [illegible] معاوضہ ۹۲۴۳ ایکر ۱۵ گنٹہ ایکر سے بیدخل کرنے کے لئے جملہ (۹۴۳) اشخاص کو ادا کیا گیا گویا فی ایکر [illegible] اور فی اسامی [illegible] معاوضہ ادا ہوا۔ بحیثیت مجموعی (۹۰۷۴) ایکر ۳ گنٹہ قابل و ناقابل کاشت رقبہ پر [illegible] روپیہ نقد ادا کرنا پڑا گویا فی ایکر [illegible] روپیہ نقد معاوضہ صرف ہوا۔

عثمان ساگر کے بند کا طول (۲۰) میل ہے اور اس کی بلندی سطح دریا سے زیادہ سے زیادہ

(۱۰۳) فیٹ ہے۔ اور اس کی بنیاد کا عمق (۲۵) فیٹ سے (۴۰) فیٹ تک مختلف ہے اور اس پر موٹر چلنے کے لئے (۱۵) فیٹ عرض سڑک رکھی گئی ہے۔ اس مین (۳۳۰۷) ملین مکعب فیٹ پانی کے سمانے کی گنجایش رکھی گئی ہے۔ اس مین (۱۵) توم (۶) فیٹ عریض اور (۱۰) فیٹ بلند اس غرض سے رکھے گئے ہین کہ جب پانی طغیانی کے حد تک پہنچے تو ان تومون کے ذریعہ سے پانی باہر چھوڑا جا سکے۔ ان تومون سے پانی فی سکنڈ دس ہزار سے پچیس ۲۵ ہزار مکعب فیٹ تک نکل سکے گا۔ خانگی اغراض کے لئے عثمان ساگر سے پانچ لاکھ آدمیون کو فی کس (۲۵) گیلن روزانہ کے حساب سے پانی تقسیم ہو سکیگا۔ اور اگر خدانخواستہ تین ۳ سال برابر بارش کم مقدار مین ہوگی تب بھی اس تقسیم مین فرق نہین پڑ سکے گا۔

دیگر — بنگلہ مولوی سید علی صاحب بلگرامی واقع خیریت آباد کو وسط ماہ رجب ۱۳۲۹ھ مین چالیس ۴۰ ہزار روپیہ للعہ سکہ کلدار مین خریدنے کے بارے مین پیشگاہ سرکار سے منظوری صادر ہوئی۔ بعد اوس بنگلہ کے ملحق دوسرا ایک بنگلہ تھا اوس کو بھی خرید کر سابق الذکر بنگلہ مین شامل کر کے دگورنمنٹ گیسٹ ہوس) سرکاری مہمان خانہ قرار دیا گیا۔

— باغ مقدم جنگ جمعدار عرب واقع دھول پیٹ مین معذورین کے رہایش کی غرض سے جو مکانات "بیت المعذورین" کے نام سے تعمیر کئے گئے تھے ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۲۷ھ م ۲۹ نومبر ۱۹۰۹ء روز دوشنبہ کو عالیجناب مہاراجہ مدارالمہام بہادر کے دست مبارک سے ان کا افتتاح عمل مین آیا۔ پھر بعد مین بلحاظ وسعت وہان اور بھی مکانات تعمیر کئے گئے جو ۳ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ سے کام مین لائے گئے۔

— اندرون کمان سحر باطل توسیع سڑک کی غرض سے ۵ شوال ۱۳۲۹ھ روز جمعہ مٹی کے قدیم شہر کو توڑ دیا گیا اور سابق کے مقام سے کسیقدر پیچھے ہٹا کر دوسرا جدید شہر

تیار کرا دیا گیا۔

— ۱۳۲۳ھ مین حسین ساگر تالاب کے بند تفریح کے طور پر ہوا خوری کے لئے پیدل گذرنے والون کی غرض سے راستہ ہموار کرکے بازو مین آہنی کٹگر لگایا گیا۔

— بعہد اعلیحضرت نواب میر نظام علیخان غفران مآب توپ وغیرہ آلات حرب ڈہالنے کی غرض سے زیر نگرانی (موسی ریمنڈ) موسی رہمو سانچہ توپ تعمیر کیا گیا تھا۔ چندروز کے بعد کس مپرسی کے حالت مین پڑا رہا۔ ۱۳۲۷ھ مین کثرت باران کے باعث ماہ شوال ۱۳۲۸ھ مین عمارت سانچہ مذکور کا نصف حصہ گر گیا جس سے خدشہ پیدا ہو گیا کہ اوس کا قیام نقصان وہ ثابت ہوگا۔ لہذا بنظر حفظ ماتقدم وہ بقیہ نصف حصہ بھی سرکار نے گرا دی اور اوس کو صاف کر دی گئی۔ بعد وہان مکانات تعمیر ہوئے۔

— اوایل ۱۳۳۶ھ مین نزد عمارت ہائیکورٹ جدید سٹی ہائی اسکول کے بنیاد کے کھودنے اور اوس کے بھرنے کا کام آغاز ہوا۔ چند ماہ مین وہ بھر دیا گیا۔ اس کام کا ٹھیکہ نوتن داس صاحب کنٹراکٹر کو دیا گیا تھا۔ بعد ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۷ھ مین اسکول مذکور کے سنگ بستہ عمارت کی تعمیر کا کام آغاز ہوا۔ مسٹر بلاؤ کنٹراکٹر کو برقم ۸ لاکھ آٹھ لاکھ روپیہ تعمیر کا ٹھیکہ دیا گیا۔

— ماہ رمضان ۱۳۳۶ھ مین بہ یادگار مسٹر ڈنلاپ سابق صدر ناظم مال علاقہ سرکار عالی محکمہ مال کے کپاونڈ مین ایک مختصر کلاک ٹاور تعمیر کیا گیا۔

خلاصہ احکامات جراید غیر معمولی علاقہ سرکار عالی

سلطنت ملک سرکار عالی مین جریدہ اعلامیہ (جو گورنمنٹ گزٹ کہلاتا ہے) ۶ رجب ۱۲۸۶ھ م ۱۹ آذر ۱۲۷۹ف سے ہر دوشنبہ کو شایع ہونا شروع ہوا۔ اسمین سرکاری احکام و تغیر و تبدل عہدہ داران و گشتنیات وغیرہ شایع ہوتے ہین اور جو غیر معمولی احکام و واقعات ہوتے ہین وہ غیر معمولی جرایدین طبع اور شایع ہوا کرتے ہین ابتدائے اجرائے جریدہ اعلامیہ سے کتاب ہذا کے اشاعت تک جتنے غیر معمولی جراید شایع ہو چکے ہین اون کا خلاصہ ذیل مین درج کیا گیا ہے۔

(۱) جلد ۱ صفحہ ۲۰۵ - جریدہ مورخہ ۲۷ اسفندار ۱۲۷۹ف م ۳ شوال ۱۲۸۶ھ۔

دربارۂ اجرائی کار مہام سلطنت بزمانہ تشریف بری نواب سر سالار جنگ بہادر (اولے) مدار المہام بمقام کلکتہ بغرض ملاقات شہزادہ ڈیوک آف اڈنبرا۔

(۲) جلد ۲ صفحہ ۱ - جریدہ مورخہ ۵ فروردی ۱۲۷۹ف م ۱۱ ذیقعدہ ۱۲۸۶ھ۔

دربارہ تشریف بری نواب سالار جنگ بہادر (اولے) مدار المہام بمقام کلکتہ حسب صراحت جریدہ (تاریخ روانگی ۱۲ ذیقعدہ ۱۲۸۶ھ)۔

(۳) جلد ۲ صفحہ ۱۹۵ - جریدہ مورخہ ۲۳ اسفندار ۱۲۷۹ف م ۱۰ ذیقعدہ ۱۲۸۷ھ۔

دربارۂ اجرائی کار مہام سلطنت بزمانہ دورہ نواب سر سالار جنگ بہادر (اولے) مدار المہام بہ سمت بیدر وغیرہ۔ (تاریخ روانگی ۱۵ ذیقعدہ ۱۲۸۷ھ)۔

(۴) جلد ۴ صفحہ ۶۵ - ۲ امرداد ۱۲۸۰ف م ۲۵ ربیع الاول ۱۲۸۸ھ۔

دربارۂ تبدیل تاریخ و ماہ و اجرائی تجویز انتظام جدید عدالت ہائے بلدہ۔

(۵) جلد ۴ صفحہ ۱۴۱ - ۶ شہریور ۱۲۸۰ف م غرۂ ربیع الثانی ۱۲۸۸ھ۔

دربارۂ تبدل و تغیر عہدہ داران۔

(۶) جلد (۱)، صفحہ (۳۳۳) مورخہ ۱۷ ر مہر ۱۲۸۱ف م ۱۳ ر جمادی الثانی ۱۲۸۸ھ۔

تاکید بنام عہدہ داران مقامی واسطے عدم مزاحمت تاجران وغیرہ دربارہ روانگی غلہ و مجبور نکرنا رعایا و کاشتکاران کو واسطے فروخت غلہ کاشت کے مقام پر اور ممانعت قرارداد نرخ ارزان واسطے عہدہ داران سرکار۔

(۷) جلد (۱)، صفحہ (۱۳۳) مورخہ ۱۹ ر آذر ۱۲۸۲ف م ۲۷ ر شعبان ۱۲۸۹ھ۔

دربارۂ اجرائی کارمہام سلطنت بزمانہ تشریف بری نواب سر سالارجنگ بہادر اولے مدارالمہام و نواب بشیرالدولہ صدرالمہام عدالت بمقام بمبئی بغرض ملاقات ہزاکسلنسی ویسرائے بہادر دورہ اورنگ آباد۔

(۸) جلد (۲)، صفحہ (۵۱) مورخہ ۱۳ ر بہمن ۱۲۸۴ف م ۱۲ ر ذیقعدہ ۱۲۹۱ھ۔

دربارۂ اجرائی کارمہام سلطنت بزمانہ تشریف بری نواب سر سالارجنگ بہادر اولے بمقام کلکتہ بغرض ملاقات ہزاکسلنسی ویسرائے بہادر۔ (تاریخ روانگی ۱۹ ر ذیقعدہ ۱۲۹۱ھ)۔

(۹) جلد (۱)، صفحہ (۳۲۷) مورخہ ۱۰ ر آذر ۱۲۸۵ف م ۲۱ ر رمضان ۱۲۹۲ھ۔

دربارۂ اجرائی کارمہام سلطنت بزمانہ تشریف بری اعلیٰحضرت قدر قدرت بمقام بمبئی بغرض ملاقات واستقبال شہزادہ ویلز۔

(۱۰) جلد (۱)، صفحہ ( ) مورخہ ۱۷ ر آذر ۱۲۸۵ف م ۲۸ ر رمضان ۱۲۹۲ھ۔

دربارۂ انتظام فرودگاہ علاقہ داران سرکار عالی بمقام بمبئی۔

(۱۱) جلد (۱)، صفحہ ( ) مورخہ ۱۷ ر آذر ۱۲۸۵ف م ۲۸ ر رمضان ۱۲۹۲ھ۔

دربارۂ التوا سفر بمبئی بہ سبب ناسازی مزاج اعلیٰحضرت قدر قدرت بغرض استقبال و ملاقات شاہزادہ ویلز و قرارداد شدن روانگی نواب سر سالارجنگ بہادر اولے مدارالمہام و دیگر امرا بجانب حضرت اقدس و اعلیٰ۔ (تاریخ روانگی ۲ ر شوال ۱۲۹۲ھ)۔

(۱۲) جلد (۲) صفحہ (۷۷) مورخہ ۲ ر بہمن ۱۲۸۵ف م ۱۲ ر ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ۔
دربارۂ اجرائی کار مہام سلطنت بزمانہ تشریف بری نواب سر سالار جنگ بہادر (والے) مدارالمہام بمقام کلکتہ بغرض شرکت دربار شہزادہ ویلز بہادر (تاریخ روانگی ۱۷ ر ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ)۔

(۱۳) جلد (۲)، صفحہ (۵۸) مورخہ ۳ ر بہمن ۱۲۸۵ف م ۱۳ ر ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ۔
دربارۂ انتظام کو توالی وغیرہ در عرس گلبرگہ شریف۔

(۱۴) جلد (۳)، صفحہ (۱۱۷) مورخہ ۱۳ ر اردی بہشت ۱۲۸۵ف م ۲۵ ر صفر ۱۲۹۳ھ۔
دربارۂ اجرائی کار مہام سلطنت بزمانہ تشریف بری نواب سر سالار جنگ بہادر (والے) مدارالمہام بہ ولایت۔ (تاریخ روانگی ۱۰ ر ربیع الاول ۱۲۹۳ھ و تاریخ مراجعت ۵ ر ماہ شعبان ۱۲۹۳ھ)۔

(۱۵) جلد (۲)، صفحہ (۳۹) مورخہ ۱۹ ر دی ۱۲۸۶ف م ۱۱ ر ذیقعدہ ۱۲۹۳ھ۔
دربارۂ سرانجام امور سلطنت بزمانہ رونق افروزی سواری مبارک اعلیحضرت قدر قدرت بمقام دہلی بغرض شرکت دربار قیصری (تاریخ تشریف بری ۲۰ ر ذیقعدہ ۱۲۹۳ھ تاریخ مراجعت ۲۷ ر ذیقعدہ ۱۲۹۳ھ)۔

(۱۶) جلد (۲) صفحہ (۴۱) مورخہ ۲۸ ر دے ۱۲۸۶ف م ۲۰ ر ذیقعدہ ۱۲۹۳ھ۔
پروگرام تشریف بری اعلیحضرت قدر قدرت بمقام دہلی برائے شرکت دربار قیصری۔

(۱۷) جلد (۳) صفحہ (۲۲۳) مورخہ ۲۸ ر اردی بہشت ۱۲۸۶ف م ۱۲ ر ربیع الاول ۱۲۹۴ھ۔
منظوری تعطیل یکیوم بہ اظہار افسوس انتقال (نواب فخرالدین خان عرف منجلے میاں شمس الامراء ثالث امیر کبیر ثانی (تاریخ وفات ۲۰ ر ربیع الاول ۱۲۹۴ھ روز پنجشنبہ بوقت ۹ ساعت شب تاریخ ولادت ۱۱ ر شوال سنہ ۱۲۲۰ھ)۔

(۱۸) جلد ۲ صفحہ (۸۰) مورخہ ۲۷ ربہمن ۱۲۸۹ف م ۲۱ محرم ۱۲۹۷ھ ۔

دربارۂ سرانجام امور سلطنت بہ ذمہ داری نواب مکرم الدولہ صدر المہام مال بزمانہ تشریف بری نواب سر سالار جنگ بہادر مدار المہام بمعیت صاحب عالیشان بہادر بمقام اورنگ آباد (تاریخ روانگی ۲۵ محرم ۱۲۹۷ھ)۔

(۱۹) جلد ۳ صفحہ (۱۵۵) مورخہ ۲۴ شہریور ۱۲۸۹ف م ۲۶ شعبان ۱۲۹۷ھ ۔

روئداد کارروائی مجلس انتظامی نمائش مصنوعات متعلقہ ملک ہندوستان واقع کوہ شملہ ۔

(۲۰) جلد ۳ صفحہ (۱۹۳) مورخہ ۲۲ خورداد ۱۲۹۰ف م یکم جمادی الثانی ۱۲۹۸ھ ۔

منظوری رخصت نواب مکرم الدولہ بہادر صدر المہام مال بغرض سفر لندن واجرائی کار صدر المہامی بذمہ داری دستور رتن جی معتمد و مولوی علی رضا خان صاحب مددگار ۔

(۲۱) جلد ۲ صفحہ (۵۳) مورخہ ۶ ربہمن ۱۲۹۱ف م ۲۰ محرم ۱۲۹۹ھ ۔

دربارہ منظوری تعطیل ایک یوم بہ اظہار افسوس بر وفات نواب رشید الدین خان اقتدار الملک شمس الامرا امیر کبیر ثالث شریک مدار المہام ۔ (تاریخ وفات ۱۹ محرم ۱۲۹۹ھ روز دوشنبہ وقت دو ساعت روز تاریخ ولادت ۲۲ رمضان ۱۲۳۳ھ)۔

(۲۲) جلد ۲ صفحہ (۸۳) مورخہ ۳۰ ربہمن ۱۲۹۱ف م ۱۵ صفر ۱۲۹۹ھ ۔

دربارۂ اجرائی کار بزمانہ رونق افروزی سواری مبارک اعلیحضرت قدر قدرت بسمت اورنگ آباد و بمبئی ۔

(۲۳) جلد ۳ صفحہ (۵۳) مورخہ ۲۳ فروردی ۱۲۹۱ف م ۱۰ ربیع الثانی ۱۲۹۹ھ ۔

انتظام اجرائی کار تا صحت نواب مکرم الدولہ صدر المہام مال ۔

(۲۴) جلد (۴) صفحہ (۱) مورخہ ۲ ر تیر ۱۲۹۱ف م ۲۲ ر جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۹ھ ۔
تجویز اجرائی کار مہام سلطنت بوقت روانگی نواب سالار جنگ بہادر (اولے) بہ شملہ ۔

(۲۵) جلد (۱) صفحہ (۲۴۵) مورخہ ۲۹ ر آذر ۱۲۹۱ف م ۲۶ ر ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۹ھ ۔
اعلان انتظام جدید ممالک محروسہ سرکار عالی ۔

(۲۶) جلد (۲) (۱۰۱) مورخہ ۲۴ ر بہمن ۱۲۹۲ف م ۱۹ ر صفر سنہ ۱۳۰۰ھ ۔
تجویز اجرائی کار بوقت تشریف بری سواری مبارک اعلیحضرت قدر قدرت بسمت اورنگ آباد (تاریخ روانگی ۲۵ ر صفر سنہ ۱۳۰۰ھ و تاریخ مراجعت ۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۰ھ) ۔

(۲۷) جلد (۲) صفحہ (۲۱۳) مورخہ ۱۸ ر اسفندار ۱۲۹۲ف م ۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۰ھ ۔
موقوفی مولوی امین الدین خان معتمد کوتوالی و تقرر منصرمانہ مولوی مشتاق حسین صاحب

(۲۸) جلد (۳) صفحہ (۱) مورخہ ۵ ر فروردی ۱۲۹۲ف م یکم ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۰ھ ۔
دربارہ منظوری تعطیل ۳ یوم در تعزیت انتقال پرملال جناب نواب مختار الملک سر سالار جنگ بہادر (اولے) جی۔سی۔ایس۔آئی۔ مدار المہام سرکار عالی (وفات ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۰ھ روز پنجشنبہ ۷ ساعت شام۔ تاریخ ولادت ۲ ر جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۴ھ) و تقرر منصرمانہ راجہ راجایان راجہ نراین پرشاد نرندر بہادر پیشکار سرکار عالی بر منصب مدار المہامی ۔

(۲۹) جلد (۴) صفحہ (۲۵) مورخہ ۱۲ ر تیر ۱۲۹۲ف م ۱۴ ر رجب سنہ ۱۳۰۰ھ ۔
بمقدمہ چاندہ ریلوے و معدنیات ۔

(۳۰) جلد (۴) صفحہ (۱۰۵) مورخہ ۱۴ ر تیر ۱۲۹۲ف م ۱۶ ر رجب سنہ ۱۳۰۰ھ ۔
معتمدی کوتوالی سے صیغہ عدالت علحدہ کرکے اسپر سردار ولیر جنگ کو بہ حیثیت

معتمد کوتوالی مقرر کیا گیا اور مولوی مشتاق حسین صاحب بدستور معتمدی عدالت بحال رہے۔

(۳۳۱) جلد (۱) صفحہ (۳۴۳) مورخہ ۹ مہر ۱۲۹۳ف م ۱۲ شوال ۱۳۰۰ھ۔

درباب تقرر اسپان تخمی علاقہ سرکار عالی۔

(۳۳۲) جلد (۲) صفحہ (۷۰) مورخہ ۱۰ بہمن ۱۲۹۳ف م ۱۳ صفر ۱۳۰۱ھ۔

تجویز اجرائی کار بوقت تشریف بری سواری مبارک اعلیحضرت قدر قدرت بسمت کلکتہ (تاریخ تشریف بری ۱۹ صفر ۱۳۰۱ھ مراجعت فرمائی ۱۱ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ)۔

(۳۳۳) جلد (۲) صفحہ (۹۷) مورخہ ۱۷ بہمن ۱۲۹۳ف م ۲۰ صفر ۱۳۰۱ھ۔

دربارہ اجرائے کار سلطنت بذمہ داری نواب بشیر الدولہ بہادر بوجہ روانگی راجہ نرندر بہادر پیشکار منصرم مدار المہام سرکار عالی ہمراہ سواری مبارک اعلیحضرت قدر قدرت بہ کلکتہ۔

(۳۳۴) جلد (۲) صفحہ (۱۲۹) مورخہ ۲۴ بہمن ۱۲۹۳ف م ۲۸ صفر ۱۳۰۱ھ۔

دربارہ مسند نشینی اعلیحضرت بندگان عالی نواب میر محبوب علیخان بہادر۔

(۳۳۵) جلد (۲) صفحہ (۱۶۹) مورخہ ۸ اسفندار ۱۲۹۳ف م ۱۲ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ۔

دربارہ اخذ جائزہ مدار المہامی راجہ نرندر بہادر پیشکار بعد واپسی سفر کلکتہ (تاریخ اخذ جائزہ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ)۔

(۳۳۶) جلد (۲) صفحہ (۲۰۱) مورخہ ۲۷ اسفندار ۱۲۹۳ف م یکم ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ۔

اعلان عام تعطیل (۵) یوم یکشنبہ تا پنجشنبہ بتقریب مسند نشینی و سالگرہ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت (صحیح تاریخ جلوس ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ)۔

(۳۳۷) جلد (۳) صفحہ (۱) مورخہ یکم خرودی ۱۲۹۳ف م ۵ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ۔

نقرر و سرفرازی عہدہ مدار المہامی بہ نواب منیر الدولہ بہادر (میر لائق علیخان) سالار جنگ ثانی۔

(۳۸) جلد (۳) صفحہ (۳) مورخہ ۳ر فروردی سنہ ۱۲۹۳ف م ۱۰ر ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ۔

حسب جریدہ غیر معمولی ۸ر ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ م یکم فروردی سنہ ۱۲۹۳ف نواب سالار جنگ ثانی منیر الدولہ بہادر مدار المہام سرکار عالی نے منصب مدار المہامی کا جائزہ ۱۲ر ربیع الثانی سنہ مذکور کو حاصل کیا۔

(۳۹) جلد (۳) صفحہ (۵) مورخہ ۵ر فروردی سنہ ۱۲۹۳ف م ۱۲ر ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ۔

بتاریخ ۷ر ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ روز سہ شنبہ کو اعلیحضرت قدر قدرت نواب میر محبوب علیخان بہادر سریر آرائے سلطنت ہوئے۔

(۴۰) جلد (۳) صفحہ (۹) مورخہ ۹ر فروردی سنہ ۱۲۹۳ف م ۱۶ر ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ۔

اعلان دربارۂ انتظام امور سلطنت۔

(۴۱) جلد (۳) صفحہ (۱۳) مورخہ ۲۷ر اردی بہشت سنہ ۱۲۹۳ف م ۶ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ۔

دربارۂ تعطیل ایک یوم۔ (بتاریخ ۸ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ) بہ تقریب وفات شاہزادہ پرنس لیو پولڈ ڈیوک آف البنی فرزند ملکہ معظمہ وکٹوریہ قیصرہ ہند (تاریخ وفات ۲۸ر مارچ سنہ ۱۸۸۴ء تاریخ ولادت ۷ر اپریل سنہ ۱۸۵۳ء)۔

(۴۲) جلد (۳) صفحہ (۵۱) مورخہ ۱۱ر آبان سنہ ۱۲۹۳ف م ۲۹ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۱ھ۔

بدین مضمون کہ نواب مدار المہام سرکار عالی بتاریخ ۴ر ماہ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ بغرض ملاقات نواب گورنر جنرل ویسرائے بہادر کوہ شملہ تشریف فرما ہونگے اور آپ کی عدم موجودگی میں نواب منیر الملک بہادر معین المہام مال و فوج مدار المہامی کا کام بھی انجام دیں گے۔

(۴۳) جلد (۱) صفحہ (۴۳) مورخہ ۲۳ر آذر سنہ ۱۲۹۴ف م ۱۲ر محرم سنہ ۱۳۰۲ھ۔

۱۰ محرم سنہ ۱۳۰۲ھ روز پنجشنبہ کو دن کے ساڑھے پانچ بجے پل قدیم کے قریب ایک سرکاری لین کے جوان اور ایک سدی علاقہ نواب سلطان نواز جنگ بہادر جمعدار عرب میں فساد ہوا ۔

(۴۴) جلد (۱) صفحہ (۴۱) مورخہ ۳۰ آذر سنہ ۱۲۹۳ ف م ۱۳ محرم سنہ ۱۳۰۲ھ ۔

واپسی نواب میر لایق علیخان بہادر سالار جنگ ثانی مدار المہام از سفر شملہ (گو آپ ۲ محرم سنہ ۱۳۰۲ کو کوہ شملہ سے مراجعت فرمائے بلدہ ہو چکے تھے لیکن بسبب تعطیل عشرۂ شریف آپ نے خدمت مدار المہامی کا جائزہ ۱۲ محرم سنہ ۱۳۰۲ کو حاصل کیا ۔

(۴۵) جلد (۱) صفحہ (۱۱۹) مورخہ غرۂ بہمن سنہ ۱۲۹۳ ف م ۱۸ صفر سنہ ۱۳۰۲ھ ۔

انعقاد کمیٹی بغرض تحقیقات واقعہ کشت وخون ومفسدہ پردازی عرب علاقہ نواب سلطان نواز جنگ بہادر جمعدار عرب ۔ اس کمیٹی نے نواب سلطان نواز جنگ بہادر جمعدار عرب کی نسبت جو سزا تجویز کی تھی بعد میں اوس کو اعلیحضرت قدر قدرت نے براحم خسروانہ معاف فرمادیا ۔ (ملاحظہ ہو جریدہ جلد ۳ صفحہ ۱۷۲ بابتہ سنہ ۱۲۹۶ ف م)

(۴۶) جلد (۱) صفحہ (۲۰۳) مورخہ ۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۳ ف م ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۲ھ ۔

(اعلان در بارۂ انتظام واصلاحات امور سلطنت ۔

(۴۷) جلد (۲) صفحہ (۱۵) مورخہ غرۂ فروردی سنہ ۱۲۹۴ ف م ۱۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ ۔

چونکہ نواب مدار المہام سرکار عالی بغرض حصول ملاقات نواب گورنر جنرل بہادر ۱۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ کو بوقت شب راہی کلکتہ ہوگئے ۔ اس لئے آپ کے عدم حضوری میں نواب منیر الملک بہادر معین المہام مال وفوج مدار المہامی کا کام بھی انجام دیں گے ۔

(۴۸) جلد (۲) صفحہ (۲۱۹) مورخہ ۳ اردی بہشت سنہ ۱۲۹۴ ف م ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۲ھ ۔

حسب الحکم اعلحضرت قدر قدرت نواب منیر الملک معین المہام مال و

فوج و فنانس بغرض شرکت دربار راولپنڈی بروز دوشنبہ روانہ ہوتے ہین ۔ لہذا آپکی واپسی تک کل کاغذات معین المہامی نواب مدار المہام سرکار عالی کے ملاحظہ مین پیش ہوتے رہین ۔

(۴۹) جلد (۳) صفحہ (۴۹) مورخہ ۲۹ ر خورداد سنہ ۱۲۹۴ ف م ۲۰ ر رجب سنہ ۱۳۰۲ ھ ۔

دربارۂ تشریف بری سواری مبارک اعلیحضرت قدر قدرت مع مدار المہام بتاریخ ۲۲ ر رجب سنہ ۱۳۰۲ ھ بسمت کوہ نیلگری اور مراجعت فرمائی ۱۶ ر ماہ رمضان سنہ الیہ اس زمانہ مین فرائض مدار المہامی نواب منیر الملک بہادر معین المہام مال و فنانس و فوج انجام دیتے رہے ۔

(۵۰) جلد (۳) صفحہ (۵۳) مورخہ ۲۹ ر خورداد سنہ ۱۲۹۴ ف م ۲۰ ر رجب سنہ ۱۳۰۲ ھ ۔

خدمت معین المہامی عدالت پر نواب فخر الملک بہادر معین المہام کوتوالی اور معین المہامی کوتوالی پر نواب شہاب جنگ بہادر معین المہام متفرقات مقرر کیئے گئے ۔ اور کارہائے علاقہ متفرقات فی الحال نواب مدار المہام بہادر سے متعلق رہین گے ۔

(۵۱) جلد (۳) صفحہ (۲۲۹) مورخہ ۲۸ ر امرداد سنہ ۱۲۹۴ ف م ۲۳ ر رمضان سنہ ۱۳۰۲ ھ ۔

واپسی نواب میر لائق علیخان بہادر سالار جنگ ثانی از کوہ نیلگری و اخذ جائزہ خدمت مدار المہامی (تاریخ اخذ جائزہ ۲۳ ر امرداد سنہ ۱۲۹۴ ف) ۔

(۵۲) جلد (۳) صفحہ (۳۷۵) مورخہ ۱۵ ر آبان سنہ ۱۲۹۴ ف م ۱۴ ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۲ ھ ۔

دربارہ تقرر مجلس وضع آئین و قوانین ۔

(۵۳) جلد (۱) صفحہ (۳۳) مورخہ ۳ ر آذر سنہ ۱۲۹۵ ف م ۳ ر محرم سنہ ۱۳۰۳ ھ ۔

دربارۂ علحدگی علی بن عبد اللہ مہتمم افزایش نسل چارپایہ متعلقہ کلثوم پل ۔

(۵۴) جلد (۱) صفحہ (۵۰) مورخہ ۵ ر آذر سنہ ۱۲۹۵ ف م ۵ ر محرم سنہ ۱۳۰۳ ھ ۔

مقدمات انعامی فیصل شدہ کے دوران میں اسناد کے جعلی ہونے کی نسبت شبہ کا ہونا اور دریافت کے لئے ناختم کارروائی مسٹر ڈنلاپ کمشنر خاص کا مقرر کیا جانا اور مقدمات انعامی کی دریافت کا التوا اور مجلس انعام تا چندے تخفیف ہو جانا ۔

(۵۵) جلد (۱) صفحہ (۱۵۳) مورخہ ۲۴ دے ۱۲۹۵ف م ۲۳ صفر ۱۳۰۳ھ ۔

دربارۂ انتظام و تقسیم انعام و رجا ترائے مالیگاؤں مع فہرست انعامات ۔

(۵۶) جلد (۱) صفحہ (۲۱۳) مورخہ ۲۹ بہمن ۱۲۹۵ف م ۲۷ ربیع الاول ۱۳۰۳ھ ۔

نواب فخر الملک بہادر معین المہام علاقہ عدالت کا چھ ہفتہ کی رخصت کا حاصل کرنا اور حسب فرمان خسروی نواب بہرام جنگ بہادر کا ان کی جگہ پر منصرم ہونا ۔

(۵۷) جلد (۲) صفحہ (۲۳۳) مورخہ ۲۴ فروردی ۱۲۹۵ف م ۲۲ جمادی الاول ۱۳۰۳ھ ۔

تجویز اجرائی کار بزمانہ تشریف بری سواری مبارک اعلیحضرت قدر قدرت بہ سمت مدراس (تاریخ تشریف بری ۲۴ جمادی الاول ۱۳۰۳ھ روز دوشنبہ) ۔

(۵۸) جلد (۲) صفحہ (۲۴۹) غرۂ اردی بہشت ۱۲۹۵ف م یکم جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ ۔

سواری مبارک اعلیحضرت قدر قدرت بعد حصول ملاقات گورنر جنرل ویسرائے بہادر بخیر و عافیت مدراس سے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے ۔ (تاریخ مراجعت فرمائی یکم جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ روز دوشنبہ ہے) ۔

(۵۹) جلد (۳) صفحہ (۱) مورخہ غرہ خورداد ۱۲۹۵ف م ۲ رجب ۱۳۰۳ھ ۔

تعطیل ایک یوم بہ تقریب مسرت و شادمانی بر ولادت صاحبزادہ (نواب میر عثمان علیخان بہادر حال خسرو دکن) بشکوئے معلیٰ اعلیحضرت قدر قدرت (تاریخ ولادت باسعادت سلخ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ روز شنبہ) ۔

(۶۰) جلد ۳ صفحہ (۳۱۳) مورخہ ۔ امرداد ۱۲۹۵ف م ۔ رمضان ۱۳۰۳ھ ۔

دربارۂ تعطیل ایک یوم بہ تقریب وفات مہاراجہ مہاراج راجیشور سوائی تو کوجی راؤ ہولکر بہادر کے سی۔ ایس۔ اے۔ سی۔ آئی۔ ای کونسلر آف دی امپرس (تاریخ وفات ۱۷ر جون ۱۸۸۶ء م ۱۴ر رمضان ۱۳۰۳ھ)

(۶۱) جلد (۲) (۳۱۵) مورخہ ۱۷ امرداد ۱۲۹۵ف م ۲۳ر رمضان ۱۳۰۳ھ

دربارۂ تعطیل ایک یوم بہ تقریب وفات جنرل مہاراجہ مہاراج راجیشور عالیجاہ جیاجی راؤ بہادر سندھیہ۔ کے۔ جی۔ سی۔ اس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ بی۔ سی۔ آئی۔ ای کونسلر آف دی امپرس۔ (تاریخ وفات ۲۰ر جون ۱۸۸۶ء م ۲۹ر شعبان ۱۳۰۳ھ)

(۶۲) جلد (۱) صفحہ (۲۳۳) مورخہ ۱۶ ردے ۱۲۹۶ف م ۲۶ر صفر ۱۳۰۴ھ

دربارۂ تعطیل دو یوم بتاریخ ۲۹ و ۳۰ر صفر ۱۳۰۴ھ روز پنجشنبہ و شنبہ بتقریب تشریف آوری حضور ویسرائے لارڈ ڈفرن بہادر گورنر جنرل۔ (تاریخ رونق افروزی بلدہ ۲۷ر صفر ۱۳۰۴ھ مراجعت ۳۰ر صفر سنہ الیہ)

(۶۳) جلد (۲) (۳۴۳) مورخہ ۳ر فروردی ۱۲۹۶ف م ۱۴ر جمادی الاول ۱۳۰۴ھ

چونکہ حضرت ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ قیصر ہند کے عہد حکومت کا یہ پچاسواں (۵۰) سال ہے لہذا بتاریخ ۱۶ و ۱۷ فبروری ۱۸۸۷ء م ۲۲ و ۲۳ ماہ جمادی الاول ۱۳۰۴ھ روز چہارشنبہ و پنجشنبہ بہ اظہار مسرت دو یوم کی تعطیل دی جائے۔ (تاریخ جلوس ۲۰ر جون ۱۸۳۷ء)

(۶۴) جلد (۲) صفحہ (۱۶۱) مورخہ ۱۷ اردی بہشت ۱۲۹۶ف م ۲۸ر جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ۔

فہرست اسما سرفراز یافتہ از خطابات و مناصب بتقریب جشن نوروز بتاریخ ۲۷ر جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ روز چہارشنبہ۔

(۶۵) جلد (۳) صفحہ (۹۳) مورخہ ۱۲ر خورداد ۱۲۹۶ف م ۲۴ر رجب ۱۳۰۴ھ

چونکہ ہزاکسلنسی نواب سالار جنگ بہادر ثانی (میر لائق علیخان بہادر) کے سی۔ آئی۔ ای۔

بوجہ علالت مزاج خدمت مدار المہامی سے مستعفی ہوئے - لہذا تا تقرر مدار المہام اعلیحضرت قدر قدرت امور سلطنت کو خود ملاحظہ فرمائین گے - (تاریخ استعفا ۴ رجب سنہ ۱۳۰۴ھ و سرفرازی خدمت وزارت ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ) -

(۶۶م) جلد ۳م صفحہ (۲۹۵) مورخہ ۲۳ تیر سنہ ۱۲۹۶ف م ۱۰ رمضان سنہ ۱۳۰۴ھ -

جو طلبا کہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے باشندے ہون اور مدرسہ طبابت مین داخل ہونا چاہتے ہون اون کے داخلہ کا امتحان بتاریخ ۲ جون سنہ ۱۸۸۷ع مدرسہ طبابت بہادر گھاٹ مین لیا جائیگا - درصورت پوری پوری کامیابی کے (۲۰) کامیاب شدہ طلبا بزمرہ حکما طبقہ یا اسپیشل اسسٹنٹ مین منتخب کئے جائینگے -

(۶۷م) جلد ۳م صفحہ (۷۴م) مورخہ ۱۳ شہریور سنہ ۱۲۹۶ف م یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ھ -

تعطیل دو یوم بہ تعزیت وفات حسرت آیات صاحبزادہ نواب فاروق علیخان بہادر (تاریخ وفات یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ھ ولادت ۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ھ) -

(۶۸) جلد ۳م صفحہ (۸۸) مورخہ ۲۰ شہریور سنہ ۱۲۹۶ف م ۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ھ -

سرفرازی نواب (سر) آسمانجاہ بہادر بہ منصب مدار المہامی (تاریخ سرفرازی خدمت ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ھ) -

(۶۹م) جلد ۳م صفحہ (۸۹) مورخہ ۲۱ شہریور سنہ ۱۲۹۶ف م ۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ھ -

اعلان منجانب ہز اکسلنسی نواب آسمانجاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی بدین مضمون کہ عام طور پر اطمینان دلاتا ہون جہان تک ممکن ہوگا مین ملک کی خیرخواہی مین مصروف رہونگا -

(۷۰م) جلد ۴ صفحہ (۳۱) مورخہ ۱۱ اسفندار سنہ ۱۲۹۷ف م ۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۵ھ -

فہرست اسماء سرفرازی یافتہ از مناصب و خطابات بتقریب جشن سالگرہ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت (۲۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۵ھ) -

(۷۱) جلد (۳) صفحہ (۱۴۰) مورخہ ۲۲ امرداد ۱۲۹۵ف م ۱۷ شوال ۱۳۰۵ھ

سرفرازی جواہر و تمغہ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ بہ نواب سر آسمانجاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی۔

(۷۲) جلد (۴) صفحہ (۱۳۱) مورخہ ۷ شہریور ۱۲۹۵ف م ۲ ذیقعدہ ۱۳۰۵ھ

روانگی نواب سر آسمانجاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی بہ شملہ برائے حصول ملاقات گورنر جنرل و ویسرائے ہند۔ و تجویز اجرائی کار ریاست۔

(۷۳) جلد (۱) صفحہ (۲۰۳) مورخہ ۲۳ دی ۱۲۹۸ف م ۲۰ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ

تشریف فرمائی نواب سر آسمانجاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی بہ سمت بمبئی بغرض حصول ملاقات جناب لارڈ لنسڈون بہادر ویسرائے و گورنر جنرل ہند (تاریخ روانگی ۲۶ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ و واپسی بلدہ ۔ ۵ ربیع الثانی سنہ الیہ)

(۷۴) جلد (۲) صفحہ (۴۹) مورخہ ۱۷ اسفندار ۱۲۹۸ف م ۱۸ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ۔

منظوری تعطیل دو یوم جملہ دفاتر بلدہ ۲۰ و ۲۱ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز چہار شنبہ و پنجشنبہ بتقریب مسرت تشریف آوری عالیجناب ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کیانٹ پروگرام جناب ممدوح (تاریخ رونق افروزی بلدہ ۔ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ مراجعت فرمائی ۲۳ ماہ مذکور سنہ الیہ)۔

(۷۵) جلد (۲) صفحہ (۵۹) مورخہ ۹ فروردی ۱۲۹۸ف م ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۰۶ھ۔

روانگی نواب سر آسمانجاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی بہ کلکتہ جہت ملاقات نواب گورنر جنرل بہادر۔

(۷۶) جلد (۲) صفحہ (۶۵) مورخہ ۱۰ فروردی ۱۲۹۸ف م ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۰۶ھ۔

تقرر مولوی سید حسین صاحب بلگرامی نواب عماد الدولہ بہادر بر عہدہ پرائیوٹ سکرٹری اعلیحضرت قدر قدرت۔

(۷۷) جلد (۳) صفحہ (۱۲۰) مورخہ ۱۳ تیر ۱۲۹۸ف م ۱۹ رمضان ۱۳۰۶ھ۔

دربارۂ اظہار افسوس بر انتقال راجہ نارائن پرشاد نریندر بہادر پیشکار (تاریخ وفات ۱۳ رمضان ۱۳۰۶ھ و ولادت ۲۵ ربیع الثانی ۱۲۴۴ھ)

(۷۸) جلد (۳) صفحہ (۲۷۷) مورخہ ۲۹ امرداد ۱۲۹۸ف م ۸ ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ۔

تعطیل ایک یوم بہ اظہار افسوس بر انتقال نواب میر لائق علیخان بہادر سالار جنگ منیر الدولہ مختار الملک ثانی کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ (تاریخ وفات ۸ ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ تاریخ ولادت ۸ رجب ۱۲۸۹ھ)۔

(۷۹) جلد (۱) صفحہ (۱۳۷) مورخہ ۹ دی ۱۲۹۹ف م ۲۰ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ۔

عطائے تعطیل سہ یوم (من ابتدائے ۲۰ لغایت ۲۲ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ) بتقریب تشریف آوری عالیجناب ہز رائل ہائینس پرنس البرٹ وکٹر آف ویلس (تاریخ رونق افروزی بلدہ ۲۱ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ و مراجعت فرمائی ۲۳ ماہ مذکور سالہ)۔

(۸۰) جلد (۲) صفحہ (۱۳) مورخہ ۹ اسفندار ۱۲۹۹ف م ۱۲ جمادی الاول ۱۳۰۷ھ۔

روانگی نواب سر آسمانجاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی۔ جہت معائنہ معدن وفال و دریافت دیگر حالات و ملاحظہ کارروائی دفاتر تلنگانہ بہ ہمسفری نواب وقار الامرا بہادر (تاریخ روانگی ۱۲ جمادی الاول ۱۳۰۷ھ مراجعت فرمائی بلدہ ۴ جمادی الثانی سالہ)۔

(۸۱) جلد (۲) صفحہ (۱۳۹) مورخہ ۲۳ اسفندار ۱۲۹۹ف م ۴ جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بہ اظہار افسوس بر انتقال نواب میر سعادت علیخان بہادر غیور جنگ شجاعت الدولہ منیر الملک معین المہام مال و فوج۔ (تاریخ وفات ۴ جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ بوقت شش ساعت صبح۔ تاریخ ولادت

۲۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۸ھ)۔

(۸۲) جلد (۲) صفحہ (۴۱۳) مورخہ ۱۴ اردی بہشت سنہ ۱۲۹۹ف م ۱۸ رجب سنہ ۱۳۰۷ھ۔

اشاعت پروگرام سفر نواب مدار المہام سرکار عالی برائے ملاقات ڈیوک آف کناٹ کمانڈر چیف افواج بمبئی پریسیڈنسی (تاریخ روانگی ۱۶ رجب سنہ ۱۳۰۷ھ مراجعت فرمائی ۱۹ شعبان سنہ ۱۳۰۷ھ)۔

(۸۳) جلد (۱) صفحہ (۳۲۴) مورخہ ۱۸ آذر سنہ ۱۳۰۰ف م ۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۸ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بہ مسرت ولادت صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر) بلند اقبال اعلحضرت قدر قدرت (تاریخ ولادت ۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۳ھ روز پنجشنبہ بوقت ۴ ساعت صبح)۔

(۸۴) جلد (۴) صفحہ (۵۲۵) مورخہ ۲۴ آبان سنہ ۱۳۰۰ف م ۲۴ صفر سنہ ۱۳۰۹ھ۔

دربارۂ ادائی شہادت اعلحضرت قدر قدرت روبروئے کمیشن (مقدمہ الماس خریدشدہ نزد جیکب) (تاریخ شہادت یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۰۹ھ)۔

(۸۵) جلد (۲) صفحہ (۱۰۴۳) مورخہ ۲۱ اسفندار سنہ ۱۳۰۱ف م ۱۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۹ھ۔

عطائے تعطیل دو یوم بتاریخ ۲۲ و ۲۳ اسفندار سنہ ۱۳۰۱ف بہ اظہار رنج و افسوس بانتقال ہز رائل ہائینس پرنس البرٹ وکٹر ایڈورڈ ڈیوک آف کلیرنس اینڈ الیونڈیل اول آف ٹہلون کے۔ جی۔ کے۔ پی۔ ایل۔ ڈی کنٹربری و ڈبلین فرزند اکبر ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز (تاریخ وفات ۱۴ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء م ۱۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۹ھ تاریخ ولادت ۸ جنوری سنہ ۱۸۶۴ء م ۲۷ رجب سنہ ۱۲۸۰ھ)

(۸۶) جلد (۲) صفحہ (۱۷۹) مورخہ ۹ اسفندار سنہ ۱۳۰۱ف م ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۹ھ۔

روانگی نواب سر آسمانجاہ بہادر مدار المہام بہ اجمیر شریف و ملاحظہ انتظام قحط بمقام رائچور۔

(۸۷) جلد (۱) صفحہ (۳۰۳) مورخہ ۲۴ فروردی ۱۳۰۱ف م ۳ شعبان ۱۳۰۹ھ ۔

اظہار ہمدردی بر وفات شہزادہ ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کلارنس و معہ نقل رقعہ ملکہ معظمہ قیصر ہند ۔

(۸۸) جلد (۲) صفحہ (۱۴۳) مورخہ ۵ اردی بہشت ۱۳۰۱ف م ۱ شعبان ۱۳۰۹ھ ۔

واپسی نواب سر آسمانجاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی از اجمیر شریف ۔

(۸۹) جلد (۲) صفحہ (۵۲۵) مورخہ ۲۹ اردی بہشت ۱۳۰۱ف م ۵ رمضان ۱۳۰۹ھ ۔

روانگی نواب سر آسمانجاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی بتاریخ ۹ رمضان ۱۳۰۹ھ بہ تقریب دورہ تعلقات دیوانی و پائیگاہ ۔

(۹۰) جلد (۳) صفحہ (۱۴۳) مورخہ ۱۰ تیر ۱۳۰۱ف م ۹ شوال ۱۳۰۹ھ ۔

واپسی نواب مدار المہام سرکار عالی از دورہ تعلقات دیوانی و پائیگاہ بتاریخ ۳ شوال ۱۳۰۹ھ ۔

(۹۱) جلد (۱) صفحہ (۱۰۳) مورخہ ۱۵ آذر ۱۳۰۲ف م ۲۰ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ ۔

معطلی نواب فتح نواز جنگ بہادر ہوم سکرٹری از تاریخ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ بہ علت عدول حکمی فرمان اعلیٰحضرت اقدس بمقدمہ پمفلٹ و تقرر عماد جنگ بہادر بر میر مجلسی عدالت العالیہ ۔

(۹۲) جلد (۱) صفحہ (۴۷) مورخہ ۱۲ بہمن ۱۳۰۲ف م ۵ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ۔

عطائے تعطیل بتاریخ ۸ و ۹ جمادی الاول ۱۳۱۱ھ بہ جملہ دفاتر سرکار عالی بجہت معائنہ نمائش مصنوعات ممالک محروسہ سرکار عالی ۔

(۹۳) جلد (۲) صفحہ (۴۷) مورخہ ۱۸ اسفندار ۱۳۰۲ف م ۲ رجب ۱۳۱۱ھ ۔

قانونچہ مبارک درباب انتظام ریاست مصدرہ غرہ رجب ۱۳۱۱ھ ۔

(۹۴) جلد (۲) صفحہ (۶۳) مورخہ ۲۹ اسفندار ۱۳۰۲ف م ۱۳ رجب ۱۳۱۱ھ ۔

(حصہ دوم تجویز جدید) قانونچہ مبارک جس کا ذکر فرمان واجب الاذعان جریدہ جلد دوم صفحہ (۷۴) سنہ ۱۳۰۲ف میں کیا گیا ہے۔

(۹۵) جلد (۳) صفحہ (۱۸۵) مورخہ ۱۸ ارتیر سنہ ۱۳۰۳ف م ۸ ذیقعدہ سنہ [illegible]۔

دستور العمل مجلس ہذا یعنی کیبنیٹ کونسل (مع اقتدارات ارکان کونسل)۔

(۹۶) جلد (۳) صفحہ (۱۹۵) مورخہ ۱۹ ارتیر سنہ ۱۳۰۳ف م ۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۰ھ۔

دستور العمل معین المہامان و اقتدارات پیشکار صاحب وغیرہ۔

(۹۷) جلد (۱) صفحہ (۳۰۵) مورخہ ۱۱ اردی سنہ ۱۳۰۳ف م ۱۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ھ۔

منظوری رخصت ششماہہ مستدعہ امیر اکبر نواب سر آسمانجاہ بہادر از تاریخ ۱۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ھ و سبکدوشی از خدمت مدارالمہامی بعد ختم مدت رخصت۔ سرفرازی نواب وقار الامرا بہادر از خدمت مدارالمہامی (تاریخ سرفرازی خدمت مدارالمہامی نواب سر آسمانجاہ بہادر ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ھ)۔

(۹۸) جلد (۱) صفحہ (۳۰۷) مورخہ ۱۱ اردی سنہ ۱۳۰۳ف م ۱۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ھ۔

شکریہ از طرف نواب وقار الامرا بہادر بہ صلہ سرفرازی خدمت مدارالمہامی۔

(۹۹) جلد (۱) صفحہ (۳۴۴) مورخہ ۱۵ بہمن سنہ ۱۳۰۳ف م ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ۔

قیام مجلس مالگذاری و انضمام دفتر معتمدی مال و دفتر معتمدی فنانس و برخاست محکمہ و عہدہ انسپکٹر جنرل مال۔

(۱۰۰) جلد (۲) صفحہ (۲۳) مورخہ ۶ اسفندار سنہ ۱۳۰۳ف م ۱۱ رجب سنہ ۱۳۱۱ھ۔

حکم اعلیحضرت قدر قدرت مع دستور العمل مجلس وضع قوانین۔

(۱۰۱) جلد (۳) صفحہ (۱۳۵) مورخہ ۲۱ شہریور سنہ ۱۳۰۳ف م ۲۰ محرم سنہ ۱۳۱۲ھ۔

دستور العمل اقتدارات نواب مدارالمہام سرکار عالی۔

(۱۰۲) جلد (۳) صفحہ (۲۱۱) مورخہ ۲۰ مہر سنہ ۱۳۰۳ف م ۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۲ھ۔

استقلال نواب وقار الامراء بہادر بتاریخ ۴ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ بخدمت مدار المہامی

(۱۰۳) جلد (۲۶) صفحہ (۱۴۷) مورخہ ۱۲ بہمن ۱۳۰۴ف م ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ

روانگی نواب مدار المہام سرکار عالی بر دورہ اضلاع صوبہ جنوبی بہ منصرمی معین المہام کوتوالی۔

(۱۰۴) جلد (۲۶) صفحہ (۱۵۳) مورخہ ۲۹ بہمن ۱۳۰۴ف م ۵ رجب ۱۳۱۲ھ

روانگی نواب مدار المہام بر دورہ بتاریخ ۲۹ بہمن ۱۳۰۴ف روز چہارشنبہ بلا منصرمی۔

(۱۰۵) جلد (۲۶) صفحہ (۱۵۵) مورخہ ۳۰ بہمن ۱۳۰۴ف م ۶ رجب ۱۳۱۲ھ

چونکہ مہاراجہ چامراجندر اوڈیار بہادر جی۔ سی۔ ایس۔ آئی والی ریاست میسور کا بمقام کلکتہ انتقال ہوا ہے۔ اس لئے بہ اظہار رنج و افسوس ۲ اسفندار ۱۳۰۴ف کو کل دفاتر سرکاری بند رہیں (تاریخ وفات ۲۸ ڈسمبر ۱۸۹۴ء م ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۱۲ھ و سن ۳۲ سال)

(۱۰۶) جلد (۲۶) صفحہ (۱۹۹) مورخہ ۲۸ فروردی ۱۳۰۴ف م ۴ رمضان ۱۳۱۲ھ

درستی و اصلاح محکمہ جات عدالت۔

(۱۰۷) جلد (۲۶) صفحہ (۳۳۹) مورخہ ۸ مہر ۱۳۰۴ف م ۲۳ صفر ۱۳۱۳ھ

روانگی نواب وقار الامراء بہادر مدار المہام بغرض ملاقات ویسرائے بہادر بتاریخ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ھ و انتظام اجرائی کار بزمانہ عدم موجودگی مدار المہام۔

(۱۰۸) جلد (۲۷) صفحہ (۱۰۷) مورخہ ۹ دی ۱۳۰۵ف م ۲۳ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ

منظوری تعطیل سہ یوم من ابتدائے ۲۵ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ سوائے تعطیل جمعہ بتقریب رونق افروزی عالیجناب لارڈ الجن ویسرائے ہند (تاریخ رونق افروزی بلدہ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ مراجعت فرمائی ۲۹ ماہ مذکور ۱۳۱۳ھ)

(۱۰۹) جلد (۲۷) صفحہ (۱۳۱) مورخہ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۰۵ ف م ۱۱ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ۔
عطائے تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۱۳ھ بہ اظہار مسرت بہ تولد صاحبزادہ بلند اقبال (تاریخ ولادت ۹ جمادی الثانی ۱۳۱۳ھ روز چہارشنبہ)

(۱۱۰) جلد (۲۷) صفحہ (۱۳۳) مورخہ ۲۶ خورداد ۱۳۰۵ ف م ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ۔
اظہار افسوس بہ قتل شاہ کجکلاہ ناصرالدین شاہ قاچار شاہ ایران و منظوری تعطیل ایک یوم بہ دفاتر سرکاری (تاریخ قتل ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ روز جمعہ ولادت ۶ صفر ۱۲۴۷ھ شب یکشنبہ)۔

(۱۱۱) جلد (۲۷) صفحہ (۵۴۵) مورخہ ۱۵ مہر ۱۳۰۵ ف م ۱۴ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ۔
عطائے تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۱۶ مہر ۱۳۰۵ ف روز دوشنبہ بوجہ وفات صاحبزادہ خورد اعلیحضرت قدر قدرت (تاریخ وفات ۱۰ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ)۔

(۱۱۲) جلد (۲۷) صفحہ (۵۵۲) مورخہ ۱۹ مہر ۱۳۰۵ ف م ۱۶ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ۔
عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۱۹ مہر ۱۳۰۵ ف م ۱۶ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ بوجہ وصال حضرت مسکین شاہ صاحب (تاریخ وصال ۱۵ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ)۔

(۱۱۳) جلد (۲۸) صفحہ (۳۳۳) مورخہ ۴ آذر ۱۳۰۶ ف م ۲۲ جمادی الاول ۱۳۱۴ھ
عطائے تعطیل ایک یوم بوجہ انتقال پر ملال صاحبزادہ نواب غلام محی الدین خان بہادر تاریخ ۵ آذر ۱۳۰۶ ف (تاریخ وفات ۲۱ جمادی الاول ۱۳۱۴ھ و ولادت ۱۳ صفر ۱۳۱۳ھ)۔

(۱۱۴) جلد (۲۸) صفحہ (۵۹۳) مورخہ ۲۸ تیر ۱۳۰۶ ف م یکم محرم ۱۳۱۵ھ۔
دربارۂ انتظام جشن جوبلی شصت سالہ علیہ حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند۔

(۱۱۵) جلد (۲۸) صفحہ (۱۹۳) مورخہ ۸ر آبان سنہ ۱۳۰۶ف ۱۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۵ھ۔

اجرائی پرامیسری نوٹس سرکار عالی رقمی ۵ عہ لاکھ بشرح (۶ سے) چھ روپیہ سود فیصدی سالانہ۔ تاریخ ختم میعاد ادائی قرضہ ۳۰ر آبان سنہ ۱۳۲۶ف۔

(۱۱۶) جلد (۲۸) صفحہ (۱۶۹) مورخہ ۳۰ر آبان سنہ ۱۳۰۶ف م ۹ر جمادی الاول سنہ ۱۳۱۵ھ۔

فرمان واجب الاذعان متعلق تقرر مجلس امرا بغرض دریافت حالات فنانس۔

(۱۱۷) جلد (۲۹) صفحہ (۱۶۵) مورخہ ۹ر دی سنہ ۱۳۰۷ف م ۲۷ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۵ھ۔

درباب تخفیف مصارف حسب رائے مجلس امرا۔

(۱۱۸) جلد (۲۹) صفحہ (۴۰۹) مورخہ ۸ر تیر سنہ ۱۳۰۷ف م ۲۲ر ذیحجہ سنہ ۱۳۱۵ھ۔

درباره عزل و اخراج حافظ احمد رضا خاں صاحب سکندر نواز جنگ بہادر رکن مجلس عدالت العالیہ از ممالک محروسہ سرکار عالی (تاریخ روانگی از بلدہ ۲۲ر ذیحجہ سنہ ۱۳۱۵ھ)۔

(۱۱۹) جلد (۲۹) صفحہ (۷۷۷) مورخہ ۹ر شہریور سنہ ۱۳۰۷ف م ۲۷ر صفر سنہ ۱۳۱۶ھ۔

بہ اظہار رنج و افسوس بر انتقال نواب سر آسمان جاہ بہادر بتاریخ ۲۶ر صفر سنہ ۱۳۱۶ھ و عطائے تعطیل دو یوم بتاریخ ۱۰ر و ۱۱ر شہریور سنہ ۱۳۰۷ف (تاریخ ولادت ۹ر شوال سنہ ۱۲۵۶ھ)۔

(۱۲۰) جلد (۲۹) صفحہ (۹۲۷) مورخہ ۱۰ر مہر سنہ ۱۳۰۷ف م ۲۸ر ربیع الاول سنہ ۱۳۱۶ھ۔

فرمان مبارک درباره برخاست مجلس امرا (تاریخ قیام مجلس مذکور ۹ر دی سنہ ۱۳۰۷ف)۔

(۱۲۱) جلد (۲۹) صفحہ (۹۸۱) مورخہ ۱۰ر آبان سنہ ۱۳۰۷ف م ۲۸ر ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۶ھ۔

فرمان مبارک مرقومہ ۲۶ر ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۶ھ متعلق قانونچہ۔

(۱۲۲) جلد (۳۰) صفحہ (۱۹) مورخہ ۱۷ر آذر سنہ ۱۳۰۸ف م ۱۶ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۶ھ۔

درباب تنسیخ حکم مندرجہ جریدہ غیر معمولی جلد ۲۹ مطبوعہ ۹ ردے ۱۳۰۷ف متعلق تخفیف مصارف ریاست ۔

(۱۲۳) جلد (۳۰) صفحہ (۸۹) مورخہ ۱۳ اسفندار ۱۳۰۸ف م ۲ رمضان ۱۳۱۶ھ ۔

فرمان اعلیحضرت قدر قدرت دربارۂ مسجد جعفری ۔

(۱۲۴) جلد (۳۱) صفحہ (۱۶۹) مورخہ ۱۱ ربہمن ۱۳۰۹ف م ۱۰ شعبان ۱۳۱۷ھ ۔

انتظام اجرائی کارہائے ریاست بوجہ روانگی نواب سروقار الامرا بہادر مدار المہام بتاریخ ۱۰ شعبان ۱۳۱۷ھ ہمراہ سواری مبارک اعلیحضرت قدر قدرت بغرض ملاقات نواب دیسرائے لارڈ کرزن بہادر بہ کلکتہ و تاریخ رونق افروزی سواری اعلیحضرت قدر قدرت ۱۵ شعبان ۱۳۱۷ھ مراجعت فرمائی ۲۹ رمضان ۱۳۱۷ھ ۔

(۱۲۵) جلد (۳۱) صفحہ (۱۷۳) مورخہ ۲ ر فروردی ۱۳۰۹ف م ۲ شوال ۱۳۱۷ھ ۔

عطائے تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۵ شوال ۱۳۱۷ھ روز شنبہ در مسرت تشریف آوری اعلیحضرت قدر قدرت از سفر کلکتہ بخیر و عافیت ۔

(۱۲۶) جلد (۳۱) صفحہ (۸۶۰) مورخہ ۳۰ امرداد ۱۳۰۹ف م ۱۰ صفر ۱۳۱۸ھ ۔

عطائے تعطیل عام ایک یوم بہ جلدو خاتر بہ تقریب مسرت فتح ٹرانسوال (آغاز جنگ بتاریخ ۳ اگست ۱۸۹۹ء م ۲۷ جمادی الاول ۱۳۱۷ھ) ۔

(۱۲۷) جلد (۳۱) صفحہ (۹۴۱) مورخہ ۱۲ شہریور ۱۳۰۹ف م ۲۰ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ

جو رعایا وغیرہ بتقریب جشن سالگرہ مبارک جلسون وغیرہ مین رقم صرف کرنیکی خواہش رکھتے ہون اون کو چاہیئے کہ بنظر قحط سالی اس سال اس رقم کو محتاج خانون مین یا اور کسی طرح پر خیرات مین صرف کرین ۔

(۱۲۸) جلد (۳۱) صفحہ (۹۵۹) مورخہ ۳۰ شہریور ۱۳۰۹ف م ۹ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ

عطائے تعطیل ایک یوم بہ اظہار افسوس بر انتقال ہز رائل ہائینس ڈیوک آف اڈنبرا شاہزادہ دوم ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ قیصرۂ ہند (تاریخ وفات یکم اگست سنہ ۱۹۰۰ء م ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۸ھ ولادت ۶ اگست سنہ ۱۸۴۴ء م ۲۰ رجب سنہ ۱۲۶۰ھ)۔

(۱۲۹) جلد (۲۳) صفحہ (۲۰۰) مورخہ ۱۹ اسفندار سنہ ۱۳۱۰ف م ۲۹ رمضان سنہ ۱۳۱۸ھ۔

شعر بدین مضمون کہ عید الفطر کے روز ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی صحت یابی و ترقی عمر کے لیے بخشوع و خضوع صدق دل سے دعا کیجائے۔

(۱۳۰) جلد (۲۳) صفحہ (۲۱۹) مورخہ ۲۳ اسفندار سنہ ۱۳۱۰ف م ۳ شوال سنہ ۱۳۱۸ھ۔

عطائے تعطیل ہفت یوم (من ابتدائے ۲۴ اسفندار سنہ ۱۳۱۰ف لغایۃ ۳۰ ماہ مذکور) بہ تقریب وفات عالیہ حضرت ملکہ معظمہ وکٹوریہ (تاریخ وفات ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء م ۳۰ رمضان سنہ ۱۳۱۸ھ ولادت ۲۴ مئی سنہ ۱۸۱۹ء)۔

(۱۳۱) جلد (۲۳) صفحہ (۲۲۱) مورخہ ۲۶ اسفندار سنہ ۱۳۱۰ف م ۶ شوال سنہ ۱۳۱۸ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ غرۂ فروردی سنہ ۱۳۱۱ف بوجہ تدفین کوئین وکٹوریہ ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند۔

(۱۳۲) جلد (۲۳) صفحہ (۲۲۳) مورخہ ۳ فروردی سنہ ۱۳۱۱ف م ۱۳ شوال سنہ ۱۳۱۸ھ

اشاعت اعلان متعلق تخت نشینی ہز امپیریل مجسٹی اڈورڈ ہفتم بادشاہ گریٹ برٹن۔

(۱۳۳) جلد (۲۳) صفحہ (۲۹۵) مورخہ ۳۰ فروردی سنہ ۱۳۱۱ف م ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۸ھ۔

دربارۂ انعقاد کمیٹی انتظامی برائے فراہمی چندہ یادگار ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند مرحومہ۔

(۱۳۴) جلد (۲۳) صفحہ (۳۴۶) مورخہ ۳۰ مہر سنہ ۱۳۱۱ف م ۱۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ھ

دربارۂ سبکدوشی نواب وقار الامرا بہادر از خدمت مدار المہامی و منصرمانہ

تقرر مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار معین المہام فوج پر خدمت مدار المہامی و نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر پر خدمت معین المہامی فوج (تاریخ مستقلی ۱۰ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ سرفرازی خدمت مدار المہامی نواب وقار الامراء ۹ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ)۔

(۱۳۵) جلد (۳۳) صفحہ (۱۱۱) مورخہ ۲ آبان ۱۳۱۱ف م ۹ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ۔
دربارۂ برخاست مجلس مالگزاری و انسپکٹر جنرل مال۔

(۱۳۶) جلد (۳۳) صفحہ (۱۵۵) مورخہ یکم دے ۱۳۱۱ف م ۲۳ رجب ۱۳۱۹ھ۔
مشعر بریں مضمون کہ بتقریب سالگرہ ہز امپیریل میجسٹی دی کنگ امپرر ۹ نومبر ۱۹۰۱ء م ۵ دے ۱۳۱۱ف روز شنبہ کو جملہ دفاتر سرکار عالی کو تعطیل دیجائے اور آیندہ بھی ہر سال بتقریب مذکورہ ۹ نومبر کو عام طور پر تعطیل ہوا کرے۔

(۱۳۷) جلد (۳۳) صفحہ (۲۷۲) مورخہ ۱۵ فروردی ۱۳۱۱ف م ۲ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ۔
اظہار رنج و افسوس بر وفات نواب اقبال الدولہ سر وقار الامرا بہادر و عطائے تعطیل عام دو یوم بتاریخ ۱۶ و ۱۷ فروردی ۱۳۱۱ف (تاریخ وفات ۴ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ ولادت ۱۱ ذیحجہ ۱۲۷۲ھ)۔

(۱۳۸) جلد (۳۳) صفحہ (۳۴۳) مورخہ ۲۴ اردی بہشت ۱۳۱۱ف م ۱۷ ذیحجہ ۱۳۱۹ھ۔
پروگرام تشریف آوری عالیجناب لارڈ کرزن بہادر ویسرائے ہند معہ لیڈی کرزن بہ حیدرآباد (تاریخ رونق افروزی بلدہ ۱۸ ذیحجہ ۱۳۱۹ھ مراجعت فرمائی ۵ محرم ۱۳۲۰ھ)۔

(۱۳۹) جلد (۳۳) صفحہ (۳۴۵) مورخہ ۲۴ اردی بہشت ۱۳۱۱ف م ۱۷ ذیحجہ ۱۳۱۹ھ۔
عطائے تعطیل عام سہ یوم من ابتدائے ۱۸ تا ۲۰ ذیحجہ ۱۳۱۹ھ بتقریب رونق افروزی لارڈ کرزن بہادر ویسرائے ہند۔

(۱۴۰) جلد (۳۳) صفحہ (۴۲۵) مورخہ ۱۰ تیر ۱۳۱۱ف م ۱۸ صفر ۱۳۲۰ھ۔

ترمیم دفعہ (۱۴۳) قانونچہ مبارک دائرہ مسٹر جارج کیسن واکر بر خدمت معین المہامی فنانس ۔

(۱۴۱) جلد (۳۳) صفحہ (۴۴۷) مورخہ ۲۰ امرداد ۱۳۱۱ف م ۵ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ ۔

عطائے تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۲۰ امرداد ۱۳۱۱ف بتقریب جشن رسم تاجپوشی ہز میجسٹی کنگ اڈورڈ ہفتم شہنشاہ ہند ۔

(۱۴۲) جلد (۳۳) صفحہ (۴۹۹) مورخہ ۱۲ شہریور ۱۳۱۱ف م ۱۳ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ ۔

عطائے تعطیل عام دو یوم بتاریخ ۱۲ و ۱۳ شہریور ۱۳۱۱ف م = اظہار افسوس انتقال نواب شمس الامرا امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر (تاریخ وفات ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۰ھ ولادت ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۷ھ) ۔

(۱۴۳) جلد (۳۳) صفحہ (۵۲۳) مورخہ ۲۸ شہریور ۱۳۱۱ف م ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۰ھ ۔

عطائے تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۲ مہر ۱۳۱۱ف بتقریب رسم تاجپوشی اڈورڈ ہفتم شہنشاہ ہند ۔

(۱۴۴) جلد (۳۳) صفحہ (۶۲۹) مورخہ ۱۱ آبان ۱۳۱۱ف م ۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۰ھ ۔

عارضی طور پر پائیگاہ علاقہ نواب خورشید جاہ بہادر کا انتظام نواب شمس الملک بہادر کے تفویض کیا گیا۔ اور پائیگاہ علاقہ نواب وقار الامرا بہادر کا انتظام نواب سلطان الملک بہادر کے سپرد ہوا ۔

(۱۴۵) جلد (۳۴) صفحہ (۵۷) مورخہ ۱۷ دی ۱۳۱۲ف م ۲۰ شعبان سنہ ۱۳۲۰ھ ۔

دربارۂ استقلال مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار بر خدمت مدار المہامی ۔

(۱۴۶) جلد (۳۴) صفحہ (۱۲۹) مورخہ ۱۳ بہمن ۱۳۱۲ف م ۱۴ رمضان سنہ ۱۳۲۰ھ ۔

دربارۂ نہضت فرمائی سواری اعلیحضرت قدر قدرت بغرض شرکت دربار کارونیشن بتاریخ ۱۹ رمضان سنہ ۱۳۲۰ھ و انتظام اجرائی کار سلطنت (تاریخ مراجعت فرمائی

۱۰ر ذیحجہ سنہ ۱۳۲۰ھ)۔

(۱۴۷) جلد (۳۴) صفحہ (۱۷۱) مورخہ ۱۵ر بہمن سنہ ۱۳۱۲ف م ۱۷ر رمضان سنہ ۱۳۲۰ھ۔

عطائے تعطیل عام سہ یوم من ابتدائے ۵ر لغایتہ ۸ر شوال سنہ ۱۳۲۰ھ بہ اظہار مسرت دربار دہلی متعلق تاجپوشی ایڈورڈ ہفتم۔

(۱۴۸) جلد (۳۴) صفحہ (۱۷۵) مورخہ ۱۶ر بہمن سنہ ۱۳۱۲ف م ۱۸ر رمضان سنہ ۱۳۲۰ھ۔

پروگرام سفر اعلیحضرت قدر قدرت بابتہ دربار دہلی۔

(۱۴۹) جلد (۳۴) صفحہ (۴۰۹) مورخہ ۱۷ر اردی بہشت سنہ ۱۳۱۲ف م ۹ر ذیحجہ سنہ ۱۳۲۰ھ۔

تاکید بہ عہدہ داران سرکار برائے حاضری بر اسٹیشن حیدرآباد بوقت مراجعت سواری مبارک اعلیحضرت قدر قدرت از دربار دہلی۔

(۱۵۰) جلد (۳۴) صفحہ (۴۱۱) مورخہ ۱۰ر اردی بہشت سنہ ۱۳۱۲ف م ۱۳ر ذیحجہ سنہ ۱۳۲۰ھ۔

عطائے تعطیل عام دو یوم بہ مسرت مراجعت فرمائی اعلیحضرت قدر قدرت از دربار دہلی۔

(۱۵۱) جلد (۳۵) صفحہ (۵۳) مورخہ ۱۲ر اردی سنہ ۱۳۱۳ف م ۲۵ر شعبان سنہ ۱۳۲۱ھ۔

دستور العمل اقتدارات معین المہام بہادر فنانس۔

(۱۵۲) جلد (۳۶) صفحہ (۱۰۳) مورخہ ۱۹ر بہمن سنہ ۱۳۱۴ف م ۱۳ر شوال سنہ ۱۳۲۲ھ۔

روانگی مہاراجہ بہادر مدار المہام سرکار عالی بر دورہ اضلاع صوبہ شمالی بتاریخ ۱۴ر شوال سنہ ۱۳۲۲ھ)۔

(۱۵۳) جلد (۳۶) صفحہ (۲۶۳) مورخہ ۳ر تیر سنہ ۱۳۱۴ف م ۲ر ربیع الاول سنہ ۱۳۲۳ھ۔

تقرر آنریبل مسٹر چارلیس بیلی (رزیڈنٹ حیدرآباد) بر ممبر مجلسی کمیٹی وکٹوریہ میموریل فنڈ۔

(۱۵۴) جلد (۳۶) صفحہ (۲۸۳) مورخہ ۲۳ر تیر سنہ ۱۳۱۴ف م ۲۲ر ربیع الاول سنہ ۱۳۲۳ھ

متعلق تعطیل بندی جدید گاآکث محکمہ جات سرکار عالی ۔

(۱۵۵) جلد (۳۰) صفحہ (۳۵۳) مورخہ ۲۹ آذر ۱۳۱۵ف م ۴ رمضان ۱۳۲۳ھ ۔

دربارۂ جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک اعلیٰحضرت قدر قدرت ۔ بتاریخ ۶ شوال

۱۳۲۳ھ روز جمعہ ۔

(۱۵۶) جلد (۳۰) صفحہ (۱۰۷) مورخہ ۴ بہمن ۱۳۱۵ف م ۶ شوال ۱۳۲۳ھ ۔

پروگرام جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک اعلیٰحضرت قدر قدرت ۔

(۱۵۷) جلد (۳۰) صفحہ (۲۸۸) مورخہ غرۂ فروردی ۱۳۱۵ف م ۱۲ ذیحجہ ۱۳۲۳ھ ۔

عطائے تعطیل عام من ابتدائے ۸ لغایتہ ۱۰ فروردی ۱۳۱۵ف در مسرت

تشریف آوری عالیجناب پرنس آف ویلز (تاریخ رونق افروزی بلدہ ۱۴ ذیحجہ ۱۳۲۳ھ

مراجعت فرمائی ۲۲ ماہ مذکور سنہ الیہ) ۔

(۱۵۸) جلد (۳۰) صفحہ (۲۸۹) مورخہ ۱۰ فروردی ۱۳۱۵ف م ۱۵ ذیحجہ ۱۳۲۳ھ ۔

عطائے تعطیل عام روز یکشنبہ بوجہ انتقال حضرت نظام النساء بیگم صاحبہ

صاحبزادی اعلیٰحضرت قدر قدرت (تاریخ وفات ۱۵ ذیحجہ ۱۳۲۳ھ ولادت

۲۳ شوال سنہ ۱۳۱۰ھ) ۔

(۱۵۹) جلد (۳۰) صفحہ (۳۸۲) مورخہ ۷ خورداد ۱۳۱۵ف م ۱۵ صفر ۱۳۲۴ھ ۔

دربارۂ ممانعت عطائے انعام وغیرہ بہ ملازمان ڈیوڑھی مبارک ۔

(۱۶۰) جلد (۳۰) صفحہ (۳۸۹) مورخہ ۱۳ خورداد ۱۳۱۵ف م ۲۱ صفر ۱۳۲۴ھ

عطائے تعطیل عام بتاریخ ۲۲ صفر ۱۳۲۴ھ بتقریب رسم عقد خوانی (صاحبزادہ)

اعلیٰحضرت قدر قدرت نواب میر عثمان علیخان بہادر مدظلہ ۔

(۱۶۱) جلد (۳۱) صفحہ (۹۵) مورخہ ۲۳ دی ۱۳۱۶ف م ۱۰ شوال ۱۳۲۴ھ ۔

دربارۂ قیام سال کبیسہ از ۱۳۱۶ف در یادگار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک

اعلیٰحضرت قدر قدرت۔

(۱۶۶۲) جلد (۳۸) صفحہ (۱۴۰۵) مورخہ ۲۸ بہمن ۱۳۱۶ ف م ۱۳ ذیحجہ ۱۳۲۴ھ۔

دربارۂ روانگی مہاراجہ مدار المہام سرکار عالی بردورہ اضلاع صوبہ اورنگ آباد بتاریخ ۷ ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ۔

(۱۶۶۳) جلد (۳۸) صفحہ (۲۸۱) مورخہ ۱۷ اردی بہشت ۱۳۱۶ ف م ۶ صفر ۱۳۲۵ھ۔

عطائے تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۸ صفر ۱۳۲۵ھ بہ اظہار مسرت ولادت صاحبزادہ (ولیعہد صاحبزادہ نواب میر حمایت علیخان بہادر۔ تاریخ ولادت ۸ محرم ۱۳۲۵ھ) در مشکوئے معلیٰ نواب میر عثمان علیخان بہادر ولیعہد۔

(۱۶۶۴) جلد (۳۸) صفحہ (۳۳۱) مورخہ غرہ خورداد ۱۳۱۶ ف م ۲۱ صفر ۱۳۲۵ھ۔

دربارۂ تشریف فرمائی مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر مدار المہام سرکار عالی بمقام والثر بغرض تبدیل آب و ہوا بتاریخ ۲۳ صفر ۱۳۲۵ھ۔

(۱۶۶۵) جلد (۳۸) صفحہ (۵۹۳) مورخہ ۱۲ شہریور ۱۳۱۶ ف م ۷ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ۔

دربارۂ تقرر خانخانان بہادر امتحاناً بر معین المہامی فوج بجائے نواب ظفر جنگ مرحوم و تقرر نواب مظفر جنگ بہادر بر اعزازی رکنیت کبنیٹ کونسل تاحکم ثانی۔

(۱۶۶۶) جلد (۳۸) صفحہ (۵۹۵) مورخہ ۱۴ شہریور ۱۳۱۶ ف م ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ۔

دربارہ موقوفی و ضبطی خطابات خانی۔ بہادری۔ جنگی و دولائی سید عبد الرشید فرزند سید عبد الرزاق صاحب مرحوم سابق معتمد مخاص و ممانعت سکونت در حدود بلدہ بعلت گستاخی و بے باکی و بے ادبی۔

(۱۶۶۷) جلد (۳۸) صفحہ (۶۲۳) مورخہ ۱۶ مہر ۱۳۱۶ ف م ۱۳ رجب ۱۳۲۵ھ۔

عطائے تعطیل عام دو یوم بتقریب ولادت صاحبزادہ (یعنی نواب میر احمد محی الدین علیخان بہادر) (تاریخ تولد ۹ رجب ۱۳۲۵ھ)۔

(۱۶۸) جلد (۳۹) صفحہ (۳۳۲) مورخہ ۱۶ آذر ۱۳۱۷ ف م ۱۴ رمضان ۱۳۲۵ھ۔

عطائے تعطیل دو یوم ۱۵ و ۱۶ ماہ رمضان ۱۳۲۵ھ بتقریب ولادت صاحبزادہ نواب میر محی الدین علیخان بہادر (تاریخ تولد ۱۱ رمضان ۱۳۲۵ھ)۔

(۱۶۹) جلد (۳۹) صفحہ (۳۷۴) مورخہ ۲۲ آذر ۱۳۱۷ ف م ۲۴ رمضان ۱۳۲۵ھ۔

پروگرام تشریف آوری بلدہ عالیجناب ویسرائے لارڈ منٹو گورنر جنرل بہادر ہند (تاریخ رونق افروزی بلدہ ۳ شوال ۱۳۲۵ھ مراجعت فرمائی ۹ شوال ۱۳۲۵ھ)۔

(۱۷۰) جلد (۳۹) صفحہ (۱۳۹) مورخہ ۳ اسفندار ۱۳۱۷ ف م ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ۔

عطائے تعطیل عام بتاریخ غرہ ذیحجہ ۱۳۲۵ھ بتقریب مسرت تولد صاحبزادہ صاحب (یعنی نواب میر شجاعت علیخان بہادر جن کی ولادت شاہزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر ولیعہد سلطنت آصفیہ کے مشکوئے معلیٰ میں ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ کو ہوئی)۔

(۱۷۱) جلد (۳۹) صفحہ (۱۷۹) مورخہ ۱۶ اسفندار ۱۳۱۷ ف م ۱۴ ذیحجہ ۱۳۲۵ھ۔

دربارۂ روانگی مہاراجہ سر کشن پرشاد یمین السلطنت مدار المہام سرکار عالی بغرض دورہ اضلاع رائچور و گلبرگہ وغیرہ۔

(۱۷۲) جلد (۳۹) صفحہ (۳۶۲) مورخہ ۱۳ ارادی بہشت ۱۳۱۷ ف م ۱۳ صفر ۱۳۲۶ھ۔

عطائے تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۱۵ ارادی بہشت ۱۳۱۷ ف بہ تقریب مسرت تولد صاحبزادہ صاحب (یعنی نواب میر نصرت علیخان بہادر جن کی ولادت شہزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر ولیعہد سلطنت آصفیہ کے مشکوئے معلیٰ میں ۵ محرم ۱۳۲۶ھ کو ہوئے۔ یکم جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ کو آپکا انتقال ہو گیا)۔

(۱۷۳) جلد (۳۹) صفحہ (۸۰۹) مورخہ ۲۵ آبان ۱۳۱۷ ف م ۳ رمضان ۱۳۲۶ھ

دربارۂ اظہار ہمدردی منجانب سرکار بر آفت زدگان طغیانی رود موسیٰ (تاریخ طغیانی رود موسیٰ یکم رمضان ۱۳۲۶ھ روز دوشنبہ)۔

(۱۶۴) جلد (۳۹) صفحہ (۳۰۱) مورخہ ۲۸ آبان ۱۳۱۸ف م ۶ رمضان ۱۳۲۶ھ۔

دربارۂ اظہار خوشنودی سرکار نسبت عہدہ داران سرکار جنہوں نے رود موسیٰ کی طغیانی کے مصیبت کے وقت مستعدی سے کام کیا۔

(۱۶۵) جلد دہم صفحہ ۱ مورخہ ۲ آذر ۱۳۱۸ف م ۱۱ رمضان ۱۳۲۶ھ۔

نقل رقعہ جات ہز مجسٹی کنگ ایمپرر پرنس آف ویلز و ویسرائے بہادر معہ جوابات اعلیحضرت قدر قدرت متعلق اظہار ہمدردی نسبت طغیانی زدگان رود موسیٰ)۔

(۱۶۶) جلد (۴۰) صفحہ (۲۷) مورخہ ۲۲ آذر ۱۳۱۸ف م ۵ شوال ۱۳۲۶ھ۔

عطائے تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۷ شوال ۱۳۲۶ھ روز دوشنبہ بتقریب انقضائے حکومت پنجاہ سالہ سلطنت برطانیہ ملک ہندوستان۔ (اعلان دربارہ انتقال حکومت ملک ہندوستان از ایسٹ انڈیا کمپنی ملکہ معظمہ قیصر ہند یکم نومبر ۱۸۵۸ء م ۲۴ ربیع الاول ۱۲۷۵ھ)۔

(۱۶۷) جلد (۴۱) صفحہ (۴۰۹) مورخہ ۲ تیر ۱۳۱۹ف م ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ۔

دربارۂ اظہار رنج و افسوس بر وفات ہز امپیریل مجسٹی اڈورڈ ہفتم قیصر ہند و عطائے تعطیل ہفت یوم من ابتدائے ۳ لغایتہ ۹ تیر ۱۳۱۹ف (تاریخ وفات ۷ مئی ۱۹۱۰ء م ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ ولادت ۹ نومبر ۱۸۴۱ء م ۲۴ رمضان ۱۲۵۷ھ)۔

(۱۶۸) جلد (۴۱) صفحہ (۴۰۱) مورخہ ۶ تیر ۱۳۱۹ف م یکم جمادی الاول ۱۳۲۸ھ۔

اعلان تخت نشینی ملک معظم جارج پنجم۔

(۱۷۹) جلد (۲۱)، صفحہ (۳۱۹) مورخہ ۱۳؍ تیر ۱۳۱۹ف م ۸؍ جمادی الاول ۱۳۲۸ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۱۶؍ تیر ۱۳۱۹ف روز شنبہ تدفین جنازہ ملک معظم قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم بتاریخ ۲۰؍ مئی ۱۹۱۰ء روز جمعہ۔

(۱۸۰) جلد (۲۱)، صفحہ (۳۲۱) مورخہ ۱۳؍ تیر ۱۳۱۹ف م ۸؍ جمادی الاول ۱۳۲۸ھ۔

اعلان جلوس ملک معظم قیصر ہند جارج پنجم جو ۱۲؍ مئی ۱۹۱۰ء کو رزیڈنسی بلدہ میں پڑھکر سنایا گیا۔

(۱۸۱) جلد (۲۱)، صفحہ (۵۰۷) مورخہ ۸؍ شہریور ۱۳۱۹ف م ۱۴؍ رجب ۱۳۲۸ھ۔

نقل خریطہ منجانب ویسرائے بہادر و جواب اعلیحضرت حضور پر نور درباب انسداد خیالات بغاوت آمیز متعلق سلطنت ہند۔

(۱۸۲) جلد (۲۱)، صفحہ (۵۶۱) مورخہ ۲؍ مہر ۱۳۱۹ف م ۸؍ شعبان ۱۳۲۸ھ۔

درباره روانگی مہاراجہ مدارالمہام سرکار عالی بہ شملہ بغرض حصول تمغہ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ بتاریخ ۵؍ مہر ۱۳۱۹ف۔

(۱۸۳) جلد (۲۲)، صفحہ (۱۱۷) مورخہ ۱۲؍ بہمن ۱۳۲۰ف م ۱۳؍ ذیحجہ ۱۳۲۸ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۱۳؍ بہمن ۱۳۲۰ف بتقریب تشریف آوری ہز امپیریل کراون پرنس آف جرمنی (تاریخ تشریف آوری بلدہ ۱۴؍ ذیحجہ ۱۳۲۸ھ و مراجعت قربانی ۱۸؍ ذیحجہ سالحال)۔

(۱۸۴) جلد (۲۳)، صفحہ (۲۰۳) مورخہ یکم فروردی ۱۳۲۰ف م ۳؍ صفر ۱۳۲۹ھ۔

دستور العمل اختیارات عہدہ داران علاقہ صرفخاص۔

(۱۸۵) جلد (۲۳)، صفحہ (۲۹۱) مورخہ ۱۳؍ امرداد ۱۳۲۰ف م ۱۲؍ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ۔

عطائے تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۲۲؍ جون ۱۹۱۱ء م ۱۶؍ امرداد ۱۳۲۰ف بتقریب رسم تاجپوشی ہز مجسٹی ملک معظم جارج پنجم۔

(۱۸۶) جلد (۴۲) صفحہ (۶۴۱) مورخہ ۲۲ مہر ۱۳۲۰ ف م ۴ رمضان ۱۳۲۹ھ۔

اظہار تاسف بر انتقال پر ملال اعلیحضرت میر محبوب علیخان بہادر نظام الملک بتاریخ ۴ رمضان ۱۳۲۹ھ و عطائے تعطیل عام ہفت یوم من ابتدائے ۲۲ مہر ۱۳۲۰ ف (تاریخ ولادت ۵ ربیع الثانی ۱۲۸۳ھ)۔

(۱۸۷) جلد (۴۲) صفحہ (۶۴۳) مورخہ ۲۳ مہر ۱۳۲۰ ف م ۵ رمضان ۱۳۲۹ھ۔

اعلان دربارہ مسند نشینی اعلیحضرت قدر قدرت نواب میر عثمان علیخان بہادر مدظلہ العالی۔

(۱۸۸) جلد (۴۳) صفحہ (۱) مورخہ ۲ آذر ۱۳۲۱ ف م ۱۴ شوال ۱۳۲۹ھ۔

پروگرام تشریف آوری عالیجناب لارڈ ہارڈنج ویسرائے گورنر جنرل کشور ہند در بلدہ۔

(۱۸۹) جلد (۴۳) صفحہ (۱۲) مورخہ ۵ آذر ۱۳۲۱ ف م ۱۷ شوال ۱۳۲۹ھ۔

ترمیم پروگرام مطبوعہ جریدہ ۲ آذر ۱۳۲۱ ف (تشریف آوری ویسرائے بہادر بہ بلدہ بتاریخ ۲۲ شوال ۱۳۲۹ھ مراجعت فرمائی ۲۵ شوال ۱۳۲۹ھ)۔

(۱۹۰) جلد (۴۳) صفحہ (۸۷) مورخہ ۱۳ اردی ۱۳۲۱ ف م ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ۔

پروگرام تشریف فرمائی اعلیحضرت قدر قدرت بہ دہلی بغرض شرکت دربار قیصری بتاریخ غرۂ ذیحجہ ۱۳۲۹ھ (مراجعت فرمائی بلدہ بتاریخ ۲۹ ذیحجہ ۱۳۲۹ھ)

(۱۹۱) جلد (۴۳) صفحہ (۱۰۵) مورخہ ۱۷ اردی ۱۳۲۱ ف م ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ۔

عطائے تعطیل عام من ابتدائے ۳ لغایۃ ۸ بہمن ۱۳۲۱ ف باظہار مسرت دربار تاجپوشی جارج پنجم۔

(۱۹۲) جلد (۴۳) صفحہ (۱۰۷) مورخہ ۱۷ اردی ۱۳۲۱ ف م ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ۔

دربارۂ اجرائی کار مہام سلطنت بزمانہ تشریف بری اعلیحضرت قدر قدرت

و مدار المہام بہ سمت دہلی بغرض شرکت دربار قیصری۔

(۱۹۳) جلد (۳۴) صفحہ (۱۵۹) مورخہ ۲۳ر اسفندار ۱۳۲۱ف م ۸ر صفر ۱۳۳۰ھ

دربارۂ تقرر مسٹر ایچ رٹن بحیثیت انسپکٹر جنرل پائیگاہ بغرض دریافت حالات موجودہ انتظام ہر سہ پائیگاہ۔

(۱۹۴) جلد (۳۴) صفحہ (۲۴۱) مورخہ ۳ر فروردی ۱۳۲۱ف م ۴ر ربیع الاول ۱۳۳۰ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۱۵ر ربیع الاول ۱۳۳۰ھ بتقریب سرشتہ ولادت صاحبزادہ بلند اقبال (نواب میر احمد علیخان بہادر) تاریخ ولادت ۱۳ر ربیع الاول ۱۳۳۰ھ)۔

(۱۹۵) جلد (۳۴) صفحہ (۲۸۵) مورخہ ۹ر خورداد ۱۳۲۱ف م ۲۴ر ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ۔

دربارۂ معزولی محی الدولہ از خدمت نظامت امور مذہبی و صدر الصدوری و سلب خطاب و اعزاز وغیرہ (بعد بذریعہ جریدہ۔ معمولی ۱۲ر مہر ۱۳۲۲ف بہ یادگار تخت نشینی اعلیحضرت قدر قدرت آپکے خطابات بحال کیے گئے)۔

(۱۹۶) جلد (۳۴) صفحہ (۳۲۳) مورخہ یکم امرداد ۱۳۲۱ف م ۱۹ر جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ۔

عطائے تعطیل عام دو یوم بتاریخ ۷ و ۱۱ر امرداد ۱۳۲۱ف بتقریب جشن مسند نشینی اعلیحضرت قدر قدرت۔

(۱۹۷) جلد (۳۴) صفحہ (۳۸۳) مورخہ ۵ر شہریور ۱۳۲۱ف م ۲۵ر رجب ۱۳۳۰ھ۔

منظوری رخصت شش ماہ مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر یمین السلطنت پیشکار بلا یافت تنخواہ و سبکدوشی بہادر ممدوح از خدمت مدار المہامی و سفرمانہ تقرر نواب سالار جنگ بہادر ثالث تا حکم ثانی بر خدمت مدار المہامی (تاریخ سرفرازی خدمت مدار المہامی مہاراجہ بہادر ۱۰ر جمادی الاول ۱۳۱۹ھ مستعفی ۲۵ر رجب ۱۳۳۰ھ)۔

(۱۹۸) جلد (۴۳) صفحہ (۵۲۳) مورخہ ۱۵ ر شہریور ۱۳۲۱ف م ۴ ر شعبان ۱۳۳۱ھ ۔

عطائے تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۵ ر شعبان ۱۳۳۱ھ بتقریب مسرت ولادت صاحبزادہ نواب میر کاظم علیخان بہادر (تاریخ ولادت ۵ ر شعبان ۱۳۳۱ھ) ۔

(۱۹۹) جلد (۴۳) صفحہ (۶۲۹) مورخہ ۱۴ ر مہر ۱۳۲۱ف م ۴ ر رمضان ۱۳۳۱ھ ۔

منظوری تعطیل عام ایک یوم سالانہ بطور یادگار مسند نشینی اعلحضرت قدر قدرت بتاریخ ہفتم رمضان المبارک ہر سال ۔

(۲۰۰) جلد (۴۳) صفحہ (۶۴۵) مورخہ ۸ ر آبان ۱۳۲۱ف م غرہ شوال ۱۳۳۱ھ ۔

دربارۂ نہضت فرمائے سواری مبارک اعلحضرت قدر قدرت بسوئے کوہ شملہ (تاریخ رونق افروزی از بلدہ یکم شوال ۱۳۳۱ھ مراجعت فرمائی ۱۱ ر شوال ۱۳۳۱ھ) ۔

(۲۰۱) جلد (۴۳) صفحہ (۶۹۷) مورخہ ۲۹ ر آبان ۱۳۲۱ف م ۲۲ ر شوال ۱۳۳۱ھ ۔

دربارہ رونق افروزی سواری مبارک اعلحضرت قدر قدرت بہ سمت بمبئی اجمیر شریف و گلبرگہ ۔ (تاریخ رونق افروزی ۲۲ ر شوال ۱۳۳۱ھ مراجعت فرمائی یکم ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ) ۔

(۲۰۲) جلد (۴۳) صفحہ (۶۹۹) مورخہ ۳۰ ر آبان ۱۳۲۱ف م ۲۳ ر شوال ۱۳۳۱ھ ۔

دربارۂ کیاہے ۔ نگرانی خاص بندگان اعلحضرت قدر قدرت بر پائیگاہ نواب سر وقار الامراء مرحوم ۔

(۲۰۳) جلد (۴۴) صفحہ (۱۰۷) مورخہ ۳۰ ر آبان ۱۳۲۱ف م ۲۳ ر شوال ۱۳۳۱ھ ۔

دربارۂ نگرانی خاص بندگان اعلحضرت قدر قدرت بر پائیگاہ نواب سر آسمانجاہ مرحوم ۔

(۲۰۴) جلد (۴۴) صفحہ (۲۱) مورخہ ۱۱ آذر ۱۳۲۲ف م ۳ ذیقعدہ ۱۳۳۰ھ۔

دربارہ نگرانی خاص اعلیحضرت بندگان عالی بر پائیگاہ نواب سر خورشید جاہ مرحوم۔

(۲۰۵) جلد (۴۴) صفحہ (۱۰۵) مورخہ ۱۹ اردی ۱۳۲۲ف م ۱۳ ذیحجہ ۱۳۳۰ھ۔

عطائے تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۲۰ اردی ۱۳۲۲ف بتقریب مسرت ولادت صاحبزادہ نواب میر رضا علیخان بہادر (تاریخ ولادت ۱۳ ذیحجہ ۱۳۳۰ھ)۔

(۲۰۶) جلد (۴۴) صفحہ (۲۹۵) مورخہ ۱۷ اسفندار ۱۳۲۲ف م ۸ صفر ۱۳۳۱ھ۔

عطائے تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۱۰ صفر ۱۳۳۱ھ بہ تقریب مسرت ولادت صاحبزادہ نواب میر عابد علیخان بہادر (تاریخ ولادت ۸ صفر ۱۳۳۱ھ)۔

(۲۰۷) جلد (۴۴) صفحہ (۲۹۷) مورخہ ۱۸ اسفندار ۱۳۲۲ف م ۱۰ صفر ۱۳۳۱ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۱۱ صفر ۱۳۳۱ھ بہ تقریب مسرت ولادت صاحبزادہ نواب میر حیدر علیخان بہادر (تاریخ ولادت ۱۰ صفر ۱۳۳۱ھ)۔

(۲۰۸) جلد (۴۴) صفحہ (۳۰۹) مورخہ ۲۱ اسفندار ۱۳۲۲ف م ۱۴ صفر ۱۳۳۱ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۱۵ صفر ۱۳۳۱ھ بتقریب مسرت ولادت صاحبزادہ نواب میر حشمت علیخان بہادر (تاریخ ولادت ۱۴ صفر ۱۳۳۱ھ)

(۲۰۹) جلد (۴۴) (۳۱۱) مورخہ ۲۳ اسفندار ۱۳۲۲ف م ۱۶ صفر ۱۳۳۱ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۲۵ اسفندار ۱۳۲۲ف باظہار مسرت صحت یابی عالیجناب لارڈ ہارڈنگ ویسرائے گورنر جنرل بہادر از حادثہ گولہ بم دہلی (تاریخ حادثہ ۲۳ ڈسمبر ۱۹۱۲ء م ۱۳ محرم ۱۳۳۱ھ)۔

(۲۱۰) جلد (۴۴) صفحہ (۳۴۳) مورخہ ۳ فروردی ۱۳۲۳ف م ۲۴ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ بتقریب مسرت

ولادت صاحبزادہ نواب میر جعفر علیخان بہادر (تاریخ ولادت ۲۴ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ)

(۲۱۱) جلد (۴۴) صفحہ (۴۷۹) مورخہ ۲۶ اردی بہشت ۱۳۲۲ف م ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتقریب مسرت ولادت صاحبزادہ نواب ہاشم علیخان بہادر (تاریخ ولادت ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ)۔

(۲۱۲) جلد (۴۴) صفحہ (۴۹۹) مورخہ ۹ خورداد ۱۳۲۲ف م ۵ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ

درباره اطلاع روانگی نواب مدار المہام سرکار عالی بسمت اوٹکمنڈ و انتظام اجرائی کار ریاست۔

(۲۱۳) جلد (۴۴) صفحہ (۵۰۱) مورخہ ۹ خورداد ۱۳۲۲ف م ۵ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بمسرت ولادت صاحبزادہ نواب میر جواد علیخان بہادر (تاریخ ولادت ۴ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ)۔

(۲۱۴) جلد ۴۴ صفحہ ۵۴۷ مورخہ ۲۹ خورداد ۱۳۲۲ف م ۲۵ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بوجہ انتقال پر ملال صاحبزادہ نواب میر جعفر علیخان بہادر۔ تاریخ وفات ۲۴ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ (تاریخ ولادت ۲۴ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ)۔

(۲۱۵) جلد ۴۴ صفحہ ۵۶۳ مورخہ یکم تیر ۱۳۲۲ف م ۲۸ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ۔

مشعر بر رونق افروزی سواری مبارک اعلحضرت قدر قدرت جانب بمبئی (تاریخ رونق افروزی از بلدہ ۔ ۵ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ ۔ مراجعت فرمائی ۱۹ جمادی الثانی سالہ ھ)۔

(۲۱۶) جلد ۴۴ صفحہ ۵۷۹ مورخہ ۱۰ تیر ۱۳۲۲ف م ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتقریب مسعود سالگرہ ہز مجسٹی ملک معظم قیصر ہند بتاریخ ۲ جون ۱۹۱۳ء۔

(۲۱۷) جلد ۴۴ صفحہ (۷۱۴) مورخہ ۲۴ تیر ۱۳۲۲ف م ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بوجہ انتقال پر ملال صاحبزادہ نواب میر حیدر علی خان بہادر (تاریخ وفات ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ ولادت ۱۱ صفر ۱۳۳۱ھ)۔

(۲۱۸) جلد ۴۴ صفحہ ۷۲۳ مورخہ ۳۰ تیر ۱۳۲۲ف م ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ۔

دربارہ طریقہ اوخال نذر در تقریب سالگرہ مبارک۔

(۲۱۹) جلد (۴۴) صفحہ (۷۳۵) مورخہ ۴ مرداد ۱۳۲۲ف م ۳ رجب ۱۳۳۱ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بمسرت ولادت صاحبزادہ نواب میر تقی علیخان بہادر (تاریخ ولادت ۳ رجب ۱۳۳۱ھ)۔

(۲۲۰) جلد ۴۴ صفحہ ۷۴۱ مورخہ ۵ امرداد ۱۳۲۲ف م ۴ رجب ۱۳۳۱ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بمسرت یادگار سلامتی عالیجناب لارڈ ہارڈنگ ویسرائے بہادر از حادثہ بم بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۱۳ء و عطائے مڈل بطور تحفہ و ضیافت بہ طلبا مدارس۔

(۲۲۱) جلد ۴۴ صفحہ ۹۰۷ مورخہ ۱۱ شہریور ۱۳۲۲ف م ۱۲ شعبان ۱۳۳۱ھ۔

دربارہ معزولی ممتاز یار الدولہ بہادر از جملہ خدمات سرکاری علاقہ دیوانی و صرفخاص و منسوخی جملہ خطابات۔ (بعدہٗ بتقریب سالگرہ مبارک اعلیٰحضرت قدر قدرت نے بکمال مراحم خسروانہ آپ کے تمام کل قصورات معاف اور بدستور سابق خطابات بحال فرما دئے گئے) ملاحظہ ہو جریدہ غیر معمولی ۱۷ تیر ۱۳۲۳ف)۔

(۲۲۲) جلد (۴۴) صفحہ (۷۴۴) مورخہ ۳۰ شہریور ۱۳۲۳ف م ۲ رمضان ۱۳۳۱ھ۔

منظوری سالانہ تعطیل ایک یوم بتاریخ ۴ رمضان بیادگار وفات حضرت غفرانمکان و ممانعت نواخت روشن چوکی و نوبت وغیرہ بتاریخ مذکور۔

(۲۲۳) جلد (۴۴) صفحہ (۷۴۹) مورخہ ۲ ر مہر ۱۳۲۲ف م ۵ ر رمضان ۱۳۳۱ھ۔

دربارۂ قواعد پریڈ گراونڈ قلعہ و شدن سلامی اتواپ بتاریخ ۷ ر رمضان بوقت صبح مثل سالگرہ مبارک سال بسال بہ یادگار مسند نشینی۔

(۲۲۴) جلد (۴۴) صفحہ (۷۶۳) مورخہ ۱۰ ر مہر ۱۳۲۲ف م ۱۳ ر رمضان ۱۳۳۱ھ۔

تاکید بہ انجام وہی مہام سلطنت بعجلت تمام و روانہ واشتن تعویق درکارہائے سرکاری۔

(۲۲۵) جلد (۴۴) صفحہ (۸۱۱) مورخہ ۱۱ ر آبان ۱۳۲۲ف م ۱۴ ر شوال ۱۳۳۱ھ۔

نواب افتخار الملک و نواب حسام الملک خانخانان بہادر بوجہ کبر سنی اپنے خدمات سے سبکدوش کیا جانا اور اون کو (۱۰۰۰ عہ) ماہوارات خاص مقرر کیا جانا۔

(۲) صیغہ جات ذیل آیندہ سے نواب فخر الملک بہادر معین المہام سے (۳۰۰۰ روپیہ) ماہوار مدد خرچ کے ساتھ متعلق کیا جانا۔

(الف) عدالت۔ (ب) کوتوالی۔ (ج) ٹپہ۔ (د) تعلیمات۔

(۳) نواب مظفر جنگ بہادر کا تقرر منصرمانہ معین المہامی امور مذہبی پر دو سال کے لئے بماہوار مدد خرچ (۱۰۰۰ عہ)۔

(۴) نواب محمد ولی الدین خان بہادر کا منصرمانہ تقرر دو سال کے لئے معین المہامی فوج پر بماہوار مدد خرچ (۱۰۰۰ عہ)۔

(۵) نواب میر تلاوت علی صاحب صاحبزادہ کا تقرر منصرمانہ دو سال کے لئے معین المہامی تعمیرات۔ صفائی و طبابت پر بماہوار مدد خرچ (۱۰۰۰ عہ)

(۶) قرار داون گریڈ معین المہامان۔

(۲۲۶) جلد (۴۵) صفحہ (۸۳) مورخہ ۴ ر دی ۱۳۲۳ف م ۸ ر ذیحجہ ۱۳۳۱ھ۔

تشریف فرمائی سواری مبارک اعلیحضرت قوی شوکت بہ اجمیر شریف (تاریخ رونق افروزی ۱۰ ذیحجہ ۱۳۳۱ھ مراجعت فرمائی ۲۹ ذیحجہ ۱۳۳۱ھ)۔

(۲۲۷) جلد (۵۴) صفحہ (۸۵) مورخہ ۱۱ ردی ۱۳۲۲ف م ۱۵ ذیحجہ ۱۳۳۱ھ۔

ممانعت اجرائی مطلوبہ جات جمعیت بہ تقاریب شادی وغیرہ۔

(۲۲۸) جلد (۵۴) صفحہ (۱۷۱) مورخہ ۲۹ ردی ۱۳۲۳ف م ۴ محرم ۱۳۳۲ھ۔

مسدودی تنخواہ و ضبطی خطاب محمد بہادر جنگ خطیب مکہ مسجد و علحدگی صاحب موصوف از خدمت امامت بوجہ بدرویگی۔

(۲۲۹) جلد (۵۴) صفحہ (۲۲۷) مورخہ ۲۰ بہمن ۱۳۲۳ف م ۲۴ محرم ۱۳۳۲ھ۔

تشریف فرمائی عالیجناب مدار المہام بہ سمت اجنٹہ برائے ۱۰ یوم و انتظام اجرائی کار سرکاری۔

(۲۳۰) جلد (۵۴) صفحہ (۳۵۹) مورخہ ۸ فروردی ۱۳۲۳ف م ۱۳ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ۔

عطائے تعطیل دو یوم بہ مسرت ولادت صاحبزادہ نواب میر تراب علیخان بہادر و نواب میر مظہر علیخان بہادر۔ (تاریخ ولادت نواب میر تراب علیخان بہادر ۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ و نواب میر مظہر علیخان بہادر ۵ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ)۔

(۲۳۱) جلد (۵۴) صفحہ (۱۰۴) مورخہ ۹ فروردی ۱۳۲۳ف م ۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ۔

روانگی نواب مدار المہام بہ دہلی بغرض ملاقات عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر بتاریخ ۱۳ فروردی ۱۳۲۳ف م۔

(۲۳۲) جلد (۵۴) صفحہ (۴۲۱) مورخہ ۱۵ فروردی ۱۳۲۳ف م ۲۰ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ۔

امتناع داد و ستد و خریدی زیورات و ملبوسات وغیرہ از محلات مبارک۔

(۲۳۳) جلد (۵۴) صفحہ (۵۷۳) مورخہ ۹ خورداد ۱۳۲۳ف م ۱۶ جمادی الاول ۱۳۳۲ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم تبارِیخ ۱۰ رخورداد ۱۳۲۳ف بوجہ انتقال نواب مظفر جنگ بہادر معین المہام امور مذہبی و تقرر مولوی انوار اللہ خان صاحب بہادر (نواب فضیلت جنگ) بر خدمت معین المہامی امور مذہبی بلحاظ حالات خاص۔

(۲۳۴) جلد (۵۴) صفحہ (۶۴۳) مورخہ ۹ر تیر ۱۳۲۳ف م ۷ ر جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ۔

روانگی نواب مدار المہام سالار جنگ ثالث بہ ضلع ناندیڑ بغرض شکار و معائنہ دفاتر سرکار بتاریخ ۱۱ر تیر ۱۳۲۳ف برائے ۶ یوم۔

(۲۳۵) جلد (۵۴) صفحہ (۶۶۵) مورخہ ۲۰ر تیر ۱۳۲۳ف م ۲۰ ر جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ۔

تبدیل تاریخ سالگرہ مبارک ملک معظم جارج خامس یعنی قرار یافتن تعطیل عام ۲۲ر جون بعوض ۳ر جون۔

(۲۳۶) جلد (۵۴) صفحہ (۷۷۳) مورخہ ۲۸ر امرداد ۱۳۲۳ف م ۸ ر شعبان ۱۳۳۲ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۲۹ر امرداد ۱۳۲۳ف بہ تعزیت وفات صاحب زادہ نواب میر مظہر علیخان بہادر۔ (تاریخ وفات ۸ ر شعبان ۱۳۳۲ھ ولادت ۵ ر ربیع الاول ۱۳۳۲ھ)۔

(۲۳۷) جلد (۵۴) صفحہ (۷۹۱) مورخہ ۷ر شہریور ۱۳۲۳ف م ۱۸ ر شعبان ۱۳۳۲ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۷ر شہریور ۱۳۲۳ف بہ تعزیت وفات لیڈی ہارڈنگ ویسرائے گورنر جنرل۔

(۲۳۸) جلد (۵۴) صفحہ (۸۰۳) مورخہ ۱۴ر شہریور ۱۳۲۳ف م ۲۵ ر شعبان ۱۳۳۲ھ۔

دربارۂ مستقلی نواب سالار جنگ بہادر ثالث بر خدمت مدار المہامی۔

(۲۳۹) جلد (۵۴) صفحہ (۸۷۹) مورخہ ۸ر مہر ۱۳۲۳ف م ۲۱ ر رمضان ۱۳۳۲ھ۔

مشعر ہدایت بہ مالکان اخبار دربارۂ اندراج مضامین جنگ فیما بین انگلستان و دول یورپ۔

(۲۴۰) جلد (۴۵) صفحہ (۸۸۵) مورخہ ۱۰ مہر ۱۳۲۳ف م ۲۳ رمضان ۱۳۳۲ھ۔

اعلان بنام رعایائے باشندگان اشیاء و ریاست ہائے دیگر۔ غیر از ریاست برطانیہ واسطے رجوع ہونے اور اپنا نام اول مددگار صاحب عالیشان بہادر کے پاس درج رجسٹر کرنے۔

(۲۴۱) جلد (۴۵) صفحہ (۹۲۷) مورخہ ۵ آبان ۱۳۲۳ف م ۲۹ شوال ۱۳۳۲ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۱۶ آبان ۱۳۲۳ف بہ تعزیت وفات صاحبزادہ نواب میر تراب علیخان بہادر۔ (تاریخ وفات ۲۸ شوال ۱۳۳۲ھ ولادت ۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ)۔

(۲۴۲) جلد (۴۵) صفحہ (۹۹۵) مورخہ ۲۱ آبان ۱۳۲۳ف م ۵ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ۔

نواب فریدون جنگ بہادر پولیٹیکل و پرائیوٹ سکرٹری کا لقب آیندہ سے (پولیٹیکل صدرالمہام دیوانی) قرار دیا گیا۔

(۲۴۳) جلد (۴۵) صفحہ (۹۹۷) مورخہ ۲۱ آبان ۱۳۲۳ف م ۵ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ۔

رائے مرلیدہر صاحب (راجہ فتح نواز ونت بہادر) کا لقب آیندہ سے (صدرالمہام صرف خاص پیشی) قرار دیا گیا۔

(۲۴۴) جلد (۴۵) صفحہ (۹۹۹) مورخہ ۲۱ آبان ۱۳۲۳ف م ۵ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ۔

سر برائن ایجرٹن انسپکٹر جنرل پائیگاہ کا لقب آیندہ سے (صدرالمہام پائیگاہ) قرار دیا گیا۔

(۲۴۵) جلد (۴۶) صفحہ (۵۵) مورخہ ۱۶ آذر ۱۳۲۴ف م غرۂ ذیحجہ ۱۳۳۲ھ۔

دربارۂ عفو تقصیر سپاہیان جمعیت سیسرم و بحالی شان بر خدمات ماہوارات سابق۔

(۲۴۶) جلد (۴۶) صفحہ (۹۹) مورخہ ۲۸ آذر ۱۳۲۴ف م ۱۳ ذیحجہ ۱۳۳۲ھ۔

محترز اعلان محترزہ بامداد رعایائے سرکار عالی از شرکت مجالس باغیانہ خلاف برٹش گورنمنٹ

(۲۴۷) جلد (۴۶) صفحہ (۹۹) مورخہ ۴ اردی ۱۳۲۴ف م ۲۹ ذیحجہ ۱۳۳۲ھ۔

ترجمہ آرڈر شش نشان باتہ ۱۹۱۴ء مصدرہ گورنر جنرل بہادر ہند دربارۂ ممانعت روابط تجارتی ومال وغیرہ۔

(۲۴۸) جلد (۴۶) صفحہ (۱۱۳) مورخہ ۲۷ اردی ۱۳۲۴ف م ۲۱ محرم ۱۳۳۳ھ۔

منظوری رخصت میعادی شش ماہ نواب سالار جنگ بہادر ثالث مدار المہام بغرض علاج ناسازی مزاج وعلحدگی بہادر موصوف از خدمت مدار المہامی واجرائی کاروزارت از ذات خاص اعلیحضرت قدر قدرت۔ (تاریخ مستعفی خدمت ۹ محرم ۱۳۳۳ھ وسرفرازی خدمت ۲۵ رجب ۱۳۳۰ھ)۔

(۲۴۹) جلد (۴۶) صفحہ (۱۱۵) مورخہ ۲۸ اردی ۱۳۲۴ف م ۱۳ محرم ۱۳۳۳ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بمسرت ولادت صاحبزادہ نواب میر شوکت علیخاں بہادر بتاریخ ۱۳ محرم ۱۳۳۳ھ (تاریخ ولادت ۱۳ محرم ۱۳۳۳ھ)۔

(۲۵۰) جلد (۴۶) صفحہ (۱۱۷) مورخہ ۳۰ اردی ۱۳۲۴ف م ۱۵ محرم ۱۳۳۳ھ۔

مولوی احمد حسین صاحب (نواب امین جنگ بہادر) پرایوٹ سکرٹری کا لقب آیندہ سے (صدر المہام دفتر پیشی) قرار دیا گیا۔

(۲۵۱) جلد (۴۶) صفحہ (۲۲۷) مورخہ ۱۸ اسفندار ۱۳۲۴ف م ۴ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ

دربارۂ رونق افروزی سواری مبارک اعلیحضرت قدر قدرت بجانب بمبئی (تاریخ رونق افروزی ۴ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مراجعت فرمائی ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ)۔

(۲۵۲) جلد (۴۶) صفحہ (۵۱۰) مورخہ ۴ خورداد ۱۳۲۴ف م ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۱۵ر خورداد سنہ ۱۳۲۴ف بہ تعزیت وفات صاحبزادہ نواب میر احمد علی خان بہادر۔ (تاریخ وفات ۲ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۳ھ ولادت ۱۳ر ربیع الاول سنہ ۱۳۳۳ھ)۔

(۲۵۳) جلد (۴۶) صفحہ (۶۸۵) مورخہ ۱۷ر تیر سنہ ۱۳۲۴ف م ۸ر رجب سنہ ۱۳۳۳ھ۔

قرار یافتن سالگرہ مبارک ملک معظم جارج پنجم بتاریخ ۳ر جون بعوض ۲۲ر جون۔

(۲۵۴) جلد (۴۶) صفحہ (۷۱۳) مورخہ ۲۷ر تیر سنہ ۱۳۲۴ف م ۱۸ر رجب سنہ ۱۳۳۳ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بمسرت ولادت صاحب زادہ نواب میر امیر علیخان بہادر (تاریخ ولادت ۸ر رجب سنہ ۱۳۳۳ھ)۔

(۲۵۵) جلد (۴۶) صفحہ (۷۱۵) مورخہ ۳۰ر تیر سنہ ۱۳۲۴ف م ۲۱ر رجب سنہ ۱۳۳۳ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۲ر امرداد سنہ ۱۳۲۴ف بمسرت ولادت صاحب زادہ نواب میر بشارت علی خان بہادر۔ (تاریخ ولادت ۸ر رجب سنہ ۱۳۳۳ھ)۔

(۲۵۶) جلد (۴۶) صفحہ (۷۱۷) مورخہ ۳۱ر تیر سنہ ۱۳۲۴ف م ۲۲ر رجب سنہ ۱۳۳۳ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ یکم امرداد سنہ ۱۳۲۴ف بہ تعزیت وفات صاحب زادہ نواب میر جواد علی خان بہادر۔ (تاریخ وفات ۲۲ر رجب سنہ ۱۳۳۳ھ ولادت ۴ر جمادی الاول سنہ ۱۳۳۱ھ)۔

(۲۵۷) جلد (۴۶) صفحہ (۸۰۹) مورخہ ۲۹ر امرداد سنہ ۱۳۲۴ف م ۲۱ر شعبان سنہ ۱۳۳۳ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بہ تعزیت وفات صاحبزادہ نواب میر شوکت علیخان بہادر (تاریخ وفات ۱۲ر شعبان سنہ ۱۳۳۳ھ ولادت ۱۳ر محرم سنہ ۱۳۳۳ھ)۔

(۲۵۸) جلد (۴۶) صفحہ (۸۴۷) مورخہ ۷ر شہریور سنہ ۱۳۲۴ف م ۱ر رمضان سنہ ۱۳۳۳ھ۔

معاودت صاحب زادہ نواب میر تلاوت علی خان بہادر (تلاوت جنگ) بعلاقہ صرفخاص۔

(۲۵۹) جلد (۴۶) صفحہ (۸۷۱) مورخہ ۲۹ر شہریور ۱۳۲۴ف م ۲۳ر رمضان ۱۳۳۳ھ

ممانعت اجرائی مطلوبہ جات فوج۔

(۲۶۰) جلد (۴۶) صفحہ (۸۷۳) مورخہ ۵ر مہر ۱۳۲۴ف م ۳۰ر رمضان ۱۳۳۳ھ۔

رونق افروزی سواری مبارک اعلیحضرت قدر قدرت بغرض ملاقات عالیجناب گورنر جنرل و یسرائے ہند بہ شملہ۔ (تاریخ رونق افروزی از بلدہ۔ ۹ر شوال ۱۳۳۳ھ مراجعت فرمائی ۱۸ر شوال ۱۳۳۳ھ)۔

(۲۶۱) جلد (۴۶) صفحہ (۹۵۵) مورخہ ۲۲ر آبان ۱۳۲۴ف م ۸ر ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ۔

دربارۂ امتناع واشتن فیلان در بلدہ۔

(۲۶۲) جلد (۴۷) صفحہ (۱۰۷) مورخہ ۲۱ر آذر ۱۳۲۵ف م ۷ر ذیحجہ ۱۳۳۳ھ۔

تبدیل پروگرام لنگر مبارک۔

(۲۶۳) جلد (۴۷) صفحہ (۱۶۹) مورخہ یکم بہمن ۱۳۲۵ف م ۲۷ر محرم ۱۳۳۴ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ یکم بہمن ۱۳۲۵ف بمسرت ولادت صاحبزادہ نواب میر مفخم علیخان بہادر۔ (تاریخ ولادت ۲۴ر محرم ۱۳۳۴ھ)۔

(۲۶۴) جلد (۴۷) صفحہ (۴۹۵) مورخہ ۴ر اردی بہشت ۱۳۲۵ف م ۳ر جمادی الاول ۱۳۳۴ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بہ تعزیت وفات صاحب زادی صاحبہ کلان حضرت یا ور النساء بیگم صاحبہ مرحومہ۔ (تاریخ وفات ۳ر جمادی الاول ۱۳۳۴ھ ولادت ۲۵ر رمضان ۱۳۲۶ھ)۔

(۲۶۵) جلد (۴۷) صفحہ (۵۲۵) مورخہ ۱۰ر اردی بہشت ۱۳۲۵ف م ۹ر جمادی الاول ۱۳۳۴ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بہ تعزیت وفات صاحب زادہ نواب

میر مفخم علی خان بہادر۔ (تاریخ وفات ۹ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ ولادت ۲۶ محرم ۱۳۲۴ھ)۔

(۲۶۶) جلد (۴۷) صفحہ (۵۲۷) مورخہ ۱۲ اردی بہشت ۱۳۲۵ف م ۱۱ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ۔

رونق افروزی سواری مبارک اعلیٰحضرت قدر قدرت بہ سمت بمبئی بغرض ملاقات وداعی ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ ویسرائے گورنر جنرل (تاریخ رونق افروزی سواری ۲۲ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ و مراجعت فرمائی ۲ جمادی الثانی ۱۳۳۴ھ)۔

(۲۶۷) جلد (۴۷) صفحہ (۵۳۶) مورخہ ۴ خورداد ۱۳۲۵ف م ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۴ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بہ تعزیت وفات آنریبل سر الگزنڈر پنہے رزیڈنٹ حیدرآباد۔ بتاریخ ۴ خورداد ۱۳۲۵ف۔ (تاریخ وفات ۷ اپریل ۱۹۱۶ء م ۲ جمادی الثانی ۱۳۳۴ھ)۔

(۲۶۸) جلد (۴۷) صفحہ (۵۹۰) مورخہ ۲۵ تیر ۱۳۲۵ف م ۲۷ رجب ۱۳۳۴ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم ۲۹ تیر ۱۳۲۵ف م ۳ جون ۱۹۱۶ء بتقریب سالگرہ مبارک ہز میجسٹی کنگ امپرر جارج پنجم۔

(۲۶۹) جلد (۴۸) صفحہ (۸۵) مورخہ ۴ اردی ۱۳۲۶ف م ۱۲ محرم ۱۳۳۵ھ۔

رونق افروزی سواری مبارک اعلیٰحضرت قدر قدرت بہ بمبئی بغرض تبدیل آب و ہوا۔ (تاریخ رونق افروزی سواری یکم صفر ۱۳۳۵ھ مراجعت فرمائی ۲۰ جمادی الاول ۱۳۳۵ھ)۔

(۲۷۰) جلد (۴۸) صفحہ (۲۵۱) مورخہ ۲ اردی بہشت ۱۳۲۶ف م ۱ جمادی الاول ۱۳۳۵ھ۔

اعلان سرکار عظمت مدار متضمن بر تجاویز حصول قرضہ برائے جنگ۔

(۲۷۱) جلد (۴۸) صفحہ (۴۹۴) مورخہ ۲ تیر ۱۳۲۶ف م ۱۵ رجب ۱۳۳۵ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۳؍ تیر ۱۳۲۶ف بمسرت ولادت صاحبزادہ نواب میر رجب علیخان بہادر۔ (تاریخ ولادت ۱۵؍ رجب ۱۳۳۵ھ)۔

(۲۷۲) جلد (۴۸) صفحہ (۴۷۳) مورخہ ۲۳؍ تیر ۱۳۲۶ف م ۶؍ شعبان ۱۳۳۵ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتقریب سالگرہ ہز مجسٹی جارج پنجم کنگ امپر بتاریخ ۴؍ جون ۱۹۱۷ء م ۳۰؍ تیر ۱۳۲۶ف۔

(۲۷۳) جلد (۴۸) صفحہ (۶۳۹) مورخہ ۲۶؍ شہریور ۱۳۲۶ف م ۱۲؍ شوال ۱۳۳۵ھ۔

اعلان اجرائی پرامیسری نوٹس سکہ عثمانیہ رقمی ؎ بشرح سود فیصدی چھ روپیہ سالانہ۔ تاریخ ختم میعاد ادائی قرضہ قلیل المیعادی ۳۰؍ آذر ۱۳۳۱ف طویل المیعادی ۳۰؍ آذر ۱۳۴۱ف۔

(۲۷۴) جلد (۴۸) صفحہ (۶۶۱) مورخہ ۸؍ مہر ۱۳۲۶ف م ۵؍ شوال ۱۳۳۵ھ۔

دربارۂ سبکدوشی نواب فخر الملک بہادر معین المہام عدالت و امور عامہ و تقرر وظیفہ ؎ ماہانہ۔

(۲۷۵) جلد (۴۸) صفحہ (۶۶۳) مورخہ ۱۲؍ مہر ۱۳۲۶ف م ۹؍ شوال ۱۳۳۵ھ۔

دربارۂ تقرر ولی الدین خان بہادر۔ (نواب ولایت جنگ) بر خدمت معین المہامی عدالت و امور عامہ و لطف الدین خان (نواب لطافت جنگ بہادر) بر معین المہامی فوج۔

(۲۷۶) جلد (۴۹) صفحہ (۵۵) مورخہ ۲۰؍ دی ۱۳۲۶ف م ۸؍ صفر ۱۳۳۶ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۹؍ صفر ۱۳۳۶ھ بتقریب مسرت ولادت صاحبزادہ نواب میر سعادت علی خان بہادر۔ (تاریخ ولادت ۷؍ صفر ۱۳۳۶ھ)۔

(۲۷۷) جلد (۴۹) صفحہ (۹۷) مورخہ ۱۴؍ بہمن ۱۳۲۶ف م ۱۲؍ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۳ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ بہ تقریب وفات صاحبزادہ نواب میر امیر علی خان بہادر۔ (تاریخ وفات ۲ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ ولادت ۱۵ رجب ۱۳۳۳ھ)۔

(۲۷۸) جلد (۴۹) صفحہ (۱۳۹) مورخہ ۱۳ اسفندار ۱۳۲۷ف م غرہ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ۔

دربارۂ رونق افروزی سواری مبارک اعلیٰحضرت قدر قدرت بہ دہلی بغرض ملاقات عالیجناب ویسرائے گورنر جنرل بہادر۔ (تاریخ رونق افروزی ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ مراجعت فرمائی ۲۴ جمادی الثانی سالمہ)۔

(۲۷۹) جلد (۴۹) صفحہ (۱۴۲) مورخہ ۱۳ اسفندار ۱۳۲۷ف م غرہ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ۔

سرفرازی خطابات بہ صاحبزادگان اعلیٰحضرت قدر قدرت و صاحبزادگان نفقہ نشکان انعقاد دربار عام بتقریب سرفرازی خطاب ہز اگزالٹیڈ ہائینس دی نظام از پیشگاہ ملک معظم۔

(۲۸۰) جلد (۴۹) صفحہ (۱۴۴) مورخہ ۱۳ اسفندار ۱۳۲۷ف م غرہ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ۔

دربارۂ سرفرازی خطاب ملکی بہ نواب فریدون الدولہ بہادر صدر المہام پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ۔

(۲۸۱) جلد (۴۹) صفحہ (۲۹۷) مورخہ ۱۱ اردی بہشت ۱۳۲۷ف م ۷ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ۔

دربارۂ تقرر مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شیروانی بر خدمت نظامت امور مذہبی۔

(۲۸۲) جلد (۴۹) صفحہ (۲۹۹) مورخہ ۱۴ اردی بہشت ۱۳۲۷ف م ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ۔

دربارۂ تقرر مسٹر جی۔ ای۔ سی۔ ویکفلڈ بحیثیت صدر ناظم صنعت و حرفت تجارت۔ زراعت و آبکاری۔

(۲۸۳) جلد (۴۹) صفحہ (۳۰۳) مورخہ ۲۰ اردی بہشت ۱۳۲۷ف م ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ۔

دربارۂ تقرر راجہ مرلیدہر راجہ فتح نواز ونت بہادر صدر المہام صرفخاص مبارک برخدمت صدر المہامی مال بر تنخواہ ا عہ/ر علاوہ وظیفہ۔

(۴۸۴) جلد (۴۹) صفحہ (۳۱۲) مورخہ ۲۶ اردی بہشت ۱۳۲۶ف م ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ۔

دربارۂ تقرر مولوی محمد علی صاحب صوبہ دار صوبہ ورنگل برخدمت نظامت کوتوالی و اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی (اس جریدہ کا عمل نہیں ہوا)۔

(۴۸۵) جلد (۴۹) صفحہ (۴۶۱) مورخہ ۲۷ تیر ۱۳۲۷ف م ۰ شعبان ۱۳۳۵ھ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۲۹ تیر ۱۳۲۷ف بتقریب سالگرہ مبارک جارج پنجم ہز مجسٹی کنگ امپیرر۔

(۴۸۶) جلد (۴۹) صفحہ (۴۷۹) مورخہ ۱۱ امرداد ۱۳۲۷ف م ۱۶ رمضان ۱۳۳۵ھ۔

دربارۂ عطائے اختیارات فوجداری درجۂ اول بہ ناظم ضروریات زندگی وغیرہ۔

(۴۸۷) جلد (۴۹) صفحہ (۴۹۲) مورخہ ۱۳ امرداد ۱۳۲۷ف م ۸ رمضان ۱۳۳۵ھ۔

مشعر بدین مضمون کہ سرکار عالی بمبئی کے ورشنی ہنڈیوں یا سرکار عظمت مدار کے کسی کرنسی کے معاوضہ میں تین لاکھہ روپیہ سکہ عثمانیہ ماہانہ سے زیادہ مقدار میں سکہ عثمانیہ نہیں جاری کرے گی۔

(۴۸۸) جلد (۴۹) صفحہ (۵۲۳) مورخہ ۲۹ امرداد ۱۳۲۷ف م ۴ رمضان ۱۳۳۶ھ۔

اعلان متعلق قرضہ دوم برائے جنگ یورپ۔

(۴۸۹) جلد (۴۹) صفحہ (۶۲۷) مورخہ ۲ آبان ۱۳۲۷ف م غرہ ذیحجہ ۱۳۳۶ھ۔

تقرر میر احمد علی صاحب برچیف انجنیری و معتمدی تعمیرات و پیشی کاغذات بغرض صدور حکم۔ براہ راست بلاحظ اعلحضرت اقدس بتوسط صدر المہام و دفتر پیشی۔

(۲۹۰) جلد (۴۹) صفحہ (۵۷۶) مورخہ ۳۰ آبان ۱۳۲۷ف م ۲۸ ذیحجہ ۱۳۳۶ھ۔

مشتمل منظوری برائل چارٹر متعلق قیام عثمانیہ یونیورسٹی از غرہ محرم ۱۳۳۷ھ۔

(۲۹۱) جلد (۵۰) صفحہ (۱) مورخہ ۲ آذر ۱۳۲۸ف م یکم محرم ۱۳۳۷ھ۔

دربارۂ انتظام محرم و دسہرہ بوجہ وقوع بتاریخ ۸ محرم ۱۳۳۷ھ۔

(۲۹۲) جلد (۵۰) صفحہ (۱۷) مورخہ ۴ دی ۱۳۲۸ف م ۳ صفر ۱۳۳۷ھ۔

دربارۂ عطائے تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۵ دے ۱۳۲۸ف بروز شنبہ بمسرت ولادت صاحبزادہ نواب میر فراست علی خان بہادر۔ (تاریخ ولادت ۱۲ محرم ۱۳۳۷ھ)۔

(۲۹۳) جلد (۵۰) صفحہ (۷۹) مورخہ ۱۲ اردی ۱۳۲۸ف م ۱۱ صفر ۱۳۳۷ھ۔

عطائے تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۱۶ اردی ۱۳۲۸ف بہ اظہار شکر و مسرت بر قیام سلسلہ اتحاد مابین حکومت ترکی و برٹش گورنمنٹ و منظوری دو لاکھ برائے تقسیم غلہ و پارچہ بہ غربا و محتاجین بلدہ و اضلاع۔ (آغاز جنگ فیما بین دول یورپ ۱۴ اگست ۱۹۱۴ء م ۲۱ رمضان ۱۳۳۲ھ التوا ۱۱ نومبر ۱۹۱۸ء م ۶ صفر ۱۳۳۷ھ۔ تاریخ دستخط صلح نامہ ۲۷ جون ۱۹۱۹ء م ۲۸ رمضان ۱۳۳۷ھ)

(۲۹۴) جلد (۵۰) صفحہ (۱۰۹) مورخہ ۲۷ اردی ۱۳۲۸ف م ۲۶ صفر ۱۳۳۷ھ۔

دربارۂ پیش کردن عرائض یا کتب وغیرہ در پیشی خداوندی۔ راست بلا رجسٹری و تعین وقت ادخال از ساعت ۸ صبح تا ۵۔ بہ استثناء اشخاص مقیم اضلاع۔

(۲۹۵) جلد (۵۰) صفحہ (۱۳۵) مورخہ ۳ بہمن ۱۳۲۸ف م ۲ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ۔

بہ اظہار منشاء حکم جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۶ صفر ۱۳۳۷ھ ممانعت ارسال عرائض در پیشی و کتب بیکار و لغو۔

(۲۹۶) جلد (۵۰) صفحہ (۱۵۵) مورخہ ۱۰ ربہمن ۱۳۲۸ف م ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ ۔

اعلان عطائے قیمت یا تقرر وظیفہ یا ماہوار خاص بہ فروشندگان یا پیش کنندگان کتب قلمی قدیم وغیرہ ۔

(۲۹۷) جلد (۵۰) صفحہ (۱۷۷) مورخہ ۱۸ ربہمن ۱۳۲۸ف م ۱۷ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ ۔

دربارۂ فک رہن کتب وقطعات قدیم قلمی نزد مارواڑیان بذریعہ کوتوالی بلدہ براصل رقم رہن ۔

(۲۹۸) جلد (۵۰) صفحہ (۱۸۷) مورخہ ۲۲ ربہمن ۱۳۲۸ف م ۲۱ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ ۔

ممانعت فروخت یا کفالت قلمی یا مطبوعہ متبرک یا قران شریف بدست اشخاص غیر مذہب مثل مارواڑی ۔ بقال ۔ منجانب اہل اسلام ۔

(۲۹۹) جلد (۵۰) صفحہ (۲۲۱) مورخہ یکم اسفندار ۱۳۲۸ف م یکم ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۲ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ روز یکشنبہ بہ تعزیت وفات حضرت آیات صاحبزادہ نواب میر فراست علی خان بہادر ۔ (تاریخ وفات یکم ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ ولادت ۱۲ محرم ۱۳۳۷ھ) ۔

(۳۰۰) جلد (۵۰) صفحہ (۲۳۱) مورخہ ۵ اسفندار ۱۳۲۸ف م ۵ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ ۔

عطائے تعطیل ایک یوم بتاریخ ۵ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ روز چہارشنبہ بمسرت ولادت صاحبزادہ نواب میر امجد علی خان بہادر ۔ (تاریخ ولادت ۴ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ) ۔

(۳۰۱) جلد (۵۰) صفحہ (۲۹۵) مورخہ ۲۵ فروردی ۱۳۲۸ف م ۲۵ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ ۔

عطائے تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۲۸ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ روز یکشنبہ بہ تعزیت شہادت سراج الملت والدین ہز مجسٹی "امیر حبیب اللہ خان امیر افغانستان" (تاریخ شہادت ۲۰ فبروری ۱۹۱۹ء م ۱۸ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ)

روز پنجشنبہ۔ سال ولادت سنہ ۱۸۷۳ع)۔

(۳۰۲) جلد (۵۰) صفحہ (۳۴۱) مورخہ ۱۳ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۸ف م ۵ ا رجمادی الثانی سنہ ۱۳۳۷ھ۔

اطلاع رونق افروزی بلدہ عالیجناب لارڈ چیمس فورڈ وائسرائے گورنر جنرل ہند بتاریخ ۲۲ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۸ف روز پنجشنبہ۔ (مراجعت فرمائی ۲۴ اردی بہشت سنہ الیہ روز شنبہ)۔

(۳۰۳) جلد (۵۰) صفحہ (۳۴۳) مورخہ ۱۵ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۸ف م ۷ ا رجمادی الثانی سنہ ۱۳۳۷ھ۔

حکم متعلق فروخت شش جلد مجموعہ غزلیات مصنفہ اعلیحضرت قدر قدرت بقیمت شش گنی اندرون مدت غرۂ شوال سنہ ۱۳۳۷ھ۔

(۳۰۴) جلد (۵۰) صفحہ (۳۴۵) مورخہ ۱۸ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۸ف م ۲۰ رجمادی الثانی سنہ ۱۳۳۷ھ۔

حکم متضمن اس امر کے کہ کوئی شخص غزلیات کو اخبارات مین شایع کرانے کا مجاز نہوگا۔ اور ایک سٹ سے زاید ایک شخص کے ہاتھ فروخت نہون گے۔

(۳۰۵) جلد (۵۰) صفحہ (۳۸۷) مورخہ ۷ رخورداد سنہ ۱۳۲۸ف م ۱۰ ر رجب سنہ ۱۳۳۷ھ۔

فرمان مبارک۔ ممانعت ارسال عرائض لغو و بیکار در مقدمات طے شدہ و تاکید برائے ارجاع حقوق اول در محکمہ مجاز بصورت عدم لحاظ پیش کردن داد خواہی خود راست در سرکار۔

(۳۰۶) جلد (۵۰) صفحہ (۳۸۹) مورخہ ۸ رخورداد سنہ ۱۳۲۸ف م ۱۱ ر رجب سنہ ۱۳۳۷ھ۔

اعلان تقرر کمیٹی برائے دریافت و تحقیقات حقوق دعاوی متعلق ہر سہ پائیگاہ بعد ختم رمضان المبارک و تشریح اصول و امور قابل لحاظ در تصفیہ معاملات پائیگاہ ہائے مذکور۔

(۳۰۷) جلد (۵۰) صفحہ (۵۰۱) مورخہ ۱۳ رخورداد سنہ ۱۳۲۸ف م ۵ ر شعبان سنہ ۱۳۳۷ھ۔

اطلاع فروخت رسالہ "وسیلہ نجات" بقیمت یک مہر اشرفی چار مناری تا تاریخ ۱۵ ررمضان۔ صرف بدست اہل اسلام۔ وممانعت طبع قصاید دراخبارات وغیرہ۔

(۳۰۸) جلد (۵۰) صفحہ (۵۰۳) مورخہ ۵ رتیر ۱۳۲۸ف م ۱۰ رشعبان ۱۳۳۷ھ

فرمان مبارک دربارۂ جنگ افغانستان بلحاظ حالات و واقعات موجودہ رعایائے ریاست کو اس مقولہ پر ہمیشہ کاربند رہنا چاہیئے۔ "دع ما کدر"۔ ۸ رمئے ۱۹۱۹ء م ۷ رشعبان ۱۳۳۷ھ کو مابین برٹش گورنمنٹ و افغانستان جنگ کا آغاز ہوا۔ اور ۸ راگسٹ ۱۹۱۹ء م ۱۱ رذیقعدہ ۱۳۳۷ھ کو ہر دو گورنمنٹ مذکور کی صلحنامہ پر دستخط ہوئی)۔

(۳۰۹) جلد (۵۰) صفحہ (۵۲۳) مورخہ ۱۳ رتیر ۱۳۲۸ف م ۱۸ رشعبان ۱۳۳۷ھ

عطائے تعطیل عام ایک یوم تباریخ ۱۸ رشعبان ۱۳۳۷ھ بوجہ وفات حضرت جنابہ واحدالنساء بیگم صاحبہ والدہ حضرت غفرانمکان۔ (تاریخ وفات ۱۷ و ۱۸ رشعبان ۱۳۳۷ھ روز یکشنبہ و دوشنبہ کی درمیانی شب)۔

(۳۱۰) جلد (۵۰) صفحہ (۵۴۷) مورخہ ۲۰ رتیر ۱۳۲۸ف م ۲۵ رشعبان ۱۳۳۷ھ

عطائے تعطیل عام ایک یوم اگر ۳ رجون کو ۴ ررمضان قرار پائے تو کنگ امپر رکی سالگرہ کی تعطیل کا معاوضہ ۵ ررمضان کو دیا جائے۔ اس وجہ سے کہ ۴ ررمضان کو ایک دوسری تعطیل واقع ہوئی ہے۔

(۳۱۱) جلد (۵۰) صفحہ (۵۴۹) مورخہ ۲۱ رتیر ۱۳۲۸ف م ۲۶ رشعبان ۱۳۳۷ھ

ترجمہ اعلان انگریزی مجریہ ہزاکسلنسی ویسرائے کشور ہند۔ متعلق (جنگ افغانستان)

(۳۱۲) جلد (۵۰) صفحہ (۵۵۳) مورخہ ۲۲ رتیر ۱۳۲۸ف م ۲۷ رشعبان ۱۳۳۷ھ

عطائے تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۲۳ ربیہر ۱۳۲۸ف بہ تعزیت وفات صاحبزادہ نواب میر امجد علی خان بہادر۔ (تاریخ وفات ۲۶ و ۲۷ شعبان المعظم درمیانی شب ولادت ۴ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ)

(۳۱۳) جلد (۵۰) صفحہ (۷۲۳) مورخہ ۱۰ امرداد ۱۳۲۸ف م ۷ رمضان ۱۳۳۷ھ

انعقاد مجلس انتظامی (اگزیکیٹو کونسل) بہ ماتحتی رئیس وقت بعوض دیوان اڈ سال نو۔ (۲) تقرر سر سید علی امام صاحب کے۔سی۔ایس۔آئی بر میر مجلس مذکور۔ (۳) تعداد ممبران (۷) (۱۶ ارد ۱۳۲۹ف م ۲۷ صفر ۱۳۳۸ھ روز جمعہ ۱۰ بجے کنگ کوٹھی مین دباب حکومت کونسل مذکور کا افتتاحی رسم ادا ہوا)

نوٹ سلہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۳۷ھ م ۲۰ اگست ۱۹۱۹ع روز چہارشنبہ صبح کے ۹ بجے بجواڑہ لائن سے آپ بلدہ تشریف لائے۔ آپ کی سواری کے لئے سرکار عالی کی جانب سے بجواڑہ کو ریلوے سلون بھیجا گیا تھا۔ آپ کے استقبال کے لئے حیدرآباد کی ریلوے اسٹیشن پر چند عہدہ دار علاقہ سرکار عالی موجود تھے۔ آپ سرکاری گیسٹ ہوس مین قیام فرما ہوئے اور ۱۱ مہر ۱۳۲۸ف م ۱۸ اگست ۱۹۱۹ع کو آپکا تقرر ہوا۔

آپ کے لئے جو تنخواہ اور دیگر اخراجات منظور ہوئے ہین اُن کی تفصیل ذیل ہے (حسب اخبار صحیفہ ۱۸ ذیحجہ ۱۳۳۷ھ)۔

(۱) تنخواہ۔ ۶۰۰۰ روپے سکہ کلدار۔ ماہانہ۔ (۵) تنخواہ معتمد اول۔ ۱۰۰۰ تا ۱۲۰۰ روپے ماہانہ۔

(۲) الونس برائے اخراجات معمولی۔ ۱۲۰۰ روپے کلدار۔ ماہانہ۔ (۶) ” معتمد دوم۔ ۸۰۰ تا ۱۰۰۰۔ ماہانہ۔

(۳) دو موٹرون کا الونس فی موٹر ۳۰۰۔ ۶۰۰ ماہانہ۔ (۷) ” پرسنل اسسٹنٹ۔ ۴۰۰ تا ۵۰۰ ”

(۴) تنخواہ دو موٹر ڈرایور فی اسم ۷۵۔ ۱۵۰۔ (۸) ” مختصر نویس۔ ۲۰۰ تا ۳۰۰۔ ” ماہانہ۔

(۹) برائے دیگر اخراجات۔ ۱۵۰۰ کلدار۔ ”

(۳۱۴) جلد (۵۰) صفحہ (۵۹۶) مورخہ ۲۳ر امرداد سنہ ۱۳۲۸ف م ۳۰ر رمضان سنہ ۱۳۳۷ھ

اطلاع طبع ثانی دواوین غزلیات مصنفہ اعلیحضرت خسرو دکن تعدادی (۵۰۰) بہ شکل کلیات در مدت ششماہ وادخال قیمت از جانب شائقین تا محرم سنہ ۱۳۳۸ھ۔

(۳۱۵) جلد (۵۰) صفحہ (۶۹۵) مورخہ ۲۸ر مہر سنہ ۱۳۲۸ف م ۸ر ذیحجہ سنہ ۱۳۳۷ھ

عاید شدن جریانہ عـــہ عـــہ ہزار روپیہ بر مظفر الدین خان و فرید الدین خان ونذیر الدین خان فرزندان نواب سلطان الملک بہادر بہ پاداش صدور حرکات ناشایستہ وتعین مدت سہ سال برائے ادائی رقم مذکور۔

(۳۱۶) جلد (۵۰) صفحہ (۷۲۱) مورخہ ۱۸ر آبان سنہ ۱۳۲۸ف م ۱۸ر ذیحجہ سنہ ۱۳۳۷ھ

اعلان اجرائی/ادائی پرمیسری نوٹس سکہ عثمانیہ شرح سود فیصدی چھ لے روپیہ سالانہ میعاد قرضہ سلخ دے سنہ ۱۳۵۲ف۔ (۱۳ر دے سنہ ۱۳۲۹ف سے قرضہ کا لینا بند کر دیا گیا۔ جریدہ ۔ ۵ر دے سنہ ۱۳۲۹ف جلد (۵۱) نمبر (۷) صفحہ (۲۴۰) جزو اول۔)

(۳۱۷) جلد (۵۱) صفحہ (۲۲۷) مورخہ ۲۷ر آذر سنہ ۱۳۲۹ف م ۸ر صفر سنہ ۱۳۳۸ھ

دربارۂ اظہار خوشنودی اعلیحضرت قدر قدرت بر کارگزاری ہائے مسٹر اے۔ سی۔ ہنکن۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای صدر ناظم کوتوالی و مجالس اضلاع و سکندرآباد وغیرہ ناظم صاحب موصوف از خدمت بتاریخ ۲ر نومبر سنہ ۱۹۱۹ء۔ (تاریخ تقرر ملازمت ۲ر آذر سنہ ۱۳۰۶ف م ۲۳ر شمبر سنہ ۱۸۹۷ء۔)

بقیہ نوٹ صفحہ (۵۵۴) (۱۰) اخراجات صادر۔ جملہ عیزان ماہانہ علاوہ سالانہ گرمیٹ کے الـــہ سالانہ۔ سکہ عثمانیہ (اعــہ) سکہ کلدار (عــہ)

ــــ ۱۰ر محرم سنہ ۱۳۳۸ روز چہارشنبہ کو آپ شملہ تشریف لے گئے اور ۱۹ر محرم سنہ ۱۳۳۸ روز پنجشنبہ کے ٹرین میں وہاں سے مراجعت فرمائی بلدہ ہوئے۔

(۳۱۸) جلد (۱۵) صفحہ (۲۳۸) مورخہ ۴ روے ۱۳۲۹ف م ۱۵ صفر ۱۳۳۸ھ

ادائی سالگرہ التوائے جنگ و نیز موقوف داشتن جملہ کاروبار نقل و حرکت و آمد و رفت سواریہا وغیرہ برائے دو منٹ بوقت گیارہ ساعت روز تبارِیخ ۱۱ر نومبر ۱۹۱۹ء م ۱۷ر صفر ۱۳۳۸ھ روز سہ شنبہ بغرض تازگی یادِ مقتولین جنگ۔ بہ نظر پیام ملک معظم۔

(۳۱۹) جلد (۱۵) صفحہ (۲۷۱) مورخہ ۱۶ر دے ۱۳۲۹ف م ۲۷ر صفر ۱۳۳۸ھ

متضمن بر خطبہ و فرمان مبارک در باب افتتاح" باب حکومت" (اگزیکیٹیو کونسل) معہ ضمیمہ جات متعلق۔

(۱) اختیارات صدر اعظم۔

(۲) " " حکومت۔

(۳) امور تابع احکام اعلیحضرت قدر قدرت۔

— دستور العمل باب حکومت۔

— تعین صیغہ جات و تقسیم سررشتہ جات متعلقہ۔

— تقرر صدر اعظم و اراکین (یعنی صدر المہامان) باب حکومت۔

(۳۲۰) جلد ۱۵ نمبر ۱۲۔ صفحہ (۳۲۵) مورخہ ۲۸ بہمن دی ۱۳۲۹ف م ۹ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ

درباره عطائے معاوضہ جمعہ تبارِیخ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ بوجہ وقوع تعطیلات دوازدہم شریف ۱۱ و ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ روز جمعہ و شنبہ۔

(۳۲۱) جلد ۱۵ صفحہ (۳۶۱) مورخہ ۱۰ بہمن ۱۳۲۹ف م ۲۰ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ

اعلان عطائے اراضیات قابل کاشت بطور انعام بہ سپاہیان رعایائے سرکارِ عالی واپس شدہ از میدان جنگ معہ تقاوی و قیام یادگار صلح بہ آبادی موضع بنام صلح نگر۔

فصل (۱۰)

احکامات متفرق

سلسلہ کیلئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصۂ دوم صفحہ (۱۸۰)

۔۔۔ اوائل ماہ شعبان سنہ ۱۳۲۱ھ مین خانگی کتون پر جو چھ ماہ سے زاید عمر کے ہین سالانہ ایک عـہ روپیہ ٹیکس قایم کرنے کا سرکار سے حکم ہوا۔ چنانچہ یکم آذر سنہ ۱۳۲۳ف سے اس کی تعمیل شروع ہوئی۔

۔۔۔ حسب فرمان خسروی ۱۲ر محرم سنہ ۱۳۳۰ھ مسٹر ہیوگاف نائب ناظم کوتوالی اضلاع سرکار مہتمی افزایش نسل چوپایہ کی خدمت پر مشاہرہ الـعہ ماہانہ مقرر ہوئے۔ بعدہٗ حسب فرمان مبارک مصدرہ ۲۲ر ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ مسٹر ہیوگاف کے عہدہ مذکورۂ بالا کا لقب "ناظم افزایش نسل چوپایہ" قرار دیا گیا (جریدہ ۱۸ر خورداد سنہ ۱۳۲۱ف) حسب فرمان مبارک مترشحہ ۱۷ر ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۳ھ ان کے عہدہ کا لقب تبدیل کرکے انگریزی مین "ڈایرکٹر وٹرنری ڈپارٹمنٹ" اور اردو مین "ناظم سررشتہ علاج حیوانات" تجویز کیا گیا۔

۔۔۔ اعلان (فنانس) نشان (۱۶) متعلقہ ۱۰ر اردی بہشت سنہ ۱۳۱۶ف قواعد متعلقہ فیملی پنشن فنڈ یعنی وظایف پسماندگان ملازمین سرکار عالی جاری کئے گئے (جریدہ ۲۱ر اردی بہشت سنہ ۱۳۱۶ف جلد (۳۸) صفحہ (۳۴۸) بذریعہ فرمان مبارک مرقومہ ۹ر ذیحجہ سنہ ۱۳۳۰ھ اسکیم فیملی پنشن فنڈ کے بجائے "حیدرآباد گورنمنٹ لائف انشورنس اینڈ پراویڈنٹ فنڈ" کیا گیا۔

اس فنڈ کے انتظام کے لئے جو عملہ درکار ہوگا اس کے اخراجات سرکار سے ادا کئے جائینگے اور دفتر انشورنس اور اوس کا عملہ قابل وظیفہ ہوگا۔

اور دفتر مذکور محکمہ صدر محاسبی کی ایک شاخ سمجھا جائے گا۔ اور صدر محاسب سرکار عالی کے ایک مددگار ماہوار یاب (صماو تاسمار) کے زیر نگرانی رہے گا۔ (جریدہ۔ ۶ بہمن ۱۳۲۳ف جلد (۴۴) نمبر (۱۱) صفحہ (۱۱۶)۔

سـ حسب فرمان خسروی مرقومہ ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ ہاتھیون کا اندرون و بیرون بلدہ مین جہان آبادیان ہین آنے کی قطعی ممانعت کی گئی۔ خواہ وہ سرکاری ہاتھی ہون یا غیر سرکاری۔ سرکاری ہاتھیون کے لئے کانٹے وہین مقام تجویز کیا گیا۔ بلدہ مین صرف ۵ محرم کو سرکاری لنگر کے موقع پر ہاتھیون کے آنے اور نیز ۱۰ محرم کو بی بی کے علم کے موقع پر ایک ہاتھی کے آنے کی اجازت دی گئی۔

سـ ۲۹ آذر ۱۳۲۵ف کو حسب الارشاد خسروی اندرون حدود بلدہ مین آسمانی آتش بازی یعنی (۱) تارہ منڈل (۲) ہوائی (۳) غبارہ وغیرہ سر کرنے کی ممانعت کی گئی۔

سـ مانند صرفخاص کی جمعیت کے علاقہ دیوانی کی جمعیت کو بھی سوائے تقاریب اعراس و نیازات سرکار کے کسی اور مطلوبہ جات میں بھیجنے کی ممانعت کی گئی۔ (جریدہ غیر معمولی ۱۱ دے ۱۳۲۳ف جلد ۴۴ نمبر ۷)۔

سـ حسب فرمان خسروی ۲۰ رمضان ۱۳۳۳ھ حکم ہوا کہ آئندہ سے کسی قسم کے مطلوبہ جات برائے اجرائی فوج چاہیے وہ دیوانی سے تعلق رکھتی ہون یا صرفخاص سے بتقریب شادی یا عرس وغیرہ جاری نہ ہوا کرین۔ بجز خاص سرکاری موقعون پر مثلاً لنگرات سرکاری۔ اعراس سلاطین مدفونہ مکہ مسجد۔ اعراس اقربائے سرکار تقاریب سرکاری متعلق شادی یا رسومات وغیرہ۔

(جریدہ غیر معمولی ۲۹ شہریور ۱۳۲۳ف جلد (۴۹) نمبر (۵۹)۔

— اوایل ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ مین رنڈیون کو شاہ راہ پر سے برخاست کرنے کا حکم ہوا۔

— یکم آذر ۱۳۲۴ف سے دکانات شراب و سیندھی شاہراہون سے برخاست کرنے کا حکم ہوا۔

— ۱۳۲۲ھ بقرعید کے موقع پر صرفخاص مین گائے کی قربانی کی ممانعت کے متعلق بارگاہ خسروی سے فرمان مبارک شرف وصدور لایا۔

— بموجب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۵ر محرم ۱۳۳۳ھ حسب فرمان خسروی مرقومہ ۱۵ر محرم ۱۳۳۳ھ مولوی احمد حسین صاحب ،، صدر المہام و فتر پیشی،، لقب سے ملقب کی گئے۔ اس سے قبل آپ کے عہدہ کا لقب پرایوٹ سکرٹری تھا۔

— پیشگاہ خسروی سے جو فرامین صادر ہوتے ہین پہلے تو اون مین مدارالمہام وقت مخاطب ہوتے تھے۔ لیکن وسط ماہ محرم ۱۳۳۳ھ سے فرامین بعنوان ،، حکم سرکار عالی،، شرف وصدور لاتے ہین۔

— اوایل ماہ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مین بلدہ کے لئے ایک جدید ڈپٹی سرجن کا تقرر منظور ہوا۔ جس پر مسٹر جوشی کا تقرر عمل مین آیا۔ اور گولی گوڑہ مین آپکی تعیناتی کی گئی۔

— ۱۳۲۵ف سے بموجب گشتی صیغہ مالگذاری بلدہ و اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی مین جملہ مدک خانے قطعاً بند کر دئے گئے۔

— اوائل ماہ شعبان ۱۳۳۴ھ مین شب برات کے موقع پر آتش بازی چھوڑنے کی ممانعت کے متعلق محکمہ کوتوالی بلدہ سے اعلان شایع ہوا۔

— محکمہ صفائی سے اعلان جاری ہوا کہ جدید اوزان اور پیمانے تیار ہوگئے ہین۔ ۳۰ر ۱ر دے سے ۱۳۲۶ف تک بنڈی خانہ صفائی جام باغ مین فروخت کی

غرض سے رکھے گئے ہین۔ تاریخ مذکور کے بعد سرکاری باٹ کے سوا کوئی دوسرا باٹ استعمال نہ کر سکے گا۔ بصورت خلاف ورزی حسب قانون چالان کیا جائیگا۔

ب۔ واصل قرضہ بذریعہ پرامیسری نوٹ لئے جانے کی نسبت بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۶ رشہریور ۱۳۲۶ف جلد (۴۸) نمبر (۵۰ ۴) اعلان شایع ہوا۔ فیصدی سالانہ (للعہ) روپیہ سود ختم مدت ۳۰ آذر ۱۳۴۱ف قرار دی گئی۔ ۱۰ مہر ۱۳۲۶ف سے قرضہ لئے جانے کا آغاز ہوا۔

ب۔ انتظام پوجا وغیرہ دسہرہ وعشرہ شریف کے متعلق ۱۲۹۵ف و ۱۳۲۷ف مین سرکاری احکامات جو جاری ہو چکے ہین اون کی نقل درج ذیل ہے۔

جریدہ اعلامیہ مطبوعہ غرۂ آذر ۱۲۹۵ف جلد اول صفحہ (۱۹)

تاریخ ۱۲ شہر ذیحجہ ۱۳۰۲ھ

علاقہ عدالت۔ حکم مدار المہام۔

نقل اشتہار مع ضمیمہ درباب انتظام پوجا وغیرہ کہ عشرہ شریف محرم ۱۳۰۳ھ واقع خواہد شد برائے اطلاع وآگہی عوام ذیل مرقوم است۔

اشتہار

از محکمہ مدار المہام سرکار عالی علاقہ عدالت وکوتوالی۔

۱۳۰۳ھ مین دسہرہ عشرۂ شریف مین واقع ہوا ہے پہلے بھی ۱۲۶۹ھ و ۱۲۷۰ھ و ۱۲۷۱ھ مین بعہد فرمانروائے نواب ناصر الدولہ بہادر غفران منزل دسہرہ عشرۂ شریف مین واقع ہوا تھا اور اوس وقت یہ بندوبست کیا گیا تھا کہ اپنی تہوار کے رسوم مذہبی وغیرہ اپنے گھرون مین ادا کرین اور باہر باجہ اور سامان

خوشی کے ساتھ نہ نکلین۔ اگرچہ ممکن تھا کہ بلا کارروائی زاید حسب عملدرآمد سابق حکم دیا جائے۔ لیکن سرکار نے انصافاً یہ امر مناسب خیال کیا کہ چند معززین ہنود سے بھی اس بات مین رائے لیجائے۔ چنانچہ ایک مجلس ارکان مفصلہ حاشیہ سے منعقد کی گئی اور اون کی رائے لیگئی اور باتفاق رائے مجلس حکم دیا جاتا ہے کہ۔

راجہ شیوراج بہادر — راجہ گردھاری پرشاد بہادر
رگھوناتھ راؤ علاقہ رارایان بہادر — رسول یارخان بہادر

حسب ذیل تعمیل ہو۔

(۱) تمام ہندو بلدہ اور اضلاع مین اپنی اپنی گھرون مین بلا کسی باجہ کے پوجا ادا کرین۔

(۲) جو لوگ سلنگن کے واسطے باغون مین جانا چاہین وہ بلا کسی باجہ اور سامان خوشی کے باغون مین جاکر ادا کر سکتے ہین۔

(۳) تبکما باہر لے کر نہ نکلین اور ہندو اپنی اپنی گھرون کے چھوٹے چھوٹے دیولون مین بھی باجہ نہ بجائین۔

(۴) بڑے بڑے خاص دیولون مین جو محاط ہون وہان دیولون کے احاطہ کے اندر ہندو سیوا و پوجا معہ باجہ معمولی کر سکتے ہین۔ لیکن ہرگز دیولون کے باہر نہ نکلین اور مسلمان دیولون کے اندر سیوا اور پوجا مین کسی قسم کی مزاحمت نہ کرین۔ ہندون کے گھر کے چھوٹی چھوٹی دیولین اس حکم سے مستثنیٰ ہین اگر کوئی شخص خواہ مسلمان ہو یا ہندو اس حکم کے خلاف کرے گا مجرم متصور ہوگا۔ اور اوسکے نسبت حسب ضابطہ کوتوالی اور صیغہ فوجداری سے کارروائی ہوگی۔

اہالی کوتوالی کو چاہئے کہ اس حکم کے تعمیل کی پوری پوری نگرانی کریں۔ اور احتیاط رکھیں کہ تعمیل حکم میں کسی قسم کی بیجا زیادتی اور سختی بھی نہ ہونے پائے۔

ضمیمہ اشتہار

از محکمہ معتمد مدار المہام سرکاری عالی علاقہ عدالت کوتوالی۔

جو اشتہار کہ بابتہ انتظام دسہرہ جاری ہوا۔ اوس میں اس امر کی تشریح رہ گئی کہ جھنڈے کب نصب ہوں۔ اس واسطے بعض مزید صراحت کیلئے اطلاع دیجاتی ہے کہ جھنڈے ۱۰ محرم کو نصب کئے جائیں اور جو رسوم کہ جھنڈوں کی نصب سے متعلق ہیں قبل ذبح گوسفندان وغیرہ وہ بھی اوسی روز ادا کئے جائیں چنانچہ ۱۲۶۸ سنہ میں جب دسہرہ عشرہ محرم میں واقع ہوا تھا اوسی طرح عمل ہوا تھا فقط

شرحِ دستخط

جریدہ۔ ۳ آذر ۱۳۲۷ ف اعلان امور مذہبی نمبر (۳) ۱۷ آبان ۱۳۲۶ ف۔

اشتہار

محکمہ معتمد سرکار عالی صیغہ عدالت وکوتوالی و امور عامہ صیغہ امور مذہبی نشان (۳) واقع ۱۷ آبان ۱۳۲۶ ف چونکہ ۱۳۲۶ سنہ میں دسہرہ عشرہ شریف میں واقع ہوتا ہے۔ لہذا حسب احکام سابقہ گذشتہ عشرہ شریف اور دسہرہ کے اجتماع کے وقت نافذ ہوئے تھے احکام ذیل بغرض اطلاع عام منظوری سرکار عالی نافذ کئے جاتے ہیں۔

چونکہ سال حال میں دسہرہ عشرہ شریف میں واقع ہوتا ہے لہذا حسب صراحت ذیل انتظام کیا جاتا ہے جس کی پابندی ہر ایک فرقہ دلاسے پر لازمی

لازمی قرار دی گئی۔

(۱) تمام اہل ہنود بلدہ واضلاع میں اپنے اپنے گھرون مین بلاکسی باجہ کے پوجا ادا کرین۔

(۲) جو لوگ سلنگن کے واسطے باغون مین جانا چاہین وہ بلاکسی باجہ وسامان خوشی کے باغون مین جاکر پوجا ادا کر سکتے ہین۔

(۳) تبکما باہر نہ نکلین اور ہندو اپنے اپنے گھرون کے چھوٹے چھوٹے دیولون مین بھی باجہ نہ بجائین۔

(۴) بڑے بڑے خاص دیولون مین وحاط ہون۔ ہان دیولون کے احاطے کے اندر ہندو سیوا اور پوجا معہ باجہ معمولی کر سکتے ہین۔ لیکن ہرگز دیولون کے باہر نہ نکلین اور مسلمان دیولون کے اندر سیوا اور پوجا مین کسی قسم کی مزاحمت نہ کرین۔ ہندوؤن کے گھرون کے چھوٹے چھوٹے دیولین اس حکم سے بالکل مستثنے ہین یعنی باجہ ہرگز نہ بجاوین۔

(۵) دسہرہ کے جھنڈے ۱۵ر محرم کو نصب ہون اور رسوم متعلق جھنڈہ یعنی پوجا و گوسفندکشی اسی ۱۵ر محرم کو ادا کیجاوے۔

اگر کوئی شخص خواہ مسلمان ہو یا ہندو اس حکم کے خلاف کرے گا مجرم متصور ہوگا اوسکے نسبت حسب ضابطہ کوتوالی اور صیغہ فوجداری سے کارروائی ہوگی۔ اہالی کوتوالی کو چاہیئے کہ اس حکم کی تعمیل کی پوری پوری نگرانی کرین اور احتیاط رکھین کہ تعمیل حکم مین کسی قسم کی بیجا زیادتی اور سختی بھی نہ ہونے پاوے۔ علاقہ داران پائیگاہ و سمستان وجاگیرداران وامراء وغیرہ اپنے علاقونمین اس حکم کی تعمیل کا بطور کامل انتظام کرین اور بصیغہ ضروری ہدایت جاری کرین فقط

شرحد ستخط معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ۔

علاقہ عدالت و کوتوالی ۱۳۲۶ و ۱۳۲۷ھ بین دسہرہ اور عشرہ کے متعلق حسب سابق ماسبق احکام صادر ہوئے۔ جریدہ ۸ مروسے ۱۳۲۷ف جلد (۴۹) نمبر (۵) صفحہ (۱۴۸)۔

منجانب کوتوال صاحب بلدہ

اعلان

۱۲ آذر ۱۳۲۷ف

ایام عشرۂ شریف مین یا علم مبارک حضرتہ بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سامنے یا پیچھے کوئی شخص یا اشخاص۔ کوئی ایسا جدید فعل کرین۔ جو باعث نقض امن ہو تو جن اشخاص سے یہ فعل سرزد ہوگا۔ اُن کی نسبت یہی سمجھا جائے گا کہ اونھون نے یہ فعل عمداً نقض امن پیدا کرنے کے لئے کیا ہے اور پولیس بلحاظ فرائض مجبور ہوگی کہ جو لوگ ایسا فعل کرین اُن کو گرفتار کر کر حسب ضابطہ کارروائی کرے فقط

بشرحد ستخط

نواب عماد جنگ بہادر کوتوال بلدہ

— گشتی نشان (۱۱) بابتہ ۱۳۲۷ف بوجہ گرانی اشیار صادر وفات ۱۳۲۷ف کے لئے ہر سررشتہ کی رقم صادر مین پچاس فیصدی کا اضافہ سرکار سے ہوا۔ (جریدہ ۸ سارو ی بہشت ۱۳۲۷ف جلد (۴۹) نمبر (۲۷) صفحہ (۹۹۹)

— حسب فرمان خسروی مرتبہ ۱۵ ربیع صفر ۱۳۳۶ھ پیشگاہ خسروی سے گرانی اشیا ضروری کی وجہ سے سرکاری ملازمین کے نام جن کی تنخواہ ایک سو روپیہ تک ہو شرح ذیل ایک ہنگامی الونس جاری کرنے کی منظوری صادر ہوئی جو بعد ختم جنگ مسدود ہو جائیگا۔ (۱) عصہ تا عـہ عصہ الونس (۲) عـہ تا سـہ عـہ الونس۔ (۳) لـہ سـہ تا للعـہ سـہ الونس

(۴) للعہ تا صہ - للعہ الونس - (۵) صہ تا سہ - صہ الونس - (۶) لسہ تا لعہ - سے الونس - (۷) لعہ تا لسہ - لعہ الونس - (۸) لسہ تا لعہ - ملے الونس - (۹) لعہ تا ماء - لعہ الونس اسطرح الونس پر گیارہ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہوگا - ملازمین ادنی کو مدد خرچ گرانی بدستور ایصال ہوگا -

(جریدہ - ۷ر بہمن ۱۳۲۷ف جلد (۴۹) نمبر (۱۰) صفحہ (۷۸) اس بارہ مین بعدہ یہ فرمان شرف الصدور لایا کہ الونس گرانی جنگ آخر ماہ دے ۱۳۲۹ف تک جاری رہے - (جریدہ ۹ر آبان ۱۳۲۸ف جلد ۵۰ - صفحہ (۳۸۹۱)

— گرانی غلہ کے باعث قرار پایا کہ جو مدد خرچ سرکار سے ملازمین ماہوار یاب عہ تک ملا کرتا تھا - وہ حسب فرمان خسروی مرقومہ ۱۲ر محرم ۱۳۳۵ھ تمام ملازمین درجہ ادنی کو دیا جائے جن کی ماہوار یافت عہ تک ہو -

قیام و شکست دفاتر

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بستان آصفیہ حصہ دوم ص۶۴

فصل (۱)

— دفتر کمیشن بانڈ داد و باید گرفت سرکار عالی بغرض تصفیہ مقدمات بانڈوا قدیم جو ۱۳۰۱ف م ۱۳۰۹ھ مین قایم کیا گیا تھا - یکم امرداد ۱۳۲۶ف سے برخاست کر دیا گیا -

— ۲۴ر آذر ۱۳۲۰ف مین سررشتہ برقی بزیر نگرانی ناظم صاحب دار الضرب قایم ہوا -

— اکزامینر آف اکونٹس اور اون کا عملہ جو ۱۳۱۶ف سے قایم ہے اور مددگاری مولوی محمد حبیب الدین صاحب کا ۳۰ روپے ۱۳۱۶ف کو حسب گشتی نشان ۹

سنہ ۱۳۱۶ف تقرر عمل میں آیا ۔ حسب فرمان مبارک مرقومہ ۲۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰ھ م ۱۱ اراردی بہشت سنہ ۱۳۲۱ف سررشتہ فنانس سے علیحدہ ہوکے سررشتہ مال میں ضم ہوگیا ۔ اور اکزامنر آف اکونٹ کا لقب آیندہ ناظم تنقیح حسابات مال قرار دیا گیا ۔ نیز حسب فرمان خسروی مرقومہ ۶ رجادی الاول سنہ ۱۳۳۱ھ م ۲۲ اخور داد سنہ ۱۳۲۲ف دفتر ناظم تنقیح حسابات برخاست کردیا گیا ۔ اور عہدہ نظامت تخفیف ۔

— آغاز ماہ دے سنہ ۱۳۲۲ف سے پیشگاہ سرکار سے جدید محکمہ فن زراعت منظور و مقرر ہوا ۔

— سنہ ۱۳۲۳ف سے ایک سررشتہ موسومہ " آرایش بلدہ " بلدہ کی آرایش و زیبایش کی غرض سے قایم ہوا ۔

— ماہ تیر سنہ ۱۳۲۲ف میں ممالک محروسہ کے کارخانہ جات اور گرنیوں وغیرہ کی تنقیح کے لئے جو عملہ امتحاناً ایک سال کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہ اب مستقل کردیا گیا ۔

— وسط ماہ شہریور سنہ ۱۳۲۲ف میں پیشگاہ سرکار سے حسب منشاء دفعہ قانون معادن ممالک محروسہ سرکار عالی نشان (۳) بابتہ سنہ ۱۳۲۲ف سرکار عالی ۔ مائننگ بورڈ کا قیام منظور ہوا ۔

— اوائل ماہ خورداد سنہ ۱۳۲۳ف میں دفتر زراعتی بنک و کواپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی قایم ہوئی ۔

— محکمہ آثار قدیمہ کا قیام ۲۳ امرداد سنہ ۱۳۲۳ف سے عمل میں آیا ۔

— نظامت رصدخانہ نظامیہ سنہ ۱۹۰۸ء سے قایم ہوا ۔

— حسب فرمان خسروی مرقومہ ۹ رجادی الثانی سنہ ۱۳۳۶ھ محکمہ صنعت و حرفت و تجارت قایم ہوا ۔

— دفتر دارالترجمہ ماہ آبان ۱۳۲۶ف مین قایم ہوا۔

— اوائل ۱۳۲۷ف مین محکمہ ماکولات قایم ہوا۔

ماہ شہریور ۱۳۲۷ف مین سررشتہ شوکت عثمانیہ قایم ہوا تھا۔ مگر مولوی عبدالحلیم صاحب شرر کے بلدہ سے چلے جانے کے بعد سررشتہ مذکور تخفیف کردیا گیا۔

— حکم نشان (۱۳۴) مورخہ ۱۲ ار تیر ۱۳۲۸ف م ۱۷ ار شعبان ۱۳۳۷ھ۔

بذریعہ فرمان مرقومہ ۲۳ ر رجب ۱۳۳۷ھ مندرجہ مراسلہ محکمہ فنانس نشان (۵۶۱) ممالک محروسہ سرکار عالی مین ایک جدید سررشتہ موسومہ بہ سررشتہ "اعداد و شمار" (اسٹاٹیکس) قایم کیا گیا اور اوس کی نظامت پر مولوی رحمت اللہ صاحب مددگار معتمد مالگزاری کا تقرر اور فی الحال عملہ مندرجہ ذیل قایم کیا گیا۔

(۱) ایک اہلکار (مار) ص۔ ماعہ۔ (۲) اہلکار سے۔ عص۔ دیسے۔ (۳) چار چپراسی۔

یکم تیر ۱۳۲۸ف سے ناظم صاحب موصوف اپنا مفوضہ کام انجام دینا شروع کیا۔ (جریدہ مورخہ ۲۷ تیر ۱۳۲۸ف جلد ۵ نمبر ۵ صفحہ (۵۵۸)۔

— پیشگاہ خسروی سے ناظم اعداد شمار مولوی محمد رحمت اللہ صاحب کے نام ناظم مردم شماری مقرر کئے جانے اور ان کو اپنے زاید کام کی بابتہ ان کی موجودہ عہدہ کی ماہوار (سمار۔ مار۔ سالانہ للعہ) کے علاوہ تین سو روپیہ ماہانہ الونس تاریخ قیام محکمہ مردم شماری سے ایصال کرنے کی منظوری صادر ہوئی۔

— ۱۳ ار تیر ۱۳۲۸ف ۱۳۳۷ف مین باغ عامہ مین مصنوعات ملکی کی جو نمایش کا افتتاح ہوا تھا۔ اوس کو مستقل طور پر قایم رکھنے اور اوسکے متعلق

اجرائی کاروانتظام کے لئے ایک مہتمم مع عملہ کے تقرر کیا گیا۔ اور جائداد مہتممی پر مسٹر ایچ۔ جی۔ راجفورث سابق مہتمم افیون حال وظیفہ یاب کا تقرر حسب منظوری سرکار عمل مین آئی اور نمایش مذکور کی نگرانی وغیرہ دفتر نظامت صنعت وحرفت سے متعلق کی گئی۔ (جریدہ ۲۷ رتیر ۱۳۲۸ف جلد ۵ نمبر (۵۶) صفحہ (۵۵۹)

— نشان (۱۹۲) واقع ۲۰ رمہر ۱۳۲۸ف م ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۳۷ھ مر نشان (۶۸) نمبر (۱۷۸) بابتہ ۱۳۲۸ف صیغہ تقرر۔

صیغہ لوکلفنڈ کے انتظام ونگرانی کی غرض سے ایک خاص عہدہ دار مولوی غلام احمد خان صاحب منصرم اول تعلقدار حال ناظم کورٹ آف وارڈز کو بلقب "ناظم لوکلفنڈ" ۲۰ رمہر ۱۳۲۸ف سے خدمت نظامت لوکلفنڈ پر تقرر کیا گیا (جریدہ ۹ رآبان ۱۳۲۸ف جلد ۵ نمبر (۲۷) صفحہ ۷۰۰) آپکی تنخواہ ایک ہزار الدار قرار پائی مد لوکلفنڈ مین خرچ پڑے گا۔

— حکم صیغہ مال۔ جریدہ ۱۲ردے ۱۳۲۹ف جلد ۵ نمبر ۸ صفحہ ۲۵۵۔ بذریعہ فرمان مشتہرہ ۸ ذیحجہ ۱۳۳۷ھ حکم قضا شیم شرف الصدور لایا کہ جاگیردارون جیدارون سررشتہ دارون فوج ومنصب داران۔ امتیاز یان نظم وعہدہ داران مندرجہ سیول لسٹ وعام معززین وکلاء اور ساہوکاران وغیرہ جو اعلیحضرت کی بارگاہ مین نذر گذراننا چاہتے ہون وہ سال مین صرف ایک مرتبہ باغ عام مین (جو پبلک اڈریس میری سالگرہ کے مبارک ماہ رجب مین لیا جاتا ہے) حاضر ہوکر گذران سکتے ہین۔

لوٹ۔ اس فرمان کے روسے حکم مندرجہ جریدہ ۲۵ر شہریور ۱۳۱۴ف کی ترمیم ہوئی۔

باب حکومت (اگزیکٹیو کونسل)

فہرست مضامین

حالات دربار

قیام باب حکومت (اگزیکیٹیو کونسل) کے بارہمین مورخہ ۱۰ ارمرداد ۱۳۲۹ف جلد (۵۰) کو جریدہ غیر معمولی شایع ہوچکا تھا بموجب اوس کے ۲۷ صفر ۱۳۳۸ھ م ۱۶ امرداد ۱۳۲۹ف روز جمعہ کو صبح کے ۱/۲ ۱۰ بجے بتقریب افتتاح باب مذکور الصدر کنگ کوٹھی مبارک مین اعلحضرت خسرو دکن خلد اللہ ملکہ نے دربار منعقد فرمایا۔ جس مین صاحب رزیڈنٹ بہادر۔ فرسٹ اسسٹنٹ رزیڈنٹ۔ سر علی امام بالقابہم مہاراجہ سر مین السلطنۃ بہادر۔ نواب سالارجنگ بہادر۔ نواب فخرالملک بہادر نواب خانخانان بہادر۔ نواب تلاوت جنگ بہادر۔ نواب سر فریدون الملک بہادر نواب ولایت جنگ بہادر۔ نواب لطافت جنگ بہادر۔ نواب اعانت جنگ بہادر نواب نظامت جنگ بہادر۔ نواب عماد الملک بہادر۔ نواب بہرام الدولہ بہادر نواب قدرت نواز جنگ بہادر۔ نواب افسر الملک بہادر۔ نواب عثمان یار الدولہ بہادر۔ دیگر امرائے ملک۔ تمام معتمدین۔ اراکین مجلس عدالت العالیہ نظمائے سررشتہ جات شریک تھے۔ دربار ہال مین حضرت اقدس و اعلی کے نہضت افروز ہونے کے ساتھ ہی ۲۱ توپ کی سلامی سر ہوئی۔ حضرت اقدس و اعلی نے زبان فیض ترجمان سے جو تقریر بزبان انگریزی ارشاد فرمائی جس کا اردو ترجمہ جریدہ غیر معمولی مین شایع ہوچکا ہے اوس کی نقل آیندہ درج ہے۔ باب حکومت کا افتتاح [۱] فرمایا گیا برخاست دربار کے قبل اُن حضرات نے بارگاہ خسروی مین

[۱] فرمان خسروی شرف نفاذ لایا ہے کہ چونکہ باب حکومت (اگزیکیٹیو کونسل) کے قیام کی تجویز طے

نذرین گزراننے کا شرف حاصل کیا جو باب حکومت کی رکنیت سے معزز و مفتخر فرمائے گئے ہیں۔ برخاست دربار کے موقع پر بھی ۲۱ توپ کی سلامی سر کی گئی۔ اور صاحب رزیڈنٹ بہادر اراکین باب حکومت اور امرائے ملک کو شرکت بریکفاسٹ کا شرف بخشا گیا۔

بقیہ مضمون صفحہ (۵۷۰) ہو چکی ہے۔ لہذا تجریہ دارالمہامی کی بابت دس ہزار (عـــہ) روپیہ ماہانہ کی جو رقم علاقہ دیوانی سے علاقہ صرف خاص مبارک میں داخل ہوا کرتی تھی وہ آیندہ سے داخل نہ ہوا کرے۔) نشیبر دکن ۲۲ر نومبر ۱۹۱۹ء م ۲۸ر صفر ۱۳۳۸ھ جلد (۳۴) نمبر (۲۵۸) صفحہ (۴) ۔)

جلد (۵۱)	حیدرآباد دکن - ۱۶ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۹ف م ۲۷ صفر المظفر سنہ ۱۳۳۸ھ روز جمعہ	نمبر (۹)

حکم سرکار عالی

علاقہ فینانس

اعلیحضرت حضور پر نور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

تنظیم باب حکومت

دربار افتتاح باب حکومت

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ

آج کا دربار ایک ایسے امر کو نمایان کرنے کی غرض سے منعقد کیا گیا ہے جو اس مملکت کی تاریخ مین نہایت مہتم بالشان واقعہ ہے۔ سب کو معلوم ہوگا کہ اس مملکت کا قدیم طرز حکومت ذاتی حکمرانی رہا ہے۔ جس مین انصرام کار بذریعہ دیوان ہوتا رہا ہے۔ اور یہ بھی ایک تاریخی واقعہ ہے کہ باستثناء چند قابل قدر افراد کے وزراء سلف نے کن کن طریقون سے اپنے آقا کی حکومت مین ضعف پیدا کرنے کی تدابیر پیش نظر رکھین۔ گو رعایا اور ملازم کی حیثیت سے وفاشعاری اون کا عین فرض تھا۔ دفاتر سرکاری مین وافر مواد موجود ہے جو حدود اختیار سے تجاوز کر کے باہمی تعلقات مین بدمزگی۔ خوبی انتظام مین خلل۔ اور فلاح عامہ مین نقصان پیدا کرنے کی شہادت دیتا ہے۔

حکومت کی ہوس نے خواہ وہ حکومت کیسی ہی ناجائز یا خلاف ضابطہ کیون نہ ہو لازمی طور سے تدبیر و اصلاح کے سرچشمون کو خشک کر دیا۔ یکے بعد دیگرے متعدد وزرا کے طرز عمل نے اون نقائص کو اور بھی واضح کر دیا جو اوس طریقہ حکومت مین موجود تھے۔ میرے والد مرحوم حضرت غفران مکان نے سالار جنگ اول کی وفات کے بعد اون کے مرتبہ نظم حکومت کی کافی آزمایش کر کے

اون نقایص کو محسوس فرمایا جو اوس مین موجود تھے اور ۱۸۹۳ء مین "قانونچہ مبارک" نافذ فرمایا۔ جس مین مدار المہام اور معین المہامون کے اختیارات و فرائض کے حدود معین کئے گئے۔ اس کے بعد اور ایک دفعہ اصلاح انتظام کی طرف اونکی توجہ مبذول ہوئی اور "قواعد قانونچہ" کی اشاعت عمل مین آئی۔

جبکہ خود **مابدولت** نے اپنی تخت نشینی کے بعد ہی مسائل انتظام مملکت کا نظر غائر سے ملاحظہ شروع کیا تو یہ خیال یقین کے درجہ تک پہنچ گیا کہ موجودہ طریقۂ حکومت کے نقائص کو دور کرنا ممکن نہین ہے تا وقتیکہ اسکی ترکیبی حالت مین اصلاح نہ کی جائے۔ پس کامل غور و فکر کے بعد **مابدولت** نے انتظام مملکت کا بار گران خود برداشت کرنا قبول فرمایا۔ اس پانچ سال کے مدت دراز تک انصرام کار کی سعی بلیغ کے ساتھ ساتھ اپنی عزیز رعایا کے فلاح و بہبود کے ذرائع کا قیام و استحکام **مابدولت** کا مطمح نظر رہا ہے کیونکہ انکی ترقی خوشحالی اور فارغ البالی مین **مابدولت** کی شفقت امیز دلچسپی لازوال ہے

اس وقت تک کے خاص ذاتی تجربہ نے **مابدولت** پر ظاہر کردیا کہ موجودہ انتظام مین تبدیل کی ضرورت ہے۔ انقلاب زمانہ زمانۂ حال کی زندگی کے پیچیدہ مسائل مغربی اقوام کے جدید سیاسی احساس اور خود اس ملک کے اندرونی و بیرونی تعلقات کے نازک مسائل نے ذاتی حکومت کے بار کو اس قدر گران کردیا ہے کہ اس سے ایک حد تک سبکدوشی حاصل کرنے کے لئے فوری تدبیر کی ضرورت ہے۔

چونکہ یہ ممکن نہ تھا کہ پھر وہی طریقہ اختیار کیا جائے جس کی ناکافی اوس کو غیر مفید ثابت کرچکی تھی لہذا **مابدولت** نے غور و خوض کے بعد تنظیم جدید کا مصمم ارادہ کیا۔ تاکہ اوس سے انتظام ریاست کی کافی اصلاح اور اوس قوت کے

قیام کا جس پر ترقی منحصر ہے کافی تیقن ہوجائے۔

اور ممالک کے تجربہ نے یہ ثابت کردیا ہے کہ جو حکومت کونسل کے ذریعہ عمل مین آئے اوس کو کئی وجوہ سے ایسی حکومت پر ترجیح ہے جو کسی ایک عہدہ دار کے ہاتھ مین رہے خواہ وہ کیسا ہی لایق وسربرآوردہ کیون نہ ہو۔ پس **مابدولت** کی دلی خواہش یہ ہے کہ اپنی رعایا کو اس مرجح طرز حکومت کے فوایدسے مستفید ہونے کا موقع دین۔ نظر برآن

مابدولت نے بذریعہ فرمان امروزہ ایک "اگزیکیٹیو کونسل" (یعنی "باب حکومت") قایم فرمایا ہے جو ایک صدراعظم۔ سات ارکان معمولی۔ اور ایک رکن اختصاصي (جن سے کوئی صیغہ متعلق نہ ہوگا) سے مرکب ہوگی۔

کافی غور کے ساتھ صدراعظم اور ارکان باب حکومت کے اختیارات کے متعلق قواعد منضبط اور اون کے مجموعی اور انفرادی ذمہ داریون کے حدود معین کئے گئے ہین۔ انتخاب ارکان مین نہایت احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ اور ایسے اشخاص مقرر کئے گئے ہین جن کا تجربہ اور قابلیت مسلم ہے۔ صدراعظم سرعلی امام ہین جو تعارف کے محتاج نہین کیونکہ برٹش انڈیا مین اون کے کارنامے سب پر روشن ہین۔

ایسی کونسل کے قیام سے ہر شعبہ نظم مملکت کو تقویت ہوگی۔ اور اون مسایل کے حل کرنے مین جو اس ملک کے وسیع اور اہم اغراض سے متعلق ہین (اور جنکا خاص **مابدولت** کے حکم سے تصفیہ ہوگا) کونسل کے مشورہ سے بیش بہا مدول سکیگی۔ اوس کے اجتماعی عمل سے انتظام مین یکجہتی اور اوس سے ایسے نتایج پیدا ہونگے جو رعایا کے حق مین مفید ثابت ہونگے۔

اشاعت تعلیم۔ وزرائع معیشت کی ترقی تجارت وصنعت وحرفت کی ترغیب

حفظان صحت کے جدید اصول پیدا کرنے کی تدابیر۔ ذرائع آمد و رفت کا قیام اور ان کی
توسیع۔ اور ایسے ہی بہت سارے مسائل ابھی تصفیہ طلب ہیں۔ ان امور میں جو
اندرونی اصلاحات سے متعلق ہیں کونسل کی کارگزاری اوسی طرح قابل قدر ثابت
ہوگی جس طرح امور سیاسی میں مابدولت اور سرکار عظمت مدار کے اتحاد کا
لحاظ سے مفید ہو سکتی ہے۔ یہ تعلقات ہمیشہ دوستانہ رہے ہیں کیا گذشتہ سلطنت
کیا آج۔ اقلیم ہند میں آغاز حکومت برطانیہ سے تا این وقت اس خاندان کے
ساتھ دوستی اور اتحاد کا سلسلہ برابر قائم رہا ہے۔ ایک سے زیادہ موقعون میں سلطنت
برطانیہ کی حرمت و بقا کے لئے شمشیر آصفجاہی نیام سے نکل پڑی ہے حال
کی جنگ عظیم میں جس سے ابھی سلطنت برطانیہ فتحمندی کے ساتھ فارغ ہوئی ہے
جو کچھ امداد مابدولت کی جانب سے کیگئی وہ محتاج بیان نہیں ہے۔

ان خاص حالات مین باب حکومت کو واپسی ملک برار کے اہم مسئلہ پر غور کرنیکا ایسا
نادر موقع ہدست ہوگا جس کا مستقبل نہایت خوش آیند ہے۔ مابدولت کے
مملکت کے اس جزو لاینفک کا دعوے انصاف اصلی پر مبنی ہے اور اگر اوس کی تنقیح
بلا طرفداری کیجائے تو بعید امر خارج از قیاس ہے کہ وہ دعوے قابل تسلیم نہ قرار پائے۔
پس اس اہم مسئلہ کی نسبت کونسل کے مشورہ کا مابدولت کو خاص دلچسپی سے انتظار رہیگا۔
مابدولت اپنے تمام امراء۔ عہدہ داران۔ اور عزیز رعایا کو اس جدید انتظام کی طرف متوجہ و
مائل کراکے متوقع ہین کہ وہ سب اپنی ارادت و عقیدت سے اوسکو کامیاب بنانے مین ہمیشہ
ساعی رہین گے کیونکہ کوئی انتظام حکومت کامیاب نہین ہوسکتا تاوقتیکہ اس کے عمل کی
پابندی حزم و احتیاط کے ساتھ نہ کی جائے۔ اس اشارہ کے ساتھ مابدولت کی دلی
خواہش ہے کہ سر علی امام و ارکان باب حکومت اپنے اہم فرائض کی انجام دہی
مین سرگرم و کامیاب ہون۔ فقط

اعلیٰحضرت حضور پرنور بندگان عالی متعالی

دربارہ

مورخہ ۲۲ صفر المظفر سنہ ۱۳۳۸ ہجری

فرمان مبارک

(۵۰)

سنہ ۱۸۹۳ء میں غفران مکان حضرت والد مرحوم نے اس مملکت کی تنظیم کے لیئے ایک جدید ضابطہ مرتب فرما کر بنام "قانونچۂ مبارک" جاری فرمایا۔ اس تاریخی سرکاری کاغذ میں حضرت غفران مکان نے اون اصول پر نظر ڈالی جو اس ملک کی نظم کا قدیم دستور تھا اور اوس میں اون نقائص پر بھی غور فرمایا جو سر سالار جنگ اول کے انتظامی اصلاحات میں موجود تھے اور جن کی چرایان دوہ فرما کر اپنے ارشادات کو الفاظ ذیل پر ختم کیا۔

"اس مملکت کا ابتدائی طرز حکومت محض شخصی حکمرانی تھا۔ سالار جنگ اول نے اسے تقریباً سلطنت منضبطہ (کانسٹی ٹیوشنل مانرکی) سے مبدل کیا۔ سالار جنگ دوم کی پس روی سے زمام اختیار چند غیر مستحق ہاتھوں میں آگئی۔ اور آسمانجاہ کی نظم میں اون کے مددگار کے ذاتی حکومت اس خودسری تک پہنچی کہ مابدولت کو احساس ہوا کہ بلا تاخیر اس کا انسداد کیا جائے۔"

پھر اس طرز حکومت کے بیّن نقائص کی جو محتاج اصلاح تھے صراحت کیگئی۔ جدید طرز عمل میں بعض اصول تاکیداً واجب التعمیل قرار دے کر اپنی عزیز رعایا کے آرام و طمانیت اور خوشحالی کے لیئے ایک بہتر سلسلہ نظم کی تجویز کا خیال ظاہر فرمایا۔ حضرت غفران مکان کا یہ ارشاد ہوا کہ:-

"امن عامہ۔ رعایا کی بہبودی۔ اور سرکاری خزانہ کا مکتفی رہنا۔ حکومت کی قابلیت کے معیار ہیں۔"

الغرض اوس وقت انصرام نظم کے قواعد کی تدوین مین حضرت غفرانمکان کے متذکرہ صدر عالی خیالات کی کامل تقلید کیگئی اور اون کی تعمیل پر تہدید۔

۲ - اس جدید طرز حکومت مین جو نمایان تبدیلیان ہوئین وہ یہ تھین کہ قدیم کونسل آف اسٹیٹ (مجلس سلطنت) کی جگہ جو آخر بکار آمد ثابت نہوی کبنٹ کونسل (مجلس وزراء) قایم کی گئی اور مجلس وضع قوانین کا انعقاد اس غرض سے کیا گیا کہ قوانین وضوابط کی تدوین قابل وتجربہ کار ملازمین وغیر ملازمین کی مدد ومشورہ سے کی جائے۔ اور ہردو کونسل ونیز مدار المہام ووزراء صیغہ کے اختیارات وفرائض منصبی معین کیئے گئے۔

۳ - ۱۸۹۸ء مین مرمہ قواعد موسوم بہ قواعد قانونچہ اس غرض سے شایع کیئے گئے کہ اصل اصول قانونچہ مبارک کی بلحاظ تجربہ ما بعد توضیح کیجائے۔ یہ توضیح شدہ نظم حضرت غفرانمکان کی پیش از وقت وفات حسرت آیات تک اور نیز بعد تخت نشینی ما بدولت تا یکم دسمبر ۱۹۱۴ء قایم رہی۔

۴ - ما بدولت نے اوس روز بلا توسط احدی نظم حکومت کی ذمہ داریان اختیار کین اور جب سے ابتک بغیر معاونت مدار المہام اینجانب بہ نفس نفیس کار فرما ہین۔ انصرام کار حکومت مین اینجانب نے وہی روش برابر اختیار کی جو حضرت والد مرحوم غفرانمکان کی جلیل القدر رہنمائی نے بتائی اور جنکا ذکر نہایت خوبی سے قانونچۂ مبارک کے ابتدائی حصہ مین آیا ہے۔ بااین ہمہ سابق کے طرز عمل سے اینجانب نے صرف ایک امر میں تجاوز کیا ہے۔ دفاتر کے معمولی روزمرہ کام سے سبکدوشی حاصل کرنے کے لیئے معین المہامان وصدر المہامان کے اختیارات مین توسیع کیگئی۔ اس ملک کے نظم ونسق مین متعدد گوناگون اصلاحات جو اس وقت تک پہنچین

اون سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دانشمندی و دوراندیشی سے نئے قواعد قانونچۂ مبارک مین کس قدر روح پھونکی ہے اور سلطنت کی مالی حالت مین استحکام کا مادہ پیدا ہوگیا ہے - اور سکہ جو اس ملک کا طغرائے امتیاز کہا جا سکتا ہے اس کی بنیاد بھی مستحکم ہوگئی ہے - غور کردہ تدابیر وقتاً فوقتاً عمل مین آئی ہین - جدید صیغہ جات جیسے آدارہ زراعت اور انجمن ہائے قرضہ امداد باہمی رعایا کی مادی و مالی حالت کی ترقی کی غرض سے قایم کیئے گئے ہین -

۵ - حکومت کے کام کے ساتھ ذاتی تجربہ نے اینجانب کو صحیح اندازہ کرنیکا موقع دیا کہ تغیر زمانہ و حالات نے کیا کیا نئی ضرورتین اور محتاجیان پیدا کردین - اور ہر امر جو رعایا کی فلاح و بہبودی مین معین پایا گیا اوس نے مابدولت کو مزید کوششون کی طرف راغب کیا - ساتھ ہی اینجانب کو اون اہم مسائل کا بھی پورا احساس ہوا جن کے حل و عقد کے لیئے بڑی حکمت و دانائی درکار ہے - اور ملک کے مادی ذرائع مین اتبک خاطر خواہ ترقی نہین ہوئی صنعت و حرفت کی توسیع اور عام تعلیم کی ترقی ہنوز کامل توجہ کے محتاج ہین -

۶ - وہ حقیقی ہمدردی اور شفقت آمیز فکر جو اپنی رعایا کی فلاح و بہبود سے متعلق ہے ہمیشہ مابدولت کے مطمح نظر رہی - اس کا صحیح اندازہ اون کارروائیون سے جو اتبک عمل مین آئی ہین کافی طور پر نہین ہوسکتا - مابدولت کو ہر وقت خیال رہا کہ جلد کوئی ایسی صورت نکالی جائے جس سے مابدولت کی رعایا زیادہ خوش حال نظر آئے اور نیز یہ کہ وقتاً فوقتاً قحط کے نمایان ہونے سے جن مصائب کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے حتی المقدور اون کا سدباب ہوجائے - جب کوئی اہم طرز عمل فوائد عامہ کے لیئے اختیار کیا جائے تو اول شرط کامیابی یہ ہے کہ اوس خاص مقصد کے واسطے ایسے طریقے عمل مین

لائے جائین جو اوس کے حصول کیلئے ضروری ہون کیونکہ اچھی حکومت کی بنیاد کا انحصار زیادہ تر سلسلۂ سیاسیات پر ہے نہ کہ ذاتی اوصاف حکمرانی پر۔ اس ستائیس برس کے ممتد زمانہ مین اپنی جب سے کہ ۱۸۹۳ء کے کانسٹی ٹیوشن پر عمل ہونا شروع ہوا اوس مین بھی بہت سی خرابیان جو ہر انسان کے اعمال کا خاصہ ہین بتدریج داخل ہوکر نمو پاگئین۔ اور جبوقت سے کہ فرائض مدار المہامی اینجانب خود انجام دے رہے ہین متعدد اقسام کے نقائص اور کمزوریان مایدولت پر آشکارا ہوئین۔

۷۔ نظر غائر نے ان نقائص کو عیان کرکے یہ بھی دکھا دیا کہ کہان تک وہ اصل مقاصد حاصل نہ ہوئے جو حضرت مرحوم کے مرکوز خاطر تھے اور جن کے واسطے اونہون نے متعدد تاکیدی احکام جاری فرمائے تھے۔ اولاً صیغہ جات کی باہمی مدد و امداد کی کمی ایک ایسا نقص ہے جس سے وقت و محنت کی بربادی اور جس کالازمی نتیجہ کام کی فضولی ہے۔ ثانیاً یہ کہ معمولی مقدمات کے انفصال مین بھی غیر معمولی تعویق ہوتی ہے اور یہ بھی کہ حکومت کے اصلی فرائض کا مفہوم بعض صیغون مین ناکافی ہونے سے دوسرے صیغونکے کام مین بے جا دست اندازی ہوتی ہے جس کا نتیجہ کارروائی مین پیچیدگی و مراسلت مین طوالت ہے۔ اور یہ بھی ایک سخت خرابی ہے کہ معین المہامان وصدر المہامان کے کامون کے تختہ جات ازروئے قانونچۂ مبارک وقت مقررہ پر پیش کرنا عادتاً ترک کردیا گیا ہے۔ خرابیان جو اس طرح منتج ہوئین اون کا الزام موجودہ طریقۂ کار پر غالباً اوسی قدر عاید ہوتا ہے جتنا کہ اور اسباب پر بہرصورت ماحصل یہ ہے کہ طریقہ مذکورہ درستی نظم کے لئے مضر ثابت ہوا۔ صیغہ جات کے کام کی سہولت اور ان کے باہمی تعلقات مین درستی

پیدا کرنے کے لئے قانونچۂ مبارک کے دسوین فقرہ کے دوسرے حصہ مین قواعد کی تدوین کی ہدایت غالباً اس غرض سے کی گئی تھی کہ اون کا طریقہ عمل ترقی پاکر زمانۂ حال کی ضروریات کو پورا کر سکے۔ لیکن بدقسمتی سے ان قواعد کی تدوین نظر انداز کی گئی اور نظم و نسق کا کام اوسی قدیم طریقہ پر چلتا رہا جسے امتداد زمانہ اور تجربہ نے غلط ثابت کر دیا۔ اگرچہ بعض اوقات کیبنیٹ کونسل کو مین روح پھونکنے کی کوشش کی گئی مگر یہ بھی وہ حکومت کے مشین مین اپنا کام کرنے سے باز رہگئی۔ اوس کے عملاً بیکار ہوجانے کی یہ وجہ پائی جاتی ہے کہ اوس کی حیثیت صرف ایک مجلس شوریٰ کی تھی۔ اوس کو نہ تو اپنے احکام کی تعمیل کرانے کا اختیار تھا اور نہ وہ اپنے احکام کے عملی نتایج کی ذمہ دار تھی۔ اس کا بحیثیت جزو حکومت تقریباً محو ہوجانا کامیابی کے اون شرایط کی تکمیل مین حارج ہوا ہے جو ہر ایسی سیاسی تعمیر کی لازمی بنیادین ہین جن کے استحکام سے رفاہ عام کی ترقی کے بڑے مقاصد فروغ پاتے ہین اور اعلیٰ نتائج حاصل ہوتے ہین۔

۸۔ موجودہ طرز عمل کے نقائص اور ان کے استیصال کے بہترین تدابیر اور رعایا کی بہبودی کے واسطے نظم مملکت کی ترکیب و موزونیت کے مسائل نے ایک عرصہ سے مابدولت کے خیال و فکر کو اپنی طرف متوجہ رکھا ہے اور اب مابدولت کو یہ ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ فرائض مدارالمہامی کا بڑا حصہ جو گذشتہ پانچ سال سے اینجانب کے دست خاص سے انجام پارہا ہے اب اوس سے مابدولت سبکدوش ہوجائین اور مابدولت نے تصفیہ کردیا ہے کہ کبنیٹ کونسل برخاست کردی جائے اور مابدولت کے قطعی و کامل اقتدار کے تحت حکومت کا

کام اور اوس کی ذمہ داریان ایک مجلس کے سپرد کیے جائین۔ مملکت کی بہترین نظم کے لئے مابدولت کا ارادہ ہے کہ وسعت کے ساتھ زیادہ اجتماعی بہ نسبت شخصی اختیارات کا عملدرآمد ہو حسبہ مابدولت کا مصمم ارادہ ہے کہ ایک بڑا حصہ اون فرائض کا جسے مدارالمہام نے انجام دیا ہے جلد سے جلد اکزیکیٹیو کونسل یعنی باب حکومت کے تفویض کیا جائے۔ اس باب حکومت کے اراکین تجربہ کار عہدہ دار ہونگے اور صدر اعظم وہ ہون گے جو مسلمہ لیاقت و قابلیت و وقعت رکھتے ہون۔ مزید اختیارات معین المہامان و صدر المہامان جو موقتی لحاظ سے تفویض ہوئے تھے اور اپنے ہی مزید اختیارات جو معتمدین کو مجلس وضع قوانین و صیغۂ عدالت کے دفاتر کے متعلق دیے گئے تھے وہ الحلال منسوخ کئے گئے۔ اراکین باب حکومت کو (جنکا ہر فرد بلقب "صدر المہام" ملقب ہوگا) اسوقت سے منفرداً وہی اختیارات حاصل ہونگے جو زمانۂ مدارالمہامی مین معین المہامان کو حاصل تھے۔ الاّ وہ اختیارات جنکی ترمیم واضح طور سے ضمیمہ جات الف و ب و ج و دستور العمل باب حکومت منسلکہ فرمان ہذا مین کی گئی ہے مجلس وضع قوانین تا ترمیم ضابطہ اپنے موجودہ قواعد کے عمل رہے گی۔

۹ - باب حکومت علاوہ صدر اعظم کے آٹھ اراکین (یعنی سات صدر المہامان صیغہ جات اور ایک صدر المہام اختصاصی) پر مشتمل ہوگا۔ اگر اراکین کی تعداد مین اضافہ مناسب سمجھا جائیگا تو مابدولت متعاقب بخوشی اسپر غور کرینگے۔ ان اراکین مین سے ایک "نائب صدر اعظم" (جنکا تقرر مابدولت کرینگے) صدر اعظم کی غیر موجودگی مین اون کے فرائض انجام دیگا۔ اون مقدمات کے امثلہ جنکا فیصلہ صدر المہام صیغہ (مہر انچارج) کے اختیارات سے باہر ہے متعلقہ صیغہ اپنے صدر المہام کی رائے کے ساتھ صدر اعظم کے

معائنہ کے واسطے ارسال کرے گا۔ صدر اعظم حکم مناسب کے بعد ایسے امثلہ کو
صدر المہام صیغہ کے توسط سے محکمہ متعلقہ کے معتمد کو واپس کردیں گے۔ بپابندی
قواعد نافذہ صدر اعظم اس کے مجاز ہوں گے کہ کل امور مندرجہ ضمیمہ (الف) کا
فیصلہ خود کریں اور اون کو اختیار ہوگا کہ ایسے امور میں اراکین باب حکومت کی
رائے طلب کریں یا نہ کریں۔ کسی امر محولہ ضمیمہ (ب) کو صدر اعظم جب باب حکومت
میں پیش کریں اوس کا فیصلہ بغلبۂ آرا ہوگا اور وہ فیصلہ حکم قطعی سرکار عالی سمجھا جائیگا
اور فی الفور "صدر اعظم باب حکومت" کے نام سے جاری ہوگا۔ ایسی حالت میں
کہ صدر اعظم کی طرف غلبۂ آرا نہو وہ اس کے مجاز ہوں گے کہ بلا تاخیر اپنی رائے
کے ساتھ مقدمہ **مابدولت** کے ملاحظہ میں بغرض حکم مناسب پیش کردیں
اور تا صدور حکم اینجانب باب حکومت کی رائے کی اجرائی ملتوی رکھیں۔ صدر اعظم
کا فرض ہوگا کہ امور مندرجہ ضمیمہ (ج) کو غور کے لئے باب حکومت میں پیش کریں
اور ما بعد نتائج مباحث آرا اراکین اور خود اپنی توجہات کو حکم آخر کیلئے **مابدولت**
کے ملاحظہ میں پیش کریں۔

۱۰۔ تقررات کے معاملہ میں ہمیشہ یہ امر **مابدولت** کا مطمح نظر رہا ہے کہ اس
ملک کی رعایا کو غیر ملکیوں پر لازماً ہمیشہ ترجیح دیجائے کیونکہ اون کا واجبی حق ہے
جس کو پورے طور سے ملحوظ رکھنا ضروری ہے بشرطیکہ وہ ادائی فرائض
منصبی کے لئے کافی لیاقت و قابلیت رکھتے ہوں۔ البتہ خاص صورتوں
میں جبکہ خاص صفات کے اشخاص کی ضرورت محسوس ہو اس کلیہ سے
اغماض ہوسکتا ہے اس لئے اگر آئندہ چلکر اس قسم کا معاملہ پیش آئے تو
قبل تقرر **مابدولت** کی منظوری حاصل کرنا لابد ہوگا۔

۱۱۔ کل ایسے قواعد و ضوابط جو اس وقت نافذ مگر قواعد منسلکہ فرمان ہذا کے

مناقص ہین وہ بقدر تخالف منسوخ کئے گئے ۔ اینجانب کے اقتدارات شاہی اور قطعی اختیارات تنسیخ (ویٹو) پر اس فرمان کا یا اس کے ذیلی قواعد کا کوئی اثر نہ ہوگا اور اون اقتدارات و اختیارات کو اینجانب جس وقت اور جسطرح مناسب سمجھین استعمال فرمائینگے ۔

۱۲ - ماہدولت کا منشا اس فرمان کے اعلان سے یہ ہے کہ اُن اختیارات و اقتدارات منتقلہ کے فوائد سے جو ایک اچھی گورنمنٹ کی ضروریات کے موافق ہون حتی الوسع اپنی عزیز رعایا کو بہرہ اندوز کیا جائے اور سرکاری ملازمین کے انتظامی ذمہ داریون کے دائرہ کی توسیع اور ان کی نوعیت کی اصلاح کی جائے ۔ ماہدولت کے عہدہ دار اور غیر عہدہ دار دونکے مابین ارتباط کے زیادہ مواقع پیدا کئے جائین تا کہ رعایا کی فلاح و بہبود کے مشترکہ کام مین سہولت اور اس قدیم حکومت کی کامیابی و نیکنامی ہو ۔ ماہدولت اپنی تمام ملازمین کو بطور خاص متنبہ کرتے ہین کہ وہ اپنے مقررہ خدمات کی انجام دہی مین احساس فرائض و حب الوطنی اور غایت دلچسپی و انہماک سے کام لین اور ہر فرد کو (خواہ عہدہ دار سرکار ہو یا نہو) سمجھ لینا چاہیئے کہ ماہدولت کی رعایا کے خوش و خرم رکھنے اور فارغ البال بنانے مین جہان تک اُسے موقع ہو حصہ لے ۔ دستخط مبارک

۲۲ صفر المظفر ۱۳۳۸ھ یکشنبہ

شرحہ دستخط

امین جنگ بہادر

صدر المہام

دفتر پیشی

فخر الدین احمد خان منصرم معتمد فینانس

میر فیض الرحمن

مددگار معتمد فینانس

ضمیمہ الف

اختیارات صدر اعظم

دفعہ ۱۔ (الف) تقرر خدمات جن کی ماہوار دوسو پچاس (۲۵۰) روپیہ یا اس سے زیادہ ہو لیکن ایک ہزار (۱۰۰۰) روپیے اوپر نہ ہو۔

(ب) ایسے جدید خدمات قایم کرنا جن کی ماہوار پانسو (۵۰۰) روپیہ سے زاید ہو مگر اس صورت مین اعلیحضرت کی صریح منظوری کی ضرورت ہوگی۔

(ج) ایسی جدید خدمات قایم کرنا جن کی ماہوار دوسو (۲۰۰) روپیہ سے زیادہ و لیکن پانسو روپیہ (۵۰۰) سے اوپر نہ ہو جس کی اطلاعی عرضداشت بارگاہ خداوندی مین پیش کرنی ہوگی۔

توضیح۔ فقرہ (ب و ج) کے بموجب کارروائی اوس وقت تک نہ کی جائے گی تاوقتیکہ صدر اعظم نے محکمہ فینانس سے استمزاج نہ کر لیا ہو۔ اور اوس محکمہ کے صدر المہام نے اس کے متعلق اپنے خیالات قلمبند نہ کر لیے ہون اور وہ تحریر صدر اعظم کی رائے کے ساتھ بارگاہ خداوندی مین پیش نہ کی گئی ہو۔

دفعہ ۲۔ موجودہ خدمات کے تقررات منظور کرنا جن کی ماہوار ایک سو روپیے

نا اید ہو۔ لیکن دو سو پچاس روپیہ ماہانہ سے کم ہو۔ لیکن ایسی خدمتون مین اگر شکست تقرر یا جدید یا مزید اخراجات لاحق ہون اور پیشگاہ خداوندی سے ان کی نسبت کوئی صریح احکام نہ جاری ہوئے ہون تو اون کی منظوری نہ دیجائے گی تا وقتیکہ صدرالمہام فینانس نے اپنی تحریری رائے اس خدمت کی نسبت قلمبند نہ کی ہو۔

توضیح۔ "اختیارات تقرر" اور "منظوری تقرر" مین موقوفی تنزل۔ تبدل۔ ترقی۔ جرمانہ۔ وظیفہ معذوری وغیرہ کا اختیار شامل ہوگا۔

دفعہ ۳۔ ایسے وظائف والونس کی منظوری جو ریاست کی ممتاز خدمات کے صلہ مین دئے جائین۔ نیز ایسے وظائف والونس جو ورثار یا قایم مقامان متوفی ملازمین سرکاری کو بطور انعام یا رعایت دئے جائین بشرطیکہ ان کی مقدار فی مقدمہ تاحین وحیات یا اوس سے کم مدت کے لئے ایک سو روپیہ ماہانہ سے زیادہ نہ ہو۔

دفعہ ۴۔ کسی متوفی یومیہ دار کے ورثار کے نام صدرالمہام صیغہ فینانس کی رائے پیش ہونے کے بعد پانسو روپیہ سالانہ تک یومیہ بحال کرنا۔

دفعہ ۵۔ منصبداران متوفی کے ورثار کے نام اون اصول کی پابندی کے ساتھ جو قانونچہ مبارک مین مندرج ہین منصب بحال کرنا

دفعہ ۶۔ ایسی رقم جو کسی صدرالمہام کے اختیارات سے متجاوز ہون ایک ذیلی مد سے دوسری ذیلی مد مین یا ایک سررشتہ کی

عام بجٹ سے دوسرے سررشتہ کے غیر معمولی اخراجات
کے لئے منظور کرنا۔

دفعہ ۷۔ ایسی رقوم جو کسی صدر المہام کے اختیار سے متجاوز ہون
صدر المہام صیغۂ فینانس کی رائے حاصل کئے بعد منظور کرنا۔

دفعہ ۸۔ اس امر کی نگرانی کرنا موازنہ صحیح طور سے وقت مقررہ پر
مرتب کیا گیا ہے اور اوس کو فصلی سال کے آغاز کے کم
از کم دو مہینے قبل باب حکومت مین پیش کرنا۔

دفعہ ۹۔ (الف) رزیڈنسی سے مراسلت رکھنا۔

توضیح۔ ایسی مراسلت کا ہفتہ واری تختہ پیشگاہ اقدس مین
گزرانا لازم ہوگا۔

(ب) اعلیحضرت کی منظوری کے ساتھ اہم مسائل کے
متعلق صاحب عالیشان بہادر (The Hon'ble the Resident)
سے شوری کرنا۔

دفعہ ۱۰۔ قیام مطابع کے اجازت نامے جاری یا منسوخ کرنا نیز
اخبارات کی امداد کرنا۔

دفعہ ۱۱۔ سرکاری مہمانون کا خیر مقدم اور اون کی مدارات۔

دفعہ ۱۲۔ جن عہدہ داران سرکاری کو صدر المہام صیغہ رخصت دینے کا
مجاز نہ ہو اون کو ہر قسم کی رخصت دینا یا اوسکو منسوخ کرنا۔

دفعہ ۱۳۔ کسی عہدہ دار کو کسی کار خاص پر متعین کرنا اور اوس کی جائداد
کا سفیرانہ انتظام کرنا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اعلیحضرت کی منظوری
کے بغیر جدید یا مزید خرچ چھ ہزار سکۂ رائج روپیہ سے زیادہ

نہ کیا جائے۔

دفعہ ۱۴ - جملہ عہدہ داران سرکاری جن کی تنخواہ ایک ہزار (الصہ) روپیہ یا اوس سے کم ہو اون کے عمل منصبی کے متعلق تحقیقات بصیغہ انتظامی کرنا یا ایسی تحقیقات کا حکم دینا اور اس غرض سے کسی دفتر کے اسناد (باطلاع صدرالمہام صیغہ) طلب کرنا۔

دفعہ ۱۵ - صدرالمہامان کے طریق کار کے لئے قواعد مرتب کرنا لیکن اس ترتیب قواعد مین وہ اون اختیارات سے جو انہین تفویض ہوئے ہون بلا منظوری اعلیحضرت محروم نہ کئے جائینگے۔

دفعہ ۱۶ - کسی ایسے موضع یا مقطعہ یا اراضی کا قول یا پٹہ منظور کرنا جس کا سالانہ دہارہ پانچ ہزار (صہ) روپیہ سے زاید ہو لیکن بارہ ہزار (عصہ) روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

دفعہ ۱۷ - لوکل فنڈ کی کُل ایسی رقمین جو صدرالمہام صیغہ کے اختیارات سے متجاوز ہون منظور کرنا۔

دفعہ ۱۸ - عام عبادت گاہون۔ مقدس یا قدیم عمارتون کی مرمت اور نگہداشت کے لئے یا دوسرے مذہبی یا خیراتی اغراض کے لئے رقم کی منظوری دینا اوس صورت مین کہ موازنہ مین اسکی گنجایش ہو اور جس کی انتہائی مقدار ہر مقدمہ کے لئے ایک ہزار (الصہ) روپیہ سالانہ سے زاید نہ ہو۔

دفعہ ۱۹ - تعلیم یورپ کے لئے بپابندی قواعد نافذہ و بشرط گنجایش موازنہ وظایف وامدادی رقوم منظور کرنا۔ نیز ممالک محروسہ سرکارعالی مین تعلیمی یا خیراتی اغراض کے لئے ایسی امدادی رقوم

رقوم منظور کرنا جن کی مقدار تین سو روپیہ ماہانہ سے زائد نہ ہو۔

دفعہ ۲۰ - ضوابط مجلس وضع قوانین کی دفعہ (۴۳) کی رو سے مجلس وضع قوانین میں مسودات قانون پیش کرنے کی اجازت دینا۔

دفعہ ۲۱ - تہ نامجات اور اقرار نامجات کے مطابق چھاؤنیات کے متعلق یا برٹش اور برٹش انڈین رجمنٹون کے متعلق ضروری کارروائی کرنا۔

دفعہ ۲۲ - سوائے سزائے موت وحبس مادام الحیات کے جملہ سزائین جو عدالت ہائے فوجداری نے صادر کی ہون اون کو کافی وجوہ پر کلاً یا جزءاً معاف کرنا یا ایک قسم کی سزا کو اس سے کم درجہ کی سزا سے بدل دینا۔

دفعہ ۲۳ - ممالک محروسہ سرکار عالی کے کسی مقام مین مدارس یا شفاخانجات سرکاری کا افتتاح یا اون کا بند کرنا۔

دفعہ ۲۴ - قانون حصول اراضی ممالک محروسہ سرکار عالی کے مطابق حصول اراضی کی منظوری دینا۔

دفعہ ۲۵ - مختلف صیغہ جات سرکاری مین زیادہ استحکام و شتابی کار کے لئے وقتاً فوقتاً دفتری ہدایات جاری کرنا۔

دفعہ ۲۶ - ایسے نادہندگان کے متعلق جن کے پاس کوئی جائداد نہ ہو رقم مالگذاری کا التوا یا معافی منظور کرنا جو صدرالمہام صیغہ کے اختیارات سے متجاوز ہو لیکن جن کی مقدار فی مقدمہ پچیس ہزار روپے سے زائد نہ ہو۔

دفعہ ۲۷ - کسی سرکاری عہدہ دار پر سرکاری رقم کے تغلب و تصرف

کی علت میں سپردگی فوجداری کی اجازت دینا بشرطیکہ اوس کا
تقرر از روئے قواعد بذا صدر اعظم کی منظوری سے ہوا یا ہو سکتا ہو

۲۲ ر صفر المظفر ۱۳۳۸ھ یکشنبہ

(حسب الحکم)

امین جنگ بہادر

صدر المہام

دفتر پیشی

فخر الدین احمد خان

منصرم معتمد فینانس

سید فیض الرحمن

مددگار معتمد فینانس

ضمیمہ (ب)

باب حکومت کے اختیارات

دفعہ ۱۔ سال آیندہ کے موازنہ کا تصفیہ۔

دفعہ ۲۔ انجام وہی کار کے اطلاعنامہ جات (Progress Reports) کا تصفیہ جو صدرالمہامان اپنے اپنے محکمہ جات کے متعلق اوقات مقررہ پر پیش کریں۔

دفعہ ۳۔ مشتبہ۔ مشکل یا اہم امور کا تصفیہ جن کا تعلق دو یا زیادہ محکمہ جات سے ہو۔

دفعہ ۴۔ کارروائی اون مقدمات کی رپورٹ کے متعلق جن کے تحقیقات حکم سرکاری کسی کمیشن یا کمیٹی نے کی ہو۔

دفعہ ۵۔ اون مقدمات کا تصفیہ جن کا اثر سرکار عالی کے حقوق پر پڑتا ہو بمقابلہ کسی شخص یا کمپنی کے جس کو کوئی رعایت (Concession) یا حق تصرف کلی (Monopoly) دیا گیا ہے یا آیندہ دیا جائے۔

دفعہ ۶۔ ایسے امور کا تصفیہ جو فوج بے قاعدہ کے عہدہ دارونکے حقوق اور فرائض پر موثر ہوں۔

دفعہ ۷۔ جب کسی عہدہ دار کو کسی خاص کام پر متعین کیا جائے اوس کی جائداد کی ماموری کے لئے اخراجات کی منظوری اگر وہ

سالانہ بارہ ہزار (عـــہ ہزار) روپیہ سے زایٔد نہ ہون ۔

دفعہ ۸ ۔ نئی اور بکار آمد تصانیف کے مصنفین کو صلہ دینے کی منظوری

دفعہ ۹ ۔ ایسے وظائف والونس کی منظوری جو ریاست کی ممتاز خدمات کے صلہ مین دئے جائین ۔ نیز ایسے وظائف والونس کی منظوری جو ورثاء و قایم مقامان متوفی ملازمین کو بطور انعام یا رعایت دئے جائین بشرطیکہ ان کی مقدار فی مقدمہ تاحین حیات یا اس سے کم مدت کے لئے دو سو (ماء) روپیہ ماہانہ سے زیادہ نہو ۔

دفعہ ۱۰ ۔ قدیم یومیہ کی بحالی جب اس کی مقدار پانسو (ماء) روپیہ سے زایٔد ہو ۔

دفعہ ۱۱ ۔ عام عباوت گاہون مقدس یا قدیم عمارتون کی مرمت و نگہداشت کے لئے یا دوسرے مذہبی یا خیراتی اغراض کے لئے رقم کی منظوری دینا اس صورت مین کہ موازنہ مین اس کی گنجایش ہو اور جس کی رقم ایک ہزار (الہ ہزار) روپیہ سالانہ سے زائد ہو ۔

دفعہ ۱۲ ۔ ایسے قواعد یا اشتہارات جاری کرنا جنہین قانون نافذہ ممالک محروسہ کی رو سے مدار المہام مرتب یا جاری کرنے کے مجاز ہے ۔

دفعہ ۱۳ ۔ کسی ایسے موضع مقطعہ یا اراضی کا قول یا پٹہ منظور کرنا جس کا سالانہ معاوضہ بارہ ہزار (عـــہ ہزار) روپیہ سے زایٔد ہو ۔

دفعہ ۱۴ ۔ ایسے نادہندگان کے متعلق جن کے پاس کوئی جائداد نہو رقم مالگذاری کی التوا یا معافی منظور کرنا جب اوس کی مقدار فی مقدمہ پچیس ہزار (عـــہ ہزار) روپیہ سے زایٔد ہو ۔

دفعہ ۱۵ ۔ ایسے سرحدی نزاعات کا تصفیہ اور دیگر

ایسے امور متعلقہ محکمۂ پیمائش و بندوبست کا تصفیہ جن کے فیصلہ
کا اختیار صدر المہام صیغہ کو نہ ہو -

دفعہ ۱۶ - اون مقدمات کا تصفیہ جن کا تعلق ٹلیگراف و ٹیلیفون کی
توسیع سے ہو -

دفعہ ۱۷ - ان مرافعات کا فیصلہ جو از روئے قانون یا قواعد نافذ الوقت
مدار المہام کے پاس پیش ہو سکتے تھے الّا وہ جن کی خود
ایسے قواعد و قوانین ہین یا باب حکومت کے دستور العمل
مین تخصیص کی گئی ہو -

دفعہ ۱۸ - ایسے امور کی منظوری جو از روئے قواعد موجودہ و بہ نشائے
قوانین و قواعد ممالک محروسہ مدار المہام کی منظوری کے
محتاج ہین الّا وہ جن کی تخصیص باب حکومت کے دستور العمل مین
و ضمیمہ جات منسلکہ مین کی گئی ہے -

دفعہ ۱۹ - کسی سرکاری عہدہ دار پر سرکاری رقوم کے تغلب و تصرف
کی علت مین سپردگی فوجداری کی اجازت دینا بشرطیکہ اوس کا
تقرر از روئے قواعد ہذا صدر اعظم کی منظوری سے نہ ہوا
یا نہ ہو سکتا ہو -

دفعہ ۲۰ - ممالک محروسہ مین تعلیمی یا خیراتی اغراض کے لئے امدادی
رقوم منظور کرنا جنکی مقدار فی مقدمہ تین سو (۳۰۰) روپیہ
ماہانہ سے زائد ہو -

دفعہ ۲۱ - سزائے حبس دوام دینے کی منظوری -

دفعہ ۲۲ - صدر المہامان و اراکین باب حکومت کے سوا جملہ

عہدہ داران جن کی تنخواہ ایک ہزار دالر (ـــــــــــ) روپیہ سے زاید ہو اون کے عمل منصبی کے متعلق تحقیقات بصیغۂ انتظامی کرنا یا ایسی تحقیقات کا حکم دینا۔

۲۲ صفر المظفر ۱۳۳۹ھ یکشنبہ

(حسب الحکم)

امین جنگ بہادر

صدر المہام

دفتر پیشی

فخر الدین احمد خان

منصرم معتمد فینانس

میر فیض الرحمن

مددگار معتمد فینانس

ضمیمہ (ج)

امور تابع احکام اعلیٰحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی

دفعہ ۱۔ وہ امور جن کا اثر بندگان اعلیٰحضرت کی اغراض و مصالح یا ممالک محروسہ سرکار عالی کی سیاسی حیثیت یا برٹش گورنمنٹ کے باہمی تعلقات پر پڑتا ہو۔

دفعہ ۲۔ باب حکومت کے ارکان کا تقرر۔

دفعہ ۳۔ اون عہدوں پر تقرر جن کی ماہوار ایک ہزار (الـ) روپیہ سے زائد ہو۔

دفعہ ۴۔ کوئی جدید عہدہ قایم کرنا جس کی ماہوار پانسو روپیہ (صـ) سے زیادہ ہو یا کوئی موجودہ عہدہ کی ماہوار مین پانسو (صـ) روپیہ سے زیادہ اضافہ کرنا۔

دفعہ ۵۔ پانسو روپیہ (صـ) ماہوار سے زیادہ پر کسی یورپین کا تقرر۔

دفعہ ۶۔ زائد از موازنہ اخراجات کی منظوری۔

دفعہ ۷۔ موازنہ کی ایک صدر مد سے دوسری صدر مد مین رقم کی منتقلی۔

دفعہ ۸۔ مناصب جدید و ماہوارات خاص عطا کرنا۔ یا خزانۂ عامرہ سے کسی کو قرض دینا بہ استثناء تقاوی یا ایسے قرض کے جو کسی کو حسب منشاء قواعد نافذ الوقت دیا جائے۔

دفعہ ۹۔ جدید محصول (Taxes) حق (Duties) مقررہ

(Rates) ابواب (Cess) یا پیشکش کا
قایم کرنا یا ایسے موجودہ محاصل مین اضافہ تخفیف۔ یا اونکی معافی۔

دفعہ ۱۰ - جدید اوقاف یا یومیہ کی منظوری۔

دفعہ ۱۱ - وظائف تعلیمی جو منظورہ اسکیم کے مطابق جاری ہوتے ہین اون کے سوا جدید وظایف تعلیمی کی اجرائی۔

دفعہ ۱۲ - جدید جاگیر۔ معاش۔ مقطوعہ۔ انعام وطن وغیرہ کی منظوری۔

دفعہ ۱۳ - قحط یا کسی عام یا عالمگیر مصیبت کیوجہ سے مالگزاری کی معافی جو کسی قواعد نافذ الوقت کی روسے نہین ہوسکتی۔

دفعہ ۱۴ - اغراض ریلوے۔ معدنیات۔ وصنعت کے لحاظ سے کسی شخص یا کسی کمپنی کے ساتھ مراعات۔

توضیح - اس ضمیمہ کے فقرات من ابتدائے ۳ لغایت ۱۴ پر جب عمل ہوگا کہ صدر المہام فینانس نے اپنی رائے اور صدر اعظم نے اپنے خیالات قلمبند کردئے ہون۔

دفعہ ۱۵ - فوجی کمیشنڈ افسرون کا تقرر۔

دفعہ ۱۶ - ترقی۔ تبادلہ۔ تنزل۔ جرمانہ۔ موقوفی۔ وظیفہ معذوری وغیرہ اون عہدہ دارون کا جن کا تقرر حسب ضمیمہ ہذا بندگان اعلحضرت کی منظوری سے ہوا ہو۔

دفعہ ۱۷ - باب حکومت کے صدر اعظم اور صدر المہامان کی رخصت کی منظوری۔

دفعہ ۱۸ - مجلس وضع قوانین کے مجوزہ قوانین کی نسبت بندگان اعلحضرت کی منظوری۔

دفعہ ۱۹ ۔ حسب قانون نافذالوقت قصاص لینے کی منظوری یا سزائے موت کو دوسری سزا سے بدلنے یا معاف کرنے کی منظوری ۔

دفعہ ۲۰ ۔ جملہ دیگر امور کا تصفیہ جن کا بالتخصیص ضمیمہ ہائے (الف) و (ب) میں حوالہ نہیں ہے الا یہ کہ بندگان اعلیحضرت کسی عام یا خاص حکم کے ذریعہ سے اس کی نسبت کچھ اور ہدایت فرمائیں ۔

۲۲ رصفر المظفر ۱۳۳۸ھ یکشنبہ

(حسب الحکم)

امین جنگ بہادر

صدر المہام
دفتر پیشی

فخر الدین احمد خان
مہتمم معتمد فینانس

میر فیض الرحمن
مددگار معتمد فینانس

دستور العمل باب حکومت

دفعہ ۱ - اس مجلس کا خطاب "باب حکومت اعلیٰحضرت" یا "باب حکومت ممالک محروسہ سرکار عالی" ہوگا -

دفعہ ۲ - اس مجلس کے قرارداد فرائض حسب دستور العمل ہذا یا حسب احکام جو اس کے متعلق وقتاً فوقتاً بندگان اعلیٰحضرت نافذ فرمائین اونکی بخوش اسلوبی انجام وہی کے لئے یہ مجلس پیشگاہ اعلیٰحضرت بندگان عالی مین ذمہ دار ہوگی -

دفعہ ۳ - تاوقتیکہ اعلیٰحضرت کے حکم خاص سے ترمیم یا تنسیخ نہ ہو اس مجلس کے جملہ احکام کا صدور منجانب "صدر اعظم باب حکومت" ہوگا اور وہ قطعی واجب التعمیل ہون گے -

دفعہ ۴ - یہ باب حکومت الحال صدر اعظم کے سوا سات صدر المہامان صیغہ جات اور ایک صدر المہام اختصاصی پر مشتمل ہوگا - صدر المہام اختصاصی پر کسی خاص صیغہ کی ذمہ واری نہ ہوگی -

دفعہ ۵ - یکے از صدر المہامان باب حکومت حسب الحکم اعلیٰحضرت بندگان عالی "نائب صدر اعظم" ہونگے جو صدر اعظم کی غیر موجودگی (بحالت رخصت) مین اون کے کل فرائض انجام دینگے -

دفعہ ۶ - باب حکومت کا اجلاس عموماً ہر ہفتہ مین کم از کم ایک بار ہوگا اور ہر اجلاس مین صدر اعظم کے علاوہ یا اون کی غیر موجودگی

ہین نائب صدر اعظم کے علاوہ کم از کم چار اراکین کی موجودگی لازم ہوگی

دفعہ ۷ - بندگان اعلیحضرت کے حضور ہین باب حکومت کی مناسب کارروائی کے صدر اعظم حسب دستور العمل ہذا و نیز دیگر احکام قواعد جو پیشگاہ اعلیحضرت سے وقتاً فوقتاً صادر ہون ذمہ دار ہون گے۔

دفعہ ۸ - باب حکومت کے اجلاس کی کارروائی حسب ترتیب اطلاعنامہ (Agenda) ہوگی۔ الّا یہ کہ صدر اعظم اوس مین کوئی تبدیلی کرین۔ اور اجلاس تا انفصال امور مندرجۂ اطلاعنامہ ختم نہ ہوگا لیکن صدر اعظم کو اختیار ہوگا کہ بالوجوہ اجلاس یا کوئی امر زیر غور تا اجلاس مابعد ملتوی کردین۔ اور نیز یہ کہ اگر کوئی رکن کسی امر زیر غور کے التوا کے خواہان ہون تو وہ ملتوی کیا جائے گا مگر صدر اعظم کو اختیار ہوگا کہ اپنے تحریری وجوہ کے ساتھ ایسی تحریک کو نامنظور کرین۔ امور جن کا التوا اس دفعہ کے رو سے ہوا اجلاس مابعد مین یا اور کسی وقت جسقدر جلد ممکن ہوسکے پیش ہون گے۔

دفعہ ۹ - جب آرائے اراکین بشمول رائے صدر اعظم مساوی ہون۔ صدر اعظم کو حق مزید انفصالی رائے (کاسٹنگ ووٹ) دینے کا ہوگا۔

دفعہ ۱۰ - صدر المہام صیغہ (Member incharge) سے دستور العمل و احکام ہذا مین باب حکومت کا وہ رکن مراد ہے جس کا تقرر بندگان اعلیحضرت سے کسی ایسے صیغہ کی نگرانی کیلئے ہوا ہو جس سے مقدمہ زیر بحث کا تعلق ہو۔

دفعہ ۱۱۔ کاغذات کا پہلا معائنہ اور احکام کی ابتدا کے لئے مختلف صیغہ جات کے کام صدر اعظم و دیگر اراکین باب حکومت کے یون سپرد ہون گے جس طرح بندگان اعلیحضرت وقتاً فوقتاً مقرر فرمائین۔

دفعہ ۱۲۔ کاغذات کا پہلا معائنہ اور احکام کی ابتدا کے لئے اوس صیغہ کے معتمد جس سے مقدمات کا تعلق ہو عموماً امثلہ صدر المہام صیغہ کے پاس بھیجین گے۔

دفعہ ۱۳۔ اختیارات مصرحۂ ضمیمہ الف سے کم درجہ کا مقدمات کا انفصال باختیار صدر المہام صیغہ یا زیر حکم اون کے ہوگا۔

دفعہ ۱۴۔ اوس صیغہ کے معتمد جن سے مقدمات کا تعلق ہو امثلہ کی درجہ بندی امور مصرحۂ ضمیمہ جات الف و ب و ج کے لحاظ سے کرین گے۔ اور امثلہ ضمیمہ (الف) پر ایک پرچہ ثبت کرین گے جس پر "برائے حکم صدر اعظم" تحریر ہوگا۔ اور اسی طرح ضمیمہ (ب) پر "برائے فیصلۂ باب حکومت" و امثلہ ضمیمہ ج پر "برائے معروضہ بغرض صدور حکم اعلیحضرت بندگان عالی" لکھا ہوگا۔

دفعہ ۱۵۔ صدر المہام صیغہ کے معائنہ کے بعد مگر صدور احکام سے پہلے معتمد صیغہ صدر اعظم کے پاس امور مصرحۂ ذیل کے امثلہ ارسال کرینگے۔

(الف) امثلہ متعلقہ ضمیمہ جات الف و ب و ج۔

(ب) کسی رپورٹ اڈمنسٹریشن پر رزولیوشن کا مسودہ۔

(ج) مجوزہ گشتیات۔

(د) باستثنا ایسی خط و کتابت کے جن کا تعلق امور معمولی سے ہو عدالت العالیہ (High Court) یا کسی مسلمہ

جماعت عامہ (Recognized Public Association)
کے ساتھ مراسلت

(ھ) امثلہ جن کا تعلق کسی ایسے اصول یا مصالح سے ہو
جو غیر معمولی ہون ۔

(و) مجوزہ احکام جن مین زجر و ستایش ایسے افسرون کی ملحوظ
ہو جن کی ماہوار ڈہائی سو روپیہ (ما ؍ ۵) سے زیادہ ہے۔

(ز) مجوزہ احکام جن مین اون افسرون کی معزولی ہو جن کی ماہوار
ڈہائی سو روپیہ (ما ؍ ۵) سے زیادہ ہے ۔

(ح) امثلہ جو صدرالمہام صیغہ کے خیال مین اہم ہون ۔

دفعہ ۱۶۔ کوئی ایسا مقدمہ جو خاص طور سے اہم ہو یا جس کا فیصلہ ہونا ضروری ہو اوس کی مثل تجویز کے واسطے صدرالمہام صیغہ کے پاس پیش کرنے کے عوض معتمد صیغہ براہ راست صدراعظم کے معائنہ کے لئے بھیج سکتے ہین۔ لیکن ایسی صورت مین معتمد کا فرض ہوگا کہ صدرالمہام کو اس کی اطلاع کر دی جائے ۔

دفعہ ۱۷۔ جب صدرالمہام صیغہ کسی صوبہ دار سمت یا اعلیٰ افسر صیغہ کی سفارش کو نامنظور یا اون کے فیصلہ کو مسترد کرین تو ایسے احکام صدراعظم کے پاس بھیجے جائین گے اور اون کو اختیار ہو گا کہ اونھین باب حکومت مین پیش کرین یا نہ کرین لیکن ایسے احکام ذیل کی دو صورتون مین صدراعظم کے پاس نہ بھیجے جائین گے ۔

الف ۔ جبکہ صدرالمہام صیغہ اپنا اختلاف افسر ماتحت سے

محض بطور مشورہ (نہ کہ بصورت حکم) ظاہر کرین -

ب - جبکہ افسر ماتحت کی تجویز سے احکام مقررہ یا اصول مسلمہ کی خلاف ورزی ہوتی ہو اور صدرالمہام صیغہ کے جواب مین اون احکام اور اصول کا صرف حوالہ دیا گیا ہو -

مثلاً جبکہ کوئی عہدہ دار کسی خرچ کی منظوری کو تاریخ منظوری کے ماقبل زمانہ سے نافذ کرے اور صدرالمہام اسکی غلطی بتاوے -

دفعہ ۱۸ - اوس صیغہ کے معتمد جس سے کسی مسئلہ کا تعلق ہو مناسب خیال کرین تو وہ کسی مثل کو خواہ وہ کسی نوبت کارروائی پر کیون نہو صدراعظم کے پاس بھیج سکتے ہین - لیکن اس صورت مین معتمد صیغہ کا فرض ہے کہ صدرالمہام مذکور کو اس واقعہ کی اطلاع کر دین -

دفعہ ۱۹ - (۱) جب کسی مقدمہ کا تعلق دوسرے محکمہ سے ہو تو وہ (بجز اسکے کہ وہ بلاتاخیر فیصلہ طلب ہو) قبل اس کے کہ صدراعظم کے پاس بھیجا جائے یا صدرالمہامان کی رائے کے لئے سرکیولیٹ کرایا جائے یا باب حکومت مین پیش ہو یا اوس پر کوئی حکم جاری کیا جائے اوس دوسرے محکمہ مین غور کے لئے بھیجا جائے گا -

(۲) حسب دفعہ ہذا جب عمل ہوا ہو اور کسی مقدمہ کی نسبت مختلف صیغہ جات متفق الخیال نہ ہون تو اوس صیغہ کے معتمد جس سے مقدمہ مذکورہ کا تعلق ہو اوس کو صدراعظم کے پاس

ایسے احکام کے لئے پیش کرین گے جو مقدمہ کی نوعیت اور اہمیت
کے لحاظ سے ضروری ہون -

دفعہ ۲۰ - ارکان باب حکومت بطور خود ایک دوسرے کے پاس بغیر
صدر اعظم کی مرضی کے کسی مقدمہ کو بغرض حصول رائے بھیجنے
کے مجاز نہ ہون گے -

توضیح - دفعہ ہذا کا اطلاق ایسی کارروائی پر نہ ہوگا جو مابین صیغہ جات
حسب دفعہ (۱۹) عمل مین آئی ہو -

دفعہ ۲۱ - کوئی مقدمہ جس کا تعلق صیغۂ سیاسیات سے ہو بدون حکم خاص
اعلیحضرت بندگان عالی باب حکومت مین پیش نہ ہوگا -

دفعہ ۲۲ - (۱) صدرالمہام صیغہ کو بجز صیغۂ سیاسیات دوسرے صیغہ جات
سے کاغذات طلب کرنے کا استحقاق ہوگا -

(۲) جب ایسا مطالبہ ہوگا تو اوس کی تعمیل زیر حکم صدرالمہام
صیغہ ہوگی -

(۳) اس دفعہ کی روسے کاغذات کے وصول کے بعد صدرالمہام
صدر اعظم سے درخواست کر سکتے ہین کہ وہ کاغذات اراکین
باب حکومت کی رائے کے واسطے سرکیولیٹ کرائے جائین
یا باب حکومت مین غور کے لئے پیش ہون - اور صدر اعظم کو
اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھین تو ایسی درخواست کو منظور
کرین -

دفعہ ۲۳ - باستثناء ایسے افسرون کے جن کو کسی قانون یا قواعد
کے روسے باب حکومت کے احکام پر دستخط ثبت کرنیکا

اختیار دیا گیا ہو۔ ایسے احکام پر معتمد یا نائب معتمد یا مددگار معتمد سرکار عالی کے دستخط ثبت ہون گے اور ایسے دستخط سے احکام کی کافی تصدیق سمجھی جائے گی۔

دفعہ ۲۴۔ کوئی ایسی تجویز جس کا یہ منشاء ہو کہ

(الف) کسی ایسی آمدنی کا ترک کرنا جو شریک موازنہ نہ ہو۔

(ب) یا کوئی ایسا خرچ جس کی گنجایش موازنہ مین نہ رکھی گئی ہو۔

(ج) یا کوئی ایسا خرچ جس کی گنجایش اگرچہ موازنہ مین رکھی گئی ہو مگر اس کی منظوری خاص طور سے نہ دی گئی ہو۔

باب حکومت مین غور کے لئے پیش نہ ہو گی اور نہ کوئی حکم اس تجویز کی منظوری کا صادر ہو گا تاوقتیکہ صیغہ فینانس کی رائے نہ لی گئی ہو۔

دفعہ ۲۵۔ جب کسی انتظامی صیغہ مین یہ تجویز ہو کہ

(۱) کوئی قاعدہ اشتہار یا حکم کسی قانون کی رو سے جاری کیا جائے۔

(۲) یا کسی قانون کے مطابق کسی قاعدہ یا ذیلی قاعدہ یا اعلان کے شیوع یا کسی ماتحت کے حکم کی اجراء کی منظوری دیجائے۔

(۳) یا کسی قانون نافذہ کی رو سے کوئی قاعدہ یا حکم منظوری کے لئے باب حکومت مین یا پیشگاہ اعلیحضرت مین پیش کیا جائے تو اوس کا مسودہ (الا یہ کہ بندگان اعلیحضرت وقتاً فوقتاً کچھ اور حکم فرمائین) صیغہ وضع قوانین مین اس غرض سے بھیجا جائے گا کہ آیا وہ مسودہ قانون مروجہ کے لحاظ سے اور

الفاظ و بندش کے لحاظ سے مناسب ہے یا نہین اور نیز اس
غرض سے کہ اگر ضرورت ہو تو اوس پر نظر ثانی کیجائے ۔

دفعہ ۲۶ - مقدمات جن کا تعلق ضمیمہ (ب) سے ہو اون کے کاغذات سرکیولیٹ ہوئے بعد لیکن احکام صادر ہونے کے قبل باب حکومت مین پیش کئے جائینگے لیکن اگر صدر اعظم کے خیال مین کوئی مقدمہ بلا تاخیر فیصلہ طلب ہو جس کی نسبت احکام کا فوری صدور لازم ہو تو وہ ایسے احکام بلا تعویق جاری کر سکتے ہین جس کے بعد جس قدر جلد ہو سکے ایسے مقدمات کے کاغذات اراکین مین سرکیولیٹ کئے جائینگے اور باب حکومت مین پیش ہونگے نیز یہ کہ اگر صدر اعظم اور صدر المہام صیغہ مین اتفاق رائے ہو تو صدر اعظم بصوابدید خود کاغذات کا سرکیولیشن اور اون کو باب حکومت مین پیش کرنا حذف کر سکتے ہین اور ایسے احکام مجریہ صدر اعظم بمنزلۂ احکام باب حکومت متصور ہونگے ۔

دفعہ ۲۷ - جب کسی صیغہ مین یہ تجویز ہو کہ مجلس وضع قوانین مین کوئی قانون مرتب کیا جائے تو وہ کاغذات سرکیولیشن کے بعد باب حکومت کے اجلاس مین پیش ہونگے ۔

دفعہ ۲۸ - جب کسی مقدمہ مین صدر اعظم کو صدر المہام صیغہ کے ساتھ اتفاق رائے نہ ہو تو وہ ایسے واقعہ کو قلمبند کرینگے اور اس مقدمہ کے کاغذات یا تو

(الف) اراکین مین سرکیولیٹ ہونگے ۔

(ب) یا صدر اعظم کے حکم سے بلا سرکیولیشن فوراً اجلاس

باب حکومت مین پیش ہون گے۔ لیکن مزید غور کے بعد اگر صدر اعظم اور صدر المہام صیغہ متفق الرائے ہو جائین تو ایسے مقدمات کو اجلاس مین پیش کرنا ضرور نہ ہوگا۔

دفعہ ۲۹۔ جب کاغذات کا حسب دفعہ (۲۲) ضمن (۳) یا دفعہ (۲۸) ضمن (الف) سرکیولیشن ہوا ور کوئی رکن اس کا خواہان نہو کہ مقدمہ باب حکومت کے اجلاس مین پیش ہو تو ایسا مقدمہ (بجز اس کے کہ صدر اعظم کوئی اور حکم نہ دین) اجلاس مین پیش نہ کیا جائے گا۔ اور ایسی صورت مین اس کا فیصلہ بغلبۂ آرا ہوگا۔

دفعہ ۳۰۔ مقدمات جن کا تعلق ضمیمہ (ب) سے ہوا ور دیگر مقدمات جو اجلاس باب حکومت مین تصفیہ کے واسطے پیش ہون اون کا فیصلہ بغلبۂ آرا ہوگا اور ایسی حالت مین جب آراے اراکین بہ شمول راے صدر اعظم مساوی ہون صدر اعظم کو مزید انفصالی راے (کاسٹنگ ووٹ) دینے کا حق ہوگا لیکن اگر کسی مقدمہ مین غلبۂ آرا صدر اعظم کی راے کی طرف نہ ہوا ور وہ مقدمہ اون کی راے مین بہت اہم یا ضروری ہو یا ایسا ہو جس سے دراصل اغراض و بہبودی عامہ پر اثر پڑتا ہو تو وہ حکم دے سکین گے کہ خود اپنے توجیہات کے ساتھ اراکین باب حکومت کے آرا مع کاغذات مقدمات صدور فرمان کے لئے پیشگاہ اعلحضرت مین گذرانے جائین۔

البتہ اون خاص خاص حالات مین جبکہ اتفاق سے

اعلیحضرت حیدرآباد مین تشریف فرما نہون اور حصول حکم مین تعویق ہونے کی وجہ سے اشد ضروری معاملات مین ہرج کار کا اندیشہ ہو تو صدر اعظم مجاز ہون گے کہ غلبۂ آرا سے اتفاق نہ کر کے اپنے ذمہ داری سے بطور خود حکم جاری کر دین اور متعاقب جس قدر جلد ممکن ہو اوس کی اطلاع بذریعہ عرضداشت یا ٹلیگرام پیشگاہ اعلیحضرت مین عرض کر دین۔ ایسا حکم مجریہ صدر اعظم قطعی متصور ہوگا تا وقتیکہ اعلیحضرت اوس کو منسوخ یا اوس مین کوئی تغیر و تبدل نہ فرمائین۔

دفعہ ۳۱۔ صدر اعظم کا فرض ہوگا کہ امثلہ مقدمات متعلقہ ضمیمہ (ج) اراکین باب حکومت کے آرا قلمبند ہونے کے لئے سرکیولیشن کا حکم دین اور خود اپنی تحریری رائے کے بعد ایسے مقدمات کو باجلاس باب حکومت اس غرض سے پیش کرین کہ اون پر غور کیا جائے اور باب حکومت کے تجاویز بتوسط صدر اعظم بشکل عرضداشت ہر رکن کی رائے کی صراحت کے ساتھ پیشگاہ اعلیحضرت مین صدور احکام کے واسطے پیش کئے جائین۔

دفعہ ۳۲۔ امثلہ کا سرکیولیشن حسب ذیل ہوگا۔

اولاً بملاحظہ صدر المہامان باب حکومت باستثناء صدر المہام صیغہ اس ترتیب سے جو صدر اعظم وقتاً فوقتاً معین کرین۔

ثانیاً۔ بملاحظہ صدر المہام صیغہ۔

ثالثاً۔ بملاحظۂ صدر اعظم۔

دفعہ ۳۳۔ (۱) جب کوئی مقدمہ اجلاس باب حکومت مین پیش ہو تو

معتمد صیغہ (اور اگر کسی دوسرے صیغہ کو اوس سے سروکار ہو تو اُس صیغہ کے معتمد بھی بشرط طلبی) حاضر رہین گے اور قبل اس کے کہ مقدمہ پر غور شروع ہو معتمد صیغہ متعلقہ (یا معتمد صیغۂ دیگر) بالاختصار نکتہ یا نکات جن پر باب حکومت کو فیصلہ یا رائے دینا ہو پیش کرین گے - اور اگر اراکین نے مقدمہ کی مثل کا ملاحظہ نہ کیا ہو تو معتمد اگر مناسب سمجھین تو مقدمہ کی کل روئداد بیان کرین گے اور اون اراکین کی رائے کا خلاصہ جنہون نے مثل کے معائنہ کے بعد رائے دی ہو اعادہ کرین گے -

(۲) اس کے بعد صدر اعظم صدر المہام صیغہ سے استدعا کرین گے کہ وہ اپنے ایسے خیالات جن کو وہ مناسب سمجھین نکتہ یا نکات پیش کردہ کی نسبت فیصلہ یا رائے کے واسطے ظاہر کرین -

(۳) نکتہ یا نکات زیر بحث پر جب فیصلہ یا رائے قایم ہو جائے معتمد صیغہ متعلقہ اوس فیصلہ یا رائے کو ضبط تحریر کرین گے اور پڑھکر سنا دین گے اور منظور ہوئے بعد تحریر شدہ فیصلہ یا رائے پر صدر اعظم کے دستخط ثبت ہون گے اور کاغذ شامل مثل کر دیا جائے گا -

دفعہ ۳۴ - صدر اعظم و صدر المہامان باب حکومت اپنے اپنے احکام و تحریرات پر دستخط کرین گے -

دفعہ ۳۵ - (۱) جب کسی امر پر باب حکومت مین بحث ہو تو ہر رکن

مجاز ہوگا کہ اوس پر اپنی یادداشت لکھے ۔
(۲) ایسی یادداشت کی نسبت قاعدہ ذیل کی تعمیل ہوگی ۔
رکن باب حکومت اپنی یادداشت پر دستخط ثبت کرینگے
اور وہ طبع ہوگی یا اوس کی صاف نقل رکھی جائے گی ۔
اور اس یادداشت کی متعلقہ مثل کے ضروری کاغذات
بھی طبع ہون گے یا اون کی صاف نقل رکھی جائے گی اور
یہ سب پیشگاہ اعلیحضرت مین ملاحظہ یا صدور حکم کے لئے
پیش کیجائین گی ۔

دفعہ ۳۶ ۔ (۱) معتمدین اپنے اپنے صیغہ مین اس دستور العمل کی پوری
پوری تعمیل کے ذمہ دار ہون گے ۔
(۲) کوئی معتمد جب یہ خیال کرے کہ اس دستور العمل کی
تعمیل مین فروگزاشت ہوئی ہے اوس کا فرض ہوگا کہ اوسکی
طرف بذات خود صدر اعظم کی توجہ معطوف کرائے ۔

دفعہ ۳۷ ۔ ہر صیغہ کے معتمد اس کے ذمہ دار ہون گے کہ صدر المہام
صیغہ کے منفصلہ مقدمات کے ہفتہ واری نقشہ جات
صدر اعظم کے پاس ارسال کرین ۔

دفعہ ۳۸ ۔ صدر اعظم کو اختیار ہوگا کہ صدر المہام صیغہ کے کسی حکم کی
صحت کی نسبت اطمینان حاصل کرنے کے لئے کسی
مثل کو طلب کرین ۔

دفعہ ۳۹ ۔ (۱) جب صوبہ دار ہمست یا اعلی افسر صیغہ (Head of
Department) نے کوئی ایسا حکم یا فیصلہ دیا ہو

جس کا اثر کسی فریق مقدمہ کے حقوق۔ استحقاق یا اغراض پر
پڑتا ہو تو اوس کی ناراضی سے مرافعہ ایک ایسی کمیٹی مین
ہو سکتا ہے جس کے اراکین صدر المہام صیغہ اور دو صدر المہام
دیگر منتخبۂ صدر اعظم ہونگے۔ اس کمیٹی کے فیصلہ پر نظر ثانی
باب حکومت مین ہی ہوگی۔

اگرچہ کمیٹی مذکور مین کونسل اور وکلار کو پیروی کی اجازت
دیجا سکیگی لیکن باب حکومت کے اجلاس مین وکلار کی بحث
کی سماعت نہ ہوگی وہان فیصلہ فقط مقدمہ کی مثل کی روئداد
اور فریقین کے بیانات تحریری پر ہوگا۔

(۲) بصیغۂ مرافعہ یا نگرانی کسی ماتحت حاکم کے حکم کی ترمیم یا تنسیخ
نہ ہوگی تا وقتیکہ اوس فریق کو جس کے حقوق پر وہ موثر ہو مقدمہ
کی سماعت کی اطلاع نہ دی گئی ہو۔

(۳) باب حکومت کا فیصلہ مذکورہ قطعی ہوگا اور اوسی کے
مطابق سرکاری احکام جاری ہونگے۔ لیکن کوئی ایسے فیصلہ کا
اثر اون شاہی اقتدارات پر نہ پڑے گا جو بغرض انصاف یا داد رسی
اعلحضرت استعمال فرمائین گے۔

(۴) مرافعہ یا نگرانی کی درخواست یا کوئی عرضی بندگان اعلحضرت
مین اگر کوئی فریق مقدمہ گزراننا چاہے تو وہ اوس کو نزد معتمد
صیغہ بھیجے گا نہ کہ کسی اور افسر کے پاس۔

دفعہ ۴۷ ۔ صدر اعظم کے یا باب حکومت کے کسی فیصلہ سے اگر صدر المہام
فینانس کو اتفاق نہ ہو تو ایسے فیصلہ کو صدر المہام فینانس کی

استدعا پر صدر اعظم کا فرض ہوگا کہ اپنی تحریری رائے کے ساتھ پیشگاہ اعلیحضرت میں حکم قطعی کے واسطے پیش کریں۔

دفعہ ۴۱ - بندگان اعلیحضرت اگر مناسب خیال فرمائیں تو اس دستور العمل کے کسی قاعدہ کے ترک یا ترمیم کی اجازت وقتاً فوقتاً عطا فرمائیں گے۔

دفعہ ۴۲ - صدر المہامان صیغہ یا صدر اعظم یا باب حکومت کے جملہ احکام و کارروائیاں بندگان اعلیحضرت کے اقتدارات شاہی و قطعی اختیارات تنسیخ (ویٹو) کے پابند ہونگے۔ ۲۲۔ صفر المظفر ۱۳۳۸ھ - یکشنبہ

حسب الحکم

امین جنگ بہادر

صدر المہام

دفتر پیشی

فخر الدین احمد خان

منصرم معتمد فینانس

میر فیض الرحمن

مددگار معتمد فینانس

فرمان اقدس در بارۂ تعین صیغہ جات و تقسیم سررشتہ جات متعلقہ

کنگ کوٹھی

حکم

انتظام مملکت کے صیغہ جات کے تعین اور اون کے متعلقہ سررشتوں کی تقسیم کے بارہ مین ایک کمیٹی کی رائے جو میرے ملاحظہ مین گزرانی گئی ہے اوس پر مین نے غور کیا۔ ہر صیغہ کی کام کی نوعیت و کثرت کے مدنظر اوس کے ماتحت سررشتہ جات کی تقسیم حسب ذیل منظور کیجاتی ہے۔

۱- صیغہ قانونی:- مجلس وضع قوانین۔ (۲) مشورہ قانونی۔ (۳) جوڈیشل کمیٹی۔

۲- صیغہ فینانس:- (۱) فینانس (۲) محاسبی (۳) خزانجات (۴) دارالضرب و اسٹامپ سازی (۵) برقی کارخانہ۔ (۶) ریلوے۔

۳- صیغہ عدالت:- (۱) عدالت (۲) کوتوالی۔ (۳) محابس (۴) ٹپہ (۵) تعلیمات (بشمول عثمانیہ یونیورسٹی و رصدخانہ نظامیہ)۔

۴- صیغہ فوج:- (۱) فوج باقاعدہ (۲) فوج بیقاعدہ (۳) علاج حیوانات۔ (۴) طبابت۔

۵- صیغہ مال:- (۱) مالگزاری (۲) کورٹ آف وارڈز۔ (۳) جاگیرات و انعامات (۴) نگرانی انتظام مالگزاری و قحط (۵) پیمایش و بندوبست (۶) جنگلات۔ (۷) کروڑگیری۔

۶- صیغہ تعمیرات:- (۱) سڑک و عمارات (۲) آبپاشی (۳) انسداد طغیانی (۴)

آبرسانی (۵) ٹلیفون (۶) آثار قدیمہ (۷) رجسٹریشن واسٹامپ (۸) امور مذہبی۔
۷۔ صیغۂ سیاسیات:۔ (۱) پولٹیکل امور (۲) مجلس صفائی اندرون وبیرون بلدہ۔
(۳) مجلس آرایش بلدہ (۴) باغ عامہ۔
۸۔ صیغۂ تجارت وحرفت:۔ (۱) آبکاری (۲) معدنیات (۳) زراعت (۴) تجارت وحرفت۔ (۵) قرضۂ امداد باہمی (۶) میونسپالٹی ہائے اضلاع ولوکلفنڈ۔ دستخط مبارک۔

۲۳ صفر المظفر ۱۳۳۸ھ۔ دوشنبہ

شرحدستخط

امین جنگ بہادر

صدر المہام

دفتر پیشی

فخر الدین احمد خان

منصرم معتمد فینانس

میر فیض الرحمن

مددگار معتمد فینانس

فرمان عطوفت نشان دربارۂ تقرر صدر اعظم و اراکین (یعنی صدر المہامان) باب حکومت

کنگ کوٹھی

حکم

مین نے باب حکومت کے صدر اعظم و اراکین یعنی صدر المہامان حسب ذیل مقرر کیے ہین۔

صدر اعظم (پرسیڈنٹ) ۔ سر سید علی امام صاحب کے۔ سی۔ یس۔ آئی۔ جن کے ماتحت براہ راست صیغہ قانونی رہے گا۔

نائب صدر اعظم کا تقرر بوقت ضرورت حالات کے لحاظ سے کیا جائے گا۔

اراکین۔ (۱) مسٹر آر۔ آئی۔ آر۔ گلانسی۔ سی۔ آئی۔ ای صدر المہام صیغہ فینانس۔ یہ رخصت سے واپس آئے تک امین جنگ بہادر سی۔ یس۔ آئی صدر المہام پیشی۔ صدر المہام فینانس بھی رہین گے۔

(۲) ولایت جنگ بہادر صدر المہام صیغہ عدالت۔

(۳) لطافت جنگ بہادر۔ صدر المہام صیغہ فوج۔

(۴) رائے مرلیدہر فتح نواز ونت بہادر۔ صدر المہام صیغہ مال۔

(۵) تلاوت جنگ بہادر۔ صدر المہام صیغہ تعمیرات۔

(۶) نظامت جنگ بہادر۔ او۔ بی۔ ای۔ صدر المہام

صیغہ سیاسیات۔

(۷) عقیل جنگ بہادر۔ صدرالمہام صیغہ تجارت و حرفت۔

رکن غیر معمولی۔ (۸) سر فریدون الملک بہادر۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ بی۔ ای صدرالمہام اختصاصی جن کے ماتحت کوئی صیغہ نہ ہوگا۔

صیغہ جات کا تعین اور ذیلی سررشتہ جات کی تقسیم کے متعلق جداگانہ حکم صادر ہوا ہے۔

دستخط مبارک ۲۳ صفر المظفر ۱۳۳۹ھ دوشنبہ

سند دستخط۔

امین جنگ بہادر

صدرالمہام

دفتر پیشی

فخرالدین احمد خان

منصرم معتمد فینانس

میر فیض الرحمن

مددگار معتمد فینانس

تتمہ کتاب ہذا باب ۔ فصل (۱) صہ ۶ سلسلہ جغرافیہ

— حسب فرمان خداوندی مترشدہ ۴ ر شوال ۱۳۳۷ھ قصبہ مکٹر ضلع ناندیڑ کے گنج کا نام "معظم گنج" رکھنے کی منظوری دی گئی ۔

— حسب فرمان مترشدہ ۔ ۲۵ ر شوال ۱۳۳۷ھ ۔ جدید کلاک ٹاور حمایت گنج ناندیڑ کا نام "عثمانیہ کلاک ٹاور" رکھنے کی منظوری صادر ہوئی ۔

— مواضعات سرکاپور و پوتنگل کو تعلقہ دیگلور سے خارج کرکے موضع پوتنگل تعلقہ بودھن میں اور موضع سرکاپور کو ضلع بیدر میں شریک کرنے کی اجازت سرکار سے صادر ہوئی ۔

تتمہ کتاب ہذا باب ۔ فصل (۲) صہ ۹ سلسلہ بقیہ حالات اعلیحضرت غفران مکان ۔

۱۷ ر شعبان ۱۳۳۷ھ روز یکشنبہ و دوشنبہ کی درمیانی شب دو بجے بعد اعلیحضرت خسرو دکن کی جدہ ماجدہ یعنی جنابہ حضرت واحد النساء بیگم صاحبہ قبلہ نے رحلت فرمائی ۔ صبح پانچ بجے مکہ مسجد کے مقبرہ شاہی میں دفن کیگئیں ۔ آپ کی تعزیت میں جملہ دفاتر سرکاری کو بذریعہ جریدۂ غیر معمولی مورخہ ۱۳ ر تیر ۱۳۲۸ف ایک یوم کی عام تعطیل دی گئی ۔

تتمہ کتاب ہذا باب فصل (۲) صہ ۲۱ سلسلہ حالات خسرو دکن ۔

— ۱۷ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۶ھ روز شنبہ شب کے ساڑھے گیارہ بجے اعلیحضرت بندگانعالی [illegible] مع محلات شاہی بغرض شرکت عرس [illegible] کلبرگہ رونق افروز ہوئے اور بعد انفراغ زیارت [illegible] روز یکشنبہ صبح کے چھ بجے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے -

ضمیمہ کتاب ہذا باب فصل (۱) صفحہ ۳۳ سلسلہ عطیہ یکمشت از پیشگاہ [illegible]

— وسط ماہ شوال سنہ ۱۳۳۷ھ میں حضرت اقدس و اعلی نے [illegible] ریلیف فنڈ میں ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ کا مزید چندہ عطا فرمایا -

— وسط ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۷ھ میں ریاست ٹونک کے [illegible] ایک مسجد کے سقف کی درستی کے لئے (۴۰۰) چار سو روپیہ کلدار کی منظوری صادر فرمائی گئی -

— اوائل ماہ محرم سنہ ۱۳۳۸ھ - بھنڈارکر اورینٹیل ایسرچ انسٹیوٹ پونہ کو جس کے زیر اہتمام ایک مجلس منعقد ہونے والی ہے جسہ خسروی [illegible] الف روپیہ کلدار عطا کئے گئے -

— آخر ماہ محرم سنہ ۱۳۳۸ھ پیشگاہ خسروی سے انبالہ کے مسلم ہائی سکول کی امداد کے لئے دو ہزار روپیہ کلدار یکمشت عطا کرنے و نیز دو سو روپیہ کلدار ماہانہ ایصال کرنے کا حکم صادر ہوا -

ضمیمہ کتاب ہذا باب فصل (۱) صفحہ ۴۲ سلسلہ اجرائی ماہوار از پیشگاہ سرکار

— اوائل ماہ رجب سنہ ۱۳۳۷ھ - نواب فضیلت جنگ مرحوم (صدر المہام امور مذہبی) کے عرس کے لئے ۵۰۰ روپیہ سالانہ اور عود و گل کے اخراجات کے واسطے تیس روپیہ ماہانہ منظور فرمائی گئی -

— اوائل ماہ شعبان سنہ ۱۳۳۷ھ - بربنار تحریک معتمد عدالت و کوتوالی

و امورنامہ محمد اللہ صاحب غفی کے نام صـ روپیہ کلدار ماہانہ تاحیات یکم رجب ۱۳۳۷ھ سے منظوری دی گئی۔

— ماہ شعبان ۱۳۳۷ھ۔ سٹی ہائی اسکول کے طالب علم محمد جلال الدین صاحب کے نام تین ۳ سال کے واسطے للعہ روپیہ کلدار کا ماہانہ وظیفہ پیشگاہ خسروی سے اس غرض سے منظور ہوا کہ صنعت تصویر کشی کی تعلیم بمبئی میں حاصل کریں۔

— عبدالماجد صاحب بی۔ اے۔ کے نام ماہ شعبان ۱۳۳۷ھ سے ماہوار عہ روپیہ کلدار کا وظیفہ تاحیات بپابندی شرایط خاص جاری کیا گیا۔

— ماہ شعبان ۱۳۳۷ھ۔ پیشگاہ خسروی سے مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد علیگڈہ کو دو سال تک ماہانہ ایک سو روپیہ کلدار دینے کی منظوری شرف وصدور لائی۔

— حکیم افتخار علی خان مرحوم کے دو نبیروں پر ہر ایک کے نام تاحیات عہ روپیہ کے حساب سے جملہ صـ روپیہ ماہوار رعایتی غرۂ شعبان ۱۳۳۷ھ سے جاری ہوئی۔

— ماہ شعبان ۱۳۳۷ھ۔ ایام عرس اجمیر شریف میں (جبکہ زائرین بکثرت جمع ہوتے ہیں ان کے لئے) ایک ہنگامی یونانی دواخانہ قایم کرنے اور اس کے اخراجات ادویہ کے لئے ماہ صـ روپیہ سالانہ مقرر کرنے کی منظوری صادر ہوئی۔

— اوائل ماہ شوال ۱۳۳۷ھ پیشگاہ سرکار سے دین محمد صاحب اڈیٹر میونسپل گزٹ کے نام سردست دو سال کے لئے ایک سو روپیہ ماہانہ

ماہوار منظور فرمائی گئی۔ اور ان سے چالیس گرہ عرض مبیغہ تعلیمات کیلئے خرید کرنے کا حکم صادر ہوا ۔

— آخر ماہ رمضان ۱۳۳۷ھ پیشگاہ سرکار سے سید محمد کوثر علی صاحب ساکن مکہ معظمہ کے نام خاص طور پر یکم ماہ رمضان ۱۳۳۷ھ سے پچاس (۵۰) روپیہ کا وظیفہ بمد خیرات تاحیات جاری ہوا ۔

— وسط ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۷ھ بطور خاص ریورنڈ براون کے نام ایک سو پچیس (۱۲۵) روپیہ ماہوار کا پرسنل الونس جاری فرمایا گیا ۔

— وسط ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۷ھ ۔ گلبرگہ شریف والے شاہ حمید علی صاحب کے نام پچاس (۵۰) روپیہ ماہوار تاحیات منظور فرمائی گئی ۔

— حافظ پیارے کے نام خاص طور پر غرۂ ذیقعدہ ۱۳۳۷ھ سے پچاس (۵۰) روپیہ ماہوار سرکار سے منظور فرمائی گئی ۔

— آخر ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۷ھ پیشگاہ خسروی سے نواب ہر مز جنگ مرحوم کی خدمات کی صلہ میں ان کی زوجہ گل بائی کے نام تین سو (۳۰۰) روپیہ کلدار کا وظیفہ تاریخ فوتی سے منظور فرمایا گیا ۔

— آخر ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۷ھ ۔ عابد علی صاحب سابق انسپکٹر خفیہ پولیس اضلاع (جو کاورم پیٹھ کے ڈاکو عبداللہ بن علی کو بلدہ میں گرفتار کرنے کے موقع پر زخمی ہو کر ۲۵ شوال ۱۳۳۷ھ کو فوت ہو چکے تھے) ان کی بیوی کے نام پچاس (۵۰) روپیہ ماہوار تاحیات اور لڑکی کے نام تیس (۳۰) روپیہ ماہوار تا کتخدائی جاری کرنا اور مقتول کی بھانجی کی شادی کے اخراجات کے لئے (صہ/) روپیہ عطا کرنے کی منظوری صادر ہوئی ۔

— اوائل ماہ ذیحجہ ۱۳۳۷ھ مرزا اسمٰعیل دُرّودی مرحوم کی

بیوہ کے نام ودیگر پسماندگان کی پرورش کی شرط سے ۵۰ پچاس روپیہ ماہوار تاحیات جاری کرنے کی منظوری صادر ہوئی۔

ـــ دارالعلوم دیوبند کے دو حیدرآبادی طلباء عبدالمجید و محمد علی کے موجودہ وظیفہ تیس ۳۰ روپیہ ماہانہ بین ماہ رمضان ۱۳۳۷ھ سے بیس بیس ۲۰ روپیہ کلدار کا اضافہ اور دو سال کے لئے پیشگاہ خسروی سے منظور فرمایا گیا

ـــ حافظ عبداللطیف خان صاحب بھوپالی کے نام بطور خاص غرہ محرم ۱۳۳۸ھ سے پچاس ۵۰ روپیہ ماہوار تاحیات جاری کرنیکا حکم صادر ہوا۔

ـــ ماہ محرم ۱۳۳۸ھ حکیم واحد علی بیگ صاحب کے دواخانہ کو ایک سو ۱۰۰ روپیہ ماہانہ کی امداد عطا کرنے کا حکم صادر ہوا۔

ـــ ۲۴ محرم ۱۳۳۸ھ م ۱۳ آذر ۱۳۲۹ف سے مولوی سید منظر علی صاحب مصنف (اعظم الاخلاق و اصول تعلیم) کے نام سردست پانچ سال کے لئے پچاس ۵۰ روپیہ ماہوار پیشگاہ سرکار سے منظور کی گئی۔

ـــ وسط ماہ صفر ۱۳۳۸ھ۔ شاہ رخ شاہ برادر نسبتی ہزہائنس سر آغا خان ساکن پونہ (جنکہ چند ماہ قبل اعلیحضرت بندگان عالی نے ہنی اے۔ ڈی۔ سی کا اعزازی لقب دیا تھا۔) اُن کے نام بارگاہ خسروی سے (۲۰۰) کلدار ماہانہ یکم نومبر ۱۹۱۹ء سے تنخواہ رعایتی تاحیات جاری کی گئی۔

ـــ اوایل ماہ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ۔ پیشگاہ خسروی سے گورکھپور کی

انجمن اسلامیہ کے نام سو روپیہ کلدار کی ماہانہ امداد منظور فرمائی گئی ۔

۔ بھوپال والے حضرت شاہ ابواحمد صاحب کے نام خاص حالات کے مدنظر یکم محرم ۱۳۳۸ھ سے پچاس روپیہ کلدار ماہوار تاحیات منظور فرمائی گئی ۔

۔ اوایل ۱۳۳۸ھ ۔ پیشگاہ خسروی سے امرت سر کی انجمن ترقی تعلیم کے نام مائہ کلدار ماہوار کی امداد سر دست پانچ سال کے لئے اس شرط سے منظور فرمائی گئی کہ اس امداد کے منجملہ ایک سو روپیہ عربی تعلیم میں صرف کئے جائیں ۔

تتمہ کتاب ہذا باب فصل (۳) صفحہ سلسلہ صرف خاص مبارک ۔

۔ پیشگاہ خسروی سے میجر نواب مستعد نواز جنگ بہادر کمانڈنگ افسر گولکنڈہ انفنٹری کو بتاریخ ۱۴ مہر ۱۳۲۸ف خدمت مہتمی بگھیخانہ مبارک و اصطبل مبارک علاقہ صرف خاص سرفراز کی گئی ۔

ضمیمہ کتاب ہذا باب فصل (۱) صفحہ ۸۹ سلسلہ محکمہ فنانس ۔

۔ بہ مماثل دیگر معتمدین مولوی فخرالدین خان معتمد فنانس کی تنخواہ مع الونس دو ہزار تین سو روپیہ اعلیٰ تاریخ اخذ جائزہ سے اجرا ہوئی ۔

۔ بموجب جریدہ غیر معمولی ۱۶ اردی ۱۳۲۹ف ۔ مسٹر آر ۔ آئی گلانسی سی ۔ آئی ۔ ای صدرالمہام صیغہ فنانس کے رخصت سے واپس آنے تک نواب امین جنگ بہادر ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی صدرالمہام پیشی کو صدرالمہام فنانس کا کام بھی کرنے کا حکم ہوا ۔

۔ پیشگاہ خسروی سے نواب امین جنگ بہادر صدرالمہام پیشی و فنانس کی تنخواہ میں پانسو روپیہ (صماعہ) کا اضافہ ہوا ۔

ضمیمہ کتاب ہذا باب ۳ فصل (۲) صفحہ ۹۹ سلسلہ (سکہ قرطاس) کرنسی نوٹ -

— عدالت فنانس - اعلان -

تا حکم ثانی کرنسی نوٹوں کی مجموعی رقم ([illegible]) ساٹھ لاکھ سکہ عثمانیہ ہوگی (جریدہ - ۱۳ شہریور ۱۳۲۸ف جلد ۵ نمبر ۴۶ صفحہ ۸۰۶) -

— عدالت فنانس - اعلان نشان (۱۱) مورخہ ۱۳ آذر ۱۳۲۹ف -

تا حکم ثانی کرنسی نوٹوں کی مجموعی رقم ([illegible]) باسٹھ لاکھ پچاس ہزار سکہ عثمانیہ ہوگی - (جریدہ ۱۴ آذر ۱۳۲۹ف جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۲۱۶)

— عدالت فنانس - اعلان نشان (۱۲) مورخہ ۲۳ آذر ۱۳۲۹ف -

تا حکم ثانی کرنسی نوٹوں کی مجموعی رقم ([illegible]) پچھتر لاکھ سکہ عثمانیہ ہوگی - (جریدہ - ۲۰ دی ۱۳۲۹ف جلد ۵ نمبر ۸ صفحہ ۲۵۶) -

— ذیل کے تاریخوں سے سکہ قرطاس (کرنسی نوٹوں) کا خزانہ عامرہ سے عام طور پر دین لین جاری ہوا -

(۱) ۱۰ - ۱۷ شہریور ۱۳۲۸ف سے (۲) ۵ - ۲۳ شہریور ۱۳۲۸ف سے (۳) ۱۰۰ - ۳ آذر ۱۳۲۹ف سے - (۴) ۱۰۰۰ - ۱۳ دی ۱۳۲۹ف سے -

تتمہ کتاب ہذا باب ۱۳ فصل (۲) صفحہ ۱۶۷ سلسلہ کوتوالی بلدہ و اضلاع -

مسٹر منکن بالقابہم صدر ناظم کوتوالی و محابس اضلاع (جن کو ریاست حیدرآباد دکن کی کوتوالی اضلاع کا ریفارمر یعنی مصلح صحیح معنوں میں کہا جا سکتا ہے) اپنی (۲۴) سالہ ملازمت کا زمانہ شہرت و نیکنامی کے ساتھ ختم کر کے ہمیشہ کے لئے رخصت ہونے والے تھے اس لئے آپکے وداعی جلسے ہوئے اونکا ذکر درج ذیل ہے -

۲۴ آذر ۱۳۲۹ف م ۲۹ اکٹوبر ۱۹۱۹ء روز چہارشنبہ شام کے

پانچ بجے کوتوالی کی صدر نظامت کے کمپونڈمین افسران کوتوالی اضلاع کی جانب سے ایک ایٹ ہوم ترتیب دیا گیا۔ جس مین صاحب رزیڈنٹ بہادر اور سکندرآباد و رزیڈنسی کے یورپین اور دیسی افسرون کے علاوہ سرکار عالی کے اکثر عہدہ دار عمائدین و امرائے ملک شریک تھے جن مین سے قابل ذکر اصحاب کے اسماء گرامی درج ذیل ہین ۔

مہاراجہ سر یمین السلطنۃ بہادر ۔ سر سید علی امام صاحب ۔ نواب فریدون الملک بہادر ۔ نواب ولایت جنگ بہادر ۔ نواب امین جنگ بہادر نواب فخرالملک بہادر ۔ راجہ صاحب سمستان گدوال و راجہ صاحب ونپرتی نواب عماد الملک بہادر ۔ نواب نظامت جنگ بہادر ۔ مسٹر حیدری ۔ دیوان بہادر کشٹماچاری ۔ اراکین مجلس عدالت العالیہ و وکلا رساہوکاران وغیرہ کوتوالی اضلاع کے مہتمان اور منتظمان مجالس بھی اس جلسہ مین شریک ہونیکی غرض سے اپنے مستقر سے آئے تھے ۔ مہمانون کی تواضع رفرشمنٹ سے کی گئی ۔ مسٹر گیر جو مسٹر ہنکن کے تشریف لے جانے کے بعد صدر ناظم کوتوالی اضلاع کے منصب پر مامور ہونے والے ہین اپنی تقریر مین مسٹر ہنکن کے زمانہ کی گوناگون اصلاحات اور ترقیون کا ذکر کیا ۔ مسٹر ہنکن نے بھی اس کے جواب مین ایک تقریر دلپذیر کی ۔ شب کے آٹھ بجے جلسہ برخاست ہوا ۔

۷ ر صفر ۱۳۳۸ھ روز شنبہ کو چار بجے دن کے دیویک ورڈھنی ٹھیٹر گولی گوڑہ کے میدان مین ایک وسیع شامیانہ کے نیچے سوشیل سروس لیگ کے جانب سے مسٹر اے ۔ سی ۔ ہنکن ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ سی ۔ آئی ۔ ئی صدر ناظم کوتوالی و مجالس اضلاع کا وداعی جلسہ ترتیب دیا گیا جسمین عالیجناب

صاحب رزیڈنٹ بہادر ۔ مہاراجہ سر یمین السلطنتہ پیشکار ۔ نواب فریدون الملک بہادر دیوان بہادر کشٹماچاری صاحب ۔ راجہ صاحب گدوال ۔ راجہ شامراج بہادر معہ برادران و نیز بہت سے عہدہ دار علاقہ سرکار عالی ۔ وکلاء ۔ ساہوکاران و معززین بلدہ شریک ہوئے تھے ۔ مسٹر وامن نایک جاگیردار سکرٹری لیگ نے اپنی تقریر مین آپکی اصلاحون اور ترقیون اور انتظامات پولیس کا ذکر کرنیکے بعد ان کے احسانات کا بھی شکریہ ادا کیا ۔ مسٹر مذکور نے بھی ایک موثر تقریر فرمائی ۔ ممبران لیگ کا فوٹو بطور یادگار آپکے خدمت مین پیش کیا گیا ۔ حاضرین جلسہ کی چاء اور فواکہات سے تواضع کی گئی ۔ اوس کے بعد مرہٹی ناٹک کا تماشہ حاضرین جلسہ کو بتلایا گیا ۔ شام کے ساتھ بجے جلسہ برخاست ہوا ۔

— پیشگاہ خسروی سے آپ کے نام پندرہ ہزار عدد ہزار روپیہ کلدار کا انعام حسن خدمت منظور فرمایا گیا ۔ بذریعہ جریدہ غیر معمولی سرکار نے آپ کی نسبت خوشنودی کا جو اظہار فرمایا اوس کی نقل درج ذیل ہے ۔

مسٹر اے ۔ سی ۔ ہنکن ۔ سی ۔ ایس ۔ ائی ۔ سی ۔ آئی ۔ ئی صدر ناظم کوتوالی و محالس اضلاع یہان بائیس ۲۲ سال ملازمت کے بعد ۲ ر نومبر ۱۹۱۹ء سے اپنی خدمت سے سبکدوش ہوگئے ۔ اس مدت مین اونہون نے جو کارگذاری کی اوسکا اعتراف اور خوشنودی کا اظہار کیا گیا ۔ (جریدہ غیر معمولی ۲۷ ر آذر ۱۳۲۹ف جلد (۵۱)

— مسٹر ہنکن نے ۲۷ ر آذر ۱۳۲۹ف م ۲ ر نومبر ۱۹۱۹ء روز چہارشنبہ کو اپنی خدمت کا جائزہ مسٹر گیر کو دیا ۔ (جس کو آپ نے ۲۷ ر آذر ۱۳۰۶ف م ۲ ر اکتوبر ۱۸۹۶ء کو لیا تھا) مسٹر گیر کی جگہ مسٹر گوڈ کا تقرر ہوا ۔

— ۱۱ ر صفر ۱۳۳۸ھ م ۵ ر نومبر ۱۹۱۹ء روز چہارشنبہ کو مسٹر مذکور بلدہ سے

...نگیری روانہ ہوئے۔ اسٹیشن پر صاحب رزیڈنٹ بہادر اور دیگر بہت سے
عہدہ داران سرکار اور معززین شہر وغیرہ ان کے رخصت کرنے کی غرض سے موجود
اور مسٹر [illegible] کو پھولوں کا ہار پہنایا گیا۔

تتمہ کتاب ہذا باب ۷ فصل (۲) صفحہ ۱۶۹ سلسلہ رجسٹریشن۔

۲۰ دے ۱۳۲۹ف کو مسٹر جارج نندی کی بجائے خدمت انسپکٹری
جنرل رجسٹریشن و اسٹامپ پر مولوی فیض الرحمن صاحب مددگار معتمد فنانس
کا تقرر ہوا۔ (جریدہ ۲۴ بہمن ۱۳۲۹ف جلد ۵ نمبر ۱۳)

تتمہ کتاب ہذا باب ۳ فصل (۸) صفحہ ۱۷۶ سلسلہ صدارت العالیہ و امور مذہبی۔

حسب فرمان خسروی مشرفہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ امور مذہبی
کی جملہ کارروائی کا تعلق بتوسط صدر الصدور عالیجناب صدر اعظم صاحب سے
رکھا گیا ہے۔ اور ناظم امور مذہبی بلحاظ فرائض معتمد صیغہ قرار دئے گئے۔
(جریدہ ۱۲ اسفندار ۱۳۲۹ف جلد ۵ نمبر ۱۸ صفحہ ۳۹۷)

تتمہ کتاب ہذا باب ۳ فصل (۹) صفحہ ۱۷۸ سلسلہ ٹپہ خانہ۔

۔۔ پیشگاہ خسروی سے حکم شرف صدور لایا کہ چونکہ جاگیرات کو کوئی آمدنی
ٹپہ خانوں سے نہیں ہوئی۔ لہذا جملہ ٹپہ خانہ جات جو باغراض سرکاری جاگیرات
میں قایم ہوں۔ آیندہ ان کے اخراجات مکان سرکار سے ادا ہوں گے۔
البتہ صرف ان ٹپہ خانوں کا خرچ (بصورت کمی آمدنی) جاگیرات سے وصول
کیا جائے گا۔ جو خود جاگیرداروں کے حسب خواہش یا ان کے سلسلہ ضرورت
کے لحاظ سے قایم کئے گئے ہوں۔ (جریدہ مورخہ ۱۱ مہر ۱۳۲۸ف جلد ۵
نمبر ۲ صفحہ ۶۷۳ جزو اول)۔

۔۔ بہ رزولیوشن سرکار عالی دفتر معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ

سرکار عالی صیغہ ٹپہ - نشان ۲/۳ مورخہ ۳۰ مہر ۱۳۲۸ ف کے روسے حسب فرمان صادر شدہ ۲۶ رمضان ۱۳۳۴ھ محصول پارسل حسب ذیل قرار دیا گیا -

(۱) ہر پارسل جو (۲۰) تولہ سے زاید نہو ۲ ر - (۲) ہر پارسل جو (۲۰) تولہ سے زاید لیکن (۴۰) تولہ سے زاید نہو ۴ ر - (۳) ہر مزید (۴۰) تولہ یا اوس کے کسی حصہ وزن پر (۸۰) ٹک - (جریدہ ۱۹ اردی ۱۳۲۹ ف جلد ۱۵ نمبر ۱ صفحہ ۱۳۴ جزو اول -) -

ب - وی - پی قطعات کی انتہائی مقدار بجائے چھ سو روپیہ کے ایک ہزار تک مقدار مقرر کی گئی - (جریدہ - ۲۶ ردی ۱۳۲۹ ف جلد (۱۵) نمبر (۱۱) صفحہ (۳۴۰) -

ب - ٹپہ خانہ جات سرکار عالی - بارہ ربیع الاول کو قبل دیگر تعطیلات عیدین وعشرہ (جس میں باستثنائے روانگی وصولی ٹپہ معمولی باقی کار ٹپہ ملتوی رہتا ہے) تمام ٹپہ خانہ جات سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل کی منظوری دی گئی - (جریدہ - ۲۵ بہمن ۱۳۲۹ ف جلد ۱۵ نمبر ۱۶ صفحہ ۳۹) -

تتمہ کتاب ہذا باب ۳ فصل ۱۰ صفحہ ۱۸۸ سلسلہ تعلیمات -

ب - مسٹر ولنگر چیف انسپکٹر مدارس فوقانیہ کا تقرر پروفیسری انگریزی عثمانیہ کالج پر ہونے کی وجہ سے چیف انسپکٹری کا عملہ دفتر نظامت تعلیمات میں ضم کر دیا گیا -

ب - وسط ماہ آذر ۱۳۲۹ ف صدر مہتمم مدارس ثانوی کی خدمت کو حذف کر کے اس کے بجائے نائب ناظم تعلیمات کا عہدہ قایم کرنے کا حکم صادر ہوا -

۔ آیندہ سے بلدۂ حیدرآباد مدراس یونیورسٹی کے امتحان بی اے کا مرکز رہے گا۔

۔ مسٹر سید راس مسعود مستقل ناظم تعلیمات علاقۂ سرکار عالی ولایت جانے کی غرض سے چھ ماہ کی رخصت حاصل کی۔ لہذا ۵ امرداد ۱۳۲۹ف مسٹر مہدی حسن بلگرامی کو نظامت تعلیمات کا منصرمانہ جائزہ دلایا گیا تھا بعد ختم رخصت مسٹر سید راس مسعود مستقل ناظم تعلیمات ۲۵ بہمن ۱۳۲۹ف کو بلدہ واپس آئے اور ۲۶ ماہ مذکور کو مسٹر مہدی حسن سے اپنی خدمت نظامت تعلیمات کا جائزہ حاصل کیا۔

۔ پیشگاہ خسروی سے عثمانیہ یونیورسٹی کے چانسلر (میر جامعہ) عالیجناب صدر اعظم صاحب مقرر فرمائے گئے ہیں (جریدہ ۹ اسفندار ۱۳۲۹ف جلد ۱۵)۔

تتمہ کتاب ہذا باب ۵ فصل (۲) صفحہ (۲۰۳) سلسلہ کروڑگیری۔

دستور العمل کروڑگیری مطبوعہ ۱۲۸۱ف مین اجناس کی قیمتون کا قرارداد کر کے شرح محصول کروڑگیری راس بندی پر مقرر کی گئی تھی اُس کو تقریباً پچاس سال کا عرصہ گزرا اب تک اُسی شرح سے محصول وصول کیا جا رہا تھا۔ ان کے محصول مین اضافہ کرنے کی منظوری صادر کرنے کے بارے مین ناظم صاحب کروڑگیری نے تحریک پیش کی اس کے بنا پر حسب تحریک ناظم صاحب موصوف بارگاہ خسروی سے بذریعہ فرمان مبارک مورخہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ اضافہ محصول کی منظوری شرف صدور لائی۔ اجناس نمبر ۱ تا نمبر ۳ کے اضافہ محصول کا عمل فوراً کر دیا جائے۔

نمبر شمار	نام جنس	قیمت سابقہ	شرح محصول سابقہ	قیمت حالیہ	محصول حالیہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	رام تلی	صعــہ	۱۲؍	صعــہ	عــہ ۱۲؍
۲	پنبہ	صــہ	عاں ۸؍	ماء	صہ
۳	گوسفند	اصــہ	اعہ ۸؍	سماء	صعــہ
۴	روغن تل	للعــہ	عاں	ســہ	ســے
۵	کرڑ	عــہ	۸؍	صعــہ	۱۲؍
۶	ولایتی مونگ	اعہ ۸؍	۶؍	عــہ	عــہ
۷	روغن ہمہ اقسام	للعــہ	عاں	ســہ	ســے
۸	تخم ارنڈی	عــہ	۸؍	صعــہ	عــہ
۹	روغن ارنڈی	ســہ	عــہ ۸؍	صــہ	عاں ۸؍

(جریدہ - ۹ر اسفندار ۱۳۲۹ف جلد ۵ نمبر ۱۸ صفحہ ۴۰۴)

اجناس کے اضافہ محصول برآمد کا عمل یکم اسفندار ۱۳۲۹ف سے کیا جائے۔

(جریدہ - ۲ر اسفندار ۱۳۲۹ف جلد ۵ نمبر ۱۷ صفحہ ۳۹۶)

تتمہ کتاب ہذا باب ۳ فصل (۳) صفحہ ۲۰۴ سلسلہ کورٹ آف وارڈ۔

۲۰ر مہر ۱۳۲۸ف کو بجائے مولوی غلام احمد خان صاحب کے مولوی عبد اللہ صاحب مددگار معتمد مال کا خدمت نظامت کورٹ آف وارڈس پر تقرر ہوا اور تاریخ مذکور کو صاحب موصوف نے اپنی خدمت کا جائزہ حاصل کیا۔ (جریدہ - ۹ر آبان ۱۳۲۸ف جلد ۵ نمبر ۲۷) تنخواہ ماہانہ سماء و موٹر الاونس

(ماہ) قرار پائی۔ بعدہٗ حسب الحکم اقدس و اعلیٰ ان کی تنخواہ (لعہ) مقرر کی گئی۔

تتمہ کتاب ہذا باب ۴ فصل (۶) صفحہ ۳۲۴ مسئلہ آبکاری۔

محکمہ سرکار سے ذریعہ مراسلہ نشان (۹۳۲) مورخہ ۴ رجب ۱۳۲۸ف فرمان مبارک صادر شدہ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۲۷ف شرف صدور لایا کہ ایام متبرکہ مندرجہ ذیل میں دوکانات آبکاری مسدود رہیں۔ یہ حکم صرف ممالک محروسہ سرکار عالی سے متعلق ہے۔ دوسرے انگریزی دوکانات یا حدود سے اس کو کچھ سروکار نہ ہوگا۔

(۱) ربیع الاول شریف۔ از غرہ تا ۱۲۔ تاریخ۔ (۲) ربیع الاول شریف علاوہ اس کے ۱۷ تاریخ بھی (ایک یوم) (۳) ربیع الثانی شریف ۱۱ تاریخ (ایک یوم) (۴) رجب المرجب ۲۶ و ۲۷ تاریخ (۲ یوم)۔ (۵) شعبان المعظم ۱۴ تاریخ۔ (ایک یوم) (۶) رمضان المبارک ۲۱۔ ۲۳۔ ۲۶ و ۲۷ (۴ یوم) (۷) شوال عید الفطر غرہ (ایک یوم) (۸) ذی الحجہ۔ (عید الضحیٰ) ۹ و ۱۰ تاریخ (دو یوم) (۹) محرم الحرام از ۷۔ تا ۱۱ تاریخ۔ (پانچ یوم)۔ (۱۰) محرم الحرام میں علاوہ اس کے ۲۲ تاریخ بھی (ایک یوم) جملہ (۳۰ یوم) بصورت خلاف ورزی ملزم چالان عدالت کیا جائے گا۔

حدود بلدہ میں بمساوات سکندرآباد و بگم آذر ۱۳۲۹ف سے سیندھی کا محصول بعوض (عصہ؎) فی سبوچہ وزنی چالیس سیر اور نیم سبوچہ بیس سیر کا محصول بعوض (۱۰ر) کے (۱۲ر) لینا قرار پایا۔

حدود بلدہ میں بمساوات سکندرآباد و بگم آذر ۱۳۲۹ف سے شراب کا محصول بعوض (عاں) فی گیالن (۶۰) ڈگری انڈر پروف کے (عاں ۸ر)

لینا قرار پایا۔ محصول تہلبہری بدستور قایم رکھا گیا۔

مراسلہ محکمہ نظامت آبکاری ممالک محروسہ سرکار عالی واقع ۱۲ اردی بہشت ۱۳۲۹ف نشان (۱۲۵۱)۔

سے مسدودی دوکانات آبکاری بایام متبرکہ کے متعلق جو حکم وزریعہ مراسلہ محکمہ نظامت آبکاری ممالک محروسہ سرکار عالی نشان (۵) مورخہ ۱۲ مہر ۱۳۲۲ف اجرا کیا گیا تھا۔ اوس کی نسبت اب فرمان خداوندی مرتبہ یکم ربیع الاول ۱۳۳۸ھ شرف صدور لایا ہے کہ دوکانداروں سے اس قسم کا اقرار نامہ لیا جائے کہ ان ایام متبرکہ مین مسلمانون کے ہاتھ سیندہی اور شراب فروخت نہ کرین۔ اور اب دوکانین حسب دستور کھولدیجائین۔ فقط ہندو و دیگر غیر مسلم اشخاص کے ہاتھ سیندہی وغیرہ کی فروخت جائز رکھی جاسکتی ہے۔

تتمہ کتاب ہذا باب ۳ فصل (۱) صفحہ ۲۴۳ سلسلہ فوج۔

جنرل آرڈر۔ ۱۴ ار بہمن ۱۳۲۹ف۔

پیشگاہ خسروی حضرت اقدس و اعلیٰ سے بذریعہ فرمان مبارک مرتبہ ۱۸ ار نومبر ۱۹۱۹ء حکم شرف صدور لایا کہ نواب لطافت جنگ بہادر تاریخ فرمان مبارک محولہ بالا سے بحیثیت معمولی رکن اگزیکیٹو کونسل سرکار عالی بماہوار تین ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ مقرر کئے گئے۔ اور وہ بحیثیت رکن سررشتہ فوج اپنی خدمات انجام دین گے۔ (جریدہ ۔ ۹ ار اسفندار ۱۳۲۹ف جلد ۵ نمبر ۱۸ صفحہ ۴۰۵)۔

تتمہ کتاب ہذا باب ۳ فصل (۳) صفحہ ۲۵۵ سلسلہ مردم شماری

نظامت مردم شماری کے عملہ کی منظوری پیشگاہ صدر اعظم صاحب

باب حکومت سے صادر ہوئی۔ چنانچہ یکم بہمن ۱۳۲۹ف سے اس کا کام شروع ہو گیا۔

تتمہ کتاب ہذا باب ۶ فصل (۱۱) صفحہ (۸۰۲) سلسلہ صنعت و حرفت و تجارت۔

حسب فرمان خسروی ۲۳ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ تا تصفیہ مسئلہ معتمد صنعت و حرفت اس صیغہ کی نگرانی مولوی غلام احمد خان صاحب ناظم لوکلفنڈ کے تفویض کی جاتی ہے۔ اس زائد کام کی بابتہ صاحب موصوف کو ایک سو روپیہ ماہ الونس ایصال ہوگا۔

(جریدہ ۲۵ بہمن ۱۳۲۹ف جلد ۵ نمبر ۱۶ صفحہ ۳۷۶)

تتمہ کتاب ہذا باب ۶ فصل (۱۲) صفحہ (۸۰۵) سلسلہ رزیڈنسی۔

۲۹ ڈسمبر ۱۹۱۹ء روز دوشنبہ شام کی واڑی کی ڈاک گاڑی سے مسٹر سی۔ یل۔ یس۔ رسیل جدید رزیڈنٹ حیدرآباد فائز بلدہ ہوئے۔ استقبال کے لئے سر اسٹورٹ فریزر رزیڈنٹ سابق اور سرکار عالی کی جانب سے نواب نظامت جنگ بہادر صدرالمہام پولٹیکل اور میجر عثمان یار الدولہ بہادر۔ اے۔ ڈی۔ سی۔ مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر پیشکار و دیگر امرائے جلیل القدر عہدہ داران و افسران رزیڈنسی و سکندرآباد اسٹیشن پر موجود تھے۔ سر اسٹورٹ فریزر نے سب کا آپ سے تعارف کرایا گارڈ آف آنر نے سلامی اتاری۔ بوجہ شب دوسرے روز صبح توپین سر کی گئیں۔ ۳۱ ڈسمبر ۱۹۱۹ء روز چہارشنبہ کو سر اسٹورٹ فریزر رزیڈنٹ اپنی خدمت کا جائزہ آنریبل مسٹر رسل کو دیا۔ اور یکم جنوری ۱۹۲۰ء عیسوی روز پنجشنبہ کو سر اسٹورٹ رزیڈنٹ سابق بلدہ سے رخصت ہوئے۔ حسب قاعدہ توپین سر ہوئیں۔ (آپ بتاریخ ۲۴

جولائی ۱۹۱۶ء کو خدمت رزیڈنسی حیدرآباد کا جائزہ حاصل کر چکے تھے)۔

جدید رزیڈنٹ کے تقرر کے موقع پر جو سرکاری تقریب (بنام خریطہ دربار) عمل مین آتی ہے اس کے متعلق زمانہ سابق مین یہ عملدرآمد تھا کہ پہلے نواب احتشام الدولہ بہادر عماری مین سوار ہو کر علاقہ صرفخاص مبارک کی فوج وغیرہ کے ساتھ حیدرآباد رزیڈنسی جاتے اور مزاج پرسی کرتے بعدازان مدارالمہام وقت رسمی طور پر ملاقات کرتے تھے۔

بتاریخ ۳ جنوری سنہ ۱۹۲ء کو جو دربار خریطہ ہوا اس کے پیشتر ساڑھے نو بجے مزاج پرسی کا وفد روانہ رزیڈنسی ہوا۔ جس کے وہان پہونچنے پر علاقہ رزیڈنسی کے میر منشی صاحب نے اس وفد کے آنے کی اطلاع صاحب عالیشان بہادر کی خدمت مین دی صاحب عالیشان بہادر برآمد ہوئے اور وفد سے ملاقات کئے۔ مددگار اول صاحب عالیشان بہادر بھی اس موقع پر موجود تھے۔

دس بجے کے قریب عالیجناب صدراعظم باب حکومت سرکار عالی رسمی طور پر رزیڈنسی جاکر صاحب عالیشان بہادر سے ملاقات فرمائے۔ گارڈ آف آنر رزیڈنسی کی سیڑیون پر استادہ تھا صاحب عالیشان بہادر کے پرسنل مددگار نے آپکا استقبال کیا اور پھر خود صاحب عالیشان بہادر اون سے ملے۔

اوسی روز گیارہ بجے کے قریب صاحب عالیشان بہادر رزیڈنسی سے عازم افضل محل (واقع چو محلہ) ہوئے یہان سیڑیون پر حضرت اقدس واعلیٰ کے دو ایڈی کانگ انہین لے گئے۔ صدراعظم دربار ہال مین لے گئے۔ یہان حضرت اقدس واعلیٰ سے ملاقات ہوئی

صاحب عالیشان بہادر اور اون کی جماعت اپنی جگہہ بیٹھنے کے بعد صاحب رزیڈنٹ بہادر اپنے مددگار سے اپنی تقریر کا خریطہ لے کر حضرت اقدس و اعلیٰ کے حوالہ کئے حضرت اقدس و اعلیٰ اُسے لے کر صدر اعظم باب حکومت کے حوالہ فرمائے جس کو حضرت اقدس کے پرسنل سکرٹری پڑہکر سنائے جس کے اختتام پر پاندان پیش کئے جانے کے بعد دربار برخاست ہوا۔ اس دربار مین اکثر امراء دولت اور عہدہ داران سرکار عالی حاضر تھے۔ صاحب عالیشان بہادر کو صدر اعظم باب حکومت اور دوسرے انگریزون کو نواب ولایت جنگ بہادر عطر پان دئے۔

تتمہ کتاب ہذا باب فصل (۱) صفحہ (۳۴۳) موقت الشیوع پرچے۔

ماہ ڈسمبر ۱۹۱۹ء سے " بودہ " نامی رسالہ بزبان مرہٹی و ہندی زیر اہتمام پنڈت لچھمن بلونت راؤ صاحب پہاٹک چھوٹی تختی کا (۳۲) صفحہ پر رزیڈنسی بازار سے ماہانہ شایع ہونا شروع ہوا۔ اس کی قیمت عام خریدارون سے معہ محصول ڈاک سالانہ (عہ) مقرر ہے۔

تتمہ کتاب ہذا باب فصل (۱) صفحہ (۴۰۳) مشہور لوگونکی موت

نواب افتخار الملک شہاب جنگ بہادر۔ آپ کا اسم گرامی میر یاور علیخان تھا۔ سزاوار الملک کے صاحبزادے تھے۔ بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ آپ کو خانی بہادری۔ شہاب جنگ بہادر اور ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز مختار الدولہ اور افتخار الملک کا خطاب سرفراز ہوا۔

۲۶ رجب ۱۲۸۶ھ کو آپ خدمت صدر المہامی متفرقات سے ممتاز ہوئے اور ۱۶ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ کو دیگر صدر المہامان کی طرح

آپکے عہدہ کا نام بھی معین المہامی سے متبدل ہوا۔ سلخ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ کو کونسل آف اسٹیٹ کا انعقاد ہوا اوسوقت آپ کو رکنیت کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔ ۲۰ رجب سنہ ۱۳۰۲ھ کو آپ معین المہام کوتوالی اور تعمیرات مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۳۲۰ھ میں بوجہ رخصت مسٹر کیاسن واکر معین المہام فنانس آپ معین المہام فنانس (علاوہ معین المہامی کوتوالی و تعمیرات عامہ کے) مقرر ہوئے۔ یکم ذیحجہ سنہ ۱۳۲۹ھ کو مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر پیشکار و مدار المہام بغرض شرکت دربار قیصری اعلحضرت قدر قدرت کے ہمراہ سواری دہلی تشریف فرما ہو چکے تھے اوسوقت تا واپسی بلدہ مہاراجہ ممدوح فرائض مدار المہامی آپ سے ہی متعلق کیا گیا تھا۔ ۵ ر شوال سنہ ۱۳۳۱ھ کو بوجہہ کبیر سنی خدمت سے سبکدوش کئے گئے اور آپکو (اعصماء) ماہوار خاص طور پر اجرا ہوی۔ ۲۸ محرم سنہ ۱۳۳۸ھ روز پنجشنبہ و جمعہ کے درمیانی شب کو آپ اپنے مکان بلدہ میں رحلت فرمائے چونکہ شب کا وقت تھا اسلیے بروز جمعہ صبح میں میر کے دائرہ میں دفن کئے گئے۔ نواب صاحب یہاں کے ایک قدیم باوضع امیر تھے اور نواب سالار جنگ مرحوم کے خاندان کے قرابت داروں سے تھے۔

— ۶ صفر سنہ ۱۳۳۸ھ روز جمعہ صبح پنڈت نروتم داس صاحب مددگار نظامت کوتوالی و اضلاع کا بلدہ میں انتقال ہوا۔

ضمیمہ کتاب ہذا باب فصل (۷) صفحہ (۴۸۶) سلسلہ جنگ مابین دول یورپ۔

جریدہ غیر معمولی ۴ مروے سنہ ۱۳۲۹ف جلد (۱۵) صفحہ (۲۳۷)۔
التوائے جنگ کی سالگرہ منانے نیز بہادر مقتولین جنگ کی یادگار تازہ کرنے کی غرض سے ۱۷ صفر سنہ ۱۳۳۸ھ روز شنبہ کو دن کے

۲۷ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۷ھ کو تولد ہوئے تھے۔

گیارہ ۱۱ بجے صرف ۲ منٹ کے لئے عالکل محروسہ سرکار عالی مین جملہ
کاروبار اور تمام نقل وحرکت اور سواریون کی آمدورفت وغیرہ حتی الوسع
موقوف رکھی جائے باستثناء اُن خاص صورتون کے کہ جنمین ایسا
کرنا ممکن نہ ہو۔

جریدہ ۳۰ بہمن ۱۳۲۹ف جلد (۵۱) نمبر (۱۳۳) صفحہ (۳۴۸)

بتقریب صلح جنگ ۱۴ لغایتہ ۱۶ دسمبر ۱۹۱۹ء م ۹ لغایتہ
۱۱ بہمن ۱۳۲۹ف روز شنبہ یکشنبہ دوشنبہ و سہ شنبہ تعطیل عام
متصور ہوگی۔

جریدہ غیر معمولی ۱۰ بہمن ۱۳۲۹ف جلد (۵۱) صفحہ (۳۶۱)

سپاہیان واپس شدہ از میدان جنگ کے لئے: (جو ملکی
رعایائے سرکار ہون اور خدمات جنگی بجالائے ہون) پیشگاہ اعلحضرت
اقدس واعلی سے براحم خسروانہ خاص مراعات ذیل منظور فرمائے گئے۔

(الف) اس صلح عظیم کے یادگار مین ایک انعامی نوآبادی (۱۵)
پندرہ ہزار ایکر کی زمین پر قایم کیجائے اور اس کا نام صلح نگر رکھا جائے۔

(ب) ۱۔ وہ سپاہ جو آغاز جنگ ۱۹۱۳ء سے اختتام جنگ
تک ویکٹوسرویس مین مصروف اور قابل قدر خدمات جنگ مین
بجالائے ہون اور جن کے لئے خاص طور پر جنرل افسر کمانڈنگ نے سفارش
کی ہو اس کے واپسی پر اس کو۔ اور

۲۔ جنگ مین کام آئے ہوئے سپاہیون کے ورثاء کو۔ اور

۳۔ ان ناکارہ شدہ سپاہ کو جو درجۂ اول مین زخمی قرار
پائے ہون۔

اس نوآبادی میں اراضیات قابل زراعت بطور انعام عطا کیجائے تاکہ وہ اور اُن کے متعلقین ان اراضیات انعامی کی زراعت کرکے اور ان کے محاصل سے متمتع ہوکر دوامًا قیام صلح دائمی کے لئے دست بدعا رہیں۔

(ج) جن سپاہیوں کو زمین انعامی عطا ہو اُن کو امکانًا رقوم تقاوی بھی دیجائے تاکہ زراعت میں امداد ملے۔

(د) سکنائے نوآبادی کے سہولیت اور مسکنت میں کامیابی حاصل ہونے کے صیغہ جات متعلقہ سے ٹپہ خانہ۔ دواخانہ مدرسہ اور کوتوالی وغیرہ کا انتظام کردیا جائے۔

تقریب مسرت صلح جنگ سرکار سے جن اخراجات کی منظوری دیگئی ہے اور جو جو کام کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں

اخراجات متعلق صلح جنگ

۱۔ یادگار صلح میں تین دن تک قیدیوں کو کھانا کھلانے کے لئے (الـ ہزار روپیہ)۔

۲۔ طلباء مدارس بلدہ کی ضیافت کے لئے (عـ ہزار روپیہ)۔

۳۔ اضلاع کے لئے۔ (ـ ہزار روپیہ)۔

۴۔ بلدہ میں روشنی کرنے کے لئے۔ (عـ ہزار روپیہ)۔

۵۔ فوج باقاعدہ و بے قاعدہ کی ضیافت کیلئے (صہ ہزار صہ ہزار روپیہ)۔

۶۔ فوجی اسپورٹ کے لئے (اعـ ہزار روپیہ)۔

۷۔ محتاجوں کو غلہ اور پارچہ تقسیم کے لئے (لـ ہزار روپیہ)۔

۸۔ پسماندگان مقتولین جنگ اشخاص ناکارہ کے لئے (عـ ہزار روپیہ)

سـ ۹ بہ یادگار اختتام جنگ مسافر خانہ کی تعمیر کے لیئے ایک لاکھ روپیہ
(جملہ سے للعہ ہزار روپیہ)

نوے ہزار روپیہ جو بمعرفت صفائی بلدہ صرف ہوئے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

چوہتر ہزار روپیہ للعہ ہزار روپیہ کا پارچہ ۔ پندرہ ہزار عـہ ہزار روپیہ کا غلہ اور ایک ہزار روپیہ متفرق اخراجات صادر و باربرداری وغیرہ ۔

سـ ۱۲ ڈسمبر ۱۹۱۹ء م ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ روز جمعہ صبح حسب فرمان خسروی حیدرآباد اسٹیشن نامپلی کے قریب عالیجناب سر سید علی امام صاحب صدراعظم کے ہاتھ بہ یادگار صلح و اختتام جنگ یورپ مسافر خانہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا اس موقع پر عالیجناب صاحب رزیڈنٹ بہادر و مہاراجہ سر یمین السلطنت پیشکار و دیگر عہدہ دار وغیرہ موجود تھے ۔

سـ ۹ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ روز شنبہ گیارہ بجے کے قریب فتح میدان مین نظم جمعیت و صرف خاص کے افواج سر علی امام صاحب صدراعظم کے ملاحظہ سے گزرے ۔ اس موقع پر بہت سے عہدہ داران سرکار عالی و معززین بلدہ بھی موجود تھے ۔ اہل فوج کو مٹھائی تقسیم کی گئی ۔ چار بجے کے قریب بمقام باغ عامہ عالیجناب سر علی امام صاحب صدراعظم و نیز دیگر امراء و عمائدین و عہدہ دار سرکار وغیرہ کے روبرو سے قطار در قطار طلبا کا جلوس گزرا ۔ عہدہ داران موصوف کے لئے چائے نوشی وغیرہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا ۔

سـ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ روز یکشنبہ صبح فتح میدان مین بتقریب جشن صلح فوج باقاعدہ کا داخلہ تھا ۔ فوجی لوگون کو مٹھائی تقسیم کی گئی ۔ شام کو فتح میدان مین فوجی کھیل تماشے ہوئے ۔ سر سید علی امام صاحب صدراعظم باب حکومت نے

انعامات تقسیم کئے گئے - اس جلسہ میں معززین امرا و عہدہ دار شریک تھے - چاولوں کا انتظام تھا - اختتام جلسہ پر ایک توپ سر ہوئی - نوبت پہاڑ پر خوشنما روشنی کیگئی تھی -
ـــ تاریخ مذکور کو رزیڈنسی بازار میں ارمد و اینگلو مجسٹریٹ رزیڈنسی کے بنگلہ کے روبرو غرباؤں کو پارچہ اور غلہ اس تقریب مذکور میں تقسیم کیا گیا - اور صاحب رزیڈنٹ بہادر اور لیڈی صاحبہ گیارہ بجے اس جلسہ میں تشریف لائے - سکندرآباد اور بلدہ میں بھی بذریعہ دارو گتکشنران غلہ تقسیم کیا گیا - دیوان بہادر سیٹھ تھان مل ساہو رزیڈنسی کے غربا کو ۳۰ پلہ چاول تقسیم کئے اور دیگر ساہوکاروں نے پارچہ کیلئے ۲۰۰۰ روپیہ چندہ دیا -
۲۱ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ روز دوشنبہ شام کے چار بجے کوٹھی رزیڈنسی میں گارڈن پارٹی تھی - جسمیں امرا بلدہ و عہدہ داران سرکار عالی اور افسران سکندرآباد و بلارم سیٹھ ساہوکاران وغیرہ معززین مدعو تھے - چار مینار - چار کمان اور افضل دروازہ چمن رود موسی کے اطراف برقی روشنی کی گئی تھی - رزیڈنسی کے دروازہ پر ملک معظم او ملکہ معظمہ کی تصویر لگائی گئی تھی - دروازہ کے اوپر ایک تارہ بھی روشن تھا - تالاب حسین ساگر کے کٹہ پر بھی عمدہ روشنی کیگئی تھی - بڑے بڑے درختوں پر الکٹرک لائٹ کے گولے مختلف رنگ کے لگائے گئے تھے - اقسام کی آتش بازی تالاب میں چھوڑی جارہی تھی - نوبت پہاڑ پر ایک بڑا روشنی کا تارہ لگایا گیا تھا جو بہت دور سے مختلف قسم کی روشنی بدلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا - ٹپہ خانہ جات اور ناکہ جات کوتوالی - ریلوے اسٹیشن و سرکاری عمارات پر بعض اور خانگی مکانوں اور شاپوں وغیرہ پر بھی روشنی کیگئی تھی -
ـــ ۱۳ ڈسمبر ۱۹۱۹ء روز شنبہ صبح صاحب عالیشان بہادر نے سکندرآباد وار میموریل کا سنگ بنیاد رکھا - اس موقع پر بہت سے ممتاز و نامور اصحاب موجود تھے -
ـــ ۲۲ ڈسمبر ۱۹۱۹ء کو علاقہ رزیڈنسی بلدہ میں موسی ندی کے کنارہ باغ فتح (وکٹری گارڈن) کی رسم افتتاح بسرپرستی عالیجناب سر اسٹورٹ فریزر صاحب رزیڈنٹ بہادر

ادا کیگی -

ضمیمہ کتاب ہذا باب فصل (۹) صفحہ ۵ سلسلہ خلاصہ جرایدغیر معمولی -

(۳۲۲) جلد ۱۵ نمبر ۱۹ صفحہ ۹۰۹ (۴۰۹) ۹ اسفندار ۱۳۲۹ف م ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۸ھ -

عطائے وظیفہ پیرانہ سالی الصحاۃ کلدار بطور خاص بہ سرفریدون الملک بہادر در اظہار خوشنودی اعلحضرت قدر قدرت - نسبت جانفشانی - وفاداری و خیر خواہی و نمایان خدمات بہادر موصوف -

(۳۲۳) جلد ۱۵ نمبر ۲۰ صفحہ (۲۱۱) ۱۵ اسفندار ۱۳۲۹ف م ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۳۸ھ -

تعطیل عام ایک یوم بتاریخ ۱۶ اسفندار ۱۳۲۹ف روز دوشنبہ بتقریب ولادت باسعادت صاحبزادہ نواب میر افتخار علیخان بہادر - (تاریخ ولادت ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۳۸ھ روز یکشنبہ) -

لہ ۸ آبان ۱۲۵۹ف کو آپ تولد پائے - یکم شہریور ۱۲۸۵ف کو خدمت تحصیلداری پر آپکا تقرر ہوا - بعد خدمت تعلقداری کے مدارج کو طے کرتے ہوئے ۱۶ اردی ۱۲۸۹ف کو خدمت نظامت بندوبست پر مواجبی (الہ) تقرر ہوا - بعد ۱۶ اردی ۱۲۹۵ف کو پرایویٹ سکریٹری نواب مدار المہام سرکار عالی کی خدمت پر مقرر ہوئے اور ماہانہ (الہ) تنخواہ قرار پائی بعد ازان رفتہ رفتہ آپکے عہدہ و تنخواہ میں اضافہ ہوتا رہا - اور یکم اسفندار ۱۳۲۹ف کو وظیفہ پیرانہ سالی حاصل ہوا -

(۳۲۴) جلد (۵۱) نمبر (۲۴) صفحہ (۴۵۵) مورخہ یکم فروردی ۱۳۲۹ف م ۱۲ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ
حسب فرمان خسروی مترشدہ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ۔ جو خدمات مسٹر محمد اکبر نذر علی حیدری نے حیدرآباد مین انجام دی ہین سرکار عالی کی جانب سے انکا اعتراف کیا جاتا ہے

(۳۲۵) جلد (۵۱) نمبر (۲۵) صفحہ (۴۵۷) مورخہ ۶ فروردی ۱۳۲۹ف م ۱۷ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ
فرمان خسروی مرقومہ ۱۴ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ ایسا مواد فراہم کرنا شروع کردین جس پر سے ایک جامع تجویز مرتب کی جاسکے جو اخلاقی اور تعلیمی ترقی رعایا سے کی ہے اُس کو ملحوظ رکھکر امور ذیل کی طرف اس تحقیقات مین توجہ کیجائے۔
(۱) مجلس کے انتخابی جزو مین معتدبہ اضافہ۔ (۲) بلاواسطہ ووٹ دینے کا طریقہ (۳) قابل لحاظ طبقون کی جانب کے ارکان کا انتخاب (۴) ان طبقون کے حقوق کی حفاظت جس کی تعداد کم ہو (۵) ووٹ دینے کا حق حاصل ہونے کی شرایط۔ (۶) ارکان سرکاری کی تعداد۔ (۷) اختیارات وفرایض مجلس و اراکین۔
صدر اعظم مجاز کیے جاتے ہین کہ اس تحقیقات کی انجام دہی کیلیے خاص عہدہ داران اور کمیٹیون کا تقرر کرین تاکہ ایک جامع تجویز جس مین معین اور مختص تحریکات ہون مرتب ہوکر باب حکومت مین اظہار رائے کیلیے بھی بھیجی جائے اور من بعد ملاحظہ مین بغرض صدور حکم پیش ہو۔

(۳۲۶) جلد (۵۱) نمبر (۲۹) صفحہ (۴۹۹) ۲۸ فروردی ۱۳۲۹ف م ۸ جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ
فرمان خسروی مرقومہ یکم جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ۔ دربارۂ قیام صیغہ تصحیح و درستگی تالیف وتصنیف

نوٹ مطبع انوارالاسلام سے صرف ٹائٹل پیج اور آخری چند صفحات طبع کرائے گئے ہین
۲۰ فروردی ۱۳۲۹ف

منیجر مطبع انوارالاسلام